بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسولِ کریم کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)

حصّہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دوجہاں حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

شاہ

جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملّت ملک غلام سرور خاں ککّے زئی مصنف جناب محمد رسول اللہ کا جیون چرتر و محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی ۔ نمازِ مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ بزبانِ اُردو، ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمّد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

تعداد ______ ۲۰۰۰

قیمت ______ [illegible] روپے

مطبع ______ دین محمدی لاہور

ناشر ______ ملک محمد عارف

ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۲ء

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
فہرست مضامین	۳
نعت شریف	۶
گذارش	۷
عزت مآب وزیر تعلیم پنجاب کی چٹھی	۸
پیش لفظ	۹
نذرِ عقیدت	۱۰
ذکر اولادِ ابراہیم و اسماعیل	۱۸
تباہی بنی اسرائیل مصر میں	۱۹
بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ	۲۰
گمراہی بنی اسرائیل	۲۱
نصرانی راہبوں کی بدکاری	۲۲
عیسائیوں یہودیوں کا گمراہ اور مغلوب ہونا	۲۳
۱ ذکر اسماعیل علیہ السلام ۲ ابراہیم کا معہ ہاجرہ سفرِ مکہ	۲۴
حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کی دعا	۲۵
حضرت ابراہیمؑ کے بعد ہاجرہؑ کا حال	۲۶
۱ حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاش آب میں ۲ چشمۂ آب زم زم کا ظاہر ہونا	۲۷
حضرت اسماعیلؑ کی جوانی اور ابراہیمؑ کا	۲۸
حضرت اسمٰعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا	۲۹
۱ تعمیر خانہ کعبہ حج اول اسماعیلؑ ابراہیمؑ کا ۲ مقولہ شاعر	۳۰
۱ حال اسماعیلؑ اور نسب نامہ قریش ۲ اولادِ اسماعیلؑ کی بت پرستی	۳۱
۱ حضرت عیسٰیؑ کے بعد اقوام عالم کی گمراہی ۲ ملک عرب میں ایام جاہلیت	۳۲

مضمون	صفحہ
عربوں کے تمدن معاشرت کی تباہی اور بت پرستی	۳۳
عکاظ بازار میں قبائل عرب کی بد مشربی	۳۴
۱ ظلمت کا تمام جہان پر چھا جانا ۲ سلسلہ خاندانی نبی کریم صلعم	۳۶
شادی عبداللہ پسر عبدالمطلب سردار مکہ واقعہ اصحاب فیل	۳۷
عبدالمطلبؓ کی ابرہہ سے اونٹوں کے بارے میں گفتگو	۳۸
۱ اصحاب فیل کی تباہی ۲ مقولہ شاعر	۳۹
۱ جہان پر شب قدر کا آنا ۲ مقولہ شاعر	۴۰
بطن آمنہؓ سے رحمت العالمینؐ کا پیدا ہونا	۴۱
۱ نبیؐ پر سلام ۲ عبدالمطلب کا نبی کریم کو طواف کعبہ کیلئے لانا	۴۲
۱ مقولہ شاعر در نعت رسول کریمؐ ۲ ذکر نبیؐ طفولیت سے شباب تک	۴۳
ذکر شباب سے حصول نبوتؐ تک	۴۴
مقولہ شاعر در عاجزی	۴۶
۱ غار حرا میں نبوت کا ملنا ۲ پہلے ایمان لانے والے	۴۷
۱ ٹھٹھا مذاق تکالیف دینا نبی پاکؐ کو ۲ ایمان لانا حضرت حمزہؓ کا	۴۸
اہالیان مکہ کا جوش مسلمانوں پر بعد ایمان لانے کے مصائب	۵۰
۱ مشرکین کا زیادہ سختیاں کرنا ۲ ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا ۳ مشرکین کے مشورے	۵۱

مضمون	صفحہ
عمر ابن خطاب کا نبی کریمؐ کے قتل کرنے کیلئے تیار ہونا	۵۲
عمرؓ کا قتل رسول اللہؐ کیلئے جانا اور اسلام لانا	۵۳
اعلانیہ نماز ادا کرنا حضرت عمرؓ کا کعبہ میں	۵۴
۱ حضرت حمزہؓ اور عمرؓ کا اسلام ۲ اہل مکہ کا جوش ۳ مومنوں کی تنگی اجازت ہجرت حبش اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی میں	۵۵
دربار نجاشی میں جعفر بن ابوطالب کی تقریر	۵۶
شور تحقیر نبی کریمؐ اور واقعہ معراج نبویؐ	۵۷
ابولہب کی مخالفت ایام حج میں	۵۹
معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا	۶۰
اہل مکہ کا وفد ابوطالب کے پاس اور ان کا نبی کریمؐ سے خطاب	۶۱
رسول کریمؐ کا جواب ابوطالب سے دوبارہ وفد کا آنا اور بنی ہاشم کی علیحدگی	۶۲
۱ قریش کا وفد بارگاہِ نبویؐ میں ۲ عتبہ کو رسول کریمؐ کا جواب	۶۳
مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم	۶۴
۱ مشرکوں کا مشورہ ۲ شعب ابوطالب میں بنی ہاشم کی نظربندی	۶۵
وفات خدیجۃ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور حضرت سودہ سے نکاح	۶۶
۱ اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا ۲ اعجاز شق القمر	۶۷
۱ ابوطالب خدیجہ کی وفات کے بعد نبی کریمؐ ۲ سفر طائف اور رسول کریمؐ پر سنگباری	۶۸

مضمون	صفحہ
سفر طائف سے واپسی پر تکالیف میں اضافہ	۶۹
۱۔ جوشش غیرت الٰہی ۲۔ رحمت اللعالمین کی ظالموں کیلئے بخشش کی دعا	۷۰
۱۔ دوبارہ غار حرا میں نبی کریمؐ ۲۔ پھر مکہ میں ایام حج میں مدینہ والوں کی بیعت	۷۲
۱۔ یثرب میں اسلام کا چرچا ۲۔ حضرت عباسؓ سے اہل یثرب کی گفتگو	۷۳
اہل یثرب کا جواب عباسؓ سے	۷۴
۱۔ ہجرت نبویؐ کے لئے حکم الٰہی اور اسکا سامان ۲۔ ہجرت نبی کریمؐ	۷۵
مکہ سے روانگی رسول کریمؐ اور پہنچنا غار ثور میں	۷۶
غار ثور پر پہنچنا کھوجیوں کا	۷۷
واپسی مشرکین کی غار ثور سے	۷۸
غار ثور سے تین یوم کے بعد رسول پاکؐ کی روانگی	۷۹
حالات سفر ہجرت اور سراقہ بن مالک	۸۰
کشف رسول پاکؐ اور پروانہ امن سراقہ	۸۱
۱۔ مقولہ شاعر، ۲۔ یثرب میں صحابہؓ کا انتظار ۳۔ حالات قیام قبا میں	۸۲
۱۔ تعمیر مسجد نبویؐ قبا میں ۲۔ یثرب میں داخلہ رسول کریمؐ	۸۳
وجہ تسمیہ نام مدینہ	۸۴
بعد قیام مدینہ مسجد بنانا نبی کریمؐ کا	۸۵
بیان تنظیم نماز	۸۶
۱۔ بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین اور انصار میں ۲۔ صحابہ کا بھائی چارے پر عمل	۸۷
دوسرے مشاغل رسول کریمؐ کے	۸۸
یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں سے عناد	۹۰
۱۔ آبادی مدینہ سے قریش مکہ کا جوش ۲۔ تحریک جنگ کا پراپیگنڈا ابوجہل کا	۹۱
مسلمانوں کو اجازت حکم الٰہی	۹۲
مقولہ شاعر	۹۳

مضمون	صفحہ
قافلہ تجارتی ابوسفیان قرآن مجید کی روشنی میں	۹۵
قریشیان مکہ کی جنگی تیاریاں اور مقام بدر پر پہنچنا	۹۶
۱۔ حضور کا مسلمانوں سے خطاب ۲۔ جواب نبی کریمؐ سے مہاجرین اور انصار کا	۹۷
۱۔ مسلمانوں کی غریب فوج اور سامان جنگ ۲۔ مسلمانوں کا جنگ کیلئے مقام بدر پر پہنچنا	۹۸
۱۔ رسول کریمؐ کی التجا درگاہ خداوندی میں ۲۔ حالات میدان جنگ اور نزول رحمت باری	۹۹
۱۔ تیاری مشرکین کی میدان بدر میں ۲۔ حمزہ علی عتبہ شیبہ ولید کا مقابلہ	۱۰۰
۱۔ کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا ۲۔ جنگ دست بدستی۔ ابوجہل کا قتل	۱۰۱
۱۔ ابوجہل کی حالت نزع میں حسرت ۲۔ مصنف کی مجبوری اور نبی کریمؐ کی قیدیوں سے مہربانی	۱۰۳
مسلمانوں کا کچھ حال اور مصنف کی عاجزانہ گذارش	۱۰۴
اعلان ضروری	۱۰۵
حصہ دوم	۱۰۶
۱۔ مصنف کی معذوری اور مجبوری کے لئے دعا ۲۔ عرب اور اس کے ہمسایہ ممالک کا حال	۱۰۸
خدائے پاک سے نور اسلام کا آنا	۱۰۹
جنگ بدر کے اثرات	۱۱۰
۱۔ مکہ کے قریشیوں کا واویلا اور جوش ۲۔ اہل مکہ کا غور و فکر	۱۱۱
کفار کی جوش و خروش سے جنگی تیاریاں	۱۱۲
کفار کی متفرق کوششیں	۱۱۳
جنگ کے لئے انتخاب سردار	۱۱۴
۱۔ لشکر کفار کی مدینہ کو روانگی ۲۔ مشورہ صحابہ کرام کا رسول کریمؐ سے	۱۱۵
نبی کریمؐ کا معائنہ فوج بچوں اور بوڑھوں کا۔ ارمانوں کا نظارہ	۱۱۶
نبی کریمؐ کا صفیں آراستہ کرنا	۱۱۷

مضمون	صفحہ
جنگ احد اور اس کے حالات	۱۱۸
مقولہ شاعر۔ سوال جواب ابوسفیان کا مومنوں سے	۱۲۱
۱۔ نبی کریمؐ کی الفت کا پرجوش نظارہ ۲۔ غور و فکر کرنا کافروں کا میدان جنگ سے بھاگنا	۱۲۲
اہل عرب کا غور و فکر جنگ کے نتیجہ پر	۱۲۳
غزوہ بنی مصطلق	۱۲۴
بہتان لگانا عائشہ صدیقہ پر منافقین کا	۱۲۷
کفار عرب کی حملہ کی تیاریاں	۱۳۰
۱۔ تیاری جنگ احزاب اور خندق بنانا شہر گرد مدینہ ۲۔ خندق میں پتھر کا نمودار ہونا۔ رسول کریمؐ کا ریزہ ریزہ کرنا	۱۳۲
مدینۃ النبیؐ کے یہود کے احوال	۱۳۳
گزرے ہوئے واقعات اور حادثات	۱۳۶
مقام حدیبیہ پر صلح	۱۳۷
قاصد کا جواب۔ قاصد بنانا حضرت عثمانؓ کو	۱۳۸
۱۔ مشرکین کے قاصد سہیل کا آنا اور شرائط پیش کرنا ۲۔ شرائط کفار پر صحابہ کا جوش و خروش	۱۴۰
۱۔ ابوجندل پسر سہیل کا واویلا ۲۔ سہیل کا نبی کریمؐ سے وعدہ وفا کرنے کا عذر	۱۴۲
۱۔ سرکار دو عالم کا بلا عمرہ کئے واپس جانا ۲۔ صلح حدیبیہ کے نتیجے	۱۴۳
مقولہ شاعر	۱۴۴
۱۔ صلح حدیبیہ فتح مبین ۲۔ " " "	۱۴۵
ترسیل خطوط شاہان اور ان کے نتائج	۱۴۶
جنگ موتہ کے واقعات	۱۴۷
جنگ خیبر	۱۴۸
اسلام کا عالمگیر پیغام الفت	۱۴۹
فتح مکہ	۱۵۰
جنگ حنین	۱۵۹

Marfat.com

صفحہ	مضمون
160	جوانوں کی تیراندازی مسلمانوں کا منتشر ہونا پھر جمع ہونا اور فتح پانا
161	تقسیم مال غنیمت اور گلہ انصاری نوجوانوں کا
162	مہاجروں اور انصار سے رسول اللہ کا خطاب
163	مقولہ شاعر
164	مسلمانوں کا قیدیوں کو آزاد کرنا
165	متفرق واقعات اور حالات عرب
168	اہل طائف کے حالات
169	۱ وفدوں کا آنا ۲ وفد نجران خیالات مصنف
172	۱ وفدین کا آنا ۲ بائل اور اشعار کا آنا
173	عامر اور اربد کا قتل نبیؐ کے لئے آنا ۲ مقولہ شاعر
174	۱ مقولہ شاعر ۲ حضرت ابوبکرؓ کا ناویں سال میں حج ۳ شاہان زمانہ کو خطوط
175	صلح سے منافرت کا دور ہونا اور جنگ تبوک
176	۱ حالات جنگ تبوک ۲ حجۃ الوداع کا خطبہ
177	۱ تاکید اول ۲ خطبہ کا پہلا حصہ
178	۱ خطبہ کا دوسرا حصہ ۲ گذارش مصنف
179	۱ وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۲ تیمارداری
181	غسل جسد پاک ۔ شوریٰ سقیفہ حضرت ابوبکرؓ کا خلیفہ ہونا

صفحہ	مضمون
182	۱ رسول کریم کا نکاح اول ۲ نکاح دوم عائشہ صدیقہ سے
183	تیسرا نکاح چوتھا نکاح پانچواں نکاح
184	چھٹا نکاح ساتواں نکاح آٹھواں نکاح
185	نواں نکاح دسواں نکاح گیارھواں نکاح مقولہ شاعر
186	۱ نبی کریمؐ کی زندگی کے غور طلب امور ۲ ناپاک خیال معترضوں کو جواب
187	نبی کریمؐ کی خواہشات میں قربانیاں
188	زیادہ شادیاں نفسانی خواہشات سے نہ تھیں
189	اخلاق نبویؐ پر تبصرہ
190	حضورؐ کی زندگی پر ایک نظر
191	عورتوں کی شان بلند کرنا
192	۱ عورتوں کے رہنما حضرت محمد رسول اللہ ۲ عادات واخلاق نبویؐ
193	۳ نبی کریمؐ کے ہر کام میں سادگی بے تکلفی۔ کھانے پینے کے عادات
194	خوراک کی سادگی لباس کی سادگی صفائی اور سادگی
195	دوستوں سے الفت
196	۱ بدی کے بدلے نیکی ۲ عدل اور انصاف

صفحہ	مضمون
197	ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات
198	۱ حیوانوں سے ہمدردی ۲ مہمان نوازی ۳ سخاوت وحلم
199	نرمی اور خطاپوشی
200	۱ صادق اور امین نبیؐ ۲ بخشش اور عفو نبویؐ
201	۱ صفت حیا نبی کریمؐ ۲ شفقت و رحمت نبویؐ
202	۱ ترک خواہشات زندگانی نبی کریمؐ ۲ چھوٹے بڑے کی عزت
203	استقلال ہمت بہادری
204	۱ عرض مصنف اخلاق نبوی کیلئے ۲ مصلحین عالم میں ممتاز کرنیوالے امور
205	میں سب کی طرف رسولؐ ہوں
206	حضورؐ کی بڑائیوں کے نشان
207	محمد رسول اللہؐ کے بڑائیوں کے نقشے
208	نکتہ چین احباب سے گذارش

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت شریف

دل وچ جوش ثنا رسولدا اے جس نوں سروری دوہاں جہان اندر
عاشق جان جس دی یار ازلی والی واصل روح ہے پاک رحمان اندر
دودھ نیکیاں کرم سمندراں تھیں یکتا لطف کامل جس دی جان اندر
رحمت حق تھیں عجب رحیم سوہنا بخشش کرم مشہور جہان اندر
جس دے دل روشن کیتے بہت روشن کالے دل کمال چمکان اندر
نبی آمون ودھ جمال رکھے سوہنا پاک کمال ایمان اندر
دتا حق چراغ تا ابد ایسا خطرہ جس نوں نہیں طوفان اندر
تیر تیزیاں اوس دے دسدے نے تیغ فتح دی سدا میان اندر
شاہنشاہی غلامی غریب والی بیکساں دی چاکری شان اندر
مستی شوق شراب محبوب والی بے خودی سی راز رحمان اندر
سورج چن کی اوس دی ایس کرن چمکے حق دا نور قرآن اندر
اک نظر چنگی ساری عمر کولوں ودھیا رب دا کرم ایمان اندر
جیکر پر ہوندے نت اوڈدا میں گلی یار ولے عربستان اندر
قدم دین دے بحر وچہ بنان اوہدے ڈب جاوندا بحر طوفان اندر
نفس پاک تے ختم کمال ہوئے ہوئی ختم پیغمبری شان اندر
ڈھونڈھ تھکیاں اکھاں ویکھیا نہ مادی کل خیال جہان اندر
ربا میرا سلام پہنچا اسنوں نالے انبیاء نوں سوہنی نشان اندر
سچے مصطفےٰ دے سوہنے سر صدقہ طاقت مدح دی ذیق بیان اندر
تکیہ زور تے تیرے ہے یا مولا بھاویں خاک ہاں تیرے جہان اندر

جس دی خوبیاں دا نہیں انت کوئی نبیاں ہمسری نہیں بے شان اندر
جذب کرنے والے ربدی بخششاں تھیں جسدی پرورش گود سبحان اندر
سخی جود وچہ ابر بہار واگوں موتی فیض عطا دا کان اندر
سوہنے مکھ دا اک دیدار سوہنا کردا کوجھیاں نوں سوہنی شان اندر
برکت والڑے نے بھیجی ذات اس دی عالم پروری جسدے بیان اندر
چشمے حکمتی وگدے لباں وچوں فیض کوثری قلب سلطان اندر
ہر قوم نوں روشنی ملی اس تھیں نور چمکیا دین اسمان اندر
عاشق صدق سدا دتے راستی دے دشمن کذب فساد مٹان اندر
خلقت ویکھیا رحم جو آپ اندر رحمت ڈٹھی نہ مادری جان اندر
رحمت جدی غریب دا ہتھ پھڑ دی دکھی جان دا غم سی جان اندر
شمس قمر تھیں حسن محبوب سوہنا خاک گلی دی مشک عنوان اندر
دامن کھچدیاں اوس دی خوبیاں نے کھچے خوشتری زور تران اندر
سوہنا نور ڈٹھا سوہنی اکھ دا میں اثر رکھ دا قلب برمان اندر
ظاہر ہو گیا اوس تھیں نور کامل جوہر خاص سی جو انسان اندر
علم و معرفت دے کھٹے بحر کیتے بدل کرم دے جگ وسان اندر
اک طرف حیران سن شاہ سارے دوجی عقل حیران انسان اندر
چاکر بن پیغمبراں ساریاں دا جیوں خاک ہے در دربان اندر
اِنّھ لطف تے کرم تھیں پھڑ میرا الجھن رہے نہ کوئی جہان اندر
تیرے نبی دا اپنے غلام سرور لگا ہیں نوں فیض اڈان اندر

خواہش اوس نوں کسے دی مدح دی کی مدح اوس دی اے آپ مدح خوان اندر
جبرئیل تھیں اگے مقام اوسدا سڑدے پر نے توڑ پچھان اندر

Marfat.com

گذارش

اِس مالک خلقِ عظیم افضل الرسل خاتم النبیین خیرالانام محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ شافع کونین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی لکھنے کا حق اُن بزرگانِ دین کو حاصل ہے۔ جو رسولِ خدا کی شان کو پہچانتے ہیں۔ میرے جیسا حقیر پرتقصیر انسان کا اس معلمِ حقیقی کے اسوہ حسنہ لکھنے کی جسارت کرنا۔ شہنشاہِ کونین کے دربار میں گستاخی کے مترادف ہو سکتا ہے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظیم کا صدقہ جس نے کمزوروں کی دستگیری فرمائی۔ اور معاندینِ اسلام کو بھی بخشش و کرم معافیوں سے اپنا گرویدہ بنا کر آستانہ الٰہی پر جھکایا۔ میرے جیسے پُرخطا کو دنیا والے سطحی نگاہوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ جو اس راہ پر گامزن نظر آتا ہے۔ مگر غلام۔ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ آقا اور پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمت اللعالمین آقا کی نگاہِ لطف وعنایت کی گھڑیوں میں تراحمِ شاہانہ کا جلوہ دکھائے بغیر نہ رہے گی۔ اسی امید پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے مسلے ہوئے پھولوں کی ڈالی جس بے ترتیبی اور کوتہ علمی سے مزین کر کے پیش کر رہا ہوں۔ یہ وہ عاجزانہ انفعالی کیفیت ہے اور یہی زبان پر ہے۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا،

سعید روحوں سے التجا ہے۔ کہ وہ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ رحیم وکریم مولا مجھے ایسی توفیق عطا کرے۔ کہ میں کوئی دینی خدمت انجام دے سکوں۔ میری زندگی کے بعد جو ناظرین مطالعہ کریں میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔

پنجابی زبان دریائے سندھ سے ستلج تک بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ سیرت رسولِ کریمؐ پر پنجابی زبان کے شاعروں نے اپنے اپنے زمانوں میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں۔ پنجابی زبان کا مقبول شاعر وارث شاہ دنیاوی لوازمات سے سجا کر ایسی کتاب لکھ گیا ہے کہ اس کی کتاب اس کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ میں نے بطرز ہیر وارث شاہ لکھنے میں یہ نے مہربان محرک کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ واللہ یہ قصہ نہیں کہ حسن وعشق کی رمزیں یا مکالمے میں قلم کرتا۔ مجھے تو ایک ایک لفظ قرآن اور حدیث کی روشنی میں لکھنا تھا۔ اور شاعرانہ تعلیوں مبالغے سے میرا ذہن آشنا نہیں ہو سکا تھا اِس کتاب سے سعید روحوں کو ہی چاشنی ملے گی۔ زمانہ حاضرہ کی ضروریات اور خلقِ اخلاق کے جلوے جگہ جگہ پر ملیں گے۔

میری اِس تک بندی کو اصلاحی نگاہ سے دیکھنے والے ملک عبدالقادر صاحب خوشتر مالک لیدر فیکٹری کنجاہ ہیں۔ اور دوسرے مہربان استاد ہمدم صاحب لاہور ہیں جن کے نام سے پنجابی صحافت کے سب ممبر آشنا ہیں جو بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔

(احقر العباد ملک غلام سرور)

عزت مآب جناب عبدالحمید دستی وزیر تعلیم و صحت حکومت پنجاب کا گرامی نامہ

MANISTAR OF
EDUCATION
PUNJAB

لاہور
۱۳۔ اگست ۱۹۵۲ء

میں نے شاہنامۂ اسلام بزبان پنجابی بطرز ہیر وارث شاہ جن کو صاحبِ مصنف نے حسب الارشاد چوہدری سر شہاب الدین مرحوم و مغفور پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ دیکھا ہے پنجابی زبان میں ماشاء اللہ سب سے پہلی تصنیف ہے جو دین و دنیا کو یکجا کرتی ہے۔ اگر یہ شاہنامہ شائع ہوا تو میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ پرائمری سکول کے کتب خانے میں طلباء اور مدرسین کے علم کے اضافے کے لیئے ایک لازمی کتب میں سے شمار ہو۔ میری نگاہ میں اس تصنیف کی بہت قدر ہے۔

عبدالحمید دستی
MANISTAR FOR EDUCATION
PUNJAB.

ملک غلام سرور صاحب
مصنف شاہنامۂ اسلام (پنجابی)
کنجاہ ۔ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیشِ لفظ

سنہ ۱۹۳۵ء میں جب میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہندی زبان میں لکھی، اور میرے مرحوم کرمفرما عالی جناب چوہدری سر شہاب الدین صاحب نے جو اس وقت سپیکر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے عہدہ جلیلہ پر متمکن تھے، اس کتاب کو سنا تو انہوں نے میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کی کہ پنجاب کے ان دیہاتیوں کی زبان میں بھی اس کو منتقل کرنا چاہیے جو زیادہ علمی واقفیت نہ رکھنے اور لکھنے پڑھنے سے عاری ہونے کی وجہ سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور اسوۂ حسنہ سے بہت حد تک ناواقف ہیں۔ چودھری صاحب مرحوم خود بھی پنجابی زبان کے ممتاز شاعر تھے آپ نے مسدس حالی کا ترجمہ پنجابی نظم میں اس عمدگی کے ساتھ کیا تھا کہ پڑھنے والے وجد میں آجاتے تھے، تاہم اس عاجز کی قدر افزائی کرتے ہوئے اہلِ دیہات کی رہنمائی کے لئے خاکسار ہی کو پنجابی نظم میں سیرت لکھنے کا ارشاد فرمایا اور تجویز کی کہ اس کو ہیر وارث شاہ کی طرز پر لکھا جائے تاکہ دیہاتی لوگ جس طرح ہیر کو جسکے لے لے کر پڑھتے اور سنتے ہیں، سیرت پاک کو اسی لے میں پڑھ اور سن کر مستفید اور محظوظ ہوں۔

چودھری صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے اسی وقت کام شروع کر دیا اور سنہ ۱۹۳۷ء میں جنگِ بدر کے حالات نظم کر لئے اور انہیں چودھری صاحب مرحوم کے اسمِ گرامی سے معنون کر کے شائع کر دیا جس کو انہوں نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اسکی اشاعت میں مناسب امداد بھی فرمائی اَللّٰھُمَّ اغفرلہ وادخلہ متامہ فی الجنۃ ابتدائی حصہ کی اشاعت کے بعد راقم الحروف بلادِ ہند میں چلا گیا جہاں تبلیغ اسلام اور سٹیٹس مسلم لیگ کے کاموں میں مشغول رہا اس مقدس کام کی تکمیل کی طرف متوجہ نہ ہو سکا حتیٰ کہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء کو اپنا سب کچھ لٹا کر پنجاب میں پھر واپس آنا پڑا، اس خانماں ویرانی اور بربادی کی حالت میں پھر دربارِ رسالت میں حاضری کا شرف نصیب ہوا، جس کا نتیجہ یہ چند اوراق ہیں جو چار سال کی محنتِ شاقہ کا نتیجہ ہیں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں میرے دیہاتی بھائیوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنائے اور وہ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر کاربند ہو کر دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا موجب ہوں، اور اس کا ثواب بحصہ رسدی چودھری صاحب مرحوم کی روح کو حاصل ہو۔ آمین

اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالے اصحاب سے میری درخواست ہے کہ وہ جہاں اس کے مطالعہ سے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعاتِ زندگی سے لطف اندوز ہوں وہاں اس عاجز کی روحانی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ بغیر اس کے ہمارا سب کچھ ہیچ اور ناقابلِ التفات ہیں۔

احقر العباد ملک غلام سرور خاں۔ کنجاہ ضلع گجرات۔ مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء

Marfat.com

نذر

اِس کتاب کا ابتدائی حصہ جس کا ذکر "پیشِ لفظ" میں کیا جا چکا ہے پنجاب مسلم لیگ کے موجودہ سیکرٹری چودھری صلاح الدین صاحب کی وساطت سے۔

عزّت مآب میاں ممتاز محمّد خاں دولتانہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب و صدر پنجاب مسلم لیگ

کی خدمت میں پیش کیا گیا، جس کو آپ نے بہت پسند فرمایا اور باقی حصہ کی تکمیل کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے اُس کو ازراہِ نوازش اپنے اسمِ گرامی سے ممنون کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، اس لئے میں اِس ہدیہ مختصرہ کو جو

حضور خواجہ دو جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذکرِ مُبارک پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تقدس و عظمت کا درجہ حاصل کر چکا ہے، بصد عزت و احترام میاں صاحب ممدوح کی خدمتِ عالی میں بطورِ نذر پیش کرتا ہوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نذر کی گئی چیز پر مالک کا حق نہیں رہتا۔ اب یہ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کی اپنی ملکیت ہے اِس کی توسیع اشاعت سے وہ سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان کے شامل حال ہوں۔

نیاز مند

ملک غلام سرور خاں گکے زئی کنجاہ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ الٰہی

حمد ربدی کرے گا کی بندہ دامن تنگ جے فہم ادراک والا
دِسدے کُل قانون اٹل اُس دے چلے اَو نہ کِسے چالاک والا
اُس دے بھید وسیع سمندراں تھیں خالق ہے جو زمیں افلاک والا
قطرہ اِک سمندروں پی کے تے اُڈوا بھرے ایہہ پُتلا خاک والا
دم مارنے دی اُہدی کی طاقت جس نوں غم لباس خوراک والا
نِت خاک تھیں بنے تے خاک ہووے ایہہ ہے قدر انسان سفاک والا
ہارے فلسفی منطقی غور کر کے اُوچا مرتبہ اے اللہ پاک والا
ذرّے خواص دے نال جس بھرے سارے قطرہ فضل تھیں جدے املاک والا
لبھ سکدا بھید نہیں قدرتاں دے کوتہ فہم انسان بیباک والا
اُوچے بہت نے اجے اجرام فلکی گہرا راز جے زمیں نمناک والا
اس دی صفت رحمٰن رحیم ہے اوہ دیوے سد سامان پوشاک والا
کرے غور جے لکھ غلام سر ور پاوے بھیت نہ خاک ایہہ نماک والا

مدح قرآن مجید

سوہنا حُسن جمال قرآن اندر نور جان جہیڑا مسلمان دا اے
اَوڑے نظر نہ کوئی نظیر ڈھونڈھی تھکا وہم خیال انسان دا اے
عاجز بشر ہے کجھ بناونے تھیں جلوہ ایہہ خدا دی شان دا اے
نُور دلاں دا روشنی عقل والی، راہنما جو سارے جہان دا اے
قوماں ہو مجبور اَج مندیاں نے ہوش منداس گل نوں جان دا اے
مر جاندے چن جہان والے کامل بدر ایہہ چن قرآن دا اے
دِلی ظلمتاں کُل مٹان والا نور پاک کلام رحمان دا اے
بنیا نہیں کلام مثال اُس دے وڈا معجزہ ایہہ فرقان دا اے
ہویا لیس تے جدوں یقین کامل ہوندا قدم مضبوط ایمان دا اے
سرور منطقی کرن تعظیم اس دی جھکدا سر ہر فلسفہ دان دا اے

عقل اور الہام الٰہی

موجودات نوں ویکھ خیال آوے کوئی ہوویگا ایہدے بنان والا
ڈبے عقل حیرانیاں وچہ ایتھے کون جگ دے ہے بنان والا
عقل آکھدی ہے ہونا چاہیدا اے پر جے ہووے خیال انسان والا
ہونا چاہیدا نہیں یقین کامل خالی ہے خیال بھکان والا
اے پرکس بنایا کون دسے رب ہے ضرور جہان والا
دھرتی چپ ہے نہیں جواب دیندی بولے تارا نہ کوئی آسمان والا
کرکے ہوش تے سوچ نوں عقلمند اکم نہیں ایہہ کسے انجان والا
دیندی جدھے ثبوت ہے عقل ساڈی نقطہ ایہہ نہیں خاص ایمان والا

Marfat.com

خادم عقل خیال انساندی اے سمجھے ایس نوں فکر دھیان والا
کرے بشر خیال کہ نبی عیسےٰ[1] ساڈوں ہے نجات دلان والا
سوچ لیا انسان جے بُتاں اندر ربّ چھُپیا زمین آسمان والا
دلوے عقل ثبوت خیال تائیں عقل جاندی ڈھب بھکان والا
عقل میلدی عقل نکھیڑدی اے عقل دسدی راہ حیران والا
نہیں پہنچدا ایہناں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
نہیں پہنچ دا اوہناں بلندیاں تے ناقص عقل خیال انسان والا
ربّ اپنا پتہ ہے آپ دیندا - عاجز ہے خیال دوڑان والا
کرے نال ایمان دے بھال اوہدی رستہ لبھدا شان رحمان والا
اللہ قدرتاں نال ثبوت دیندا ساڈی عقل نوں راہ دکھلان والا

جے کر ہووے خیال نہ ربّ کوئی وسدی فلسفہ جگت بن جان والا
دلوے لکھ ثبوت کفّار باندے[1] راہ چھڈ کے حق دکھلان والا
دعوے نال دلیل دے عقل کردی مارگ[2] وسدی نرا گیان[3] والا
دلوے عقل ملاحدا تائیں پختہ کار خیال انسان والا
توسن عقل اسوار خیال اُندا راساں پکڑ ہر طرف لیجان والا
لکھاں تِران والے ایتھے غرق ہوئے ڈونگا بحر ہے موج طوفان والا
لکھاں تاروان دی ایتھے موت ہووے ڈونگا بحر ہے خاص عرفان والا
اسدے پاک الہام تھیں بشر دیکھے - جلوہ ربّ دے نور ایمان والا
کوشش کرے انسان تے ملے اوہنوں جہڑی شان چاہیے ایتھے شان والا
سرور پاک کلام خدا والا ہوندا وہم تھیں اُوچڑی شان والا

عقل کی بلند پروازیاں

جد نہیں تاریخ محفوظ کوئی جھوٹے وہم تے عقل وچار کردی
مسئلہ کدی گھڑدی ارتقا[4] والا - ازلی مادے دا ایہی اقرار کردی
ہوئی سطے نہ اج تک گل کوئی عقل جتن پئی لکھ ہزار کردی
آیاں بہت بلند پروازیاں سُوالیس واسطے پئی انکار کردی

کیویں بنی بنائی اے کس دُنیا ظن سینکڑے پئی تیار کردی
کدی کہے انسان حیوان ناطق[5] نال فلسفے کل گفتار کردی
پتہ نہیں کیوں پئی اے فکر اس نوں کوشش کیوں ایہو بار بار کردی
پچھے چھڈ قانون خدا والے قلعے وہم دے لکھ تیار کردی

[1] کفارہ عیسائیوں کا نجاتی مسئلہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے انسان کو فطرۃً گنہگار بنایا۔ پھر اس کی اصلاح کے لئے پے در پے نبی بھیجے جب نبیوں سے انسانوں کی اصلاح نہ ہوئی تو خدا کو خیال آیا (نقلِ کفر کفر نہ باشد) کہ (نعوذ باللہ) سزا تو اس کی مجھے ملنی چاہیئے۔ اس لئے خدا خود مریم کے گھر پیدا ہوا۔ اور اپنے جرم کی پاداش میں سُولی پر چڑھ کر مر گیا۔ جو شخص اس بات پر ایمان لے آوے کہ خدا ہمارے گناہوں کے بدلے سُولی چڑھ کر مر گیا وُہ نجات پا گیا۔

[2] مارگ - راہ [3] گیان - معرفت ([4] ارتقا - جس کا مواد موجود ہو [5] ناطق - بولنے والا [6]

Marfat.com

پیدا کرن دے بھیت دے پاونے نوں بھرے ہر پاسے مار مار کردی
شاید ربّ ہن بن دا شوق لگا لبھے راز تے ایہوا یہہ کار کردی

عاجز بشر مخلوق ہے ربّ خالق۔ ذرا چاہیدا سی کجھ عار کردی
گھیرے وچ مخلوق دے سدا رہندی کم نکیاں دے اُستوار کردی

سائنس دور کیتا پہلے فلسفے نوں کجھ ہور دا ہور اظہار کردی
بدھے ہوئے قانون دے ہین ذرّے پئی زور دے نال بکار کردی

سارے ایہہ قانون جہان والے قدرت ربّ دی پئی تیار کردی
قادر ہے اندازے دے کرن والا بھیڑی عقل ہے کیوں انکار کردی

نہیں جاندا بشر اندازیاں نوں حکمت ربّ دی پئی انبار کردی
سرورؔ لبھدی عقل اندازیاں نوں فیر بھیت دا اوہدے اصرار کردی

مقولہ شاعر

پیدا حکمتاں نال جہان ہویا جس دا بھیت نہ آوے خیال اندر
جنساں لکھ نے ایس زمین اُتے جلوے ربّ دے ہین کمال اندر

سورج چن زمین اسمان سارے گردش کرن جھیڑے اک چال[1] اندر
پیا فرق نہ کسے دے وچ ذرّہ کریے غور جے اوہناں دے حال اندر

نباتات پرند تے رکھ بوٹے قسم قسم دے ہین مثال اندر
جاندار جو ہین وچ پانیاں دے آئے نہیں جو اجے خیال اندر

ذرّہ اُڈدا ذرا نہ سمجھ آوے کیہڑی روشنی ہلے یدی چال اندر
ایہہ نہیں جاندا بھید اس جسم والے اوہیں بشر پیا دیکھ بھال اندر

کسے چیز نئیں غرض ہے کی اس دی آوے عقل دے نہیں سفال اندر
کیویں کرے ترقیاں خلوا پہلے کیویں ڈگدی پھیر زوال اندر

مشکل حکمتاں دے راز فاش ہونا پیا بشر خیال محال اندر
بھیتے بھیت تے راز جہان والے نہیں عقل نے آئے خیال اندر

چھڈ ایہہ خیال تے سوچ بندے نہیں فایدہ وہم سوال اندر
سرورؔ عاجزی کر نہ اُڈا اُچا۔ پے جائیں نہ کسے وبال اندر

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام

دکھ حکمتاں ربّ کجھ ایس اندر قایم قدرتاں نال جہان کیتا
جھگڑے بڑے نے عقل تے فلسفے دے خالق من میں کل بیان کیتا

علم معرفت[2] ہویا عطا اسنوں پیدا ربّ نے جدوں انسان کیتا
کر کے فضل کمال مخلوق اُتے ہر چیز نوں زیر فرمان کیتا

وڈھی جدوں مخلوق زمین اندر نائب[3] آدم نوں وچ جہان کیتا
ویکھے علم[4] ہر شئے دا بشر تائیں ربّ اوسدا وڈھیرا شان کیتا

---

[1] اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ٥ (الرحمٰن پارہ ۲۷) ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب پہ چلتے ہیں اور ستارے اور درخت تابعداری میں لگے ہیں۔
[2] لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ضرور انسان کو ہم نے اچھے سے اچھے طریقے پر بنایا۔ پارہ ۳۰۔ وَالتِّيْنِ ٥ [3] اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً تحقیق میں زمین میں اپنا نائب (خلیفہ) بنانا چاہتا ہوں [4] وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور علم دیا آدم کو کل چیز کے ناموں کا۔

Marfat.com

آدمؑ واسطے ربّ ملائکہ نوں سجدہ[1] کرن واجدوں فرمان کیتا
دہو کے باز خیال ابلیس والے کر کے کفر انکار نادان کیتا
روکے سدا انسان نوں نیکیاں تھیں ایہواوس نے عہد پیمان کیتا
کیتا منع[3] آدم ربّ کسے گلوں۔ اوہنوں سوچ خیال حیران کیتا
بچدا کا وشاں تھیں رہندا حکم اندر آدم وسوسے نے پریشان کیتا
بعض بعضیاں دے پھیر بنے ویری دلی خواہشاں جگ ویران کیتا
کہیا آوندے رہن گے رہندا ہادی وعدہ ربّ ایہہ نال نادان کیتا
ساڈے پاک اصول نے سکھ والے بشر خواہشاں نے پشیمان کیتا
جاری تاروں تھیں ایہہ قانون ہویا۔ بے راہ جدوں بشر شیطان کیتا

من لیا فرشتیاں امر اللہ نہ کوئی فخر غرور گمان کیتا
حکم ربّ تھیں مونہہ چا موڑ لیوسو۔ اوہنوں کبر غرور[2] شیطان کیتا
پیدا خواہشاں دے سبز باغ کر دا ور غلاں دا اوس سامان کیتا
آیا وسوسہ بن شیطان ظالم آدم ربّ اگے پشیمان کیتا
ہویا سکھ آرام تھیں اوہ باہر۔ جدوں ہور کجھ اوس دھیان کیتا
آدمؑ ربدے در تے پھر ڈگا۔ اللہ فضل تے کرم احسان کیتا
جا بخشیا انسان قصور تیرا۔ تیری نسل تے کرم آسان کیتا
سدا رہن آرام تھیں جگ اندر جنہاں وہناں نوں ہے قربان کیتا
ہادی آوندے رہے خدا ولوں سرور فضل ایہہ ربّ رحمان کیتا

اولاد حضرت آدم علیہ السلام اور فلسفہ بعثت انبیاء[4]

پھلی پھلی زمین تے نسل آدم فضل ربّ تھیں بہت ہشیار ہو کے
جنہاں محنتاں کیتیاں اوہناں تائیں پھل ملسی بہت انبار ہو کے
پا کے وسوسے دلاں دے وچہ بھلے لگے مرن نادان خوار ہو کے
کیتا حسد ہابیل شیطان والا کھا دا طیش اس بہت خونخوار ہو کے
نیکی بدی دی جنگ ایہہ ہوئی پہلی چل گئی جو حسد وا وار ہو کے
مچے بڑے فساد زمین اُتے۔ خاکی بھڑک اٹھے شعلہ نار ہو کے
ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے آیا فضل ربی مددگار ہو کے
ٹھٹھے مرسلاں نال بدبخت کردے مردے رہے اوہ سدا مُردار ہو کے

ملے سکھ آرام تے پھل سارے اُسدی کوششاں نال انبار ہو کے
گھاٹے کھا کم کوس حیران ہوئے رہے کاہلی دے سزاوار ہو کے
ویکھ سکدے سکھ نہ دوجیاں دا کردے حسد تے رہن بیزار ہو کے
مارے جا قابیل بھرا تائیں اُہدی نیکیاں ویکھ غمخوار ہو کے
بیج رہ گیا اوس دا نسل اندر لڑدے بشر رہے تیز تلوار ہو کے
ہویا بدی دا راج جہان اندر ہوئے بشر خوار بدکار ہو کے
قائم ہویا پھر سلسلہ انبیاء دا رہے آوندے جو وار وار ہو کے
ہوئے غرق طوفان دے نال بھیڑے ہوئے کڑک دے بہت گنہگار ہو کے

١۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا ٢۔ وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور نہ جاؤ پاس اس درخت کے ورنہ تم ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

کدی نال بھونچال تباہ ہوئے۔ نال پتھراں دے سنگسار ہو کے
عادت اللہ دی ایہہ قدیم تھیں اے۔ رہندا مرسلاں دا مددگار ہو کے
جیویں گرمیاں تھیں زمین خشک ہوندی پانی اوڈا کل غبار ہو کے
کجھ تپھدی دھپ کڑاکیاندی کجھ ساڑدی زمین انگیار ہو کے
ایسے اوڑ ویلے آوے فضل ربی اندر بدلاں ابر بہار ہو کے
پانی نال بھر جاوندے کھوہ کھاتے۔ وہن نالیاں دی زوردار ہو کے
ایہو سلسلہ اوس نظام والا اے ذرا سوچ اس نوں نیکوکار ہو کے
نبی جان لو ود سنوا ابر رحمت خشک دلاں تے وسے پھوہار ہو کے
دنیا وسدی اجڑدی رہی ایویں نیکی بدی آئی وارد وار ہو کے

ٹھنڈی واؤ کڑاکے دی نال موئے مرضاں مہلکاں نال بیمار ہو کے
سدا ہوں منصوا اوہ پاک بندے رہے انبیاء ندے جھیڑے یار ہو کے
سک جاندیاں سبزیاں ساریاں نے خاک اوڈدی گرد غبار ہو کے
گندا ہو جاندا جھیڑا رہے باقی وگن بڑے دریا دی زار ہو کے
وسے کل زمین تے پھر پانی۔ زمین سجدی سبز گلزار ہو کے
نکل آوندے خاک تھیں گل بوٹے۔ جھکے ہرڈالی پھل دار ہو کے
پانی دین والا جدوں رنگ جاندا۔ رحمت وسدی موسلا دھار ہو کے
مردہ دلاں نوں کرے جوان زندہ کردے نیکیاں نے نیکوکار ہو کے
سرور نبی آئے کہندے جگ اتے اک لکھ تے کئی ہزار ہو کے

اولادِ آدمؑ کی نااتفاقیاں کا بیان

رکھنڑی جدوں زمین تے نسل آدمؑ وکھو وکھرے ملک آباد ہوئے
قوم قوم واؤ کھرا دیس بنیا بڑے ڈولڑے نام نہاد ہوئے
ودّا بن کارن ہوئی جتھا بندی نویں ڈھنگ نے رنگ ایجاد ہوئے
کدی بنی غلام اک قوم ساری۔ کدی پھیر غلام آزاد ہوئے
ڈیرا کبر غرور نے آن کیتا۔ بڑے ڈھنگ انساں نوں یاد ہوئے
حد بندیاں ملک دے وچہ ہویاں سبھے میل ملاپ برباد ہوئے
وکھو وکھ کمز دریاں ملیوں نے اتے وکھرے سنگ بنیاد ہوئے
وسے عقل کی راہ انسان تائیں۔ حرص وسوسے جدوں استاد ہوئے
ربّ تدوں ای رحم کماوندا سی تھیں اپنی جدوں برباد ہوئے
خالی رہیا نہ جگ وچہ دیس کوئی ویلے وقت تے ڈولڑے یاد ہوئے

وسّے چھڈ کے دیس اوہ ہور کدھرے چلے وں کسے تے کجھ بیداد ہوئے
حاکم اونہاندے بنے کجھ زور والے جھگڑے پیئے نے جدوں فساد ہوئے
اکّی دوجے نوں مارمٹان لگے۔ جتنے کوئی تے کوئی برباد ہوئے
مچیا اک گھمسان زمین اندر وسّاں کی ہیں بڑے فساد ہوئے
لگے کرن خدائی دے بڑے دعوے پیدا کئی نمرود شداد ہوئے
آپے وچہ اتفاق نہ رہی الفت وکھو وکھ اصول ایجاد ہوئے
وکھو وکھریاں غلطیاں وچہ پئے گئے اتے وکھریاں گلاں تے صواد ہوئے
نافرمانیاں دی پئی عام عادت ایہہ شیطان سارے آدم زاد ہوئے
نبی بھیجدا رہیا خدا سچا قوم قوم دے جو استاد ہوئے
نبی کدّوں رہے ہنیریاں تھیں جنہاں نال مل کے سرور شاد ہوئے

ے اِن مِن اُمّۃ ٭ اِلّا خلا فیھا نذیر ۰ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۰ لِکُلِّ اُمّۃٍ رَسُوْل ۰ ہر قوم کی طرف ہم نے ڈرانے والا بھیجا۔ کل قوموں کی طرف ہادی آئے۔ تمام قوموں کی طرف رسول آئے ٭

بنی نوع انسان میں امتیازات قومی کا پیدا ہونا

جہڑی قوم وچ نبی خدا آیا۔ قوم رب دی اوہ کہان لگ پئی
رہیا دین دا علم نہ عمل چنگے۔ جھوٹھ سچ دے نال ملان لگ پئی
لکے پھند مجاز حقیقتاں دے ٹاکی جا اسمان نوں لان لگ پئی
گھیرے گھت خیال دوڑا بھارے لکھاں راز اسرار بنان لگ پئی
ہویا کبر غرور دا آن پھیرا قدماں وچہ مخلوق نوان لگ پئی
قومی بھید نے جگ دا ناس کیتا اک دوجی نوں شان وکھان لگ پئی
اگے رل قبیلڑے جھگڑدے سن ہن قوم ای قوم نوں کھان لگ پئی
دتا بدل ہدایتاں ساریاں نوں فیر نویں خیال پھیلان لگ پئی
غرق ہوکے وچہ تصوراں دے دیمی رنگ مخلوق رجان لگ پئی

رہی نیکیاں کجھ دن اوہ کردی فیر اپنے فخر دکھان لگ پئی
راہ سدھڑا چھڈ کے دین والا ایدھر اودھر اوہ بھوکڑے کھان لگ پئی
کہندی میں پیارڑی رب دی ہاں دھوکے وچہ مخلوق پھسان لگ پئی
دیکھے عقل امداد خیال تائیں نویں ہور اصول بنوان لگ پئی
خادم ہے مخلوق ایہہ گل میری کجھ ہور دی کرن کران لگ پئی
اک کہے میں جگ دے وچہ وڈی دوجی کرن بس ہور دھیان لگ پئی
ذاتی بھید نے بڑے فساد پائے۔ بڑی اگ سی وچہ جہان لگ پئی
سدھا راہ خدا دا چھڈ کے تے کجھ ہور دا ہور بنان لگ پئی
سروریت گھڑ کے نیکاں بندیاں دے وکھو وکھرے سیس جھکان لگ پئی

عناصر پرستی اختیار کرنا اولاد آدم علیہ السلام کا

خیالی دوڑ دا عقل نے ساتھ دتا بُرا وقت ایہہ جگ تے آیا سی
ہوئے جدوں خیال ناپاک سارے ربی حکم انسان بھلایا سی
قوم قوم نوں سلسلے جہان اندر نبیاں حق دا راہ دکھایا سی
بت کسے بنایا پوجنے نوں کسے سورج نوں جل چڑھایا سی
کہن لگے مخلوق نوں اوہ خالق دھوکے باز خیال بہکایا سی
مٹی اگ ہوا تے جل تائیں خالق وہمیاں دلوں ٹھہرایا سی
بڑے بڑے تصوراں نال آدم بڑے چکراں وچ گھمایا سی
دکھاں لوٹیاں نوں بشر پوجدے سن بڑا ایہہ کمال دکھایا سی
دنیا اک شیطان نوں جاندی لے ایہناں لکھ شیطان بنایا سی

ہتھ بدھیاں عقل وی گئی اودھر۔ جدھر بشر خیال دوڑایا سی
کی ہے بشر نے کی خیال اس دے ویلا اس نے مفت گنوایا سی
پچھے اگ خیال دے بندیاں نے راہ ربدا پاک بھلایا سی
دیوی دیوتا کسے تجویز کیتے کسے اگ نوں سیس نوایا سی
اک رب دا ایس مخلوق جہڑی رب کئی ہزار بنایا سی
نباتات نوں کہن خدا لگے جمادات دا رب گھڑایا سی
دیوی دیوتا نے ایہہ چند تارے۔ بدل بجلیاں رب کہایا سی
سمجھے ڈنگراں تے کرن وحشیاں نوں اگے پتھراں سیس جھکایا سی
دلی خواہشاں جگ برباد کیتا ڈھونگ انسان رچایا سی

پوجا خوب کیتی انہاں وہمیاں نے اُتے دلوں خدا بھلایا سی
شرود کرے بیان کی اوس ویلے ہر جگہ شیطان دا سایا سی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبعوث ہونا[۱]

آذر بُت تراش نے بہت وڈا اک بہت تیار جسیم کیتا
نکے وڈڑے بتاں دا بُت خانہ قائم اوس نے اک قدیم کیتا

بُھل گئے خدا نوں لوک بھیڑے بڑا کم شیطان رجیم کیتا
بن بیٹھا نمرود خدا او تھے بھیڑا اوس نے عزم صمیم کیتا

بھلا ویکھ انسان نوں راہ وکھاں کرم رحم ایہہ رب رحیم کیتا
راہ سدھڑا دین دا دسنے نوں نبی رب پیدا ابراہیم کیتا

بحث ہوئی سی نال نمرود بادشے دا رد او نہاں اوس حکیم کیتا
وڈیا نبی اللہ جا کے بُت خانے سر بُت نوں توڑ دو نیم کیتا

تیشہ رکھیا موڈھے تے وڈڑے دے کم خوب سی نبی ندیم کیتا
آئے لوک تے دیکھ کے کہن لگے ویکھو ظلم ایہہ کسے عظیم کیتا

کسے آکھیا شور پکار اندر کارج ایہہ سارا ابراہیم کیتا
سر و توڑ دتے اوس نے بُت سارے رتی بھر نہ خوف تے بیم کیتا

مجادلہ کرنا بُت پرستوں کا اور آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور آگ کا گلزار ہو جانا

بیٹھ کافراں رل صلاح کیتی یارو گل ایہہ جے ناگوار ہوئی
ہور کوئی ایہہا بے ڈر نا ہیں ابراہیم دی سب ایہہ کار ہوئی

پھڑ و اوس نوں چلو سزا دیئے چل پاسیوں ایہو پکار آئی
آؤ۔ آؤ نہ کتے اوہ نس جاوے خلقت اُٹھ کے جلد تیار ہوئی

پھڑ کے آئے خلیل نوں بُت خانے کہندے دس توں کیویں ایہہ کار ہوئی
کہیا نبی نے ظالموں کیوں ساری عقل فکر نے غور بیکار ہوئی

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پاک و بزرگ ہستی ہیں جن کو دنیا کی تین بڑی قومیں نبی مانتی ہیں۔ یہ نمرود کے وقت میں جو ایک بُت پرست تھا اور دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پیدا ہوئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ ترجمہ اور ہم نے ہی ابراہیم کو پہلے سے اس کے لائق حال ہدایت دی اور ہم اس کو خوب جانتے تھے۔ جب اس نے اپنے بزرگ اور اپنی قوم سے کہا۔ یہ مورتیں کیا ہیں جن کی تعظیم میں تم لگے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے پایا۔ کہا تم اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں تھے۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس حق لایا یا کھیل کرنے والوں میں سے ہے۔ کہا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے انہیں پیدا کیا۔ اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کے بعد کہ تم اُٹھ کر یہاں سے چلے جاؤ پس بنایا ان کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ان کے بڑے کو رہنے دیا شاید کہ وہ اس کی جانب پھر آویں کہنے لگے ہمارے

Marfat.com

ربّ چھڈ انسان نوں پوجدے او کیوں جوش تہیں ہوش فرار ہوئی
کہندے ایہہ نہیں بولدے ہلدے نہ کیوں ایہناں دے وچہ تکرار ہوئی
سوچ موڑ کھوہنی فرمایا اے گل بڑی ایہہ پُر اسرار ہوئی
بن جان خدا اوہ کیویں سارے کرو غور ایہہ گل دُشوار ہوئی
سُن کے نبی دی پاک دلیل سچّی ٹولی کافراں دی شرمسار ہوئی
کہندے اوہ نہیں مندا ناں متّے ساڈی مدّتاں تھیں ایہو کار ہوئی
تُلّے پھیر اوہ نبی دی دشمنی تے حاضر جا اوہ قوم دربار ہوئی
دِتّا حکم نمرود خدا بن کے چِخہ بڑی اِک خوب تیار ہوئی
دِتّا حکم خدا نے اگ تائیں ہر چیز اُس دی تابعدار ہوئی

پچھوانیاں خداواں تھیں ایہہ دشمن آپے وچہ تے نہیں تکرار ہوئی
تیر اکمرا ایہہ اساں نوں وسدا اے اُچی زور دے نال پکار آئی
جیہڑے ہل نہیں سکدے تہاں اُتوں جنہاں وچہ نہ کدی گفتار ہوئی
اوہ نہیں رب جو کسے تھیں مار رکھاتے حالت ویکھ لوایہناں دی لاچار ہوئی
دنیاداراں دی شرم کی شرم ہوندی اکے آئی تے اکے فرار ہوئی
لیناں چاہیدا اے بدلا ایس کولوں آپے وچہ ایہہ پھیر وچار ہوئی
کیتی جا فریاد نمرود اگے بدلا ایس کا ایں عرض وار ہوئی
پایا اونہاں خلیل نوں اگ اندر قدرت رب والی آشکار ہوئی
ابراہیمؑ دے واسطے تدوں ہسرو فضل رب تھیں نار گلزار ہوئی

احوال اولادِ ابراہیم علیہ السلام اور ذکر بنی اسرائیل

ابراہیم نوں ربّ[1] حنیف کہ کے ذکر آپ دا وچہ فرقان کردا
دل نیک تے پاک خیال اُس دا ربّ ویکھ کے ایہہ احسان کردا

کیہا رب اسلم کہندا اسلمت جی میں ہاں سر نوں زیر فرمان کردا
پاک لوک تے آپ دی نسل اندر جد انبیاں دی اُہدی شان کردا

بقیہ صفحہ ۱۷ معبودوں سے یہ کام کس نے کیا یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے کہا ہم نے ایک نوجوان کو اس کا ذکر کرتے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں ۔ قرآن نے اس تمام ذکر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ڰ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ سورۃ انبیاء رکوع ۵ پارہ ۱۵ کہنے لگا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہی دیں۔ کہا اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ کام کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا ان بتوں سے جو بڑا ہے ان سے (اشارہ کر کے) پوچھو اگر وہ بولتے ہیں انہوں نے اپنے نفسوں کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ تم خود ہی ظالم ہو۔ اور پھر بولے کہ تو جانتا ہے۔ کہ یہ بات نہیں کرتے۔ تو پھر ان کی کیا پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے نہ نقصان ہے پس تف، ہے تم پر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہنے لگے اس کو جلا دو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر ہو کچھ کرنے والے ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے لئے سلامتی اور ٹھنڈک ہو جا۔

[1] قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سورۃ بقر رکوع ۱۰ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ڈٹھے دو فرزند خلیل تائیں نبی دوواں نوں رب رحمان کردا
نِکّا آپ دا پُت اسحاق ہویا سِدھے راہ تے بہت انسان کردا
اسرائیل[3] یعقوبؑ دا نام دوجا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
یوسفؑ[4] پسر یعقوبؑ وی نبی ہویا جس نوں مصر دا رب سلطان کردا
شاہی ملی اس قوم نوں جگ اندر۔ اتے انبیاءؑ دی اوہنوں کھان کردا
رہی سِدھڑی قوم ایہ کئی صدیاں اللہ پاک وی رہیا سی مان کردا
بھُل گئے اوہ راز توحید والا شرک والا توجہ آن مکان کردا
پئے جدوں تباہیاں وِچ سارے رب فضل دے پھر سامان کردا

وڈے[1] پُت حضرت اسماعیلؑ ہے سن ویکھو ہے تصدیق قرآن کردا
پُتر اُنہاں دا نبی یعقوبؑ[2] ہے سی جس نوں رب سردار کنعان کردا
نیکی ملی اولاد یعقوب تائیں ذکر اوس دا وِچ قرآن کردا
اسرائیلؑ دی نسل وِچہ رب سچا نبی ہوروی وِچ جہان کردا
دین دنی وِچ ایہہ سردار ہوئی فضل رب ہو کے مہربان کردا
ہوئی پھیر مغرور جہان اندر۔ دِسّے ہر کوئی شان گمان کردا
دعویدار خدائی دے ہوئے پیدا چیلے اوہناں نوں پھیر شیطان کردا
موسٰی نبی تد ہویا غلام سی جدوں ظلم فرعون سلطان کردا

احوال تباہی بنی اسرائیلاں ملک مصر میں وتباہی فرعون

اسرائیل دی نسل بدکاریاں تھیں نظر ہور دی ہورای آوندی سی
ہو کے قید فرعون دے ظلم اندر مر دا پئے پئی کھاوندی سی

ہوئی بہت ذلیل مظلوم ہو کے۔ راہ حق نے مول نہ جاوندی سی
بیٹے کُسدے عورتاں رہن باقی کوئی پیش تدبیر نہ جاوندی سی

[1] عیسائیوں نے حضرت اسماعیلؑ کو لونڈی کی اولاد قرار دیا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ جو مصر کی شاہزادی تھیں اور بائبل میں باوجود محرّف مبدل ہونے کے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ سے کم عزت نہیں رکھتی تھیں۔ قرآن میں سورۃ صفت میں خدا اس امر کا فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ اہل کتاب حضرت اسحاقؑ کو ذبیح قرار دیتے ہیں۔ بائبل۔ پیدائش (۲۲-۲) میں موجود ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرو۔ اسحاقؑ کسی طرح سے اکلوتا بیٹے نہیں ہو سکتے کیونکہ اسماعیلؑ کے بعد پیدا ہوئے سورۃ صفت میں ۸۴ آیت سے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۰۲ آیت تک ہے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ پس بشارت دی ہم نے تحمل والے لڑکے کی۔ اس کے بعد اسی لڑکے کے ذبح ہونے کا ذکر فرما کر۔ سورۃ ۱۳ میں پھر فرماتا ہے کہ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ط اور بشارت دی ہم نے اس کو اسحٰقؑ نبی کی نیکو کار تھا۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ پہلے حلیم لڑکے کی بشارت حضرت اسماعیلؑ کی تھی جو ذبح ہوئے اور بعد میں اسحاقؑ کی سورۃ انبیاء پارہ ۱۷ رکوع ۵ میں ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور ہم نے اسے اسحاقؑ دیا اور یعقوبؑ پوتا۔ [3] يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ اے بنی اسرائیل میری نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی اور یہ کہ میں نے قوموں پر فضیلت دی [4] یوسفؑ پسر یعقوب بھی نبی ہوئے [5] اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو قوموں میں سے کسی کو نہ دیا۔

Marfat.com

زور اور د... سے سیٹھ فرمان ہو کے سہندی ظلم تے ٹھوکراں کھاوندی سی
موسیٰؑ لے ... یا دہنوں مصروچوں جتھے دکھ بہت اوہ اوٹھاوندی سی

چھڈ رب نوں منڈے حال ہوئی جیہڑی بنیاندی قوم کہلاوندی سی
سرور ہویا فرعون دا غرق بیڑا۔ قدرت نبی نوں پار لنگھاوندی سی

احوال بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

ہیسی قوم اوہ بڑی مزاج والی بنی نال جھگڑے بات بات اندر
دِتا رب تسلی دا رزق اُس نوں رہندی نبی والی تہدانشت اندر
کہندی منگ خدا تھیں دے موسیٰؑ کھیرے لکڑیاں خوب برسات اندر
کدی کہے خدا دکھا موسیٰؑ۔ بیٹھا چپ کے کیوں قنات اندر
گیا چھڈ موسیٰؑ آکے ویکھو سو۔ اوہ بکڑ بیٹھی چالی رات اندر
نخرے باز جہاندی بہت بھیڑی کرے عمل نہ صوم صلوٰۃ اندر

نافرمانیاں وچہ چالاک سی اوہ رہندی حکم نوں ٹال دی گھات اندر
پھیرے ربدی نعمتوں مُنہ بھیڑی اُہدا دل پھسیا ساگ پات اندر
چھنے دے پیاز تے کنک سالوں مزے چکھے کجھ حیات اندر
پانی منگیا رب نے حکم دتا نبی لیگیا چشمہ جات اندر
بچھڑا لیا بنا سی پوجنے نوں کیتا شک اُس نے پاک ذات اندر
سرور نبی دے حکم نوں ٹال دیندے لگے رہن دن رات اس گھات اندر

بیان دوسرے معاملات بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام سے

موسیٰؑ آکھیا قوم نوں رب کہندا۔ کرو گاں اک نسی حلال میاں
کیہا نبی ہیں جاہلاں وچ ہوواں۔ الیساگراں جے کدی خیال میاں
دیندا حکم خدا ایہہ کہے موسیٰؑ وچھی نہیں نائیں پیرزال میاں

کیہندی قوم موسیٰؑ ٹھٹھے کریں سانوں اسیں جا تاں تیری چال میاں
کہندی قوم پچھ کے دس سانوں کیسی ہے گل اوسدا حال میاں
وچ اُجڑے اوہ جوان وسدی منوں حکم نہ دیو ایہہ ٹال میاں

۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ سورۃ بقر رکوع ۷ پارہ اوّل اور اتارا ہم نے پر من وسلویٰ ان ستھری چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تم کو دیں ۲ ۔ ۳ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا رکوع ، پارہ اول جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے ان چیزوں کو نکالے جو زمین اوگاتی ہے اس کی ترکاریوں میں سے اس کی ککڑیوں سے لہسن اور اس کے مسور اور اس کے پیاز سے ۴ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ سورۃ بقر اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تیری بات کبھی نہ مانیں گے۔ جب تک کھلا کھلا اللہ کو نہ دیکھ لیں۔ پس تم کو ہولناک آواز نے آلیا۔ اور تم دیکھ رہے تھے ۵ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ رکوع ، سورۃ پارہ اول۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے کہا اپنا عصا چٹان پر مارو پس اس سے بارہ چشمے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۱)

Marfat.com

کہندی پچھ خدا تھیں رنگ اوہدا سرخ سبز ہے نیں رو یالاں میاں — کہندا نبی خدا اور زرد دِستے چنگی لگ دی ویکھنے نال[۱] میاں
کہندی پچھ موسیٰ ساڈوں صاف دسّے بہت گائیں[۳] نے ایس مثال میاں — رب حکم دیندا کہے نبی موسیٰ[۳] رکھی تساں اوہ بہت سنبھال میاں
کھوہ جوڑن دے کدی نہ کم لائی۔ ہل نال نہ ہوئی ندھال[۴] میاں — پاک ہے ہر عیب تے نقص کولوں نہاں داغ[۶] اوہدا وال وال میاں
کہندی قوم ہُن پتہ جے ٹھیک دتا۔ کریئے ہُن کیہڑی قیل قال میاں — آخر کار اوہ پھیر اوہناں نے ذبح کیتی ہے سی گل جو سخت محال میاں
اوہدیں نت بھاڑے پئی کردی حیلہ جوئی دی چل دی چال میاں — آپے کرے اقرار پھر توڑ دیوے پئی ایس تھیں وچ زوال میاں
دتے رب نے حکم جو نیکیاں دے بدلے اوس چالاکیاں نال میاں — ہوئے فاسق اس قوم دے وچ بہتے سخت دل اوہ سنگ مثال میاں
کیہا رب فساد تے خونریزی کرنا کرنی نہ جھنگ جدال[۱۰] میاں — اسرائیل دی نسل غلام سر ور لڑی نال نبیاں ہوئی ضلال[۱۱] میاں

گمراہی بنی اسرائیلیاں اور مبعوث ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا

ماری گئی یہود تے تدوں ذلت ہویا حال نے سوراں[۱۲] تے بندراں[۱۳] دا — دِتے دکھ مقابلہ پیا کیتا سدا اوہناں نے کل پیغمبراں دا

(بقیہ صفحہ ۲۰) پھوٹ نکلے سب قبیلوں نے اپنا اپنا گھاٹ جان لیا اللہ کے دیئے سے کھاؤ اور پیو اور فساد پھیلاتے زمین میں حد سے نہ بڑھو ۲ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۰ البقرہ رکوع ۶ پارہ اول اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وقت مقرر کیا۔ پھر تم نے بچھڑا بنا لیا اس کے بعد اور تم بے انصاف ہوئے ۳ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کو کہا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کرو۔ ۸ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے ۹ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ حضرت موسیٰ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں ۱۰ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ھِیَ انہوں نے کہا اپنے رب کو پکار وہ بیان کرے کہ وہ کیسی ہے ۱۱ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ کہا موسیٰ نے فرماتا ہے خدا کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑھی ہے اور نہ بچہ عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ جوان ہے ان کے درمیان ۱۲ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ پس کرو جو تم کو حکم دیا جاتا ہے۔ ۱ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُھَا۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے دریافت کر ہمارے لیے کہ بتائے اس کا رنگ کیا ہے ۲ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُھَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۰ کہا موسیٰ نے وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک زرد گائے ہے اس کا رنگ گہرا زرد ہے۔ دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۳ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ھِیَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمُھْتَدُوْنَ۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے دریافت کر کہ وہ ہمیں بتائیں کہ وہ کیسی ہے کیونکہ گائیں میں شبہ پڑتا ہے اور ضرور اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت پا جائیں گے۔ ۴ ، ۵ ، ۶ قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ مُسَلَّمَۃٌ لَّا شِیَۃَ فِیْھَا۔ ترجمہ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔ محنت والی نہیں جوتتی ہے۔ زمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری اس میں کوئی داغ نہیں ۷، ۸ قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْھَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ۔ کہا انہوں نے اب آپ نے ٹھیک پتہ بتایا۔ سو انہوں نے اس کو ذبح کیا جو وہ کرنا نہیں چاہتے تھے ۹ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَھِیَ کَالْحِجَارَۃِ

ردّی گئی ایہہ قوم درگاہ وچّوں بھیڑا حال سی کل مچھندراں دا ۔ آیا نبی عیسیٰؑ تدوں جگ اندر چانن لے کے کالیاں اندراں دا
عیسیٰؑ نال اس قوم نے بُری کینی ٹولہ بن گئی ایہہ قلندراں دا ۔ آخر چاہڑ دتا سُولی اُوس تائیں کیتا جرم نے اوچیاں نمبراں دا
عیسیٰؑ نبی نوں لیا بچا اوس نے جیہڑا مالک ہے دھرت تے انبراں دا ۔ ہوئی پھر مسکین جہان اندر لگا روگ ناسور بھگندراں دا
پانسہ پلٹیا قوم یہود والا ہویا زور پھر گرجیاں مندراں دا ۔ لیا من عیسائیاں رب سرور جیہڑا موجب ہے کل اڈمبراں دا

نصرانیوں کا گمراہ ہونا۔ اور بدکاریوں میں مبتلا ہونا راہبوں اور درویشوں کا

راہب[1] ہوئے پھر بہت درویش بھارے چسکا چھڈ سارا حکمرانیاں دا ۔ سدّھے راہ تے رہے اوہ جدوں توڑی چنگا رہیا سی حال نصرانیاں دا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۱) اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۔ پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہوگئے سو وہ پتھروں کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ۔ ۱۱ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَاءَکُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اور جب ہم نے تم سے اقرار کیا کہ تم اپنے خون نہ گراؤ گے اور نہ اپنے لوگوں کو اپنے گھروں سے نکالو گے۔ پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو ۔ ۱۱ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے ۔ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے ۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے ۔ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے ۔ ۱۱ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ اور ان میں بندر اور سور بنائے اور وہ جس نے طاغوت کی پرستش کی یہ مرتبہ بدتر اور سیدھے رستہ سے بہت دور بھٹکے ہوئے ہیں ۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ سورۃ النساء رکوع ۲۲ پارہ ۶ ترجمہ سو ان کے عہد کو توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور کہنے لگے ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے

ع۱ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اس کے بعد ہم نے ایک دوسرے کے پیچھے رسول بھیجے۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو کھلے دلائل اور روح القدس کے ساتھ اس کی تائید کی۔

ع۲ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۔ ترجمہ ۔ اور اس کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو جو رسول اللہ تھا ۔ اور نہ اس کو مارا نہ سولی چڑھایا ۔ وہی صورت بن گئی اس کی اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں پڑتی ہیں کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور اس کو مارا نہیں بلکہ بے شک اس کو اٹھا لیا اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ع۳ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمہ ۔ اے لوگو

۱۸۱۲۱

لگے پھیر دوران خیال بھیڑے لیا فلسفہ جدوں یونانیاں دا — راہب ہوئے بدکار وچہ گرجیاں دے[1] لگے لین اوہ بھیٹ نے نانیاں دا

تارک عورتاں پادری کول رکھن چالہ خوب پھڑیا خواہش لانیاں دا — مندے اوس نوں جو خدا بندہ اوہنوں فکر نہ مول حیرانیاں دا

چڑھ گیا خدا ہے آپ سولی آخر حشر ہویا قصہ خوانیاں دا — کریئے لکھ گناہ حساب کاہدا صدقہ دے گیا اے موجاں مانیاں دا

ایہو جہیاں نے دین بدنام کیتا رکیا زور نہ پٹھیاں پانیاں دا — ہوئی قوم دی قوم بے حال ساری مذہب رکھیا کجھ کہانیاں دا

سولی چڑھ مسیح گناہاں والا سارا چا گیا بھار کرانیاں دا — ساڈا نہیں گناہ۔ گناہ کوئی بھاویں کم کریئے اسی زانیاں دا

بھتے کہن خدا دا پُت عیسیٰ براطور ہویا ایتھاں فانیاں دا — آکھن روح قدوس تے باپ بیٹا سرور مالک ہے کل جہانیاں دا

نصرانیوں یہودیوں کا گمراہ و مغضوب ہونا

اسرائیل دی ایہہ اولاد ساری ہوئی بہت خوار بے راہ ہو کے — بھیڑے حال تھیں ہوئے ذلیل ایسے پھردے اج تک ہین تباہ ہو کے

ہو گئے مغضوب جہان اندر دین دُنی والے بادشاہ ہو کے — عیسیٰ نبی نوں اوہ جھٹلاوندے سن نال کبر غرور گمراہ ہو کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۲) جو ایمان لائے ہو یقیناً بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۵ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک دکھ کی خبر دو۔ یہ تو احکام مسلمانوں کے لیے ہیں ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ سورۃ الحدید پارہ ۲۷ اور پیچھے بھیجا عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کو دی اس کو انجیل اور رکھی ہم نے اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور محبت اور ایک دنیا چھوڑنا (فقیری) انہوں نے نیا طریقہ نکالا۔ ہم نے نہ لکھا تھا۔ مگر اللہ کی رضامندی چاہنے کو پھر نہ نبھایا۔ اور ہم نے ان کو جو ان میں ایمان رکھتے تھے۔ اچھا بدلا دیا اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں۔ ان مذکورہ آیات میں بتایا ہے کہ درویشوں اور علماؤں میں زیادہ ایسے ہیں جو لوگوں کا مال جھوٹ کے ساتھ کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ پھر سورۃ الحدید میں فرماتا ہے۔ کہ درویشی ہم نے فرض نہ کی تھی انہوں نے خود بنائی اور اس کو نباہ نہ سکے اور زیادہ ان میں بے حکم ہیں آج کل کے مسلمانوں نے ان آیات پر دھیان دینا چھوڑ دیا ؎۱ راہبوں کے گھروں میں بدکاریاں کرنے کی شہادت تو عیسائیوں نے دی ہے۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے کہ ساتویں صدی کی عیسائیت ایسی گری ہوئی حالت میں تھی۔ کہ کنواریاں پادریوں کے پاس اقرار گناہ کے لیے جاتی تھیں۔ مگر کنواریاں لوٹ کر نہ آتی تھیں۔ ؎ یہود اس لیے مغضوب ہوئے کہ پہلے انہوں نے انبیاء کا انکار کیا۔ اور پھر نبیوں کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ البقر پارہ اول رکوع ۷۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی اور وہ اللہ کے غضب کا محل بن گئے

مالک دوستاں دے پھرن گدا ہو کے وسدے پھرن تھاں تھاں روسیاہ ہو کے
لکھاں مال دولت ملدی دہناں تائیں رلدے پھرن سارے والاجاہ ہو کے
ہویا حال خراب صلیبیاں دا جیہڑے رڑدے جاندے عالیجاہ ہو کے

حشر تیک نہ ملے گی بادشاہی آیا قہر ربی بے پناہ ہو کے
لعنت رب دی وس گئی ظالماں تے وس دے اج دی ہین گواہ ہو کے
سرور پلئے فسادسی راہباں نے ہوئے ضال ایہہ پشت پناہ ہو کے

بیان حضرت اسماعیل فرزند اکبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ

اسماعیلؑ دا کراں بیان میں کجھ وڈا پُت جیہڑا ابراہیم دا اے
پائی خوشی بڑھاپے دے وچہ اوہناں ہویا فضل کمال کریم دا اے
اٹھے رب دی رضا کجھ ہو رہے سی منشا ہور کجھ رب کریم دا اے
دِتا حکم خدا خلیل تائیں مالک آپ جو فضل عظیم دا اے
ملیا پُت تے حکم دی نال ہویا امتحان ایہہ نبی حلیم دا اے

مائی ہاجرہ نوں رب لال دِتا موتی ایہہ عجوز عقیم دا اے
خزاں نال کملایاں غنچیاں نے جھولا جھلیا بادِ نسیم دا اے
گھر اپنا اوس وساونا سی جیہڑا پاک مقام قدیم دا اے
ماں پُت نوں چھڈ کے آ بطحا حکم ایہہ کریم حکیم دا اے
اسماعیل نوں رب خود جاندا سی سرور جد اے قوم عظیم دا اے

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کا مع اسماعیلؑ کنعان سے مکہ کی جانب آنا

سن کے حکم خدا خلیل اللہ اٹھ عرب دی طرف نوں دھاندے جے
حضرت ہاجرہ تے جد انبیا ندے اسماعیل نوں ساتھ لیجاندے جے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۳ ۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی باتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق مارتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے ۔ ۲ نصرانیوں کی حالت کا نقشہ سامنے ہے۔ حالانکہ وہ تمام دنیا کے بادشاہ بنے ہیں۔ مگر گمراہی بداخلاقی لامذہبیت میں تمام اقوام سے بڑھ کر ہیں۔ جیساکہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳ کی ایک آیت سے ظاہر ہے۔ ۳ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ سورۃ الذاریت پارہ حم ۲۶ ۔ ترجمہ پھر سامنے آئی اس کی عورت اور بیٹا اپنا نہ تھا اور کہا کہ میں بڑھیا بانجھ ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ ضعیفی میں پیدا ہوئے۔ ۴ حدیث صحیح میں ہے کہ جب حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت اسماعیل اور ہاجرہ کو خانہ کعبہ میں چھوڑا جن کی شہادت قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ دی ہے۔ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۲) بائیبل میں ہے۔ کہ فاران میں ان کو چھوڑا۔ جس سے مراد عیسائی ملک شام کا کوئی جنگل لیتے ہیں۔ جو واقعات کے خلاف ہے اور قرآن بھی اس کی تردید کرتا ہے۔ بلکہ عرب کا اولادِ اسماعیل ہونا مسلمہ ہے جس سے کوئی عیسائی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ خانہ کعبہ میں حضرت ابراہیمؑ کی یادگار موجود ہے۔ صفا و مروہ میں حضرت حاجرہ کی۔ عرب خود مدعی ہیں کہ ہم اولاد اسماعیل ہیں۔ ۱ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کنعان کے رہنے والے

Marfat.com

بڈھے ویلڑے نبی کنعان چھڈیا۔ قدم گھبرواں وانگ اٹھاوندے جے
تناں جاناں دا قافلہ ربدا اسی جیہڑے طرف حجاز دے آوندے جے
جنھے تپدے دھیاندے نال سینے لشو پنجھی وی جان لکاوندے جے
گرمی دھپ دے جس تھاں رہن ڈیرے جھونکے بادِ سموم دے آوندے جے
جس نوں ویکھ کے دلے نوں ہول آوے ٹیلے ریت دے ہوش اڈاوندے جے
لکھاں آفتاں دا جیہڑا اخاص مسکن ذرے اگ دے وچ نہاوندے جے
بیوی بچے دے نال لبیک کہندے کر کے منزلاں پندھ مکاوندے جے
آخر کٹ کے پندھ اوہ آن پہنچے دامن صفا پہاڑ وچ آوندے جے

خوشی نال کردے طے منزلاں نوں اللہ پاک نوں سیس نواوندے جے
عزت جنہاں دی کل جہان کردی بڑا دکھ اوہ سخت اٹھاوندے جے
لنگھے جاوندے ریتلی وادیاں تھیں جیہنے کالجے موہاں نوں آوندے جے
زمین خشک جہان دے وچ ایسی پانی ابر ۔ وی نہیں پیاوندے جے
دسے آرنہ پار صحرا والا اوکھے پند مشکل جیہڑے تھاوندے جے
اوسے دشت تھیں لنگدا پاک ٹولا ۔ حکم رب بجالیاوندے جے
جھل رنج مصیبتاں دکھ بھارے رضا رب تے قدم اٹھاوندے جے
سروا پہنچ کے حرم دی حد اندر سجدے شکر تے سیس جھکاوندے جے

حضرت ہاجرہ کو وادیٔ مکہ میں چھوڑتے ہوئے دعا ابراہیم علیہ السلام

ویلے فجر دے اُوڑ دعا منگی ابراہیم[۱] خدا نوں یاد کر کے
بیوی بچے نوں چھڈ ناں ایس تھاویں رکھیں ایہناں نوں سدا توں شاد کر کے
اوس قوم وچ ہووے رسول تیرا ۔ کریں فضل توں ایہہ امداد کر کے

ربا دیئیں سکون تے صبر دل نوں ایہو منگناں ہاں فریاد کر کے
ہووے قوم اِک ایسدی نسل وچوں مِنے جس نوں جگ اُستاد کر کے
کرے پاک جو نفس انسان دے نوں فطرت[۱] وسدی سنگ بنیاد کر کے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۴) تھے۔ جہاں سے حجاز جس میں مکہ کئی سو میل کے فاصلے پر ہے اور عرب کا عظیم الشان ریگستان سدِ راہ ہوتا ہے۔ جہاں سے منزلیں طے کر کے آپ حدود حرم میں آئے [۲] صفا اور مروہ مکہ کے پاس دو چھوٹی پہاڑیوں کے نام صفا اور مروہ ہیں [۳] وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۚ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ○ سورۃ ابراہیم پارہ ۱۳ رکوع ۶ ترجمہ۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ میرے رب اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو اس سے بچا کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔ میرے رب انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا سو جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں اور لوگوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ شکر کریں

[۱] رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

توں ای خوشخبری دِتّی ہے مولا توں ہی رکھنا ایں دلشاد کر کے
دئیں پہلاں تھیں ایہناں نوں رزق ربا ہن کدی نہ کفر الحاد کر کے

بیوی بچہ حوالڑے کر تیرے ایتھے چلیا میں آباد کر کے
سرور نبی کنعان نوں اُٹھ ٹریا حُبّ پسر تھیں دل آزاد کر کے

حال حضرت ہاجرہ بعد روانگی ابراہیمؑ

کدی ہاجرہ نوں اوتھے چھڈ دیندے نہ جیکر او سناندا ہوندا سوال اپنا
ٹُر گیا جد نبی تے راہ تکّی حضرت حاجرہ ویکھیا حال اپنا
چل دی بادِ صرصر سدا حرم اندر بھلے بشر نوں حال تے قال اپنا
وادی خشک وچہ ویکھے پہاڑ کالے نالے کچھڑ نے نکڑا بال اپنا
چاروں طرف ویران سنسان وادی کرے ربّ دی طرف خیال اپنا
آدم زاد نہ نظر حیوان آوے پنچھی لنگدے جسم سنبھال اپنا

اسماعیل نوں ایتھے وسا دینے دا حکم دیوندا اے ذوالجلال اپنا
وادی خشک تے ویکھے پہاڑ کالے کُرب گئی تے تکدی لال اپنا
اُڈدی ریت میدان اجاڑ اندر ٹٹ جاوندا جال خیال اپنا
تپدی ریت تے ٹنڈیاں وسن آساں کڈھے کس دے اگے اوبال اپنا
دُھپ چڑھی تے گرم زمین ہوئی پُھنڈر تپدے سیک نکال اپنا
سرور ہاجرہ ربّ تھیں فضل منگے اندر گود دے بال وکھال اپنا

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۲۵) البقر پارہ اول رکوع ۱۵ - رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ترجمہ - اے ہمارے ربّ ہم کو فرماں بردار بنا اور ہماری نسل سے ایک گروہ اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے لیے عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر رحمت سے توجہ فرما بیشک تو رحمت سے توجہ فرمانے والا ہے - اے ہمارے ربّ اور ان میں ان ہی میں سے ایک رسول اٹھا جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے - بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے - حضرت ابراہیمؑ کی دعا جو نزول قرآن سے تین ہزار برس پہلے مانگی گئی تھی - اس بے آباد جگہ میں کس طرح پوری ہوئی - کہ آج تک وہ مقام ایسی وادی ہے - جہاں کھیتی نہیں ہوتی - مگر دنیا کے پھل وہاں کے باشندوں کو ملتے چلے آئے - اور پھر انہیں کی اولاد میں ایک ایسا رسول ہوا جو علم و حکمت سکھلانے والے اور تزکیہ نفوس کرنے والا تھا - دعا ابراہیمیؑ کے بارے میں خود رسول کریم نے فرمادیا أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حدیث کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں - یہ دعا جو آج سے چار ہزار برس سے بھی زیادہ پہلے مانگی گئی تھی اپنے ساتھ کس قدر آیات بینات رکھتی ہے - غور کرو - کسی مکان یا زمانے کو بہتر بنانا کوئی بڑی بات نہیں - دنیا داروں نے بعض مکانوں اور وقتوں کو عزت دی اور چند رسوم بھی قائم کیں - مکانات بنانے پر کروڑوں روپیہ بھی خرچ کرتے رہے - کروڑوں معبود دنیا میں بنائے گئے - اول تو ان کے ساتھ وعدہ نہیں کیا گیا اور اگر کیا گیا تو جھوٹا ثابت ہوا - جگن ناتھ - کاشی بندرابن - متھرا - سومنات - امرناتھ - بیت الشمس افریقہ کا - پیرامون یونان کا - ایا صوفیہ روم کا - آتش کدہ زرتشت کا بیت المقدس فلسطین کا ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ اپنے ماننے والوں کے لیے امن کی جگہ نہ رہے - اور جو کچھ ہیں - وہ دوسری قوموں کے مفتوح ہیں - مگر کعبہ آج تک مسلمانوں کے لیے امن کی جگہ ہے - اور اس کی رسوم اسی طرح سے قائم ہیں اور قائم رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ -

Marfat.com

حضرت ہاجرہ کی بے تابی تلاشِ آب میں

آفتاب جد گرم پہاڑ کیتے۔ لو سا رڈی اے شعلہ نار ہو کے
سُکا دودھ سی چھاتیوں ہاجرہ دا بچہ تڑپدا سی شیر خوار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے ہر تھاں نظر آون اوہ بھی اگ وا دِسن انبار ہو کے
پہنچی لباں تے جان دوپہر تائیں جیبھ سکدی اے کانٹے دار ہو کے
اِکی پتھر یدی چھاویں پا دِتا۔ اسماعیلؑ نوں بہت لاچار ہو کے
چاروں طرف گھبرا نگاہ پاوے۔ وچہ پانی دی آس سرشار ہو کے
رُکھ سبز نہ دِسیا کُھا بُوٹا پتھر ٹیلڑے دِسّے قطار ہو کے
آیا یاد پھر بکھڑا بال اوتھے صبر ٹُٹ گیا تار تار ہو کے
آکے ویکھیا رَوندے بچڑے نوں۔ لگا گاہ نے جگر فگار ہو کے
پاون نظر چل پھیر نہ دِسے پانی۔ وادی اوڈوی دِسّے بخار ہو کے
مروہ صفا[1] نے حضرت ہاجرہ نے پائے رَت پھیر طلبگار ہو کے

سایہ کتے نہ رکھ کوئی نظر آوے وادی جلدی اے زور دار ہو کے
تِسا ویکھ کے بچڑے لاڈلے نوں صدقے جاوندی ماں بلہار ہو کے
جدھر نظر جاوے لا نویجدے سن اکھیں وچہ دِسدے شعلہ نار ہو کے
کراں پانی دی کتے تلاش اس دم آخر سوچیو نے بیقرار ہو کے
چڑھی دوڑ پہاڑ صفا اُتے پہنچی جا اُپر جدوں زار ہو کے
ڈھیر پتھر اندے دِسّی خشک وادی نظر پیندی اے وار و وار ہو کے
حسرت ہسدی لسدی پھرے ہر تھاں گھڑکی نار نے دلدی تار ہو کے
دوڑی پھر پہاڑ تھیں پُت وِتے پتھر چبھدے نے خار دار ہو کے
مروہ طرف اوہ اُٹھ کے پھیر دوڑی چڑھی جا پہاڑ خوار ہو کے
اکھیں تھکیاں ہو بیہوش ڈِگے پرِن پشان پھر آپ ہُشیار ہو کے
پانی سروں نظر نہیں آوندا اے دوڑی ہاجرہ بہت لاچار ہو کے

ظاہر ہونا چشمۂ آبِ زمزم

بچہ روندا ستویں وار تنیاں بی بی ہاجرہ بہت نڈھال ہوئی
ویکھے اڈیاں رگڑدا بچڑے نوں کہندی میں صدقڑے لال ہوئی
پہنچی ٹھوکراں کھا کے پُت وَلے تھک ٹُٹ کے بہت بیحال ہوئی
گھڑی آن پہنچی بھاویں موت والی میرے واسطے جان جنجال ہوئی

[1] صفا و مروہ دو پہاڑ مکہ کے پاس ہیں۔ روایت ہے کہ ان دونوں پہاڑوں پر حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں سات مرتبہ چکر کاٹے۔ جہاں حاجی لوگ آج بھی اس واقعہ کی یاد میں چکر کاٹتے ہیں۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ترجمہ بیشک صفا و مروہ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کا حج کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرتا ہے تو اللہ شکر کرنے والوں کو جانتا ہے البقر رکوع ۱۹ پارہ ۲ ۞

Marfat.com

منگے ہاجرہ رحم دعا کر کے رباّ گھڑی ایہہ سخت محال ہوئی
رگڑاں اڈیاں دی اسماعیل والی۔ ماں پتر نوں نیک فال ہوئی
پایا مکھ انگوٹھڑا اہے نیچے۔ سایہ ابر دا ویکھ نہال ہوئی
بنی بن دِتی پانی روکنے نوں رحمت لبدی تھیں مالا مال ہوئی
پانی ویکھ انسان آ جمع ہوئے رونق بڑی ای لازوال ہوئی

کول اپڑی ویکھیا فضل اللہ رحمت رب دی ویکھ خوشحال ہوئی
حکم رب تھیں ہویا رواں چشمہ مٹی دور جاوے پیراں نال ہوئی
پانی سردا ویکھ رواں چشمہ۔ بی بی ہاجرہ خوشی کمال ہوئی
لگی رہن اوہ وِچ سنسان وادی سکھی ربدی یاد دے نال ہوئی
ہویا بہت مشہور پھر آب زمزم سرور تھاں اوہ بے مثال ہوئی

اِحوال جوان ہونا حضرت اسماعیل کا اور تشریف لانا حضرت ابراہیم کا حکم الٰہی سے اور دیکھنا فرزند جوان کا

چشمہ پانی دا ویکھ کے بنی جرہم ڈیرا اپنا آن لگاوندے جے
پانی ویکھ کے وِچ سنسان وادی ڈیرے لا کے خوشی مناوندے جے
عزت بہت کردے بی بی ہاجرہ دی اسمٰعیل نوں بڑا اوہ چاہوندے جے
اسمٰعیل بھی آن جوان ہویا چھوٹی عمر دے وقت وہاوندے جے
وادی خشک دے وِچ ویکھ وچھنیاں نوں اللہ پاک ایہہ حکم فرماوندے جے
ابراہیم آ ویکھدے پت سوہنا۔ وادی خشک نوں وسدا پاوندے جے
خوشی ویکھیو تے بی بی ہاجرہؓ نوں نبی پاک دی خوشی مناوندے جے
اسماعیل نوں سبھی ماں جنہیں سبق پڑھیا۔ ابراہیم بھی آن پڑھاوندے جے
چاہن ویکھیا نبی نے پت اندر سجدے شکر دے وِچ سیس جھکاوندے جے

ویکھو ویکھی کجھ ہور بھی آون لگے ڈنگر مال دی نال لے آوندے جے
وستی پھیر ایہہ اجڑی ہوئی وسنی لوک ایس تھاں آوندے جاوندے جے
ماں پت نوں مالکاں وانگ جانن سارے آپ غلام کہلاوندے جے
اڈرک حکم خدا خلیل تائیں۔ جبرائیل امین سناوندے جے
ابراہیم بڑھاپے وِچ اٹھ ٹردے۔ اوکھے پینڈے نوں کٹ وکھاوندے جے
نور ربدا ویکھ کے مکھ اتے اسماعیل نوں گلے لگاوندے جے
تابع لوک ویکھے ابراہیم سارے ربی شکر بجا لیاوندے جے
علم معرفت حق یقین لے کے اسمٰعیل دی عبد ہو جاوندے جے
سرور نبیاں دے قدم دی نال برکت بھاگ جاگ اٹھے ایس تھاؤں وندے جے

عہ فلما بلغ معہ السعی - پس جب پہنچا بلوغت کو اور اس کے ساتھ دوڑنے کو والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ۔ ۲ قال یٰبنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ - والصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ - ترجمہ اے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہے ۳ جواب اسمٰعیل کہ اے ابا کر جو کچھ تجھ کو حکم ہوا ہے - ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰبرین اگر اللہ نے چاہا تو مجھے مستقل پائے گا - کس قدر ایمان خدا پر ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں حکم الٰہی کے نیچے سر جھکا دیتے ہیں - باپ وہ جو ضعیفی کی انتہائی منزلیں طے کر رہا ہے - اور بیٹا وہ جو عالم شباب کی بہار میں ہے - جب کہ انسان نشو و نما کی ترقیوں میں لاپرواہ ہوتا ہے -

حضرت اسماعیل کا ذبیح اللہ ہونا

ابراہیمؑ تائیں اک دن خواب اندر رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا
آئی جاگ تے سوچیا نبی ساڈا۔ امتحان ہے رب رحمان کیتا
اسماعیلؑ نوں دس کے خواب[2] کہندے رب اساں تے بڑا احسان کیتا
اسماعیلؑ ہو خوشی جواب دتا۔ باپ اساں تے رب دھیان کیتا
دونوں باپ بیٹا ہوئے رضا اندر دل کسے نہ ذرا حیران کیتا
اوڑک ہو تیار دونویں رجوع ہوئے دوان ربدی طرف دھیان کیتا
ٹکڑا جگر خلیلؑ دا پیا موہندا۔ ابراہیمؑ بیٹا ہیٹھ ران کیتا
گئی کنب زمین جے اوس اُتے کدی کم نہ ایہہ انسان کیتا
ہمت ویکھ خلیلؑ فرشتیاں نے سجدہ وچہ درگاہِ یزداں کیتا
بڈھا نبی سی خوشی رضا اندر۔ حاضر سر سی اوس جوان کیتا
بس روک لے ہتھ خلیلؑ[2] اپنا۔ سچا خواب دا تدھ بیان کیتا
کیتا اندول خلیلؑ نے ذبح دنبہ۔ اللہ پاک نے جدوں فرمان کیتا
دِسندی ایس دی نہیں نظیر کدرے۔ ایسا کم نہ کدی انسان کیتا

کردہ قربان وچہ راہ ساڈے وڈا پت تو جیہڑا جوان[1] کیتا
سن کے حکم تے نبی تیار ہوئے پکا آپ نے خوب ایمان کیتا
میرے نام تے کریں قربان بیٹا حکم رب ایہو میری جان کیتا
کہندا یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سجدے وچہ میں سیس قربان کیتا
اسماعیلؑ نہ وسوسہ وچ آیا زور بڑا مردود شیطان کیتا
چھری رگڑ خلیلؑ تیار ہویا اسماعیلؑ گلا حاضر آن کیتا
چھری حلق معصوم تے رکھ کے تے ذبح کرن دا جدوں سامان کیتا
گئے سہم سبھے چکر بند اپنا۔ سورج چن تے زمین آسمان کیتا
جرأت ویکھ انسان شیطان ظالم دل جس اندر پریشان کیتا
چھری چل دی ویکھ کے گلے اوپر جھٹ حکم رحیم رحمان کیتا
پیارے پت بدلے دنبہ ذبح کردے ٹھیک توں ہے پت قربان کیتا
اوسے ذبح تھیں ذبح عظیم ہویا رب تذکرہ وچہ قرآن کیتا
ایسے واسطے رب غلام سرور[3] ابراہیم دا وڈا شان کیتا

[1] فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۔ الصّٰفّٰت رکوع ۲ پارہ ۲۳ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور اس کو پیشانی کے بل پچھاڑا [2] وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اور ہم نے پکارا یوں کراے ابراہیمؑ تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنیوالوں کو تحقیق یہی ہے صریح امتحان اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو بڑا۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
اور باقی رکھا ہم نے بعد میں آنے والوں میں سلامتی ہے اوپر ابراہیمؑ کے یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہے
[3] وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط [4] رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرہ)
اور جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھاتا تھا۔ اور اسمٰعیلؑ اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

بیان تعمیر خانہ کعبہ اور حج اول حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہ السلام

فارغ ہوئے قربانیاں باپ بیٹا۔ جبریلؑ امین پھر آوندا جے
وتن واسطے کعبے دا پتہ لوڑ اپنی پیو نوں ساتھ لیجاوندا جے

دیندا پتہ اوہ ٹھیک سب حرم والا۔ نالے حال وی کھول سناوندا جے
پہلا گھر جے ایہہ زمین اُتے۔ اللہ پاک خود آپ فرماوندا جے

اہدی کرو تعمیر ہن تسیں دوویں۔ اُچا مرتبہ بڑا ایس تھاوندا جے
شروع ہوئے بنان نوں باپ بیٹا۔ جبرائیل نشان دکھلاوندا جے

ابراہیمؑ اُساردے جان کندھاں اسماعیلؑ گارا دیندا جاوندا جے
گھر رب دا وچہ سنسان وادی ابراہیمؑ معمار بناوندا جے

منگدے جان دعا خلیل اللہ۔ اللہ پاک ایہہ خبر بتلاوندا جے
ربا کریں آباد ایہہ خشک وادی۔ سانوں آسرا آپ دے ناوندا جے

ایتھے چھڈتاں میں اولاد اپنی۔ تیرا گھر جو پاک کہلاوندا جے
کریں اک رسول توں ایس تھاویں ابراہیمؑ ایہہ عرض سناوندا جے

ہویا جدوں تیار اوہ گھر سارا۔ جبرائیل احرام نبھاوندا جے
کیتا باپ بیٹے سر حج اکٹھے اج جہان کل جاوندا جے

مقولہ شاعر

حکمت رب دی ہور دی ہور ہے سی۔ ایہہ پر واقعہ ایہہ دکھایا سی
اصل وچہ سی ایہہ اک پیشگوئی اسماعیل نوں رب ڈیایا سی

اسرائیل دی نسل تے رب بھاویں بدل کرم دا خوب وسایا سی
ہوئی پھیر مغضوب اوہ قوم ساری جدوں اوس نے پھیر ٹکایا سی

اسرائیل تھیں نہیں سی نبی عیسیٰ غصہ رب دا اُوہناں تے آیا سی
ہویا غضب تے غضب پھیر ایہہ بھارا سولی اوہناں مسیح چڑھایا سی

کیتا گھٹ نہ ظلم نصرانیاں نے عیسیٰ نبی نوں بہت ودھایا سی
آکھن ہے خدا دا پت عیسیٰ نالے رب شیطان منوایا سی

چھایاں ظلمتاں جل تے تھل اُتے سارا جگ اندھیر لکایا سی
پانی خشک ہویا سارا دین والا جھیڑا جگ تے رب وسایا سی

طفل دین دا رہیا وچہ خشک وادی گرمی ماں دا دودھ سکھایا سی
تدوں پیر ہیٹھوں اسماعیل والے چشمہ رب نے پاک وگایا سی

وچہ جنہاں پہاڑیاں ماں اس دی بڑا رنج تے دکھ اُٹھایا سی
اوتھے کرے مخلوق دی ست پھیرے ویلا وقت اوہ یاد کرایا سی

اوسے تھاں سب مل کے حج کردے جتھے اوہناں تھیں رب کرایا سی
اسماعیل دے قدم یا نسل وچوں چشمہ نور دا رب وگایا سی

اگوں آوندا حال اس نور والا جس کل اندھیر گوایا سی
سرور کل جہان تے انبیاں دا جنہوں رب سرتاج بنایا سی

Marfat.com

احوال اسماعیل علیہ السلام اور نسب نامہ قریش مکہ

اسماعیلؑ دی نسل تھیں وچ مکے پیدا بہت اسن ریہے سردار ہوئے
اسماعیلؑ دی چالویں[۱] پشت اندر۔ عدنان پیدا نامدار ہوئے
اُہدی نسل وچ فہر بن ہویا مالک جس تھیں بڑے جو ہر آشکار ہوئے
دِتا مار ہٹا کے یمنیاں نوں۔ اگی ریلے دے اوہ وچ خوار ہوئے
اُہدی نسل دے وچ قصیّ ہوئے جیہڑے کعبے دے کارپرداز ہوئے
عبدالمطلب پُت سی ہاشمے دا جیہڑے بہت بھارے عزت دار ہوئے

پھیلی جہاں دی نسل حجاز اندر جیہڑے عرب اندر ہمت دار ہوئے
ناویں پشت عدنان دے چہ نضر ہوئے۔ عزت دار جو نال وقار ہوئے
کیتا یمنیاں مکے تے جدوں حملہ۔ فہر نال کنبے نمودار ہوئے
ایسے واسطے کہن قریش اس نوں فہر جگ اندر منصب دار ہوئے
پُتر اوہناں دا عبد مناف ہویا ہاشم اوس دے پُت سردار ہوئے
والی کعبہ دے بنے قریش سرور جیہڑے کعبے دے کارمختار ہوئے

بیان اولادِ اسماعیل کا راعُب پرستی ہونا

بُہت کھیڑی جگ دے وچہ نسل آدم لکھاں حال کی اُہدی خوار یاندا
بہتے نال عذاب تباہ ہوئے پچھا نشہ جد باپ خمار یاندا
اسماعیلؑ دی نسل دی نال سب دے لگی لان فریب بیوپار یاندا
اسماعیلؑ دی ایہہ اولاد ساری بیٹھی لاکے دھڑت پسار یاندا
ذاتاں ساریاں عرب تھیں ونڈیاں سن دسّن حال اوہ بڑی نکار یاندا

قوماں اُٹھیاں بہت جہان اندر۔ بھیڑا حال پر ہویا نکاریاں دا
ہوئے بہت برباد وچہ گرجیاں دے گلے لین اوہ بھیت کنوار یاندا
کعبہ اوہناں بنایا سی بُت خانہ۔ دل کھچنے نوں قوماں سار یاندا
کردے بُت بناندے بہت بیان قصے داؤ لا نو دے خواب مدار یاندا
دس کھول کے حال غلام سرور۔ ایہناں جگ جہان بیار یاندا

[۱] حضرت اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے یہ بات توریت سے بھی ثابت ہے۔ ان میں ایک قیدار تھے جن کی نسل حجاز میں پھیلی۔ قیدار کا تعلق عرب سے توریت ظاہر کرتی ہے۔ عرب نسب ناموں کے بڑے ماہر تھے۔ حضرت اسماعیلؑ کے نسب نامے میں عدنان جو قیدار کی انتالیسویں پشت میں ہوئے اور عدنان تک اہلِ عرب کا سلسلہ یقینی طور پر پہنچتا ہے۔ چنانچہ بنی ہاشم کا نسب نامہ عدنان تک آج سے چودہ سو برس پہلے بھی مسلمہ تھا۔ اور اس میں کسی کو کوئی عذر نہیں رہا۔ عدنان سے نویں پشت میں نضر بن کنانہ ایک مشہور سردار ہوئے۔ نضر کی نویں پشت میں نضر کی نویں پشت میں قصیّ تھے جن کو کعبہ کی ولایت ملی جو عرب میں سب سے زیادہ عزت کا مقام سمجھا جاتا تھا۔ ان کے پوتے ہاشم نے بنو نجار کے خاندان میں شادی کی اس کے بطن سے عبدالمطلب سردار مکہ ہوئے۔

Marfat.com

بیان حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے بعد اقوامِ عالم کی گمراہی

ستویں صدی مسیح دے بعد آئی بُھلّی کل مخلوق خُدا اپنا
سِدھے راہ نوں چھڈ کے دین اندر دِتا لبشر خیال ملا اپنا

خالِق چھوڑ مخلوق نوں پوجدے سن سورج چن نوں سیس نوا اپنا
خاک باد تے آب نوں ربّ آکھن تن اگ نوں پیئے لِۂ اپنا

ہند چین - ایران تے شام یورپ بیٹھے کھو دِسن نور صفا اپنا
آتش کدے بنا ایرانیاں نے - دِتا دہرم تے دین جلا اپنا

زر - زن - زمین تے نوں براکہندے شاہی ٹھاٹھ پرلین سجا اپنا
بچّے بچیّاں وِکن[1] اِنسان والے سودے کران سب مال وِکھا اپنا

اِکّی دُوجے نوں شان وکھاندے سن کل کبر غرور دِکھلا اپنا
ظلمت چھائی جہان تے پاپ والی ڈنکا دِتّا شیطان وجا اپنا

ویدک دھرم[2] داہند وچہ ناش ہویا - لیا سب نے مکھ پھرا اپنا
دیوی - دیوتا بنے خدا ایتھے - پتھر پوجدے دیوتا اپنا

ذات ذات نے لیا بنا الیشور - ٹوٹے - ٹوٹے دا رَبّ جُدا اپنا
بنے پشو پہاڑ خدا ایتھے - الیشور لیا گیان ادھا اپنا

لِیلا[3] کرن بیان اوہ دیوتیاں دی - لیندی شرم دی مُنہ چُھپا اپنا
اُدہر خواہشاں جہاں قربان کردے - دیندے مال زر کل لُٹا اپنا

عورت ذات نوں نہیں سی امن کدرے[4] دیندی تن من کل جلا اپنا
زندہ گڈ دیے[5] جمدیاں بچیاں نوں دلوں کل پیار بُھلا اپنا

سہن سختیاں خصم تھیں عمر ساری دین سکھ تے شان مِٹا اپنا
خاوند مرے تے حق نہ لہے[6] اُسدا - حق کوئی نہ کرے ادا اپنا

لُٹّے جان یتیم جہان اندر - دیندے سُکھ غریب گنوا اپنا
زورا ور سی ربّ جہان اندر - کیویں کران کمزور بچا اپنا

زبردست دا دور سی جگ اندر - لیا رحم سی مکھ چُھپا اپنا
شرور ہویا گمراہ جہان ہے سی زور دسدے جور جفا اپنا

مُلکِ عرب میں اسلام سے پہلے جہالت کے ایّام

دِکھو وکھرے دین تے دھرم وکھرے چلن جگت دے ہوئے نرالے ہیاندے
اَرب عرب جہان تھیں سن وکھرے شوق رکھدے بہت بُرے لیاندے

ا؎ ایام جاہلیت میں اِنسانی بردہ فروشی تمام ممالک ایران روم بلکہ تمام دُنیا میں جاری تھی ۲؎ ویدک دہرم ہندوستان کا وہ قدیم مذہب ہے جو ویدوں کے زمانے میں تھا۔ ۳؎ اکتھائیں جو پران مہابھارت اور بالمیکی رامائن میں موجود ہیں ۴؎ ستی ہونے کی رسم یعنی خاوند کے ساتھ زندہ جل جانا ہندوستان میں گورنمنٹ کی عملداری تک رہا۔ ۵؎ بُری رسم بھی راجپوتوں میں انگریزی عملداری کے پہلے تک موجود رہی ۶؎ خاوند کے مرجانے پر آج بھی ہندوؤں میں عورت کو کوئی حق جائیداد پر نہیں ہے۔

Marfat.com

آکڑباز۔ شریر بے شرم سلک بے جھوٹھے شوخ مکار خدا ئیاندے
حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن۔ ڈیرے وارا ایہہ گل تباہیاندے
لُٹ مار فساد تے خون ریزی عرب رکھدے کسب کمائیاندے
کھان مال یتیم دا جبر کر کے سنگ دل اوہ وانگ قصائیاندے
بھڑک اٹھدے بھٹھے مخول اُتوں پیدا کرن سامان تباہیاندے
پانی کسے پلا یا کیوں پہلوں۔ مالک اسی ہاں ایہناں ڈیاں ئیاندے
شوخ اِکھتیں اک بدکاریاں تے ناز اوہناں نوں بڑے بُرائیاں دے
چھڈ رب رحیم نوں بُت پوجن بھیڑے بہت خیال سودائیاندے

جوئے باز شراب وچہ غرق رہندے دشمن نیکیاں تے بھلیاندے
وکھو وکھ سردار قبیلیاندے شان رکھدے رہدا جوش اہیاندے
ڈاکے باز تے چور بدمعاش بھارے ڈیرے لُٹدے جانداں راہیاندے
داد خواہ نہ کوئی غریب شوہدے رنڈے رہن ہمیش روہائیاندے
گھوڑا کسے دوڑایا شان وچی ہوئے کھڑے طوفان لڑائیاندے
مار و مار قبیلیاں شور پایا زور دس دے اپنی باہیاندے
فخر نال پئے حال بیان کردے قصے دسدے یاریاں لائیاندے
سرور ہور دی کجھ بیان کردے اُپر اینہاندے ظلمتاں چھائیاندے

عربوں کے تمدنی اور معاشرت کی تباہی اور بُت پرستی کا زور

عورت ذات دا ایہی حال ایتھے جو کجھ ویاہیاں اتے کنواریاں سن
ہارن جوئے وچ رناں دی لا بازی ہار جاندیاں ایہہ وچاریاں سن
ظالم مار دے جیوندیاں بچیاں نوں کھال لاہ کیاں اوہناں نے ماریاں سن
قصے وصل دے محفلاں وچہ کہندے ڈھینگاں مار دے وڈیاں بھاریاں سن

کرن بہت بدنام اوباش سینوں رناں واسطے بہت خواریاں سن
ماواں ویچدے سمجھ میراث اپنی کدی رکھدے آکے نیاریاں سن
رکھن دس دس ویہہ او کدی رناں کدی کھٹیاں چھڈدے ساریاں سن
کرن اوہناں نوں اوہ بدنام رج کے جنہاں نال اوہ لاوندے یاریاں سن

ا؎ حرب بسوس۔ جو دراصل بکر اور تغلب کے درمیان ۴۹۴ء سے لے کر ۵۲۵ء تک ہوئی مگر اس میں تمام عرب کے قبائل شامل تھے۔ جس میں اکتالیس سال کے اندر ستر ہزار نفوس خاک و خون میں تڑپتے دیکھے گئے اس کی بنیاد صرف اتنی تھی کہ ایک کا اونٹ کسی کے کھیت میں پڑ گیا۔ کھیت کی مالک عورت نے اُس اونٹ کو مارا۔ اونٹ کے مالک نے اس عورت کی چھاتی کاٹ لی بس پھر کیا تھا۔ قبائل کے قبائل جُٹ گئے اور اکتالیس سال تک تمام عرب میں کارزار گرم رہا۔ حرب داحس گھوڑ دوڑ میں داحس نام گھوڑا بڑھا جاتا تھا۔ دوسروں نے مُنہ کا دیا بس تنازعہ شروع ہو گیا اور خاندان کے خاندان اس میں شامل ہو گئے ان کی جہالت یہاں تک ترقی کر گئی تھی کہ باپ بیٹے کو وصیت کر جاتا تھا۔ کہ فلاں شخص ہمارا دشمن ہے۔ اس سے ضرور انتقام لینا اس طرح یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلاً چلا ۲؎ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ پارہ ۴ رکوع ۲ سورۃ النساء اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو پہلے گذر چکا ہے۔ ۳؎ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ○ پارہ ۱۵ رکوع ۱۰ سورۃ (بنی اسرائیل) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

Marfat.com

ننگے نچدے مست شراب ہو کے ہور خصلتاں بھیڑیاں بیاریاں سن
چھڈی شرم دی مُنہ تھیں لاہ چادر خالی ہتھ حیا تھیں ناریاں سن
بھیڑے کم کراوندے لونڈیاں تھیں کھٹی کھان کرا بدکاریاں سن
ماری عقل سی بھیڑیاں وادیاں نے کردے مکر تے خوب عیاریاں سن
چھڑی جنگ رہے سدا قبیلیاں دی صدیاں تک نہ مکدیاں واریاں سن
کوئی کم نہ جاندے ہُنر چنگا۔ رہندے مست اوہ وچ بیکاریاں سن
اندر خودی جو کرے بیان بھیڑے اوہنوں شاعراں وچ سرداریاں سن
کنداں وچ بیت اللہ دی بُت رکھے ابراہیم نے جو اُساریاں سن
وَدھ بندیاں تھیں بُت عرب اندر عرباں بتاں اوپر جاناں واریاں سن
پتھر چار لیندے رکھ نال اپنے کردے سفر دی جدوں تیاریاں سن
کُتے کھان چڑھاوا سب پتھر اندا۔ ننگاں چک دی ہاراں مالیاں سن
عرب کل مخلوق خدا دی سی رب ایہناں دے مورتاں ساریاں سن

ٹھگی بازتے جوئے دے بہت عادی کردے سدا فریب مکاریاں سن
حسن عشق دے اپنے سُن قصے فخر کردیاں مُن کے خواریاں سن
رکھن ظلم روا۔ اوہ عاجزاں تے جھلن وکھ تے کردیاں زاریاں سن
جوہر وسدے خوب بہادری دے بھائیاں واسطے بن گئے آریاں سن
رل بہن وا اچ نہ جاچ کوئی کردے دسدے تیز طراریاں سن
پکھی واس تے ہارنی جیویں رہندے صدیاں اوہناں نے تویں گذاریاں سن
بھری ہوئی مزاج دماغ اندر کردے ظلم وچہ بہت ہشیاریاں سن
کعبہ پاک بنایو نے بُت خانہ رسماں بھیڑیاں کل کھلاریاں سن
ترن سو سٹھ سی بُت وچہ خاص کعبے لائے ڈھنگ ایہہ خوب بجاریاں سن
تن چُلابنان نے اک لوچن۔ بتاں نال ایہہ فڈیاں یاریاں سن
کدی بتاندے نال اوہ کرن ٹھٹھے کردے کدی پھر خاطر داریاں سن
سرور کرے بیان کی ظالماں دا سبھے خصلتاں بھیڑیاں ساریاں سن

عکاظ بازار کا نقشہ اور قبائل عرب کی بد مشربی جنگ فجار

دکھو وکھ کی پھراں گا حال لکھدا۔ میلہ لکھیا اِک اخبار اندر[2]
ڈیرے لاوندے شان وکھان کارن۔ بڑے کبر غرور رفتار اندر
بڈھے نار دے رنگ قبیلیاں دے۔ شوخ کل جوان گفتار اندر
پھرن مست سنگاریاں شوخ کڑیاں ہاتھی مست جیوں پھر بازار اندر
مستی۔ کبر۔ ہنکار۔ غرور بھارے آون نظر ہر اک سردار اندر

سُنو حال کل جاہلاں ساریاں دا کٹھے ہون عکاظ بازار اندر
بیوی بچڑے نال لے بُت آون جوش غضب دی چمک رخسار اندر
اوہ ٹروشیاں وچہ زنانیاں دے جُسّے دسدے خوب بہار اندر
نال نخریاں چال دکھا چلن دل ہون پامال رفتار اندر
تہمند کمر تھیں میٹھ تے جسم ننگے ایہہ پر خوب ہشیار تکرار اندر

[1] وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
سورۃ النور رکوع ۳ پ ۱۸ ترجمہ اور نہ زور کرو اپنی چھوکریوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کمایا چاہو دنیا کی زندگی کا اور جو کوئی ان پر زور کرے تو اللہ ان کی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہے۔ [2] ایک میلہ مکہ کے پاس لگتا تھا جس میں تمام قبائل عرب ڈیرے لگاتے جنگ فجار اسی میلے سے شروع ہوئی۔

Marfat.com

ننگے ستر تھیں وسدے مرد بہتے مست خوب شراب خمار اندر
ہوئی شام گناہ دا زور ہویا۔ چھا گیا اندھیر بازار اندر
وچّے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے مارن سیٹیاں شور پکار اندر
کرن بتاندی بھینٹ[1] انسان ظالم دسدے بہت غریب آزار اندر
چھٹّے خون ناپاک دے دین رتاں ٹیکے خون دے دین للار اندر
نچ کُد کے کٹھڑے ہو بیٹھے لگے شاعری کرن دربار اندر
کہنداؔ میں ہاں بڑا دلیر بھارا میرے جیہا نہیں کوئی سنسار اندر
بڑے بڑے کمال وکھان والے جوہر آساندی بڑے تلوار اندر
مکھی بہن نہ نک تے اساں وسدے بڑے بدلے ہن بلکار اندر
وچہ شاعری نہیں مثال میری۔ راگ سیدنکڑے طرز گفتار اندر
میرے عشق دی بہت کہانیاں جے آئے بڑے معشوق کنار اندر
اوہنوں لاکے گلے میں چھڈیا اے۔ سُرخی اوس دے خوب رخسار اندر
کوئی پھوپھی[2] دی دھی دا عشق دسّے لاکے خوب سواد گفتار اندر
عورت مرد دے عضو دے نام کھلّے طرز وصل دے ہون اظہار اندر
سن مرے حال مزاج دے نال بہہ کے شرم نہیں سی چشم اغیار اندر
غرق ہوئے جاں مستیاں وچہ سارے کڑی گئی اِک اُٹھ بازار اندر
دتی اوس آواز قبیلڑے نوں۔ دوڑے ہو بیہوش پکار اندر
نیزے برچھیاں لئے سنبھال اوہناں رچے خون تلوار دی دھار اندر

نچن ڈھیمپلدے نال جوان کڑیاں رکھن شرم نہ مرد ہزار اندر
کوئی چھڈ کے کسے نوں اُٹھ نٹھا۔ کوئی کسے دے گیا کنار اندر
پھرن پھردے بتاں تے گھت گھیرے اُٹھ بکرے کھلے قطار اندر
بنے کرن قربان اوہ پتھراں تے رحم نہیں سی کسے مُردار اندر
متھے ٹیک دے بتاں دے گھت پھیرے مارن سیٹیاں شور پکار اندر
اِک اٹھدا نال مزاج شاعر قابل بہت سی شعر شعار اندر
بڑا شان ہے میرے قبیلڑے دا زور جنہاندی بڑے للکار اندر
ڈاکے بازیاں وچہ ہے عمر گذاری۔ پیدا نام کیتا لُٹ مار اندر
جوئے بازی شراب دے شوق سانوں طرّے رکھدے اسی دستار اندر
عشقبازی ہے جدیاں ملی مینوں رہیا حُسن دے سدا گلزار اندر
اوہ زن میرے تے تجھے ہوئی پاگل کھاندی ٹھوکراں پھرے رفتار اندر
اوہ آکڑی پھرے غرور کر کے نہیں چھڈاں گا لکھ ہزار اندر
ڈینگاں اِک تھیں اِک میرنڈے سن بھر کے فحش کلام اشعار اندر
نال آکڑاں پڑھن مضمون ایسے شملے رکھ کے بڑے دستار اندر
رناں بیٹھ کے سندیاں حال سارے ہسن فخر دی خوب بہار اندر
لگ پئے کجھ اوسدے نگر شہد سے کیتی چھیڑ اوہناں گھیر کنار اندر
ساتھی مُنڈیاں دے پچھوں آن پہنچے مچ گیا سی شدید تکرار اندر
رانیں جنگ ایہہ چھڑی سی وچہ میلے موئے بڑے اِی گرد غبار اندر

[1] یہ بربریت عرب میں موجود تھی اگرچہ دنیا میں اس وقت انسانی قربانی کا رواج تھا۔ [2] امرالقیس جو شہزادہ تھا اپنی پھوپھی زاد بہن کے ساتھ عشق رکھتا تھا۔ یہ مشہور شاعر گذرا ہے۔ اس کے اس عشق کے قصے جو یہ جھوم جھوم کے محفلوں میں پڑھتا تھا آخر سبعہ معلقہ منسوب ہوئے جو کعبے کے دروازے پر لٹکائے جاتے تھے [3] ظہر الفساد فی البر والبحر۔ بحر اور بر میں فساد برپا ہو چکا تھا۔ قرآن

Marfat.com

پڑھیا دن تے جنگ اے ایہہ ختم ہوئی آئے جوش جاں کجھ قرار اندر
لگے کہن ایہہ گل سی کی ہوئی راتیں لٹے جے اسی بازار اندر
ایہو حال سی جاہلاں وحشیاں دا لٹ مار سی شغل بیوپار اندر
نیکی نہیں سی عرب دے وچہ کوئی بلکہ نہیں سی کل سنسار اندر
رات بدی دی چھائی جہان اتے راگ نہیں سی دین دی تار اندر
چھڈ سر دا حال ہن کوہجیاں دا چل سوہنے دے ذرا دربار اندر

ظلمت کا تمام جہاں پر چھا جانا اور تقاضا جوش رحمت الٰہی

ظلمت چھائی سی کل جہان اتے چانن ذرا نہ کدرے نور دا سی
دین عیسوی کل خراب ہویا جلوہ رہیا نہ کوئی کوہ طور دا سی
ابراہیم دی نسل دے وچہ باقی کوئی کم نہ عقل شعور دا سی
ویدک دھرم دا ہندو وچہ ناس ہویا برا حال اچھوت مزدور دا سی
اگ پوجدے سب زردشتیے سی بدھ مت دا حال رنجور دا سی
بھیڑا حال سی چین دے دین والا گیا اوس نوں روگ ناسور دا سی
ہو گئی مخلوق بے راہ ساری نشہ سب نوں تان طنبور دا سی
بھریا نال بے امنیاں جگ سارا اک دوجے نوں ہر کوئی گھور دا سی
پئے جدوں تباہیاں وچہ بندے چھایا جوش تھیں رحم غفور دا سی
کرن دور اندھیریاں جگ اتوں آیا جوش اندر چشمہ نور دا سی
پہلا گھر سی رب دا وچہ مکے رتبہ بڑا اس بیت معمور دا سی
مکہ ناف زمین سی جگ اندر جتھوں چمکنا نور مشہور دا سی
ویلا وقت سی رب دے علم اندر جام چھلکدا پیا صبور دا سی
ہادی کل جہان تے بھیجنے نوں سرور کرم دا وقت ظہور دا سی

سلسلہ خاندانی جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سن عیسوی پنج سو سٹھ اندر والی کعبے دے جو انسان ہوئے
خاندان سی اوہ قریشیاں دا ہاشم نام اک بڑے جوان ہوئے
بھائی اوس دے امیہ[1] آن ولے طاقت ور تے بڑے ذیشان ہوئے
جدا رسی دوواں دی نسل اندر جھگڑے خوب اندر کجھ تان ہوئے
بنی امیہ زور لگاؤندے سی نہیں ہاشمی زیر فرمان ہوئے
عبدالمطلب پُت سی ہاشم دا مکے وچہ سردار ذی شان ہوئے
عبدالمطلب بڑے ہشیار ہے سن جہڑے اوس ویلے حکمران ہوئے
دتے دس[2] فرزند خدا اس نوں جہڑے اک تھیں اک بلوان ہوئے

[1] امیہ ہاشم کے بھائی تھے۔ یہ دونوں بھائی حریف تھے۔ ایک کی اولاد بنی ہاشم کہلائی اور دوسرے کی جو امیہ۔ یہ دونوں خاندان اسلام کے بعد پھر اپنی پرانی دشمنی کی جانب لوٹ گئے تھے۔ [2] عبدالمطلب کے دس فرزندوں میں پانچ زیادہ مشہور ہیں۔ ابی لہب۔ عباس۔ ابی طالب۔ حمزہ۔ عبداللہ۔ [3] آمنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام ہے۔

Marfat.com

پنج پُت سن بہت مشہور اُس دے جو ہر جہان تھیں بڑے عیان ہوئے
ابی لہب ۔ عباس تے ابی طالب حمزہ عرب اندر پہلوان ہوئے

پنجویں پت دا نام سی عبداللہ جیہڑے والد شاہِ جہان ہوئے
باقی پنجاں دا نام نہیں کجھ روشن سرور اوہ گمنام انجان ہوئے

شادی عبداللہ پسر عبدالمطلبؓ سردارِ مکّہ اور جانا واسطے سوداگری ملک شام اور واپسی پر یثرب میں وفات پانا

بنی زُہرہ وچ عبدالمُناف دا پُت وہب جس دا سوہنڑا نام ہے سی
دختر اوس دی آمنہ[۳] نام والی نیک خو تے نیک انجام ہے سی

شادی ہوئی عبداللہ تے آمنہؓ دی خاندان وی عالی مقام ہے سی
خاوند نیک تے نیک اوہ پاک بیوی بھریا اُنہاں تھیں وہاندا جام ہے سی

شادی کرن تھیں بعد سوداگری نوں گیا عبداللہ طرف شام ہیسی
رہی آمنہؓ حاملہ وچہ مکے یاد شوہر دی جنہوں مدام ہے سی

اندر واپسی پیا بیمار راہوں یثرب پہنچ اُس کیتا قیام ہیسی
مرضی ربدی تدوں ای اوس تائیں ملیا اجل دا آن پیغام ہیسی

یثرب وچہ عبداللہ سی دفن ہویا ۔ ایہو آخری اوہدا مقام ہیسی
بیوہ حاملہ رہی گھر سوہریاں دے جس نوں چین نہ ذرا آرام ہے سی

کامل نور ظہور دے آونے دا کیتا رب ایہو انتظام ہے سی
موتی صدف دا دُرِ یتیم ہویا جگ ہونا جدا اُغلام ہے سی

عبدالمطلب سدا وچہ غم رہندا ایہوہ نوںہہ دا نیک انجام ہے سی
سرور دو جہاں دا حمل اندر لے کے بیٹھیا دین اسلام ہے سی

واقعہ اصحاب فیل یعنی حملہ کرنا شاہِ یمن کا مکہ پر و تباہ ہونا فوج جرار کا

کعبہ بڑا مقام سی عرب اندر ابراہیمؑ نے جنہوں تیار کیتا
ہوئے کل بیدین جد عرب والے اوہناں بتاں دے نال پیار کیتا

رکھدے جا وندے اپنے بت لوکی اسماعیلیاں نہیں انکار کیتا
بنیاں بیت[۱] عتیق تھیں بتخانہ عرباں جان تے مال نثار کیتا

نذراں چاہڑ دے کل قبیلڑے سن جد سے لین تھیں کسے نہ عار کیتا
عزت پائی سی کل قریشیاں نے دولت مال نے بڑا سرشار کیتا

---

۱ بیت عتیق کعبہ کا نام ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ٥ پارہ سترہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۴ اور آزاد گھر کا طواف کریں حدیث ابن زبیر میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسے ظالم حملہ آوروں سے آزاد کیا گیا ہے ۔ منہ

Marfat.com

عظمت کعبے دی ویکھ عیسائیاں نے حملہ کرن دا دلوں وچار کیتا
گرجا یمن وچ کر تیار بھارا دل کعبیوں اوس بے زار کیتا
ٹریا یمن تھیں کل زمین کنبی اوہنوں ہوت نے فیل سوار کیتا
سارے گئے گھبرا جدا اہل مکہ اوہناں مشورہ ہو لاچار کیتا
ڈیرے ابرہہ مکے دے کول لائے۔ کعبہ ڈھان دا دلوں وچار کیتا
ہمت نہیں سی کجھ قریشیاں دی مکہ چھڈ کے اوہناں فرار کیتا
عبدالمطلب دی نال قبیلڑے دے قصد جان دا ہو لاچار کیتا
کہندے گھر ہے تیرا خداوندا ساڈا حال نفاق ہے زار کیتا
آپے لئیں بچا توں گھر مولا۔ تیرا تیرے سپرد وفادار کیتا
خالی ہویا انسان تھیں شہر مکہ جنگ کرن تھیں جدوں انکار کیتا

شاہ یمن دا ابرہہ نام جس دا لشکر اوس نے اک تیار کیتا
ہاتھی بہت سن اوس دی فوج اندر بڑا اوس نے کبر ہنکار کیتا
آیا جھوندا طرف اوہ بیت اللہ بڑا زور مغرور مردار کیتا
اسیں اوس دے نال نہیں لڑن جوگے ساڈا حال خراب بے زار کیتا
لٹ مار سی فوجیاں شروع کیتی بڑا جوش اس فوج جبار کیتا
ڈیرے لاوندے جا پہاڑیاں تے خالی کعبہ دا کل دربار کیتا
اول جاوندے طرف وہ بیت اللہ عرض حال ایہہ پھر استار کیتا
طاقت نہیں بچان دی وچہ ساڈے حملہ بڑا ہے فوج جرار کیتا
حافظ آپ توں بیت عتیق دا ہیں ساتوں ہے تباہ ادبار کیتا
قدرت رب دی سروار دیکھنے نوں دوست دشمناں نوں وچار کیتا

واقعہ عبدالمطلب کا اپنے اونٹوں کے بارے میں ابرہہ شاہ یمن سے گفتگو

تیرے اوٹھ نے فوجیاں پھڑے سارے کہندا کوئی سردار نوں آ کے تے
شاہ یمن کیتی اچی پیشوائی پچھدا حال ہے کول بٹھلا کے تے

عبدالمطلب گیا ول ابرہہ دے لیک دے اودھا اوہ گل چھڑا کے تے
کہندا آپ دا آونا کیویں ہویا دسو حال نہ رکھو چھپا کے تے

۲ے ابرہہ یمن کا عیسائی بادشاہ تھا جو حبش کا باجگزار تھا۔ اس کا دارالخلافہ صنعا تھا۔ اس نے صنعا میں ایک عظیم الشان گرجا بنوایا۔ جس کی غرض یہ تھی کہ اہل عرب کا بجائے کعبہ میں جمع ہونے کے اِس گرجے میں جمع ہوا کریں۔ اس نے بڑی سہولتیں بھی مہیا کیں۔ مگر جب اہل عرب نے کعبہ کے مقابلے میں گرجے کی پرواہ نہ ہوئی تو اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا تہیہ کر لیا۔ تمام مورخین کا اسی پر اتفاق ہے کہ جس سال آنحضرت صلعم کی ولاوت ہوئی اسی سال کا یہ واقعہ ہے۔ اس سال کا نام عرب میں عام الفیل ہے۔ اور اِس لشکر کا نام اصحاب الفیل اِس لئے ہوا۔ کہ ابرہہ کی فوج میں بہت سے ہاتھی تھے۔ اور ابرہہ کی سواری کے ہاتھی کا نام محمود تھا۔ یہ ہاتھی اس لئے لائے گئے تھے۔ کہ ہاتھیوں سے خانہ کعبہ کو گرایا جائے گا۔ لشکر کی کثرت اور ہاتھیوں کی دھوم دھام کو دیکھ کر ان کے مقابلے کی طاقت نہ پا کر جناب عبدالمطلب نے مکہ کو اہل مکہ سے خالی کر دیا۔ اور قریب کی پہاڑیوں پر چلے گئے اور چلتے ہوئے کعبہ کی کنڈی پکڑ کر کہا " ہمیں کوئی فکر نہیں انسان اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے۔ اے رب تو اپنے گھر کی حفاظت کر ان کی صلیب اور طاقت تیری طاقت پر کبھی غالب نہیں آ سکتی "

Marfat.com

ہویا ابرہہ خوشی سی بہت اُس دم گفتگو دا لطف اُٹھا کے تے
آکھے منگ لے کوئی اِک چیز مونہوں لوڑ دیاں گا اُس نوں بچا کے تے

عبدالمطلب نے آکھیا اُوٹھ میرے دے فوج تھیں گل چھڈا کے تے
سُن کے ہسیا نال غرور ظالم کہندا ابرہہ شان دکھلا کے تے

منگن آئے ہو اوٹھ نہیں پتہ ہے جیہڑا جاندوں کعبے دی خیر منا کے تے
جس تھیں جگ دے وِچ وقار تیرا منگ اوس نوں اُوٹھ ہٹا کے تے

دِتّا تدوں جواب سردار مکّے سن دسناں میں سمجھا کے تے
اُوٹھاں میریاں دا لازم فکر مینوں ایسے واسطے آکھیا آ کے تے

جیہڑے گھر نے نوں ڈھان دا فخر دسیں بہت کبر غرور دکھلا کے تے
اوہدے والی نوں اوس دا غم سارا اوہو رکھیگا آپ بچا کے تے

آکڑ نال پھیر ابرہہ ہسیا جے دتے اوٹھ سب ترت منگوا کے تے
دسیں سرورا حال کی پیش آیا شان رب دی ذرا دکھلا کے تے

اصحاب فیل کی تباہی

میری گل دا نہیں یقیں جے کر دیکھو ذرا تاریخ اوٹھا کے تے
کیویں موئے اصحاب اوہ فیل والے سُنو ذرا قرآن[۱] پڑھوا کے تے

آئی وبا آسمان تھیں ہاتھیاں تے موئے گل اوسیں تواکے تے
ہوئی ماتاں دا مال اوہ فوج ساری نس گئے کجھ جان بچا کے تے

رب لیا بچا خود حرم کعبہ قدرت اپنی خاص دکھلا کے تے
لال آمنہ گو دکھلاونا سی سرور دن کجھ ہور لنگھا کے تے

مقولہ شاعر

قِصّہ نہیں بناوٹی گل کوئی - ایہہ واقعہ بڑا مشہور ہے سی
قدرت اپنی دا اللہ پاک اُس دن ایہہ دسیا خاص ظہور ہے سی

۱ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ o اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ o وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ o تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ o فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ o پارہ تیس سورہ فیل ترجمہ۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ کیا تیرے رب نے اصحاب فیل (ہاتھی والوں) کے ساتھ۔ نہ کر دی ان کی تدبیر غلط بھیجے ان پر مارنے والے جانور جھنڈ کے جھنڈ جو انہیں مارتے کنکر یا پتھر پھر کر ڈالا ان کو کھائے ہوئے بھس جیسا۔ تفسیر رازی اور ابن کثیر میں روایت ہے کہ جب وہ کنکر پھینکتے تو ہلاک ہو جاتے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگریزہ گرتا چیچک نکل آتی خود ابرہہ چیچک میں ہلاک ہوا۔ الغرض وہ تمام کی تمام فوج مع ہاتھیوں کے ایک آفت ناگہانی میں تباہ ہوئی۔ عظمت کعبہ کو بیان کرتے ہوئے خدا نے اس وقت آنحضرت کو توجہ دلائی جب ابھی آپ اوائل کی زندگی کی گھڑیاں گذار رہے تھے اس واقعہ کے دو مہینے بعد آنحضرت کی ولادت ہوئی۔ اگرچہ بتوں کا مسکن بنا ہوا تھا مگر اِس گھر کی عزت خدا کے گھر کی طرح عربوں میں موجود تھی۔ جیسا کہ عبدالمطلب کے الفاظ بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ عرب اولاد اسماعیل ہونے کی وجہ سے اس گھر کی عزت کرتے تھے۔ منہ - ایک تو شب قدر اسلام میں لیلۃ القدر ہے۔ جس سے قرآن نازل ہوا اور دوسری والی رات وہ تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

لگے ہوئے سی بتاں دے ڈھیر بھاویں تاں وی گھر ایہہ بیت معمور سیسی
رحمت لبدی حرم دے وچہ آئی فضل رب تھیں جو بھرپور سیسی

کامل دین اسلام دا جگ اُتے نازل ہونا ایس تھاں ضرور سیسی
پیدا ہونا دو جہنیاں نوں سرور پاک رسول منصور سیسی

جہان پر قدر کی رات آنا

آئی قدر دی رات جہان اُتے ظلمت چھائی سی نور چمکاونے نوں
فضل رب دی آئی ہوا سوہنی بدل کرم تھیں جگ وساونے نوں
لگا ہون آباد جہاں مُڑکے غنچے کھلے خوشبو پھیلاونے نوں
ہیرے لعل پہاڑاں تھیں نکل آئے پھل آئے سی شاخ جھکاونے نوں
گوشہ گوشہ زمین دا ہسیا جے قدم نبی دے پاک رکھاونے نوں
اسرافیل نے پھوکیا صور اپنا مست کرن دا راگ سناونے نوں
سورج چن نوں لے اسمان آیا صدقے یار دے دوہاں کراونے نوں
دتی ہاتف نے آن صدا اُس دم ستی پئی مخلوق جگاونے نوں
ہودن لکھ کروڑ مبارکاں جے رب آیا ہے نور پھیلاونے نوں
دیوو اج مبارکاں عاجزاں نوں آیا زور نے آتاں اٹھاونے نوں
آکھو جا غلام آزاد ہوئے رحمت آئی ہے گلے چھڑاونے نوں
زیردست تے دکھی مسرور ہوون آیا یار نے گلے لگاونے نوں
حق ملن گے پھیر زنانیاں نوں فضل آیا ہے دھیاں بچاونے نوں
احمدؐ پاک رسول بن آوندے جے وچہ جگ توحید پھیلاونے نوں

اُٹھے جگ نوں رب تیار ہویا سوہنا پاک انسان دکھلاونے نوں
ہویا دور اندھیر تے صبح ہوئی آفتاب دے انوار لے آونے نوں
جنگل بنے گلزار جہان والے دشت چمکدے نور دکھلاونے نوں
ٹھاٹھاں ماریاں کل سمندراں نے موتی کڈھے سی نذر دکھاونے نوں
آیا وقت جہان تے امن والا۔ دکھ درد تے کفر ہٹاونے نوں
کٹھے ہوئے ملائکہ کل ربی اک خوشی دی عید مناونے نوں
تارے جھکے سی کسے دے ویکھنے نوں جھکے ہوئے سی نور چھڑکاونے نوں
وسن لگی جے اُجڑی ہوئی وستی آئے ملک ایہہ خبر سناونے نوں
اپنے خلق دا وچہ مخلوق جلوہ کامل نور ظہور دکھلاونے نوں
کہہ دیو نبیاں نوں خوشی ہوون نبی آیا جے ولی بناونے نوں
پتہ دیو ایہہ ہر مظلوم تائیں قدرت آئی اے ظلم مٹاونے نوں
بیوہ عورتاں پھیر سہاگ پایا۔ خاوند ملن گے پھر ہنڈاونے نوں
صدقے ہون دے خوب جہان اندر دین آیا ہے مال ونڈاونے نوں
رحمت ہے جو کل جہان والی سرور آئی ہے کرم کماونے نوں

مقولہ شاعر

غنچے کھلے اُمید مخلوق والے اندر بشر حلول ہے نور ہویا
جیہڑا سبق دتا اول نبی آدم ۔ کامل اوسدا اج ظہور ہویا

شیث نوحؑ جو آئے سکھلاونے نوں جد اذکر سی وچہ زبور ہویا — ابراہیمؑ نے جس دا وعظ کیتا۔ پھیر وچہ توریت مذکور ہویا
یوسف قید تھیں جس چھڈایا سی جو یعقوبؑ دی اکھ دا نور ہویا — یونس کڈھیا جس انھیریاں تھیں جو ایوبؑ دا طرز صبور ہویا
موسیٰ نبی نے جدہی تعلیم دتی جس نوں پڑھ منصور داؤد ہویا — جو کچھ عیسیٰؑ نے کہیا انجیل اندر کُل انبیا ندا جیہڑا طور ہویا
پوری شان تے نال کمال پورے اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا — اسماعیلؑ دی نسل تھیں اُن سرور ظاہر وچہ اوہ بیت معمور ہویا

بیان تولد ہونا پہلوئے آمنہ سے رحمت العالمین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عیسیٰ نبی دے بعد جہان اُتے پنجسو ستراں[۱] بعد جو سال آیا — ربیع الاول دی بارہویں رات اندر چشمے نور دے وچہ اُوبال آیا
روشن ہوئی زمین دی خاک ساری کیتے رب نے احسن جمال آیا — لتھے آن ملائکہ وچہ مکے اچھا وقت مُڑ کے نیک فال آیا
رحمت ہوئی نزول سی عرش والی فضل ربنوں خاص جلال آیا — ظلمت کفر دی مٹی جہاں اُتوں بُتاں واسطے سخت زوال آیا
آتش کدہ[۲] ایران دا سرد ہویا اندر قیصری شان وبال آیا — ٹُٹ گیا سب زور ساسانیاں دا محلاں وچہ سی جدے بھونچال آیا
آیا جدوں سرتاج کُل انبیاں دا کعبہ اُٹھ اُسدے استقبال آیا — ختم المرسلین آئے جہان اندر رحم کرم خدا دا نال آیا
صاحب خلق عظیم یتیم ہوکے دینِ حق دا پاک رکھوال آیا — رحمت ملی امین دی آمنہ نوں سوہنا دُر یتیم اوہ لال آیا
پڑھن لگے درود ملائکہ سب جدوں آمنہ دی گودی بال آیا — دراصل انسان سُدھارنے دا سچے رب نوں خاص خیال آیا

احمد رب دی حمد کران آیا۔ نالے جگ نوں کرن نہال آیا
ہویا بشر حبیب خدا والا سرور خاک نوں کیڈا اجمال آیا

[۱] ۵۷۱ء عیسوی جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سالِ ولادت جو ہجری سن سے چالیس برس پہلے کا زمانہ تھا آپ کی ولادت کی مشہور تاریخ بروز پیر ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء ہے [۲] ایران کا مشہور آتش کدہ جو ہزارہا سال سے جل رہا تھا۔ یکایک بُجھ گیا۔ اور شاہی محلات کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ایسے واقعات اکثر زلزلوں میں رونما ہوتے ہیں۔ اسی رات اسی وقت ایسا ہونا اس امر کی پیشین گوئی تھی۔ کہ دنیا کی یہ سب سے بڑی سلطنت برباد ہوجائے گی۔ اور آگ جو ایک باطل معبود ہے اس کی پرستش بند ہوجائے گی [۳] جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے آپ کے والد عبداللہ شادی کے چند روز بعد ملک شام کو گئے اور واپسی میں یثرب (مدینہ) میں پہنچکر ان کا انتقال ہوگیا۔ جناب محمد رسول اللہ شکم مادر میں ہی یتیم رہ گئے۔ قرآن پاک ۳۰ سورۃ الیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ کیا نہ پایا تجھ کو یتیم اور پھر تجھ کو جگہ دی۔ باوجود یتیم ہونے کے مالک خلقِ عظیم ہوئے اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں

Marfat.com

سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

حمد ربّ ملائکہ شروع کیتی نالے گیت سلام دا گاوندے جے
لکھاں کہن سلام رسول اللہ رحمت ربّ دی نال پہنچاوندے جے
آدمؑ ۔ نوحؑ نے سبھے سلام کہندے جبرائیل امین بتلاوندے جے
کہندے گئے سلام سب نبی اللہ لکھاں ہور سلام سناوندے جے
سورج چن تے ۔ زمین اسمان تارے صدقے ہو سلام لے آوندے جے
حوراں گاوندیاں گیت سلامتی دے جن انس سلام نوں آوندے جے
کر دے دور سلام زمانیاں دے جل تھل سلام کہلاوندے جے
عاجز ہور مسکین یتیم دکھیے نال درد سلام پہنچاوندے جے

لکھاں وار درود جینب رٹھدے نال شوق دے سین جھکاوندے جے
شافی آپ ہو حشر میدان اندر اللہ پاک ایہہ آپ فرماوندے جے
ابراہیمؑ سلامتی منگ گئے نے بھاگ ہن جاگے اس تھاوندے جے
اوڑک عیسیٰؑ نے دتا سلام احمد ایپر گئے سارے پچھوں تاوندے جے
لوح قلم تھیں آیا سلام تینوں اللہ وچہ قرآن جتلاوندے جے
دینداوین اسلام سلام ہر دم بت کعبے دے سیس جھکاوندے جے
قوماں کہن سلام حبیب اللہ کاغذ قلم سلام لکھاوندے جے
سر ودھیے گناہاں وچہ غرق ہر دم رکھا اس سلام لے آوندے جے

لے کر آنا عبدالمطلب کا رسولِ پاکؐ کو واسطے طواف کعبہ اور تجویز اسم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

دادا نبی دا خاص سردار مکہ ۔ خاندان دی اپنے جان ہے سی
ابی لہب فرزند نوں ویکھ سڑدا ۔ غم نال عبداللہ حیران ہے سی
جدوں جمیا پوترا گھر اس دے ہو گیا اوہ ویکھ قربان ہے سی
فضل رب تھیں آمنہؓ لال پایا اعلیٰ جگ تھیں جس دی شان ہیسی
اکھیں ویکھ تھکاوٹاں دور ہو دن نکلے جنہاں تھیں نور ایمان ہیسی
ہادی گود وچہ لے کے گیا دادا ۔ کعبے پاک طوافؐ کران ہیسی

حمزہؓ ہور عباس نے ابی طالب تناں پتراں تے اوہنوں مان ہیسی
بیوہ نوں نہ دے فکر وچہ غرق رہندا بھلا اوس نوں کھان کھلان ہیسی
نور ویکھیا نبی دا گھر دے اندر آئی جان وچہ اوس دی جان ہیسی
سو سنا اکھ یتیم دا نور اندر سورج چن پئے ہون قربان ہیسی
دلوں سبق نشیب فراز والے چکر کھاوندے زمین آسمان ہیسی
حجر شجر پئے وسدے وچہ سجدے بیناہور دا ہور جہان ہیسی

ع۱ جناب عبدالمطلب کو آپ کی ولادت پر ازحد خوشی ہوئی کیونکہ آپ کے والد کی نشانی ایک بہترین لڑکا ان کو ملا طواف کعبہ کی رسم تھی کہ اس خاندان کے لوگ طواف کعبہ نئے بچوں کو کراتے تھے ۔ شجر حجر اور کعبہ کا گھومنا اس قوت قدسی کا ظہور تھا ۔ جو آنحضرت کی روح میں وولیعت کی گئی تھی جو ان کو کشفی رنگ میں نظر آیا یہ سب اس پاک وجود کی برکت تھی جو بطنِ مادر سے ہویدا ہو کر آپ کی گود میں آیا تھا ۔

کعبہ وِچہ طواف دے نظر آیا دادا ویکھ ہوگیا حیران ہیسی
ابراہیم دے کعبے دُعا کر کے ۔ دادا آوندا طرف مکان ہے سی
احمدؐ نام خود آمنہ دسیا اے کیتا خواب دا نالے بیان ہے سی

سجدے وِچہ اُس ڈِگدے بُت ویکھے بیٹھا کھوا وہ کل اوسان ہیسی
گودی دِتا ایں پھر آمنہ دی جیہڑا ہادی نوع انسان ہیسی
محمدؐ نام سوہنا دادے دسیا اے سچا سرورِ دو جہان اوہدا گمان ہیسی

مقولہ شاعر در نعت رسولِ کریمؐ

محمدؐ پاک رسول خدا ولوں آئے جگ دی طرف بشیر ہو کے
دِتے کل انعام خدا جس نوں ملیا فضل تے کرم کثیر ہو کے
طوق گرد ناں تھیں جس لاہ سُٹے جیہڑے پئے سی گلے زنجیر ہو کے
زنگ کفر دے والاں تھیں دور کیتے گئے چمک سن نور تنویر ہو کے
بیوہ عورتاں دے پھیر بھاگ جاگے رہی کتے نہ کوئی دلگیر ہو کے
شفقت نال یتیماں کے ہون لگی دسن لگے غریب امیر ہو کے
سرچک انسان دا اُتاں[3] ۔ کیتا بل گیا اسلام نصیر ہو کے
اُسوہ نبی دا ویکھ کے ہوئے عاشق ملے خاک دے وِچہ فقیر ہو کے

نور عقل دا ہوش انسان والی بدبخت دے کارن نذیر ہو کے
ڈٹھا جس عروج معراج اندر جیہڑا چمکیا بدر منیر ہو کے
کیتے آن آزاد غلام جس نے رہیا کوئی نہ پھیر اسیر ہو کے
نازل ہویا کلام خدا والا مردہ دلاں تے وانگ اکسیر ہو کے
مذہب قوم تے ذات نہ پات رہ گئی بیٹھے مل سبھے شکر شیر ہو کے
زبردست دا رہیا نہ زور باقی زیردست نہ رہے حقیر ہو کے
منن لگے خدا لوں فیر بندے نبی حق دے آئے سفیر ہو کے
احمدؐ پاک ہے سبق پڑھاں والا سرور رہے نہ کدی دلگیر ہو کے

بیان ذکر طفولیت سے شباب تک رسالت مآب علیہ الف صلوٰۃ کا

طاقت ہوندی جے میری زبان اندر بچپن لنگیا کیویں سُناوندا ایں
اُس دے کسے غلام دا ساتھ ہوندا پردے چشم دے کل اٹھاوندا ایں

پلیا کیویں سردار جہان والا حال کھول کے کل بتلاوندا ایں
وسدا کھول حقیقتاں راز سارے نال فلسفے گل منواندا ایں

---

[1] حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ بچہ کا نام احمدؐ رکھنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد کرنے والا۔ [2] مگر جناب عبد المطلب نے کہا کہ ان کا نام محمدؐ ہے۔ محمدؐ کے معنی تعریف کیا گیا۔ آنحضرت پہلے احمدؐ ہیں پھر محمدؐ ہوئے۔ آپ نے خدا کی حمد کی اِس لئے خدا نے آپ کی تعریف کی صلی اللہ علیہ وسلم ⁂

[3] وُہ اِنسان جو دُنیا کی ناکارہ ہستیوں کے آگے سر جھکا رہا تھا۔ آپ نے مخلوق کی جانب سے سر کو ہٹا کر اُس پاک بے نیاز خدا کے آگے جھکوا دیا۔

کیویں دائی حلیمہ[1] دے بھاگ جاگے۔ نال لوریاں جی بھرماندا میں
کیویں آوندا در یتیم مکے۔ وار و وار سب پھیرے گناوندا میں
کرداذکر پھر مکے وچہ آونے دا۔ نال آمنہ سفر کراوندا میں
اوتھوں واپسی وچہ کیوں راہ اندر۔ دتی آمنہ جان بتلاوندا میں
اندو سفر جد گذر دے ایہہ صدمے کیویں اتھروں پاک پونجاوندا میں
عبدالمطلب نے پالیا دن کتنے ساری حب محبوب دکھلاوندا میں
بنیا کیویں کفیل پھیر ابی طالب الفت چاچے دی کل بتلاوندا میں
کیویں چاریاں بکریاں نبی اللہ۔ دس سال تک حال سناوندا میں

رشتہ شیما[2]۔ انیسہ[3] دی الفتاندا۔ ناتہ دودھ دے نال مُحراوندا میں
دہے چھ[4] کیوں جنگلاں وچہ گذریے۔ شق صدر[5] دا راز بتلاوندا میں
چھوٹی عمر وچہ ماں دے نال یثرب پیو پاپ دی قبر پہنچاوندا میں
روندا کیویں یتیم ہے اوس تھاویں رو رو کے پیا اولاوندا میں
کیویں دفن رسول نے ماں کیتی اوتھوں حسرتاں نال لے آوندا میں
کتنی عمر وچہ مویا سی اوہ دادا۔ اٹھواں ورا سی تدوں گناوندا میں
سارا ناز محبوب دا راز دسدا خوبی خلق بھی دسدا جاوندا میں
سر و پھیر ردیف تے قافیئے نوں گل کران دی جاچ سکھلاوندا میں

ذکر مبارک شباب سے حصولِ نبوت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

دیکھ خلق محبوب کیوں ہویا عاشق ابی طالب[9] دا خوب پیار دسدا
چلیا جدوں سی شام نوں ابی طالب کیویں نبی ہوئے اشکبار دسدا
چاچے نال سوداگری کیویں کیتی۔ بحیرہ راہب دا فیر وچار دسدا
کیتے سفر پھر کلیاں آپ کتنے حال سب دا میں وارو وار دسدا

بڑے راز نے خلق عظیم والے کیویں اوہناں نوں وچ گفتار دسدا
چھڈ سکیا کیوں نہ آپ تائیں سارا حال میں خوب سنوار دسدا
اندر سفر دے کس طرح کم کیتے کیویں سکھیا طرز روزگار دسدا
آئی کیویں جوانی سی نبی والی نال شرم حیا گفتار دسدا

---

۱ پیدا ہونے پر دو تین روز تک آنحضرت ؐ کو آمنہ نے دودھ پلایا۔ اس کے بعد تین دن ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے اس کے بعد عرب کے دستور کے موافق قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت حلیمہ کے سپرد ہوئے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ نے دو سال تک آپ کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد حضرت آمنہ کے پاس بچے کو لائیں۔ مگر مکہ میں بیماری وبائی پھیلی تھی۔ چنانچہ آپ کو حلیمہ ہی کے سپرد کر دیا ۲۔ ۳ شیما اور انیسہ آپ کی رضاعی بہنیں تھیں ۴ چھ سال کی عمر تک آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس رہے ۵ شق الصدر کے معاملے کا تعلق بھی انہیں ایام کا ہے۔ ۶ چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ جہاں ان کے شوہر مدفون تھے لے گئیں ۷ واپسی پر مقام ابواء پہنچ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ ۸ ماں کا سایہ اٹھ جانے کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کے کفیل ہوئے آپ کی عمر ۸ سال کی تھی کہ عبدالمطلب نے وفات پائی ۹ اس کے بعد آپ کی کفالت آپ کے چچا ابی طالب کو نصیب ہوئی۔ ابی طالب آپ کے اخلاق کو دیکھ کر اس قدر گرویدہ تھے کہ ایک گھڑی بھی علیحدہ نہ کرتے تھے۔ جب ابی طالب سفر شام کے لئے تیار ہوئے۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی۔ جدائی کے وقت آپ اشکبار ہوئے تو ابی طالب آپ کو نہ چھوڑ سکے اور ساتھ چلے گئے اسی سفر میں بحیرہ راہب نے قیافہ سے آپ کی بزرگی کا اظہار کیا تھا۔

کیویں حلف فضول[1] دا عہد ہویا سارا کھول کے میں اخبار دسدا
کیویں بی بی خدیجہ نے مال[3] دتا نفع بہت میں وچہ بیوپار دسدا
ماں بچیاندی چالی سال دی سی کیتا آپ نہ کیوں انکار دسدا
پتر ہوئے دو موئے کیوں گو وانڈر ہور بچیاں[4] ہویاں سن چار دسدا
کعبہ ہویا تعمیر کیویں اوس ویلے حال وانگ مزدور سرکار دسدا
آئے کیویں قبیلڑے[6] جوش اندر کھیڑا بنے اسس دا حق دار دسدا
بنے آپ ہی کیویں امین اس تھاں چادر کیویں وچھائی سرکار دسدا
آیا کیویں خیال سی درد والا۔ اندر درد مخلوق سرشار دسدا

آپ ہوئے مشہور امین[2] کیویں بنے سچے کس طرح یار دسدا
عاشق فیر ہوئی کیویں پاک بیوی ہوند بعد نکاح دے پیار دسدا
پنجی[۲۵] سالدی عمر جناب دی سی وسدا خوشی دینال گھر بار دسدا
کیویں جنگ تھیں آپ نوں رہی نفرت حال کل میں جنگ فجار[5] دسدا
جھگڑا پیا سی کیویں اے سنگ اسود۔ رکھے کون ایہہ کل تکرار دسدا
کیویں آپ دے کرم نے جنگ روکی سارے کھول کے کل اسرار دسدا
چادر پکڑ قبیلیاں سنے پتھر کیویں رکھتا۔ مکی سی لار دسدا
کیویں کھوج محبوب دا شوق ہویا۔ کیویں آپدا حال سی زار دسدا

[1] حلف فضول ایک معاہدہ اہل مکہ میں ہوا اس کے افراد مسافروں کی حفاظت غریبوں کی امداد مظلوم کی حمایت اور جب تک ظلم کا بدلہ نہ لیا جائے آرام نہ کرتے یہ بڑا بابرکت معاہدہ تھا۔ اس میں آپ شریک تھے اور یہ تمام بنی ہاشم تھے۔ [2] ایسی تحریکوں اور ہمیشہ سچائی اور آپ کی دیانت اور امانت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپکو لوگ امین کہہ کے پکارتے تھے۔ ایسے ایام جہالت میں ایسا خطاب قوم کی جانب سے اسی حالت میں مل سکتا۔ جب بہترین اخلاق فاضلہ کا کوئی مالک ہو۔
[3] آپ کی صداقت اور امانت کا شہرہ سن کر ایک معزز خاتون جو ایام جاہلیت میں طاہرا کے لقب سے موسوم تھی۔ جن کا نام نامی خدیجہ رضی تھا آپکو پیغام بھیجا اس وقت خدیجہ رض کی عمر چالیس سال اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ [4] خدیجہ رض کے بطن سے آنحضرت کی چھ اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے دونوں بچپن میں فوت ہوئے اور چار صاحبزادیاں بڑے فرزند کا نام ابوالقاسم اور چھوٹے کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت زینب سب سے بڑی لڑکی تھیں۔ رقیہ۔ ام کلثوم۔ فاطمۃ الزہرا سب سے چھوٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رض تھیں۔ [5] ۵۸۰ھ کے قریب قریش اور قیس کے قبیلوں میں وہ مشہور لڑائی ہوئی جو حرب فجار کے نام سے موسوم ہے۔ اس جنگ میں رسول کریم بھی شریک ہوئے اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی مگر آپ کو جنگ سے نفرت تھی اس لئے آپ چچوں کو تیر پکڑاتے تھے میدان میں لڑے نہیں۔ ان ہی ایام میں از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی ضرورت پیش آئی۔ تمام قریش مل کر تعمیر کا کام کرتے تھے۔ مختلف قبیلوں نے مختلف حصے لئے جب حجر اسود نصب کرنے کا موقعہ ہوا۔ تو عجب شورش برپا ہوگئی۔ ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ یہ خدمت میں انجام دوں۔ قبیلوں کے شور نے جنگ کی صورت اختیار کرلی تلواریں اور نیزے چمک اٹھے۔ اس وقت ایک معمر آدمی نے سب قبائل کو اس امر پر راضی کیا کہ کل صبح جو شخص پہلے حرم میں آوے وہی ثالث قرار دیا جائے چنانچہ سب سے پہلے آنے والے حضرت رسول کریم تھے جن کو دیکھ کر معززین پکار اٹھے ھٰذا امین یہ لو امین آگیا۔ آپ چاہتے تو آپ ہی اس کام کو انجام دیتے مگر آپ نے بجائے اس کے ایک مضبوط چادر منگوا کر حجر اسود کو اس پر رکھوا دیا اور تمام قبائل سے کہا کہ چادر پکڑ کر چاروں طرف سے اٹھالیں اور حجر اسود کو اپنے مقام پر لگا دیا گیا۔ اس حسن تدبیر سے ایک طرف خطرناک جنگ رک گئی تو دوسری طرف آپ کی طبیعت کی افتاد کا پتہ چلتا ہے کہ تقسیم حقوق باہمی کا جذبہ آپ میں نبوت سے پہلے موجود تھا۔ [6] انسانی برادری کی گمراہی اور ضلالت دیکھ کر آپ کا دل اندر ہی اندر کڑھتا رہتا تھا۔ آپ کے سینے میں ایک جوش تھا۔ کہ مخلوق کا سدھار کس طرح ہو۔ آپ نبوت سے کئی سال پہلے غار حرا میں روز دن میں اوقات گذارہ کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق حمیدہ کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ ابوطالب رض باوجود اپنے

Marfat.com

کتھے زاریاں کیتیاں جا سُو ہنے ۔ نام اوسدا حرا دا غار دسدا
جھکھ رہی تِرہ نہ خوف کوئی کلّے رہن اوہ کیوں سرکار دسدا

نال روزیاں جان نڈھال کیتی کس گل دے سن طلب گار دسدا
کِتنے سال گذرے ایسے حال اندر نال یکساں گو بڑا پیار دسدا

کردے کیوں جہان دی آپ خاطر بندے کیوں غریب دے یار دسدا
کیوں کرن مخلوق دی آپ داری کیوں خوش رہندے لئے نشتہ دار دسدا

ہوون کس طرح کل اظہار سارے ہوندے نیک تھے مرے اطوار دسدا
نازک مرحلے راز نیاز والے ہمت نہیں میرے کردگار دسدا

میرا دل ناپاک تے طور بھیڑے کیوں حال میں بدے یار دسدا
دامن تنگ نے ہوش نہ عقل سرور تیری شان میں کیوں سرکار دسدا

مقولہ شاعر در عاجزی

آکھیں کی بخشلاوندا - ہور دسدا طاقت کی ہے تیری زبان اندر
الویں منہ لوں پیا کھلارنا ایں بڑا چاہیدا لودبیان اندر

ایتھے بند گفتار جبرئیل دی اے تیرے آوے نہ وہم گمان اندر
اللہ پاک ہی جاندا ہے سرور جو کجھ بھید نے اوس دی شان اندر

لکھاں تھک گئے ولی بھی ذکر کردے ہمت کی ہے بندہ ناداں اندر
بھد بشیحیاں منہ نہ اڈا الویں ویکھ شان محبوب قرآن اندر

تیرے دلے وچہ تڑپ نہیں رب جانے آوے کجھ نہ تیرے دھیان اندر
ڈگ رہدی وچہ درگاہ ہردم - سٹر میں نہ کدرے آن اندر

عاجز ہو کے لکھیں توں حرف کوئی ہمت نہیں کجھ تیرے امکان اندر
خوشہ چین ہی نہیں تمیز تینوں ہوش ہے نہیں تیرے ایمان اندر

شاید کرے دعا کوئی نیک بندہ نور آجائے تیری جان اندر
سرور واسطے منگو دعا سارے شافی ہووے اوہ دو لو جہان اندر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ ۔ آبائی مذہب پر قائم رہنے کے تمام قریش کی دشمنی کی پرواہ نہ کرتے تھے ۔ اور آپ جیسے پاک انسان کا ساتھ چھوڑنا رذالت خیال کرتے تھے ۔ ان کے اشعار میں وَمَا تَرَكَ قَوْمٌ لَا اَبَا سَيِّدًا ۔ يَحُوطُ الذِّمَارَ غَيْرَ ذَرْبٍ سُوَاكُلَ ۔ وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ قَالَ لِيَتْمَى عِصْمَةٌ ، لَدَا رَمِيلِ تجھ پر افسوس ہے کہ کسی قوم نے اپنے سردار کو نہیں چھوڑا اور سردار بھی وہ جو تمام حفاظت کرنے والی چیزوں کی خوب حفاظت کرتا ہے ۔ اور وہ زبان دراز نہیں نہ عاجز ہے ۔ کہ کام دوسروں کے سپرد کرے وہ کریم ہے ۔ جس کے منہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے ۔ اور وہ بیواؤں کا حامی اور یتیموں کا والی ہے ۔ حضرت زید جو غلام تھے ان کے ساتھ محبت یا حضرت ابوبکرؓ کا دوستانہ اور عامۃ الناس کا آپ کو الامین پکارنا ایسے اخلاق عظیمہ ہیں جن کی نظیر نہیں ملتی ۔ نبوت سے دو ایک سال پہلے تو آپ کا زیادہ قیام غار حرا میں دن رات رہتا تھا نہ معلوم کونسا درد اور حسرتیں آپ کو اس پُرخطر غار میں دن رات زاری میں غرق رکھتی تھیں ۔ ان دردوں کا حال سوائے مولا کریم کے کوئی نہیں جانتا وہ فرماتا ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور ہم نے تجھے اپنی یاد میں سرگشتہ اور حیران پایا اور ہدایت دی ۔

Marfat.com

دربیان تفویض ہونا منصب نبوّت کا جناب رسول کریمؐ کو غارِ حرا میں

اوڑک دردتے تڑپ رسولؐ والی بھر گئی وچہ ساری فضا سی ہے
ہویا حکم جبرئیلؑ[1] امین تائیں آیا طرف اوہ غارِ حرا ہے سی
پڑھنا میں نہیں جاندا آکھے سینے وحی نے لیا لگا ہیسی
پھر نبی نوں گھٹ کے زور کردا کہندا چھڈ کے پھر اقرا ہیسی
پڑھ رب دے نام تھیں وحی کہندا۔ وڈیدا ربدا حکم سنا ہیسی
وحی خدا جاننا بہت مشکل اس نوں جاندے بس انبیاء ہے سی
کیوں لکھاں حقیقتاں چک پردہ عاجز میں اوہ نور خدا ہے سی

کنبن گئے ملائکہ عرش والے آئی رحم وچہ ذات خدا ہے سی
دیوے سبق آ دین اسلام والا۔ پہلا اوسدا حرف[2] اقرا ہیسی
کیہا چھڈ کے پھیر اقرا اس نے اگوں پھیر اوہ ہی ماجرا ہیسی
آکھن پاک رسول نہیں جاندا میں دل پاک وچہ نور صفا ہیسی
پڑھیا آپ نے بنے رسول اللہ ہوئی کل مرغوب ادا ہیسی
عاجز بشر کی اوسدا بھید جانے جیہڑا راز رب کبریا ہے سی
گفتگو سی کل اصلاح والی سرور حق تھیں آئی ندا ہے سی

پہلے ایمان لانے والے

خدیجہؓ آئی ایمان دے وچہ پہلوں آئے حرا تھیں جدوں رسول اللہ
ابوبکر صدیقؓ نے سن راہوں کہندے سچا ہے اوہ مقبول اللہ

ورقہؓ نوفل دے پتر نے منیاں پھر کہندا کیتا میں نبی قبول اللہ
لیا علیؓ پھر من وچہ عمر چھوٹی کیتا حکم نہ اوہناں عدول اللہ

---

[1] جبرئیل حامل وحی فرشتہ ہے قرآن قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ (پارہ اول رکوع ۱۲ سورۃ البقر) کہو جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے۔ یقیناً اس نے اللہ کے حکم سے اس کو تیرے دل پر اتارا [2] جبرئیلؑ جس وقت پہلی مرتبہ غارِ حرا میں نازل ہوا تو آپ گھبرا گئے۔ وحی نے پہلا لفظ اقراء فرمایا مَا أَنَا بِقَارِئٍ یعنی وحی نے کہا پڑھ آپؐ نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا اس پر جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر خوب زور کیا اور چھوڑ کر فرمایا اِقْرَأْ پڑھ آپ نے پھر وہی کہا میں پڑھنا نہیں جانتا پھر وحی نے سینے سے لگا کر دبایا اور چھوڑ کر پھر فرمایا اِقْرَأْ آپ نے پھر مَا أَنَا بِقَارِئٍ فرمایا تب تیسری دفعہ سینے سے لگا کے چھوڑنے کے بعد یہ آیات وحی فرمائیں اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق پارہ ۳۰) ترجمہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ [3] سب سے پہلے جب جبرائیلؑ غارِ حرا میں آپ پر نازل ہوا تو آپؐ اتنے بڑے بوجھ سے جو آپؐ کے ذمے ڈالا گیا تھا گھبرا گئے اور کانپتے ہوئے گھر آئے اور اپنی پندرہ سالہ ہمراز بیوی سے کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ کپڑا اوڑھا دو مجھے خوف ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (یہ رات ماہ رمضان کی ستائیسویں رات اور آپ کی عمر کا اکتالیسواں سال تھا۔ یہی رات لیلۃ القدر کہلائی اور رمضان کی ستائیسویں رات تھی جن کے دل پر صداقت رسول اللہؐ کا سب سے زیادہ گہرا اثر تھا آپ نے نہایت سچے الفاظ میں تسکین دی کہ آپ تو تیم

Marfat.com

اِس تھیں بعد جے زید[1] فدا ہویا خدمت جلدی سی سدا معمول اللہ — بھیڑ بوروی کچھ سی ہوئے مسلم منّے جہناں نے سچے اصول اللہ
چرچا ہون لگا اندر شہر مکے آکھن بُت سنے کل فضول اللہ — سرور کرن اعلان ایمان والے سچا نبی ہے پاک رسول اللہ

مذاق اُڑانا مسلمانوں کا اور تکلیف دینا نبیؐ پاک کو
اور ایمان لانا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہٗ

دین حق دے پاک اصول سُن کے مکے والے لے آون ایمان لگے — ٹھٹھے بازی[1] تے کرن مخول ہر دم مشرک نال مذاق اُڈان لگے
کہندے پُت عبداللہ دا ہویا پاگل ساڈے بُت سزا دلان لگے — روکاں پاوندے حق دے راہ اندر غنڈے جوش خروش وکھان لگے
اڈرے اکڈے ویکھ رسولؐ اللہ چوری چھپے قرآن سکھلان لگے — دُکھی سُنن امیر غرور کردے مسلم چھپ کے پڑھن قرآن لگے
دن دن مہینے تے سال گذرے لوک ہون کچھ کچھ مسلمان لگے — واہدا دیکھ کے دین اسلام والا مکے والڑے کرن دھیان لگے
دین لگے غلاماں نوں دکھ بھارے اُوپر عاجزاں ظلم کمان لگے — سُتن خاک رسولؐ مقبول اُتے کنڈے راہ دے وچہ وچھان لگے
چوتھے ورہے سی نبی نوں حکم آیا[2] اللہ پاک ایہہ کرن فرمان لگے — دیہو سیق قبیلیاں ساریاں نوں نبی اس طرح خوف دلان لگے

حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۷ کی پرورش کرتے ہیں۔ سب سے نیکی کرتے ہیں۔ خدا آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ اور آپ اپنے کام میں ناکامی کا منہ نہ دیکھیں گے سب سے اول آپؐ نے تصدیق کی اس کے بعد وہ اپنے چچازاد بھائی کے پاس لے گئیں ۱؎ جس کا نام ورقہ بن نوفل تھا۔ چونکہ ورقہ ابن نوفل بوجہ نابینگی اور کمزور ہونے کے چلنے سے معذور تھے۔ ورقہ نے اِس واقعہ کو سُن کر کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ پر اُتارا تھا۔ پھر ورقہ نے کہا کہ کاش میں اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ تو آپ نے تعجب سے پوچھا کہ کیا مجھے نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا ہر ایک نبی کے ساتھ ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی اظہار پر ورقہ دوسرے شخص ایمان لانے والے گنے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ورقہ نے وفات پائی ۳؎ حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ کے مشہور اور دولت مند تاجر اور فیاض شخص تھے۔ اور آنحضرت صلعم کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ شام سے واپس آ رہے تھے مکہ کے نزدیک پہنچکر کسی شخص سے شہر کے حالات دریافت کئے اُس نے تحقیراً کہا کہ تمہارے دوست محمدؐ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے وہیں مان لیا کہ وہ شخص سچا ہے ۴؎ حضرت علی ابطالب کے فرزند تھے اور آنحضرت کے ساتھ بچپن سے رہتے تھے آپ نے شباب سے پہلے ہی آپ کی رسالت کو تسلیم کر لیا۔ اس طرح عورتوں میں سب سے پہلے خدیجۃ الکبریٰ بوڑھوں میں سے ورقہ اور بچوں میں حضرت علی اور غلاموں میں زید بن حارث اول ایمان لانے والے ہیں۔

۱؎ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پارہ اوّل رکوع ۲۔ اور جب اپنے شیطانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھی ہیں ہم تو ٹھٹھے کرنے والے ہیں۔ ۲؎ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ سورۃ الشعرا پارہ ۱۹ رکوع ۱۵ اور

اِک دن چڑھ کے کوہ صفا اُپر ٹولے ٹولے نوں آپ بُلان لگے
ہویا جمع جدوں بڈھا میں تُساں [1] اندر مشرک غور تے کرن دھیان لگے
اساں مَنیا سدا امین تینوں سچے کہن اِیہہ اِک زبان لگے
نبی آکھیا سُنو ایہہ گل میری دشمن پچھے پہاڑ دے آن لگے
سچی منوں گے تسیں یا گل جھوٹی ۔ نبی ایہہ فرما ازمان لگے
نبی تدوں فرماوندے سنو بھائی ۔ الویں تُساں نوں نہیں ڈران لگے
جے کر منیاں تُساں نہ اِک اللہ رہن لُٹی جے ہو نادان لگے
گل نبی دی سُنی تے بھڑک اوٹھے آئے جوش وچہ شور مچان لگے
آکھیں ساڈے خداواں نوں توں جھوٹھا ایہہ بول تیر دے وانگ بان لگے
ابی لہب [2] تے اُس دے ہور ساتھی اندر غضب دے رجھگ وگان لگے
ساڈے بتاں نوں بُرا جے آکھیوای ۔ تیری وڈکے سُٹن زبان لگے
کیتا حاسداں تیز زبان تائیں غیرت بتاندی خوب دکھلان لگے
حدوں ٹپ گئی گل سب مل کہندے مُسلم رنگ جے خوب چڑھان لگے
کرو بند زبان اسی نبی والی کرن زور ہُن جے مسلمان لگے

ہوئے جمع قبیلڑے سب جس دم نبی پاک رسولؐ فرمان لگے
کدی جھوٹھ سُنیاں تُساں ہے مینں نہیں سُن کے کرن قریش بیان لگے
جھوٹھا اساں نہیں مُدہ تھیں کدی سُنیاں کرن اسی نہیں کوئی احسان لگے
حملہ کرن نے جو تنیا ہے جے جھیڑے تُساں نوں مارکان لگے
سچ جاناں گے کہیا قریشیاں نے اسیں کرن نہیں ہور گمان لگے
دِتی رب نے خبر ایہہ اج مینوں آون تُساں تے غضب طوفان لگے
غضب رب دا آیا جے الیں گلے تُسیں اُہدے شریک بنان لگے
ایسے واسطے سدیا توں سانوں ہُن صبر ساڈے تھوں جان لگے
سانوں کہیں نا دان منہ ویکھ اپنا ۔ بس چپ نہ ہون ودھان لگے
کہندا چپ بھتیجیا یک ناہیں ۔ تینوں ہیں شیطان بہکان لگے
چلو چلئے کہن بے ادب کولوں مکے آئے تے متا پکان لگے
ہویا مذہبی جوش دا آن ریلا ۔ پیدا غضب دے ہون سامان لگے
سارا جرم محمدؐ ہے ہاشمی دا ۔ ساڈے بتاندے شان دنجان لگے
ابوجہل [3] وچہ جوش دے پھرے بھوندا ۔ پھوکاں نال سی نور بجھان لگے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۴۸) ڈرسنا اپنے قریبی رشتہ داروں کو جب آپ کو یہ حکم آیا تو آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قبیلے قبیلے کا نام لے کر سب کو بلایا ۔ عرب میں مصیبت یا خطرہ پڑنے پر ایسا کرنے کا دستور تھا ۔ [1] فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ط اور تحقیق میں رہا تھا تم میں ایک عمر پہلے اس سے انہوں نے کہا ہم ضرور آپ کو الامین سچا مانتے آئے ہیں ۔ [2] ابی لہب ۔ حضرت رسول کریمؐ کے ایک چچا تھے جن کا نام تو عبد العزیٰ (عزیٰ نام ایک بڑے بت کا تھا ۔ ابو لہب ان کی کنیت اس وجہ سے تھی ۔ اس کے رخسارے سرخ تھے ۔ گویا چہرے سے شعلے نکل رہے ہیں ۔ لیکن اس کے اندر حق کی دشمنی اور رسول کی دشمنی اس قدر تھی کہ گویا غیظ و غضب کے شعلے ہر وقت بھڑکتے رہتے تھے ۔ اس وقت ابو لہب جل اٹھا ۔ اور آپ پر پتھر پھینکے اور کہا تَبًّا لَكَ جَمَعْتَنَا إِلَّا هٰذَا یعنی تو ہلاک ہو ۔ کیا تو نے اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا ۔ پھر زبان سے ہلاکت کی بد دعا نہیں کرتا تھا ۔ بلکہ ہر وقت آپ کے مشن کی بربادی کے لئے کوشاں رہتا تھا ۔ [3] ابو جہل جہالت کا باپ دوسرا مخالف رسول کریمؐ کا تھا ۔ یہ بنی اُمیہ کے خاندان کا سردار تھا بنی امیہ چونکہ بنی ہاشم کے حریف تھے ۔ اس لئے اس کو اسلام سے دوہری دشمنی تھی یہ ہمیشہ رسول کریمؐ کی ایذا ہی میں مصروف رہا اور آخر جنگ بدر میں ہلاک ہوا ۔

Marfat.com

اک دن پکڑ رسول مقبول تائیں دیے دے دھمکیاں خوف دلان لگے — دھیر لکھ محبوب تے ماریو سو کنبن دوویں زمین آسمان لگے

لونڈی حمزہ دی ایہ سب ویکھ دی سی تکن آپ جد ہو حیران لگے — حمزہ آئے شکار تھیں کہیے لونڈی نال غور اوہ سنن بیان لگے

حمزہ[1] آئے گل سن کے طرف کعبے نال جوش ایہہ کہن فرمان لگے — میں جے منیاں نبی رسول سچا مجلس وچہ اوہ کران اعلان لگے

ابوجہل نوں آکھدے ہوش رکھیں تیرے ظلم نے رنگ وکھان لگے — اگوں سمجھ کے چھیڑیں رسول تائیں متاں ہون برپا طوفان لگے

سن کے چپ رہے منہ سب ویکھدے اوہ دل غصیاں نال بھڑکان لگے — سرور دوہاں جہان دے نال ظالم ستھے ضد دے کرن سامان لگے

جوشِ غضب اہالیانِ مکہ کا اور بیداد کرنا[2] مسلمانوں پر

ابوجہل نوں غضب دا وٹ چڑھیا اوس سب کفار تیار کیتے — بیٹھ کل قبیلیاں عہد کیتا مسلم ظلم دی ہیٹھ تلوار کیتے

ٹولے ٹولے نے اپنے وچہ گھیرے دکھ دے غریب بیزار کیتے — بچیا دکھاں تھیں نہیں امیر کوئی سنگدلاں نے دکھاندے وار کیتے

دیندے سزا غلاماں تے لونڈیاں نوں سکھ ملن دے راہ دشوار کیتے — اِنے گنے سی کجھ غریب مسلم پڑے ظالماں کبر ہنکار کیتے

مارن بنھ کے نیہریاں ریتیاں تے دھپ عرب دی حال سی زار کیتے — دیندے بھکھ پیاس دے دکھ سرور کلے جسم اوہناں مار مار کیتے

ایمان والوں کا مصائب پر استقلال

دکھ اوہناں نوں سکھ معلوم ہوندے مزے خوب سن جام اسلام اندر — رقص ویکھنے جوگ سی بسملاں دا خوشی وسدے درد آلام اندر

[1] حضرت حمزہؓ رسولِ کریمؐ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے۔ آپ کو سپاہ گری اور شکار کا بہت شوق تھا آپ کو رسولِ کریمؐ سے خاص محبت تھی۔ ایک دن ابوجہل نے رسولِ کریمؐ سے گستاخی کی آپ کی لونڈی واقعہ دیکھ رہی تھی۔ جب حضرت امیر حمزہؓ شکار سے واپس آئے تو لونڈی نے طعنہ دیا کہ بھتیجا تو ابوجہل سے مار کھائے اور چچا کو شکار کی پڑی ہے۔ آپ تیر کمان لے کر حرم کعبہ میں پہنچے اور ابوجہل کی جمی ہوئی مجلس میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور ابوجہل کو دھمکا کر کہا کہ اب آگے سمجھ کر قدم مخالفت میں اٹھانا۔

[2] تمام اہل مکہ نے اتفاق کر لیا کہ اپنے خاندانوں میں جو جو اسلام لائے ان پر سختیاں کی جاویں چنانچہ غریبوں غلاموں کا تو کیا حال بڑے بڑے بھی آزار کا شکار ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو اُن کے چچا نے رسی سے باندھ کر مارا حضرت زبیر کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی محفوظ نہ تھے۔ یہ حال تو بڑے خاندانوں کے افراد کا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں پر تو آفت برپا تھی۔ حضرت عمرؓ کی لونڈی ثوبیہ تھیں آپ اُس کو مارتے مارتے تھک جاتے تو رک جاتے اور کہتے کہ میں نے تجھ پر رحم کر کے نہیں چھوڑا بلکہ تھک گیا ہوں۔ بعض کو بھوکا اور پیاسا رکھا جاتا۔ مگر اسلام والے اسلام نہ چھوڑتے تھے۔

Marfat.com

مشکاں کس کے مارن بلالؓ[۱] تائیں گکنت خوب سی جدے کلام اندر پتھر رکھدے سینے تے بڑے بھاری پھرن کھچدے خلص تے عام اندر
ہو جان بیہوش جد نال صدمے طاقت رہے نہ جسم تمام اندر احد احد زبان تھیں رہے جاری اثر بڑا سی رب دے نام اندر
کھچن وچہ شکنجیاں مومناں نوں عذر کرن نہ ذرا انجام اندر سرور سختیاں نال نہیں حق چھڈا پے مفت سن اوہ ہام اندر

مشرکوں کا اور زیادہ سختیاں کرنا

بڑے بڑے اوہ ظلم ایجاد کردے ڈانٹ ڈپٹ کے نت پیے گجدے سن چڑھ سینے عمارؓ[۲] تے رکھ پتھر اوہدے باپ نوں مار نہ رجدے سن
برچھی مار کے ماریا سمیہؓ[۳] نوں ابو جہل دے کم نہ چجدے سن اوپر کولیاں پایا خبابؓ[۴] تائیں نال جسم دے اگ نوں کجدے سن
سہن ظلم غلام تے لونڈیاں سب ایہہ پر دین اسلام نہ تجدے سن سہکے ستم اوہ بنے غلام سرور استقلال دے نال پیے بجدے سن

بیان حضرت ابوبکرؓ کا غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا

نت نویں تھیں نویں اوہ ظلم کردے پیے صبر دے نال سب سہن مسلم ابوبکرؓ[۵] خرید آزاد کیتے میرے بھائی غلام نہ رہن مسلم
بڑے بڑے وی دکھ تھیں بچے ناہیں نال سکھ نہ کدی وی بہن مسلم رکھیں قدم مضبوط وچہ سختیاں دے سرور روز و رب نوں کہن مسلم

بیان مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے کیلئے مشرکین کے مشورے

ہٹدے سختیاں کرن تھیں نہیں ظالم آکھن کیویں اسلام مٹائیے جی مکھ موڑدے نہیں ایہہ دین ولوں بھاویں انہاں نوں مار مکائیے جی

۱ حضرت بلال اُمیہ بن خلف کے غلام تھے ان کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کا سلسلہ لامتناہی تھا۔ ۲ حضرت عمار اور ان کی والدہ کو سخت اذیتیں دے کر شہید کیا گیا۔ ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا۔ ۳ ابو جہل نے ان کے اندام نہانی میں برچھی مار کر شہید کیا۔ عموماً عذاب کا یہ طریقہ تھا۔ کہ دوپہر کے وقت جلتے ہوئے سنگریزوں پر لٹا دیتے تھے اور سینوں پر گرم پتھر رکھ کر مارتے تھے۔ ۴ حضرت خباب کو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلے پیٹھ کے نیچے ہی ٹھنڈے ہو گئے بعض عورتوں کو دو مخالف جہتوں میں اونٹوں کو کھڑا کر کے ایک پاؤں ایک اونٹ سے باندھ کر دوسرا دوسرے اونٹ کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو دوڑایا جاتا تھا ہے۔ اور چیر ڈالا جاتا تھا۔ الغرض وہ تمام مظالم جو انسان کے وہم اور خیال میں آ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ خود جناب رسول کریمؐ کو ہمیشہ تکالیف دینے کی کوششیں کرتے رہے۔ ۵ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ابو جہل سے اور بھی دیگر بہت سے غلاموں کو خرید کر کے آزاد کر دیا۔ مگر پھر بھی یہ لوگ سختیوں سے بچ نہ سکتے تھے۔

Marfat.com

ابوجہل نے کٹھڑے لوک کیتے۔ کہندا آ کوئی متا پکاییئے جی
ساڈی پت جے کعبے وچ بت سارے کیویں اسیں باد کرائیے جی
کوئی اکھ دا زور نہیں خاک ساڈا ساک چاہیدا خوب کھاییئے جی
چپ رہن دا رہیا نہ وقت کوئی زور تاندا ذرا دکھاییئے جی

روز روز دی کلکلناں نہیں چنگی جھگڑا انت دا اج مکاییئے جی
بیو دادیاں جہناندے اسیں بندے کیویں اونہاں نوں مکھ پھراییئے جی
دین اپنا چھڈدے لوک جاندے ڈنکا بتاں دا پھیر وجاییئے جی
پھڑ کے سر دا مو ویاں مسلماں نوں لات[1] ہبل دی بھینٹ چڑھاییئے جی

بیان پُرجوش تقاریر سے عمر رضؓ ابن خطاب کو نبیؐ کے قتل کے لئے تیار کرنا

بڑا جوش و خروش مچایو نے وچ اک تھیں اک تقریر کر دے
سو اوٹھ انعام اعلان کردے جیہڑا نبی نوں زیر شمشیر کر دے
عمر[2] ابن خطاب سی اُٹھ ٹریا دام حرص دے لے وچ ہنوں اسیر کر دے
ادھی رات تھیں بعد نا آئی آئے نبیؐ بلند تکبیر کر دے
پڑھدے پاک رسول نماز آکے سجدے وچ پئے جان زیر کر دے
نال درد مخلوق دے قلب بھریا جاری اکھیاں تھیں آپ نیر کر دے
عمرؓ سوچدا کرم ایہہ ویکھ کے تے میرے فعل مینوں شرم گیر کر دے
چلے آپ نے لگیا مڑ پچھے آہٹ پا سوال بشیر کر دے
دنے رات کیویں عمرؓ ہیں تگ لگا کدے رب نہ تینوں حقیر کر دے
لیا رب سچا رسول اپنا۔ رب عمر نوں شاید امیر کر دے

دیئے کیویں متا اسلام تائیں کر کے مشورہ ایہہ تدبیر کر دے
عمر بڑا جوان سی وچہ مکے اوہنوں چک تنا پیر کر دے
کعبے وچہ جا چھپیا رات ویلے جتھے روشنی بدر منیر کر دے
عمرؓ سنبھل کے بیٹھیا تیغ لے کے قتل رب دا پاک فقیر کر دے
رو رو منگدے پئے دعا حضرت فرد آپ دے دل دلگیر کر دے
رب دا فضل کر جگ کنگال ہو یا دولت دین دی دے امیر کر دے
عمر آکھدا ایں نہیں مار سکیا۔ شاید دک سن منکر نکیر کر دے
کہندے کون ہیں عمرؓ جواب دتا تدوں آپ سن ایہہ تقریر کر دے
عمر کرے بیان ہیں ڈرہٹیا زخمی متاں دعا دا تیر کر دے
سرور پکڑیا اٹھ ہے توں سوہنا تینوں یار سچا دستگیر کر دے

---

[1] لات اور ہبل کعبہ کے دو بڑے بتوں کا نام تھا۔ [2] عمر ابن خطاب خاندانِ عدی کے بڑے نامی پہلوان تھے۔ بڑے بہادر اور غیور تھے۔ نقطۂ رس دماغ پایا تھا۔ آپ رسولِ کریمؐ کے دوسرے خلیفہ ہوئے آپ کے وقت میں اسلام ایک طرف چین اور دوسری طرف افریقہ کے شمالی کنارے تک پھیل گیا تھا۔ ایک انگریز مؤرخ لکھتا ہے۔ کہ اگر اسلام کو ایک عمر اور مل جاتا تو تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ آپ ایک جوشیلے جوان تھے۔ آپ کے اسلام لانے کے واقعات بڑے دلچسپ ہیں آپ (۴۰) چالیسویں مسلمان ہیں گویا ۳۹ آدمی آپ سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ آپ نبوت کے چھٹے سال یا ۶۱۵ء میں مسلمان ہوئے گویا چھ سال میں کل ۳۹ انسان ایمان لائے تھے۔

Marfat.com

متواتر جوش بھری تقریروں سے عمر کا جوش میں قتل رسول کریم صلعم کیلئے جانا اور اسلام لے آنا

اِکدن پھیر مِل ساریاں شور پایا ابوجہل پھر جوش دلاندا جے
مرد رہیا نہ اَج کوئی مکے ساڈوں اِک یتیم جھٹلاوندا جے
چھڈ دیئے ہزار خدا اپنے ساڈوں اک خدا جتلاوندا جے
اینہاں بتاں تھیں جگ وِچ ہے عزت ساڈا مرتبہ پیا گھٹاوندا جے
سُن کے ایس تقریر نوں عمر اُٹھیا۔ کہندا ہبل دی قسم میں کھاوندا جے
کھچ لئی تلوار میاں وِچوں عمر جوش وِچ کُد کے جاوندا جے
پُچھے عمر کیوں وسناایں وِچ غصے عمر آکھدا تیغ چمکاوندا جے
تینوں پتہ نہیں عمر نعیم کہندا مسلم بھین ای تیری بتلاوندا جے
سُن کے عمر نوں غضب دا وٹ چڑھیا ترت بھین دے گھرے نوں دھاوندا جے
دستک دتی جاں عمر نے بہن کنبی ترُت اوتھے خباب چھپ جاوندا جے
کہندا عمر اسلام ہے تُساں آندا دیکھو مزا میں خوب چکھاوندا جے
آئی بھین چھڈاں نوں فاطمہ رضؓ جد عمر اوہنوں وی مار گراوندا جے
ہویا عمر حیران ایہہ گل سُن کے طرف بھین نگاہ اوٹھاوندا جے
رہیا تکدا عمر حیران ہو کے جرأت دیکھ کے ہوش گنواندا جے
ہوویں متاں بے ادب توں بہن کہندی عمر تد دل یقین دلاوندا جے
عمر غسل کر سیتھ وِچ لیا فرقان[1]۔ نظر پاک کلام تے پاوندا جے
موقعہ ویکھ کے آئے خباب باہر عاشق نبی کجھ ہور سمجھاوندا جے

کہندا موئے قریش جہان اوتوں کعبہ جنہاں نے اُلٹیا جاوندا جے
جاہل اسیں نہ بُت ایہہ بنے جھوٹھے دیکھو فہر دی بات سناوندا جے
جینہوں ویکھیا کسے نہیں ہے کتھے آوے سمجھ ناں کی سکھلاوندا جے
ابی طالب دے اچھڈ وخیال ہن تے اوہ وی احمد نوں ہن سمجھاوندا جے
سر وڈھ کے ہتھے لے آوناں ہاں جھگڑا انت دا اج مکاوندا جے
مِلیا راہ وِچ اوہنوں نعیم مسلم۔ ویکھ عمر نوں اوہ گھبراوندا جے
اودس نبی دے چلیاں قتل نوں ہن جیہڑا ساڈے خدا جھٹلاوندا جے
سعد ہے بہنوئی جو عمر تیرا مدّت ہوئی اسلام لے آوندا جے
ہویا قہر جد عمر رضؓ دلیز چڑھدا سُنیا کوئی قرآن پڑھاوندا جے
سعد جھٹ چھپا کے ورق قرآن لوہا کھول کے بھیڑیلاوندا جے
اتنا آکھ کے پکڑیا سعد تائیں مار مار کے ہوش بُھلاوندا جے
کہندی اوتھے کے عمر توں مار چھڈیں ناں دی حق نہیں چھڈیا جاوندا جے
خون منہ تھیں وگدا عمر ڈھٹھا نیر اکھیاں دا رلدا جاوندا جے
کہندا دسو کلام اوہ میں ویکھاں جیہڑا قول خدا کہلاوندا جے
بہین کہے کر غسل تے دیاں تینوں الویں ستھ نہ کوئی لگاوندا جے
جیوں جیوں پڑھے کلام خدا والا تیوں تیوں تن اوہدا لرزہ کھاوندا جے
نور پاک کلام خدا دا الاظلمت دلے دی ترُت ہٹاوندا جے

[1] یہ اوراق سورہ طٰہٰ پر مشتمل تھا۔

Marfat.com

کتھے پاک رسولؐ نے عمر پچھے گھر ارقم[1] دا سعد بتلاوندا جے
بیٹھے ہوئے سی کجھ غریب مسلم۔ اکّی ویکھیا کون ایہہ آوندا جے
کہندا عمر ہے ہتھ تلوار ننگی ود جوش دے نال کھڑکاوندا جے
نیت ٹھیک دی کراں گے اسیں ورنی مزا اوس نوں نہیں چکھاوندا جے
نبی پچھدے آیا ہیں عمر کیویں عمر کنب کے عرض سناوندا جے
اللہ بڑا ہے نبی فرمایا سی۔ عمر چشم تھیں نیر وگاوندا جے
کلمہ پڑھ کے عمر پھر پرتدا اے مجلس وچہ کفار دی آوندا جے
کیہا عمر نے آن کے اوہناں تائیں سنو ہیں ایہہ خبر بتلاوندا جے
جھوٹھے بتاں دی کرو نہ تسیں پوجا۔ اللہ پاک نوں اوہ منواندا جے
جادو مار کے عقل گوا دِتی جادوگر اوہ بڑا کہلاوندا جے
چاروں طرف تھیں گھیر دے عمر تائیں عمر ہتھ دو چار وکھلاوندا جے

عمر دوڑ کے پہنچدا اُس تھاویں دستک دے کے در ہلاوندا جے
کھا کے خوف رسولؐ مقبول اگے جا ویکھیا حال سناوندا جے
حضرت حمزہؓ نے آکھیا آؤن دیہو ویکھاں کی کرتوت وکھلاوندا جے
کیہا نبی نے کو بلا اندر۔ کیویں ابن خطاب اج آوندا جے
آیا اج میں من خدا تائیں اوپر آپ ایمان لے آوندا جے
کر دے تدوں تکبیر بلند مسلم گونج نال پہاڑ ہل جاوندا جے
بیٹھے ہوئے سن خوشی اوڈیک اندر عمر ہور کجھ آن سناوندا جے
محمدؐ پاک رسول ہے حق بے جے اکو رب جو ٹھیک بتلاوندا جے
کہندے سن کے عمر وی ہویا پاگل لین گیا سی کی لے آوندا جے
مار والیس نوں متاں کجھ ہٹے جادو۔ پا واسطہ بتاندے ناوندا جے
نسّے چھڈ میدان غلام سرور عمرؓ جت کے کعبے نوں آوندا جے

بیان علانیہ نماز ادا کرنا کعبہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

عمرؓ ظاہرا پڑھی نماز کعبے ہویا ربّ دا اوچڑا نام مکّے
چرچا تھاؤں تھائیں ہویا دین والا۔ گیا چمک ہن نور اسلام مکّے
عتبہ[2] اِک دن گلے وچہ پا چادر نال نبی سی سخت کلام مکّے
ایسے طرح بیداد نت کرن ظالم ایہہ پیا آپ وانیک انجام مکّے

پڑھن ظاہرا لگے قرآن مسلم دیندے حق دا پھرن پیغام مکّے
دشمن زور تراں سب لان لگے کردے ظلم اوہ صبح تے شام مکّے
لیا آن چھڈا صدیق اکبر نہیں تے ہوندا کم تمام مکّے
صبر ویکھ کے سرور مومناں دا پھرن بھڑکدے خاص تے عام مکّے

[1] ارقم کا مکان پہاڑ کی ترائی میں تھا۔ ان دنوں یہاں ہی مسلمان چھپ کر رسولِ کریمؐ سے قرآن پڑھتے اور نمازیں ادا کر جاتے تھے۔

[2] عتبہ بن مطیحہ نے ایک دن ابوجہل کا اشارہ پا کر حرم کی طرف جاتے ہوئے رسولِ کریمؐ کے گلے میں چادر ڈال کر اس قدر زور سے بل دیا کہ قریب تھا کہ آپ کا کام تمام ہو جاتا کہ اتنے میں ابوبکر صدیقؓ آپہنچے اور آپ نے یہ کہہ کر چھڑایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ۔ کیا تم اس لئے ایک شخص کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

Marfat.com

بیان حضرت عمرؓ اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے اسلام پر اہل مکہ کا جوش

حمزہؓ۔ عمرؓ ایمان جدوں آئے مکّے والڑے ہوئے سب دے تاک ہے سن
پھر دے ہو حیران وچہ شہر مکّے اوڈے اوہناندے موہاں تھیں رنگ ہے سن

اٹھے ہوئے سن وچہ خصومتاندے بچھو وانگ کر یندے ڈنگ ہے سن
نال دردے پئے کراہن مسلم ظالم وندے اوہناندے انگ ہے سن

تھال نہیں سی جان بچاں والا اوتے زمین دے ہوئے اوہ تنگ ہے سن
اوپر رُخ محبوب رسول اللہ جاناں والدے وانگ پتنگ ہے سن

رحمت کل جہاناں تے کرن والے دُکھی دسدے پالدے سنگ ہے سن
دکھو دکھرے ظلم پئے کرن ظالم پھرن ستو ہدے دکھاندے ڈھنگ ہیسن

رگڑے کھا کے چمکدے نت مومن لہندے نال مصیبتاں لہ تنگ ہیسن
صبر نال پئے دکھ اوٹھان سرور جیہڑے نبی دے خاص ملنگ ہیسن

تنگ آنا مصیبتوں سے مومنوں کا اور عرض کرنا رسول اللہؐ سے واجازت ہجرت[۱] حبش کی

کیتی عرض جا مومناں نبیؐ اگے دے او حکم تے دیس ہُن چھوڑ دیئے
حب وطن تے ساک قبیلیاں دی ایس دُکھ نوں دیکھ کے توڑ دیئے

جھلے بہت جے دکھڑے نبیؐ کہندے کیوں تساں نوں اسی ہُن ہوڑ دیئے
سکھ چھڈ پئے سب جہان والے راہ حق تھیں مکھ نہ موڑ دیئے

جاؤ حبش دے دیس نوں کرو ہجرت سبھے چھڈ پئے دین نہ چھوڑ دیئے
سُنیا بادشاہ نیک ہے اوس تھاویں ناطہ ہُن قریش دا توڑ دیئے

تسیں کرو تبلیغ اسلام والی دُنیا اج پئی حق نوں لوڑدی اے
کر کے پاک تبلیغ ہن بندیاں دا رشتہ حق دے نال مُڑ جوڑ دیئے

کیتی مومناں ایہہ صلاح سُن کے چلو دیس دی حُب نوں چھوڑ دیئے
نال نیک اعمال تے خلق سرور مکھ غیر خدا تھیں موڑ دیئے

حبش کی ہجرت اور قریشیوں کا وفد دربار نجاشی[۲] میں جانا

سُن کے حکم رسول کریمؐ والا گئے حبش ول کجھ اوقات والے
چوری نکل دے چھڈ گھر بار تاہیں پچھے گئے سُن لات منات والے

---

۱ ہجرت حبش نبوت کے پانچویں سال یا ۶۱۴ء کا واقعہ ہے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریباً پچاس سے اوپر انسانوں کا جتھا تھا۔ جنہوں نے چار پانچ سال سے سختیاں برداشت کر کے بھی اسلام کو نہ چھوڑا تھا۔ ۲ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو کیلے دشمنوں کے اندر رہنے سے بھی نہ گھبراتے تھے مگر اپنے صحابہ کی تکلیفوں اور ایذاؤں کو آپ نے دن بدن ترقی پر دیکھا تو آپ نے مشورہ دیا کہ تم سرزمین حبش کی جانب نکل جاؤ۔ وہاں ایک بادشاہ ہے جسکے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا تم اس وقت تک وہاں ٹھیرو جبتک اللہ تعالیٰ ان مصائب سے تم کو نجات دے اس وقت حبش کا بادشاہ نجاشی کے نام سے مشہور تھا جس کا اصل نام اصحمہ تھا اور وہ عیسائی تھا۔

جاندے ملے جہاز دو مومناں نوں چڑھے اوہناں تے صوم صلوٰۃ والے
وڈّن انگلاں آن کے وچہ مکّے کرن مشورے ہبل تے لات والے
گئے آدمی اوہناں دے حبش اندر لے کے بہت سامان سوغات والے
کہندے شاہ نوں کجھ غلام ساڈے دشمن ہوئے انجیل تورات والے
دِتیں شاہ پھڑا اوہ چور ساڈے پنڈے اسی ہاں لات منات والے
پچھے شاہ کیوں نسّے ہو چھڈ مکّہ دیہو جلد جواب اِس بات والے

لگا داؤ نہ مشرکاں ظالماں دا اُپر تے پشاں شکار دی گھات والے
وفا بھیجدے فیر صلاح کر کے ہیسن عرب وِچہ اُچڑی ذات والے
ملے جا عیسائیاں راہباں نوں کیتے ڈھنگ شاہ دی ملاقات والے
آئے نس حضور اوہ حبش اندر دشمن ہوئے اساڈڑی ذات والے
کیتا طلب نجاشی نے مومناں نوں ہوئے پیش جاں نیک صفات والے
جعفر[1] اُٹھ کے دِتا جواب سر در نال بڑے کلمات جذبات والے[2]

دربار نجاشی میں جعفرؓ بن ابی طالب کی تقریر

شاہا اسیں کُجھ بڑے لوک سارے بڑا اساں نے پاپ کمایا سی
سدا جنگ تکرار سی کار ساڈی بھائی بند دا خون وگایا سی
بُت پوجدے مار دے لڑکیاں نوں بھیڑا راہ شیطان وکھایا سی
ایسے حال تے وچہ بدکاریاں دے نبی اساں ول حق لے آیا سی
اساں منیاں اوس رسولؐ تائیں شاہا ایہناں نوں نہیں ستایا سی
دِتا دیس چھڈا مصیبتاں نے سُنیاں ایس تھاں عدل دلایا سی
سُنیا شاہ جاں حال ایہہ درد والا اوہدا رحم نے دل نرمایا سی
دُوجے دن قریشیاں فیر مُڑ کے اِک پھند فریب لگایا سی

چوری ڈاکیاں وِچہ ہمیش رہندے لکھاں جھنبیاں نفس مار مُکایا سی
اسیں مست وِچہ شغل شراب دے جو اساں نوں بہت رجھایا سی
کوئی بدی جہان تے نہیں شاہا جہنوں ہتھ نہ اساں لگایا سی
دِتا اوس نے پتہ خدا والا بھیڑے کم تھیں اوس ڈرایا سی
ویری بنے ایہہ ساڈڑے ایس گلوں بڑا دُکھ تے رنج پہنچایا سی
عادل بادشاہ توں جہان اندر تیرے عدل نوں رب وڈیایا سی
وسو تُسیں آباد دلشاد ہو کے کارن مومناں حکم سُنایا سی
دشمن ہین ایہہ شاہ عیسائیاں دے بڑا جوش خروش وکھلایا سی

[1] حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی تھے۔

[2] دوسرے دن وفد قریش نے پادریوں کے ساتھ مل کر پھر بادشاہ کو اس طرح بھڑکایا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو بھی نہیں مانتے اس پر حضرت جعفرؓ نے جب قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی نے کہا کہ حضرت عیسےؑ کو یہ خدا کا برگزیدہ رسول مانتے ہیں۔ خدا نہیں مانتے تو اس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ عیسےؑ اس سے جو مسلمانوں نے بتلایا اس تنکے سے بھی زیادہ نہیں۔ نجاشی کی اس بات پر اگرچہ پادری برہم ہوئے مگر بادشاہ نے مسلمانوں کو آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ قریش کے سفیر ناکام آئے۔ قریش کے سفیروں میں سے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص تھے ؂

Marfat.com

مُسلم شاہ پھر طلب دربار کیتے پچھے جو الزام لگایا سی
کہندے اسیں ہاں مندے نبی عیسیٰؑ اللہ پاک نے جویں فرمایا سی
کہیا شاہ نے تُسیں ہو ٹھیک کہندے ایویں لوکاں نے وہمل وچھایا سی
وستو تُسیں آرام تھیں ایس تھاویں جاؤ حکم ایہہ اوس سنایا سی
پَیتے ہوئے آس قریش سارے مکّے آن کے شور مچایا سی
یاراں سہن ایہہ حبش وچہ جان والے جنہاں ویس نوں پھیڈ وکھایا سی
پنجواں درہاسی آپ نوں نبی ہویاں جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا سی
دوجے ورہے پھر گئے کجھ ہور مومن جا حبش دا دیس وسایا سی
پئے تے کجھ سی اوہناں تھیں طرف مکے ایہہ پہنچیاں ولیں بنا یا سی
اک بات عجیب ایہہ نظر آوے گئی عقل تے ہوش چکرایا سی
سہندے سختیاں ظلم تھیں وچہ مکے مزہ دکھاں وچہ اوہناں نوں آیا سی

جعفر پڑھی تد اُوٹھ کے بسم اللہ نال کجھ قرآن سنایا سی
عیسیٰؑ پاک انسان ہے رب والا راہ حق جس کدی دکھایا سی
اسی تھیں ودھ نہیں فرادی کہے عیسیٰ گکھ کاہ دا اوس ادھٹایا سی
ٹُٹ گیا اوہ جال فریب والا جیہڑا آن قریش وچھایا سی
کیتا جوش خروش پھر ظالماں نے بڑا مومناں رنج ادھٹایا سی
عبدالرحمٰن بن عوف دے نال عثمان ہور جنہاں تے رب دا سایہ سی
سکھی حبش وچہ وسدے ہین بھائی جدوں مومناں پتہ ایہہ پایا سی
کُل اک سو اک سی گئے مسلم ذکر پاک حدیث وچہ آیا سی
پندرہ سال کجھ رہے سن حبش اندر ہجری ست وچہ نبی بلایا سی
دولتمند ہی گئے سن حبش اندر پیر کسے غریب نہیں چایا سی
اللہ والیاں دکھاں وچہ نال سردار استقلال تے صبر دکھلایا سی

شور تحقیر نبی کریم صلعم اور واقعہ معراج نبویؐ

اِک روز وچہ حرم دے مل بیٹھے بڑا شان ہر اک سردار دا اے
کہندے نبی نے بڑا فساد پایا۔ اثر جاوندا پیا وقار دا اے
اُہدا اثر تے اساں نہیں خاک ڈٹھا۔ حرم وچہ کی خوف اغیار دا اے
نس گئے تے کجھ تے حبش اندر۔ باقی رہیاں تے دُکھ آزار دا اے
بُڈھا ہویا محمدؐ ہے تساں اندر بھیڑا حال اوہدے کار و بار دا اے
اوہدی زندگی تک نے ایہہ کھیڈاں پھول جو ہکم اوہدے رُزگار دا اے

غنڈے آن کے شور مچان لگے غصّہ حد تھیں ودھ کفار دا اے
سُن کے نال غرور سردار آکھن چھڈو ذکر ایہہ رنج بیکار دا اے
ساتھی اوس دے ہوئے ذلیل سارے جلوہ بناندی ایہہ چمکار دا اے
کدی فکر وچہ جوش ایہہ دسدے او۔ ورنہ بند کل جدھی گفتار دا اے
زندہ اج تک نہیں فرزند اوہدا اجھگٹا جھویا انسان بیکار دا اے
اوہ تے ہے آ اُترا[1] فکر کاہدی ساتھی کسے ناہیں رشتے دار دا اے

---

[1] آوترہ پنجابی میں اُس کو کہتے ہیں۔ جس کے اولاد نرینہ نہ ہو۔ مغروران کفار نے جب یہ تحقیر آمیز کلمات کہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا۔ اسی وقت سورہ کوثر نازل ہوئی ؎

Marfat.com

گلاں کیتیاں نال غرور او ہناں سنیا حال جاں نبی گفتار دا اے
سورۃ کوثر[۱] تد ہوئی نزول اُس دم الحمد کرے غم دُور دلدار دا اے
جلوہ اک کلام خدا والا۔ دعوے لئے قادری رب غفار دا اے
دسو تسیں[۲] بنا کے اک سورۃ لے کے مشورہ کل اغیار دا اے
چھوٹی ایہہ سورۃ جدوں ہوئی نازل دعویٰ پیش ہویا کردگار دا اے
سورہ ٹنگی ایہہ سبعہ معلقہ[۳] تے گویا رب خود آپ للکار دا اے
گھوڑے فکر دے تھک گئے دوڑ اندر ہوش اُڈیا ہر ہوشیار دا اے
کر کے غور تے فکر اوہ تھکیا جاں کہندا عرب کل ایس تھیں ہار دا اے
سوچے بشر کجھ ذرا تے غور کر کے کیہڑی گل اوہ سوچ وچار دا اے
دوجا وہم دا پورا جواب ہے سی جیہڑا وہم کفار مردار دا اے

عمر آپ دی سال سی اٹھتالی[۴]۔ اندر قلب ہجوم افکار دا اے
ایس سورۃ دے دو ظہور ہیسن مخزن ایہہ اک بڑے اسرار دا اے
کہندا وچہ قرآن ہے پاک اللہ۔ شک میرے جے قول اقرار دا اے
کر سکو گے تسیں نہیں کر سکدے ڈرو تاں ڈاہڈا شعلہ نار دا اے
عربی بڑے ادیب فصیح شاعر جیہڑا اجی شعر اشعار دا اے
شاعر دیکھدے آن کے عرب والے تن آئتاں نور ابصار دا اے
آندا ڈھونڈھ کے اوہناں نے اک شاعر واقف بڑا جو شعر اشعار دا اے
ایہہ تے نہیں کلام انساں والا آنا لکھ کے چپ سدھار دا اے
ایہہ سی فیض کثیر دی پیشگوئی وعدہ اتے قانون ستار دا اے
دتی اساں ہے خیر کثیر تینوں رب نال تحقیق پکار دا اے

[۱] سورۃ کوثر پارہ ۳۰ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ ترجمہ ہم نے تجھے خیر کثیر عطا کیا ہے۔ پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن ہی ایسا ہوگا۔ کہ اس کا نام لیوا کوئی نہ رہے گا۔ غور کر کے دیکھا جائے۔ تو کونسی دینی۔ دنیوی زمینی۔ آسمانی نعمت اور برکت ہے۔ جو آپ کو نہیں دی گئی۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں عطا نہیں ہوئی۔ طاقت سلطنت۔ اُمت جماعت عزت۔ نیکنامی شرافت تہذیب اخلاق فاضلہ معرفت کاملہ علم حکمت نور ایمان اولاد روحانی اولیائے اُمت قرآن جیسی کتاب کونسی نعمت ہے جو انسان کو مل سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کو بہتر سے بہتر رنگ میں نہ عطا ہوئی پس حکم ہوتا ہے۔ کہ نماز رب کے لئے پڑھو اور قربانی اپنے لئے کرو تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ دونوں کو بیان فرمایا تیرے دشمنوں کی کوششوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اُن کا نام لیوا دنیا میں باقی نہ رہیگا

[۲] وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝

پارہ اوّل رکوع ۳ ترجمہ :- اور اگر تم کو اس میں شک ہے۔ جو کچھ اتارا ہم نے بندے اپنے پر تو اس کی مثال ایک سورۃ لے آؤ اور اپنے گواہوں کو اکٹھا کر لو۔ اگر تم سچے ہو پھر اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن۔ انسان اور پتھر ہیں اور جو تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے یہ خداوند رب العالمین کا چیلنج تمام دنیا کے عقلمندوں کے سامنے تیرہ سو ستر برس پہلے موجود ہے پہلے جھٹلانے والوں نے بڑے طریقے اختیار کئے مگر خدا کی اس للکار کے سامنے کوئی مرد میدان آج تک نہ نکلا۔ سبعہ معلقہ وہ سات قصیدے عربی زبان کے تھے جو کعبہ کے دروازے پر مختلف اوقات میں آویزاں کئے گئے تھے۔ کہ جن میں شاعران عرب کا یہ دعویٰ تھا کہ ہمارے کلام سے بڑھ کر کوئی شاعری نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

تُسیں کرو قربانیاں فضل منگو کرو عمل نہیں شوق گفتار دا اے
رہنا نام نشان نہیں دُشمناں دا ایہہ قول سچے کردگار دا اے

کوئی ویکھ لے اج دھیان کر کے کیڈا نام رسول مُختار دا اے
اتنی نوّے کروڑ فرزند نبوی لکھیا اج اے کل اخبار دا اے

اگلا حال نہ آوے خیال اندر ایتھے وہم انسان دا ہار دا اے
جھکدے شاہاں دے سر نے جدے اوپر اوہا در رسول مختار دا اے

وچہ غماں دی رات رسول تائیں جلوہ وسیا ربّ انوار دا اے
جینہوں کہن معراج[1] اسلام والے۔ شان اُچڑا میری سرکار دا اے

راتوں رات لے گیا اوہ پاک اللہ۔ والی کل جو بھید اسرار دا اے
مسجد اقصٰی تاں مسجد حرام[2] ولوں فضل اپنا جدھے نے یار دا اے

حق ہین وہ کُل بیان سارے قول سچ حدیث اخبار دا اے
ہویاں پست بلندیاں نبی اگے کیتا سیر فردوس گُلزار دا اے

نیڑے ربّ دے ہوئے اوہ انبیا تھیں پڑھ رہیا اک وِچار دا اے
اوتھے بند پرواز جبرئیل دی اے ظالم بشر کی سوچ وچار دا اے

جھگڑے پاوندے رُوح[3] تے جسم والے پتہ نہیں بُراق سوار دا اے
رُوح نال دی جسم لطیف ہوندا مجمع نبی تے کُل انوار دا اے

دِتی ربّ تسکین رسُول تائیں جیہا کم اک خاص غمخوار دا اے
اگلے پچھلے سب نبی عروج ویکھے گُوڑھا بھید ایہہ ربّ دے پیار دا اے

کھاں راز نیاز لوں کی ایتھے کم ایہہ کسے نیکو کار دا اے
تیرے بھید نے بڑے خداوندا۔ کوتہ فہم سرور او گنہار دا اے

ابی لہب کی مخالفت ایّام حج میں

سہکے سختیاں دین نہ چھڈیو نے تھک گئے قُریش برباد کر کے
ہوئے نال ایمان آباد مسلم۔ گھر بار تے وطن برباد کر کے

[1] معراج وہ مشہور واقعہ ہے جو آج تک احادیث اور روایات صحیحہ میں مرقوم ہے [2] سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝ پارہ پندرہ شروع ترجمہ وہ ذات پاک ہے۔ جو ایک رات میں اپنے بندے کو پاک مسجد سے دُور کی مسجد تک لے گیا۔ یعنی مسجد حرام یعنی مکہ سے بیت المقدس تک) جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے۔ تاکہ ہم اس کو کچھ نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ [3] معراج نبویؐ میں صحابہ کے وقت سے دو گروہ چلے آتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ روحانی معراج مانتا آیا ہے۔ اور ایک جسمانی اسی اختلاف سے لوگ اکثر معراج کی حقیقت سے دُور چلے گئے۔ یہ فرقہ وارانہ کے جھگڑے ہیں جناب رسُول کریمؐ کو معراج ہوا اور وہ سچ ہے ۔

Marfat.com

کیتی ترک کلام سن مشرکاں نے مل دلاں نوں سخت فولاد کرکے
چاروں طرف تھیں حج نوں لوک آون نبی بہندے سی تیار کرکے
جھوٹھا آکھدا پاک رسول تائیں جادوگر کہے کفر الحاد کرکے
کدے رو کے کرے بیان ظالم نال حسرتاں قلب ناشاد کرکے
کرو تسیں دھیان نہ سنو گلاں۔ کہندا ایں جے بہت فریاد کرکے
نبی کرن تبلیغ اسلام والی لوکی کہن خیال آزاد کرکے
گلاں سوہنیاں چنگیاں تیریاں نے کریئے اسیں کی تیری امداد کرکے

اللہ والیاں تھیں مکھ موڑ لیو نے بھیڑے کفر نوں ننگ بنیاد کرکے
ابی لہب رسول دے نال پھردا خوب مکر تھیں قلب آباد کرکے
کدی کہے مجنون جے یہہ پاگل۔ آیا ہوش تے فکر برباد کرکے
والی کعبہ دے اسیں تے پت ساڈا نال بتاندے پھرے عناد کرکے
پھردا مکر دے جال پھیلاوندا اوہ روے خوب بیان روداد کرکے
تیری قوم جھٹلاوندی ہے تینوں کیوں بیٹھے اسیں استاد کرکے
نبی پاک سن کوششاں رندا کرنے سرور چھڈدے ختم میعاد کرکے

معجزات طلب کرنا سرداران قریش کا اور جواب خداوند عالم

دعوے جدوں قرآن دا پیش ہویا دسو ایسدی مثل بنا سارے
نادر پاک کلام خدا والا گلاں وسدا شان دکھلا سارے
کہندے ہو اکٹھے نبی تائیں اک روز سردار سن آ سارے
چشمہ دے وگا زمین وچوں نالے باغ درخت اوگا سارے
ٹکڑے یا آسمان نوں کردسیں اوپر ساندے اوہ سٹا سارے
ساڈے سامنے چڑھ آسمان اوپر لے آ احکام لکھوا سارے

سارے جن تے انس صلاح کرکے اِکی دوجے نوں ساتھ ملا سارے
نہیں سنیا ظالماں وس تائیں دتے راز سب کھول خدا سارے
اسیں من نہیں سکدے نبی تینوں سانوں دے اعجاز وکھا سارے
جنہاں وچہ انگور کھجور ہوون ہور پھل وکھا لگا سارے
سنے رب فرشتیاں نوریاں نوں لے آ بلا وکھا سارے
من لاں گے اسی رسول تینوں وس رب تھیں کم کروا سارے

ل وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ط وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ط قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ پارہ ۱۵ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ - ترجمہ اور کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ یہاں تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ بہادے یا تیرے انگوروں کھجوروں کا باغ ہو پھر تو اس کے اندر خوب نہریں بہا یا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادے یا تو اللہ اور فرشتوں کو سامنے لایا تیرا گھر ہو سونے کا یا تو چڑھ جائے آسمان پر اور ہم تیرے چڑھنے کو نہیں مانیں گے یہاں تک کہ لے آوے ہم پر کتاب جسے ہم پڑھ لیں۔ کہہ دو میرا رب پاک ہے میں صرف ایک انسان رسول ہوں۔ گویا بشر رسول کا یہ کام نہیں ۔

ربّ آکھدا اکھو حبیب میرے دے ایہناں نوں راز سمجھا میاں
ایہہ بشر رسولؐ دے کم ناہیں بھلے تسیں ہو ہوش گنوا سارے

پاک ذات ہے میرے خدا والی کیتے جس نے فضل عطا سارے
سرورِ نبیؐ نے جدوں جواب دتا ظالم گئے سب سر نکا سارے

اہل مکہ[۱] کا وفد ابی طالب کے پاس جانا اور اُن کا رسولِ کریم[۲] سے خطاب

روشن نال اسلام جو دل ہوندا مٹے نور نہ اوہدا پامال ہو کے
کھٹے ہو کے مشرکاں غور کیتا۔ پکّا عہد ہویا قیل قال ہو کے
ہوئی حد اُہن روک بھتیجڑے نوں اسیں آئے ہاں بہت بے حال ہو کے
دیوے بتاں نوں گالیاں پُت تیرا تسیں ہاشمی سُنو خوش حال ہو کے
نت آکھدے رہے ہاں اسیں تینوں رہیوں چپ توں مست خیال ہو کے
دھمکی جان نہ کریں خیال دوجا گھیر لئی گا جنگ وبال ہو کے
ابی طالب ایہہ سُن خاموش رہندے لوکی ٹرندے نے پُرملال ہو کے
آئے لوک سی کل قبیلیاں دے بیٹا سوچ توں وی نیک فال ہو کے
رحم کریں ہن ہڈیاں میریاں تے تیرے جھگڑے فکر جنجال ہو کے
اُتنا بھار پا جیہڑا اسیں چک لیواں مر مٹاں نہ میں پامال ہو کے
چاچا نبی دا چاچا سی اوہ چاچا۔ الفت رہی سی جد ہی کمال ہو کے

جرأت ویکھ کے مومناں صادقاں دی کُفر اُٹھیا وانگ اوبال ہو کے
ابی طالب دے کول کجھ لوک جاندے کہندے جا اوہ جوش وچہ لال ہو کے
ایکے ساڈے جو الڑے کراُس نوں نہیں تے آئے ہُن سامنے نال ہو کے
اسیں ویکھدے رہے ہاں کِھ تیرا دن دان گذرے کئی سال ہو کے
اج فیصلا ایہہ آخیر دا ای رہ سکدا نہیں توں ڈھال ہو کے
غیرت بناندی کل گنوا بیٹھوں گالی دیوندا ہاشمی بال ہو کے
گئے اوہ تے سدّیا نبی تائیں کہندا آپ نوں بہت نڈھال ہو کے
کٹھے ہوئے نی ایہہ مقابلے نوں کی کراں گا میں رکھوال ہو کے
اڑن جوگ نہیں کل قبیلیاں تھیں چھڈ ضد نے رہ خوشحال ہو کے
سُنی چاچے دی گل تے نبی سچے بھرے اتھرو رنج دیناں ہو کے
آج ہو مجبور اوہ آکھدا اے چھڈ سروریا ضد رہ ضنال ہو کے

۱؎ یہ وفد جس میں ابوجہل اور بڑے بڑے سردار مکہ تھے۔

۲؎ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بتوں کو گالیاں نہیں دیتے تھے۔ یہ ان کا بہتان تھا۔ بلکہ قرآن میں ہے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ سورۃ انعام پارہ ۷، رکوع ۱۳ - ترجمہ :- اور اُن کو گالی نہ دو - جن کو یہ اللہ کے سوائے پکارتے ہیں۔ اس احکام الٰہی کے مطابق کبھی کسی مسلمانوں نے کسی کے معبود کو بُرا نہیں کہا۔ چہ جائیکہ رسولِ کریم صلعم خود کسی کے بُت کو گالیاں دیتے۔

Marfat.com

بیانِ رسُولِ کریمؐ کا جواب ابی طالب سے دوبارہ وفد کا عمارہ بن ولید کو لانا ابی طالب کا جواب بنی ہاشم سے تمام قبائل کی علیحدگی

کیتا غور ایہہ نبیؐ کریم اُس دم چاچا اج میرا پریشان ہویا
اوکھا ایس نوں سخت جواب دینا اہدا مجھ تے بڑا احسان ہویا
ساتھی بھاویں نہیں کوئی جہان اندر رب پاک سچا نگہبان ہویا
چھڈ سکدا راہ نہیں حق دا میں گرچہ جگ سارا قہروان ہویا
سُورج دین وچہ سجڑے ہتھ میرے کائنات دا جو سامان ہویا
میرے واسطے دُکھڑے جھل ناہیں مینوں رب دے اہو فرمان ہویا
آندا نہیں ایمان سی ابی طالب تاں وی بہت اس دم پشیمان ہویا
کہندا روک کے پاک رسُول تائیں تیرا جان نہیں پُت آسان ہویا
جا کر جو کجھ تیرا جی چاہے صدقے تدھ توں میں قربان ہویا
دھمکی اونہاندی گئی بیکار ساری اوتھے ہور پھر ایہہ سامان ہویا
ایہہ لے پُت بنا توں ابی طالب ساڈے وچہ تیرا وڈا شان ہویا
بدلے ایس دے اوس نوں دے سانوں دشمن اساندا جو نادان ہویا
تساں گل ایہہ بڑی عجیب کیتی جنہوں سُن کے میں حیران ہویا

ہوئی لڑن نوں قوم تیار ساری ایسے واسطے ہے حیران ہویا
ایہہ پر بہت احسان نے رب والے جیہڑا مالک زمین آسمان ہویا
کہندے اٹھ دھرکے وچہ اکھاں چاچا بڑا بلند طوفان ہویا
غالب کریگا مجھ نوں پاک اللہ یا میں کوششاں وچہ قربان ہویا
کھیسے ہتھ وچہ دین اوہ چن میرے اوکھا تاں وی مکھ پھران ہویا
اے لے چلیا چھڈ میں حق تیرے ہی بھاویں لوں جے بہت حیران ہویا
کھادا ہویا سی دل اخلاق نبوی جانا آپ دا وانگ مرجان ہویا
چھڈ سکدا بھتیجا نہیں مینوں بھاویں ویری ہے جگ جہان ہویا
ابوجہل تے ساریاں مشرکاں دا سُن خبر ایہہ جی حیران ہویا
لے آئے عمارہ ولید دے نوں سوہنا بہت سی جیہڑا جوان ہویا
تابع داری اے جناں ساڈیاں دا سوہنا دس تھیں ودھ جوان ہویا
ویری بتاں دا مار مکا دیئے مشکل کم ایہہ بڑا آسان ہویا
دیاں اپنا پُت کھاونے نوں پالاں تساں دا میں نادان ہویا

ع۱ جناب رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت کا سخت امتحان تھا۔ دُنیاوی طاقت و حمایت جاری تھی۔ جواب میں کیتے مختصر جملے ارشاد فرمائے۔ گویا انسانی ہستی کے لوازمات ضروریہ کو خدا کی پرستش اور توحید کے مقابلے میں تمام کائنات کے سامان چھوڑ سکتا ہوں اللہ اللہ کس قدر جوشِ توحید کا قلب مطہر میں ہے ؎

ایہہ ہو نہیں سکدا کدی میتھوں بڑا عجب ایہہ طرز بیان ہویا ۔ کی سوچ کے تساں ایہہ گل کیتی کراں میں تے بڑا انجان ہویا
ابی طالب دا ایہہ جواب سن کے ہر اک مشرک پریشان ہویا ۔ سارے ہاشمی سنے ابی طالب کٹھا جدوں سارا خاندان ہویا
کہندا کرو محمدؐ دی طرفداری کھڑا بہت جے ہن طوفان ہویا ۔ ابی لہب نہ آیا سی اوس تھاویں باقی گل دا عہد پیمان ہویا
حیرت آوندی ویکھ کے ایہہ گلاں کیویں انہاں نوں ایہہ ایمان ہویا ۔ بندے مننا نلے ہاشمی سب ہے سن حمزہ[1] صرف اک ہی مسلمان ہویا
موہ لیا سی نبی نے ساریاں نوں جدے خُلق دا اوچا شان ہویا ۔ سرور نبیؐ دے خلق عظیم والا کرو چہ ہے پاک قرآن ہویا

بیان قریش کا وفد بارگاہِ نبویؐ میں

ٹٹی آس تے گئے نراس ہو کے بیٹھ مشورہ کل بے پیر کردے ۔ سوچ فکر تے غور تحقیق کر کے نویں نال صلاح تدبیر کردے
زن۔ زر۔ زمین نے لوک کہندے دنیا داراں نوں ہین اسیر کردے ۔ دیہوا ایہناں دا طمع رسول تائیں مل کے فیصلہ کل مشیر کردے
عتبہ ربیعہ دے پت نوں بھیجیو نے راضی رہیا پاک بشیر کردے ۔ کہندا آ رسولؐ مقبول تائیں بھائی اسی ہاں تیری توقیر کردے
سو ہے خلق تے ہیں اخلاق والا تیرے قول نے بہت تاثیر کردے ۔ چھڈ دیہہ پچھا بتاں ساڈیاں دا۔ تیری ایس نہیں ہن تحقیر کردے
خواہش مال دی ہے تے منگ موہنوں کٹھا اسیں جاں مال کثیر کردے ۔ آنا دیاں گے مال منال تینوں جہیڑا بڑا ایہہ کبیر کردے
جے کر چاٹ ہے دے لئے چہ حسن والی اوہدی ایہہ ہاں اسی تدبیر کردے ۔ چن لے توں حسن دی کان وچوں حاضر گل ہاں بدمنیر کردے
شاہی چاہیں تے ہے منظور سانوں فخر ایہدا اسیں حقیر کردے ۔ تینوں بادشاہ اسی بناونے ہاں جنہوں چاہیں توں آپ دے زیر کردے
دیئے جگ دے گل انعام تینوں[2] بند مٹھاں نوں مار نے تیر کردے ۔ چھڈ ضد تے من لے گل سرور تینوں اسی دلگیر نہیں دیر کردے

بیان جواب دینا عتبہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

سن کے عتبہ دی گل رسول اللہ پڑھ کے پاک قرآن خطاب کیتا ۔ بھائی نیچ خیال تساڈڑے نے پیدا نفس اندر اضطراب کیتا

[1] حضرت حمزہ صرف اُس وقت تک بنی ہاشم میں مسلمان ہوئے تھے۔ مگر آنحضرت کے اخلاق حمیدہ سے تمام بنی ہاشم آپ کے گرویدہ تھے [2] عورت روپیہ اور حکومت تین ہی چیزیں دنیاوی ترقیات کا انتہائی مقام ہیں۔ اگر رسول کریم صلعم کو ان اُمور کی ضرورت ہوتی تو آپ کے لئے اس سے بہتر کون سا موقع ہو سکتا تھا۔ عمائدِ قریش کی سمجھ میں یہی تین امور محرک ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اپنے معبودوں کی حمایت میں مہیا کر دیں۔ (باقی ماندہ صفحہ ۶۴)

Marfat.com

زن زر۔ زمین محبوب کرکے تُساں ہوردا ہور حساب کیتا
ساڈوں رب بشیر نذیر کرکے پیدا جگ دا نیک اسباب کیتا
سوچ سکدے تُسیں نہیں غور کردے غافل ہوئے تے مست شراب کیتا
کرکے کوششاں اجے نہیں تھکدے او ذرا شرم نہیں تُساں حجاب کیتا
سُنو ایہہ پیغام خدا والا نبی اساں نوں آپ جناب کیتا
تُساں مِیناں حق نہیں ویکھ لینا ایہو فیصلہ پاک جناب کیتا
گلاں سُن ایہہ عتبہ نوں جوش آیا اوس نوں غصے نے بڑا بے تاب کیتا
دسے بڑی مزاج تیمم ہو کے آکڑ نال جے اوس خطاب کیتا
چھڈو ہاشمی کُل قبیلڑے نوں جنہاں رُتباں دا نہیں آداب کیتا

نالے من کے رب مخلوق تائیں مال دین دا تُساں خراب کیتا
منوں رب نوں سکھ آرام ملسی نہیں تے تُساں تلاش عذاب کیتا
سِفلی خواہشاں ہوش برباد کیتی موٹی عقل دا تُساں لے آپ کیتا
دولت مال دی کچھ نہیں ولے اندر اُلفت خلق دی قلب شاداب کیتا
اندر دوہاں جہاندے سکھ ملسی کدی تُساں جے ادب آداب کیتا
تُسیں رہو برباد جہان اندر۔ ساڈوں رب سچے کامیاب کیتا
آیا پرت کے ول قبیلیا ندے کہندا نبی نے کم خراب کیتا
بنی ہاشمی اوس نوں چکدے نے کم جوڑ ہے کُل احباب کیتا
بائی کاٹ ہُن کرو تمام مل کے سرور او ہناں ہے جگ کباب کیتا

بیان مشورہ اہل مکہ بابت علیحدگی بنی ہاشم

کٹھے ہوئے قبیلڑے فیر سارے ٹھیکیدار سن جو بُرائیاں دے
لین دین تے میل سب بند کریئے بن جایئے وانگ قصائیاں دے
خارج کرو کُل ہاشمی طے ہویا پکھن مرنے ایہہ بے پرواہیاں دے
جالو اوہناں نوں ساک نہ تسیں سرور رشتے چھڈ دیو بابتے بھائیاں دے

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۶۳) یہ ڈیپوٹیشن کسی چال اور فریب کی بنا پر تھا۔ کسی دفع الوقتی کے لئے تجویز تھی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسب نسب میں ان حقوق کے مالک تھے۔ آپ کو بادشاہ بنانا یا دامادی میں قبول کرنا کسی طرح بھی قریش کے لئے باعث ننگ و عار نہ تھا۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے کہا۔ بصدق دل کہا تھا۔ یہ آیات آپ نے تلاوت فرمائیں۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَفَّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَاَصْلَحَ بَالَھُمْ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّھِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَھُمْ سورۃ محمد پارہ ۲۶ شروع
ترجمہ:۔ جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کی راہ سے روکا برباد ہوئے ان کی کوششیں ضایع ہوئیں۔ اور جو یقین لائے اور اچھے کام کام کرتے رہے۔ اور جو اترا محمدؐ پر ایمان لاتے ہیں اور وہی وہ ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے ان کے حالات اچھے ہو جائیں گے۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں گی۔ یہ اس لئے کہ منکر چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے انہوں نے سچی بات کو قبول کیا۔ خدا اس طرح مثالیں دے کر لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ ان آیات کو پڑھ کر آپ نے عتبہ کو فرمایا دو طریق تمہارے سامنے ہیں جو چاہو قبول کرلو۔

Marfat.com

مشرکوں کا مشورہ کرنا بابت علیحدہ کرنے بنی ہاشم کے

کیتے قول اقرار تے عہد پکّے مل جُل کے طے ایہہ بات کیتی
لین دین تے ملن سب بند ہویا نالے قطع کرنی گل بات کیتی
دستخطاں دے نال کر قول پکّے نذر پھیر اوہ لات منات کیتی
گھیرے ہاشمی بہت مصیبتاں نے دُکھاں اوہناں نے تنگ حیات کیتی

بائیکاٹ ہویا نال بنی ہاشم اُوپر اوہناں دے غماں دی رات کیتی
لکھیا عہد نامہ ملکے موذیاں نے ابوجہل تحریر کم ذات کیتی
کاغذ ٹنگیا سبعہ مُعلّقہ تے اُہدی پاسداری دن رات کیتی
ابی لہب نہ سردار سانجھ دِتّا ایہہ دی گل اوس نے واہیات کیتی

بیان شعب ابی طالب میں تمام بنی ہاشم کی بمعہ رسول[۱] کریم نظر بندی

نبی پاک دا ہاشمی ساتھ دیندے سکھ چین سب آپ توں وار دے جے
شعب ابی طالب اندر ہو بیٹھے جیتھے سال او تن گذار دے جے
بچے بچیاں بھکھ دے نال روون مشرک سپ دے وانگ پھنکار دے جے
گھلّی جنس خدیجہ[۱] نوں کسے اکدن چھُپ لُک کے نال پیار دے جے
آون حج دے جدوں ایام مکّے گھیرے مچک لیندے گھیر گھار دے جے
ٹولے ٹولے نوں آپ تبلیغ کردے مشرک نال ہی نال پکار دے جے
ورے تن گذرے ایسے حال اندر کرکے سختیاں لوک سب ہار دے جے

گھیر گھتیا کل قبیلیاں نے کیتے قید اوہ وچہ حصار دے جے
رسد جان نہ دیوندے ذرا ظالم ہدیئے بھیجدے نت انکار دے جے
دُکھ سہن نہ ہاشمی مکھ موڑن صدقے جاوندے نبیؐ سردار دے جے
ابوجہل اوہ روک کے کھوہ لیندا۔ دیندا جان نہ وچہ حصار دے جے
نکلن تدوں حبیب خدا والے کھولن بھید جا کل اسرار دے جے
سنو گل نہ الیں دی ہے پاگل جھگڑے جھوٹھ دا سدا بیکار دے جے
اوڑک نال مصیبتاں مون کیٹھے پئے تنگ[۲] تے سچ وچار دے جے

۱ حکیم بن حزام بن خویلد نے بوجہ تعلق کچھ جنس پہنچانا چاہا تو ابوجہل مخل ہوا اگر ان تمام مصائب میں جو بنو ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر برداشت کر رہے تھے تین سال تک قدم نہ ڈگمگایا اگر رسول کریم صلعم کی عزت ان کے دلوں میں نہ ہوتی تو اس قدر مصائب کو ایک انسان کی خاطر برداشت نہ کرتے۔

۲ اشراف قریش میں سے پانچ آدمی اس بات پر متفق ہوئے کہ اتنی سختی برداشت کرنا واجب نہیں یہ پانچ ہشام۔ زہیر مطعم بن عدی ابوالبختری زمعۃ بن اسود تھے انہوں نے عہد کیا کہ عہد نامہ کو پھاڑ دیں گے اس وقت یہ واقعہ ظہور میں آیا کہ آنحضرت نے اقرار نامہ کھائے جانے کا ذکر کیا ادھر اقرار نامہ کھایا ہوا پایا گیا۔ ادھر وہ پانچوں شعب ابی طالب کے دروازے پر مسلح ہو کر آگئے اور سب کو باہر نکال کر گھروں میں پہنچا دیا کوئی مزاحم نہ ہوا۔ یہ واقعہ بعثت نبوی کے دسویں سال کا ہے۔

Marfat.com

نبی پاک نے چاچے نوں جا کیہا کم بڑے عجیب غفار دے جے
ابی طالب نے گل تحقیق کیتی آیا طرف پھر قوم سردار دے جے
جا کے ویکھیا اوہناں عہد نامہ جلوے نظر آئے کردگار دے جے
رہیا نام محمد سی کاغذے تے باقی مٹے کل حرف اقرار دے جے
مٹ جان گے کاغذی جگ اُتوں دشمن ہیں جیہڑے احمد یار دے جے
رہیا عہد نامہ نہ کوئی وچہ مکے چھُٹے ہاشمی نال سردار دے جے

کھا دی کیڑیاں اوہ تحریر ساری جدے کل پابند اقرار دے جے
کیہندا اہنوں بھتیجے نے خبر دتی دیکھو چل کے رنگ اجبار دے جے
کھا دی کل تحریر سی کیڑیاں نے باقی حرف رہے پاک سردار دے جے
اصل وچہ سی اک ایہہ پیشگوئی اندر الیس ایہہ راز ستار دے جے
باقی رہے گا نام رسول والا نال حق تے پاک انوار دے جے
سڑ رہے دین اسلام دے دشمناں دے نال نبی دے جوش پیار دے جے

بیان وفات خدیجۃ الکبریٰؓ[1] اور ابی طالبؒ اور عائشہ صدیقہؓ[2] اور سودہؓ[3] سے نکاح

ابی طالب خدیجہ دی موت اندر تھوڑا فرق روائتیں آوندا اے
ظاہر رہیا نہ کوئی رفیق ایتھے اک آسرا رب دے ناؤندا اے
دسواں سال سی آپ نوں نبی ہویاں اوکھا بہت ایہہ وقت وہاندا اے
چھوٹی عمر سی عائشہ صادقہ دی ابوبکرؓ نوں غم ایہہ کھاوندا اے
حضرت سودہؓ دی عمر سی بہت وڈی خاوند حبش اندر مر جاوندا اے
کیتی عرض منظور رسول اُس دی زوجہ نبی رحیم بناوندا اے

اکو سال اندر ایہہ ہوئے دونویں جیہڑا غم دا سال کہلاوندا اے
اوکھا وقت سی ایہہ رسول اُتے جنہوں ویکھ اوہ ٹل کھاوندا اے
گھرے وچہ رفیق نہیں زندگی دا روٹی غیر ای کوئی پکاوندا اے
کیتی نذر صدیق نے دھی اوڑک جس نال محبوب نبھاوندا اے
بیوہ ہو کے آئی سی وچہ مکے کوئی اوہناں دی عرض سناوندا اے
عمر سال پنجاہ سی نبی سندی سرور واقعہ پیش جد آوندا اے

۱۔ شعب ابی طالب سے نکلنے کے چند روز بعد ابی طالب کا انتقال ہوگیا اور چند روز کے بعد آپ کی رفیقہ حیات خدیجۃ الکبریٰ بھی راہیٔ خلد ہوئیں ان دونوں ہمدردوں کے گذر جانے سے آپؐ کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہوا۔ تاریخ اسلام میں یہ سال عام الحزن کے نام سے مشہور ہے یعنی غم کا سال۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ ابوبکر صدیق کی دختر نیک اختر تھیں آپ کی مشکلات کو دیکھ کر حضرت ابوبکر گھبرا گئے تھے کیونکہ حضرت عائشہؓ چھوٹی عمر کی تھیں۔ روائتوں میں ہے کہ اس وقت آپ کا سن مبارک چھ سال ۹ سال کا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے اسی وقت رشتہ رسول کریم کو دے دیا۔ رسول کریم کی عمر پچاس سال کی تھی۔

۳۔ حضرت سودہ قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں آپ کا نکاح اول سکران بن عمرو جو ان کے والد کے ابن عم تھے ہوا۔ خاوند اور بیوی اسلام لائے۔ اور ہجرت کر کے حبش چلے گئے وہاں سے واپسی پر سکران راہ میں فوت ہوگئے۔ مسلمانوں کی حالت کمزور تھی۔ مشکل سے گذر اوقات ہوتی تھی آپ نے درخواست کی نبی کریم نے منظور فرمائی اور آپ سے نکاح کر لیا۔

بیان اہل مکہ کا نشان آسمانی طلب کرنا

عقلمند کجھ عربدے جمع ہوئے آکے نبیؐ دے پاس سوال کردے
بنیاں نال نشان کجھ ہوندے نے ظاہر نبی دا جیہڑے کمال کردے
دسیں کوئی نشان آسمان والا ایں نہیں بہتی قیل قال کردے
جدوں منگیا اونہاں نشان سرور طرف ربدے نبی خیال کردے

بیان اعجاز شق القمر و انکار کردن مشرکاں

اوسے وقت جناب رسول تائیں وحی آن کے حکم سناوندے نے
گھڑی اوہ مقررہ آن پہنچی پھٹ گیا جے چن بتلاوندے نے
نبی جس ویلے ویکھدے چن تائیں چلوے ربدے سامنے آوندے نے
پھنڈا پیا سی بدر آسمان اوپر ٹکڑے دو اوہدے ہوندے جاوندے نے
دیکھو نبی رسول کریم کہندے اللہ اوہ نشان وکھاوندے نے
نال انگلی پاک رسول اللہ اوہدیں چن دو پھانگ وکھاوندے نے
اتنا بڑا نشان آسمان والا ظالم ویکھ کے فکر دوڑاوندے نے
سرور آخر اوہ سحر مبین کہندے ذرا نہیں ایمان لے آوندے نے

ہر نبی کے زمانے میں کوئی نہ کوئی آسمانی نشان ہوتا ہے۔ اہل عرب کے چند اشراف ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ ہر ایک نبی کے ساتھ نشان آسمانی ہوا کرتا ہے آپ بھی اپنا آسمانی نشان ہمیں دکھلائیں اس وقت چاند کی چودھویں اور رات کا وقت ماہتاب افق مشرق پر کچھ بلند ہو چکا تھا ادھر کفار مطالبہ کر رہے تھے اور ادھر وحی الٰہی آنحضرت کے کان میں آواز پہنچا رہی تھی۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ سورۃ القمر پارہ ۲۷ شروع۔ قریب پہنچ گئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشانی ٹال دیں اور کہیں یہ جادو ہے چلتا ہوا۔ اور جھٹلایا اور چلے اپنی خواہشوں پر اور ہر کام ٹھہرا ہوا وقت پر ہے

کتنا بڑا اعجاز ہے کہ کفار کی طلب پر اللہ کریم اطلاع دیتے ہیں کہ آسمانی چاند کو ہم پھاڑتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم نے چاند کی طرف دیکھ کر انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان کو بتلایا کہ وہ دیکھو چاند دو ٹکڑے ہوتا ہے آپ کا اشارہ فرمانا تھا کہ ان لوگوں نے دیکھا چاند پھٹ رہا ہے اور دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا مگر ان لوگوں نے یہی کہہ کر جھٹلایا کہ یہ جادو ہے ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے چونکہ یہ مشہور واقعہ ہے۔ اور اہل مکہ نے واقعہ کی تکذیب نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ یہ چلتا ہوا جادو تھا مگر چاند کے پھٹنے سے انکاری نہیں ہوتے اس لئے شق القمر کے معجزہ سے انکار نہیں ہو سکتا رہا سائنس والوں کے نظریئے ان کے لئے میں اتنا لکھ دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ آج تک ان کی تحقیقات یہی ثابت کر سکی ہے کہ چاند اور سورج کرہ ارضی ہیں تو کیا اس زمین پر ایسے واقعات ظہور پذیر نہیں ہو سکتے کہ زلزلوں میں سینکڑوں میل تک زمین پھٹی اور پھر مل گئی تو وہ چاند کے پھٹنے اور مل جانے سے کیوں انکار کریں یہ سورت کی سورتوں میں ہے جس کا انکار دشمنان اسلام نے بھی نہیں کیا

بیان ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰؓ دی وفات دے بعد رسول کریم صلعم دی تکالیف وچ اضافہ

رہیا کوئی لحاظ قریش نوں ناں ہوئے شوخ اوہ بہت ستاونے نوں
کھلے طور تہیں دین تکلیف لگے نبی پاک نوں دُکھ پہنچاونے نوں
اکدن نبیؐ نماز جا پڑھن کعبے مشرک آ گئے شور مچاونے نوں
بچہ دان غلیظ سی اوٹھنی دا اک کھلیا شخص لے آونے نوں
گردن نبیؐ تے اوہ رکھواو تا ظالم سوچدا مار مکاونے نوں
دم گھٹدا پیا اے تے گند ہیٹھاں ہمت نہیں سی پر اںٹھاونے نوں
آکے کڈھیا بات نبیؐ ن ایہہ تھوں ڈگے پئے سی جو بخشاونے نوں
اکدن گلی اندر کسے لنگدیاں ننگا سر سی بال سکھلاونے نوں
گھر اپڑے ویکھیا سیدہؓ نے پانی لیکے آئی دُھواونے نوں
نبیؐ آکھدے ویکھ کے ایہہ حالت وجہے رونہ جان ونجاونے نوں
نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سیؑ کافی سہن سامان گھبراونے نوں

حاصل ہویا نہ کجھ وچہ نساں وہیاں لگے رہن اوہ دین مٹاونے نوں
ہوئے کدی مایوس نہ آپ حضرت ستھے راہ تے عرب لے آونے نوں
ابوجہل کم بخت نے سوچیا اے نواں طرز اک ظلم کماونے نوں
سجدے وچہ جاں پاک رسول جاندے اللہ پاک نوں سیس نواونے نوں
لیکے تیر کمان خود ہو بیٹھا تیر جائے نہ کوئی بچاونے نوں
حضرت فاطمہؓ نوں کسے خبر دتی آئی دوڑ کے گھر وں اوٹھاونے نوں
ایویں کرن تیر زناں مار ٹھٹھے دُکھ درد آلام پہنچاونے نوں
اتوں کسے مردود نے خاک پائی نبی پاک تے بھیڑ کماونے نوں
بی بی فاطمہؑ ڈھونڈیاں جاندیاں سی تیر وگدا درد وکھاونے نوں
اللہ مدد کر سی تیرے باپ دی الہی رحمت آوے گی کرم کماونے نوں
بن جان گے سب غلام تیرے پھردے اج جو دکھ پہنچاونے نوں

بیان سفر طائف اور رسولؐ کریم پر سنگباری اور دوسرے حالات سفر

سنگدلی قریش دی ویکھ کے تے حضرت نبی کریم خیال کردے
رہندے بڑے امیر کبیر اوتھے پہنچے آپ بیان جاں حال کردے

چلاں طائف ہن حق پہنچاونے نوں سفر آپ سی زید دے نال کردے
دولتمند نوں غرض کی دین دی اے آکھے کوئی تے الکھیاں لال کردے

عـ۱ اگرچہ واقعات ایسے رونما ہو چکے تھے کہ آپ کے ماننے والے زندگیوں سے تنگ آکر حبش جا چکے تھے کئی ہیں چند غریب ساتھی تختۂ مشق مظالم بنے ہوئے تھے ظاہرا رفیق ابی طالب اور خدیجۃ الکبریٰ بھی فوت ہو چکے تھے مگر اس بے بسی اور بیکسی میں بھی آپ کا یہ ایمان تھا کہ یہ مخالفین ایک روز ضرور ایمان لے آویں گے عـ۲ طائف۔ حجاز کا مشہور مقام مکہ سے مشرق اور کچھ جنوب کی جانب دامن کوہ میں ایک سرسبز مقام ہے جہاں پانی کے چشموں اور پھلوں کی کثرت ہے امرائے حجاز عموماً گرمیاں طائف میں بسر کرتے ہیں مکہ والوں کی سخت دلی دیکھ کر آپ طائف کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں کے ربانی صفحہ ۶۹ پر

Marfat.com

دس روز قیام رسول کیتا لوک رہے سارے ویکھ بھال کردے
کہندے سچا جے نبی رسول ہوندوں تیری قوم دے لوک خیال کردے
غنڈے ہوئے بازار دے جمع سارے ہوندے آپ افسوس کمال کردے
پتھر مار دے آپ نوں جس طرفوں صدمے جسم رسول نڈھال کردے
تیرے نہیں خدا دی تھاں ایتھے ساڈے بُت نی ویکھ بھال کردے
جدوں ٹر پیندے نبی پاک سچے پتھر مار کے پنیاں لال کردے
بھر گیا سی خون نعلین اندر چلنا ورد سی بہت محال کردے
گلا خشک سی کالجے نیک سارا سکے مونہہ تے صبر کمال کردے

مالک دو جہاں دا پھرے بھوندا ذرا غور نہیں لوک چنڈال کردے
اِکی اُٹھ کے آکھیا نکل ایتھوں ایس نہیں جواب سوال کردے
اِٹاں لیکے کھلے اوہ راہ اندر جانا آپ دا سخت محال کردے
چوٹاں کھا کے بہندے جدوں حضرت گلاں نندی اوہ جوش نال کردے
نوں لے نبی ایں تینوں کی چوٹ آکھے گلاں مونہوں وگاکے رال کردے
خون وگدا آپ دا نال چوٹاں زخمی نبی والا وال وال کردے
پچھا چھڈ دے تھک بدمعاش سارے نبی غور کجھ ہوش سنبھال کردے
دکھاں وچہ حبیب خدا سرور ظالم لوگ نہ ذرا خیال کردے

بیان سفر طائف سے واپسی پر تکالیف کا مزید اضافہ

ایسے حال وچہ نظر اک کھوہ آیا حضرت بہندے بہت دلگیر ہو کے
ڈول منہ نوں لا جد پین لگے آگیا شیطان شریر ہو کے
بہندے نبی کریم سی ظلم بھالے رہندے غمانذی آپ تصویر ہو کے

کھوہ غرب دے سینکڑے ہتھ ڈونگے پانی کھچدے آپ زہیر ہو کے
پانی پین دیاں گاہین کہندا ڈنا ڈوہلی اُس نے گلو گیر ہو گئے
سرور درد مخلوق دا قلب اندر ماراں کھاوندے نبی نخچیر ہو کے

(بقیہ صفحہ نمبر ٦٨ سے آگے) سب سے بڑے خاندان کے تین معزز بھائیوں کے پاس گئے مگر ان تینوں نے آپ کی بات کی طرف کوئی نہ توجہ کی آپ کوئی دس دن ٹھہرے وہ لوگ یہی جواب دیتے تھے کہ اگر تم سچے رسول خدا ہو تو پہلے اپنی قوم سے تصدیق کراؤ۔ آخر آپ کو یہ پیغام دیا گیا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ لیکن جوں ہی آپ روانہ ہوئے بازاری لوگوں نے رؤساء کے اشارے سے آپ کے ساتھ ہنسی شروع کی اور شہر کے باہر ہر راستے کے دونوں طرف یہ لوگ پھیل گئے اور جب آپ ان کے درمیان سے گذرنے لگے آپ کی ٹانگوں پر پتھروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ آپ کے نعلین مبارک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صدمہ سے بیٹھ جاتے تو ظالم ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب پھر چلتے تو پھر پنڈلیوں پر پتھر مارتے۔

بیان جوش غیرت الٰہی وحی جبریلؑ کا آنا

پتھر پئے سی جسم رسول اُتے پیا رب نوں اونہاں دی سٹ دی اے	بھیجے وحی ٹوں طرف حبیب اپنے چوٹ سہی جاوندی پھٹ دی اے
آکھیں یار تے ظالماں پاپیاں دا رشتہ اسی جہان تھیں کٹ دی اے	کریئے نال طوفان تباہ سارے دھرتی اینہاں دی ہنے پلٹ دی اے
بڑا ظالماں ظلم کمایا اے بوٹا اینہاں دا جڑاں تھیں پٹ دی اے	جیکر کریں ارشاد حبیب سرور دوزخ وچہ پھڑ کل نوں سٹ دی اے

رحمتہ للعالمینؐ کا ظالموں کے لئے بخشش کی دعا کرنا

رحمت کل جہان تے کرن والا سن کے وحی دی گل رنجور ہویا	اُلفت نال مخلوق دے کوئی ویکھے نال رحم سی قلب بھرپور ہویا
پتھر پئے تے نہیں سی اشک وگے صبر ہن کلیجیوں دور ہویا	رو رو کے کرن دعا حضرت رحم کرم دا خاص ظہور ہویا

عہ روایت ہے کہ جب آپ سخت مضمحل ہو کر ایک کیکر کے درخت کے نیچے آ بیٹھے تو وحی الٰہی سامنے آیا اور فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ ان بدبختوں نے آپ کے مارنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور انتہائی مظالم توڑے ہیں اگر حکم ہو تو ان کا ناس کر دیا جائے مگر وہ خدا جو آپ کو رحمت للعالمین کا خطاب دینے والا خدا ہے قلب مطہر کا امتحان ایسے وقت میں لیتا ہے جب بڑے بڑے انبیا کے منہ سے قوموں کی تباہی کے لئے بددعا نکلی ہے حضرت نوح کا ذکر قرآن میں ہے وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ سورۃ نوح پارہ ۲۹ رکوع ۲ - اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑنا زمین پر منکروں کا ایک گھر بسنے والا مزور ہی ہے اگر تو چھوڑ دے ان کو بہکا دیں تیرے بندوں کو جو پیدا کریں ڈھیٹھ حق نہ ماننے والا۔ اگرچہ خدا کو اپنے حبیب کا خیال آیا مگر وہ رحمت اللعالمین جن کے دل میں دشمنوں کے لئے بھی رحم جوش مار رہا ہے وحی کی بات سن کر رو رو کر بارگاہ یزدانی میں التجا پیش کرتے ہیں یا اللہ ان پر رحم کر اگر یہ نہیں مانتے تو ان کی اولاد والے مان لیں گے۔

Marfat.com

بخشیں ایہناں نوں میرے خداوندا تیرا بخشنا سدا دستور رہویا
رکھیں ایہناں نوں وچہ جہاں مولا بھاویں کرانے بہت دستور رہویا
رہا ہیں کمزور ہاں کم طاقت ایسے واسطے بہت رنجور رہویا
مینوں کدے حوالڑے کریں گا توں کسے ویری دے جو مغرور رہویا
جیکر توں ناراض نہیں اے مولا راضی ہیں ہاں خواہ مجبور رہویا
ہووے کسے دے دل جے وچہ سینے عقل وچہ جے نہیں فتور رہویا
ہووے ہر حد ظلم دے وار بیٹھاں کیہڑا حب تھیں دل معمور رہویا
موسیٰ وانگ رڑھائی نہ قوم جس نے نوح وانگ جے نہیں معذور رہویا
احمد پاک رسول دا ایہہ جلوہ۔ رحم ویکھ رحیم مسرور رہویا

میری قوم اے بڑی انجان اللہ بھلے ہوئے نے تاں قصور رہویا
من لین گے ایہناں دی نسل والے تینوں ربا جے کدی منظور رہویا
تیرے فضل تے رحم تھیں جگ قائم نالے سب دا رب غفور رہویا
کرسیں یا پیر حبیب والے جیہڑا حب اندر چلنا چور رہویا
میرا کم ہے عرض معروض کرنا فضل کرن والا تیرا نور رہویا
ویکھے آقا دے ولیدی ترٹپ میرے کتنا رحم تے کرم ظہور رہویا
رحمت سجنوا لیں توں آکھدے نے بدلا لین تھیں دل جو دور رہویا
رام وانگ نہیں ساڑ دا جو لنکا کرشن وانگ جے نہیں مجبور رہویا
نزورا دس رحیم دا رحم بھارا نبی پاک اندر جس دا نور رہویا

ع۱ جو دعا آپ نے مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ وَّبَعِیْدٍ یَّتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی صَدِیْقٍ قَرِیْبٍ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَکُنْ غَضْبَانًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُکَ اَوْ یَحِلَّ بِیْ سَخَطُکَ وَلَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ ۔ حدیث۔ ترجمہ۔ اے میرے خدا اپنی کمزوری اور اپنی طاقت کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں ہیچ ہونے کی تیری طرف ہی شکایت کرتا ہوں اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا رب ہے تو کس طرف مجھے سپرد کرے گا۔ کسی اجنبی دشمن کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کے ساتھ پیش آتا ہے یا قریب دوست کی طرف جس کے قبضہ میں تو نے میرا معاملہ دیا ہے اگر تیری ناراضگی مجھ پر نہیں تو ان تمام باتوں کی مجھے پرواہ نہیں لیکن تیری حفاظت میرے لئے بہت وسیع ہے میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس کے سامنے سب تاریکیاں پاش پاش ہو کر روشن ہو جاتی ہیں اور جس سے دنیا اور آخرت کے امور اصلاح پاتے ہیں ہاں اس بات سے میں تیرے منور چہرے کی پناہ میں آتا ہوں کہ مجھ پر تیری ناراضگی ہو یا تیرا غصہ ہو تیرے حضور عذر کرتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور کوئی طاقت اور قوت نہیں مگر تیرے ساتھ کاش کسی کے سینے میں دل ہو اور وہ ان کلمات پر غور کرے کتنا بڑا ایمان ہے مشکلات الٰہی اور رضا قضا کا یہ تقاضا کہ خدا کی رضامندی کے سامنے سب ہیچ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ؛

Marfat.com

بیان مکہ کیطرف واپسی غار حرا میں تشریف لیجانا اور وہاں سے مطعم بن عدی کے عہد پر مکہ آنا اور حج میں مدینہ کے لوگونکی بیعت

جھل دُکھ مصیبتاں ظلم سارے آپ چرا دے غار دل آوندے نی
چلو عدی دے پُت مطعم[1] کیہیا اُس نُھیں عہد کر لے کے جاوندے نی
ابولہب تے ہور شریر سارے نال نال پئے چکر لگاوندے نی
گلاں اک قبیلے نے کجھ سنیاں سن کے اوہ سوال سناوندے نی
ملے بادشاہی تیرے بعد سانوں ساڈے لوک تاں جان لڑاوندے نی
ہوندی غلبے دی لوڑ جے نبیؐ تائیں تاں تے لوک ایہے آپ دواندے نی
ایسے طرح وچہ حج دے اک واری نبیؐ عقبہ[2] مقام تے آوندے نی
یثرب شہر تھیں آگئے سی حج کارن نبیؐ جا پیغام پہنچاوندے نی
من لئو نے رب رسول تائیں جنے چھ[4] ایمان لے آوندے نی
چرچا گھر و گھر ہویا اسلام والا سچے پاک اصول دل بھاوندے نی

جیہڑی دُکھاں دی خاص رفیق ہیسی اوتھے رب نوں درد وکھاوندے نی
آئے حج دے دن نبیؐ پھر کے ٹولے ٹولے نوں حق پہنچاوندے نی
کہندے لوک کی اساں نوں آکھنا ایں تیرا ساک ای تینوں جھٹلاوندے نی
جاؤ جت نال امداد ساڈی ڈھنگے وچن جے آپ دے ناوندے نی
کیہیا نبیؐ نے ایہہ نہیں وس میرے اللہ پاک ای شاہ بناوندے نی
کتنا بڑا ایمان ایہہ نبیؐ دا سی رضا رب تے سیس نواوندے نی
اوتھے خزرجی[3] قوم مقیم ہے سی حج کرن نوں نت جو آوندے نی
راہ سدھڑا دیکھ قرآن والا اوہ کل چا سیس نواوندے نی
واپس جا کے ایہہ سب وچہ یثرب سوہنا دین اسلام پھیلاوندے نی
دوجے ورہے سی یاراں نے بیعت کیتی سرور دین اسلام لیجاوندے نی

مضمون الفاظ بیعت

اندر بیعت دے ایہہ اقرار کر دے اللہ نال شریک نہ کرانگے جی
توبہ اج زنا تھیں اسیں کر دے اُوپر خواہشاں کدی نہ مرانگے جی
جھوٹے کدی بہتان نہیں لان لگے سدا خوف خدا تھیں ڈرانگے جی
نبیؐ من کے پاک رسول سچا ناری شوہ دریا وچہ ترانگے جی

اساں عہد کیتا چوری چھڈنے ہاں دُکھ اسیں جہان دے جرانگے جی
ہن پالاں گے اسی اولاد اپنی چھری حلق تے کدی نہ دھرانگے جی
اسیں مناں گے امر معروف سارے نافرمان ہو کے نہیں ہرانگے جی
چھ سوالیاں سن ایہہ علیوی سی لیکھا جدوں سرور اسی کرانگے جی

[1] مطعم بن عدی خاندان قریش میں سے تھا جو شعب ابی طالب میں ساتھ تھا [2] عقبہ ایک مقام حدود حرم میں ہے [3] خزرج اور اوس کے دو قبیلے مدینے میں بڑے بھاری قبیلے تھے اسلام سے کچھ پہلے ان کی حکومت بھی اطراف مدینہ میں رہ چکی تھی [4] جن میں رافع بن مالک اور قطبہ بن عامر تھے۔

Marfat.com

بیان یثرب میں اسلام کا چرچا اور اوس اور خزرج کے قبیلوں کا اسلام لانا اور ہجرت کرنے کی استدعا

سال تیرھواں ہویا سی نبیؐ ہویاں یثرب ہوندا اے ذکر اسلام والا
اوس خزرجی منداک اللہ چانن دلاں دا نور اسلام والا
نیجے[3] سال سب حج نوں آکے تے کردے وید سی خیر الانام والا
دن پاک تشریق مقام عقبہ ملیا نبیؐ آبڑے اکرام والا
بڑے بڑے سردار اوہ یثربی سی نالے نبیؐ سی پاک اسلام والا
وارن جان اوہ نبی دے سر صدقے پچھلا حال سن درد آلام والا
یثرب وچ نہیں اینے ظلم ہوندے ساہ نکلسی کجھ آرام والا
چلو نال اساڈے نبی اللہ اوتھوں پھیلے گا نور اسلام والا

مصعب[1] بھیجیا نبی عمیر دا پت دیوے سبق جا پاک کلام والا
ہوئے ایہہ قبیلڑے بہت مسلم جھگڑا چھڈ کے کل اوہام والا
ستر تن سی مرد تے عورتاں دو ہر اک سی نیک انجام والا
چاچے نبی دے نال عباسؓ[2] دی سن نہیں سی تاج سر اجے اسلام والا
جدوں نور خدا دا ویکھیو نے اڈ گیا اندھیرا اوھام والا
کردے عرض چل[3] مالکا نال ساڈے من واسطہ خدے نام والا
ٹٹا ہویا اے زور یہودیاں دا چنگا تھاں اے جے قیام والا
اسیں ہاں بیدام غلام سرور کرم کرم تے فضل انعام والا

بیان گفتگو کرنا عباس عم رسولؐ اللہ کا اہل یثرب سے

گلاں سن کے کیہا عباس سن لو کیتا قصد ہے تساں لے جاوندا
ساری قوم تے دشمناں دوجیاں تھیں کیتا عہد جے اساں بچاوندا
خواہش ہے تساڈی جان یثرب کردے قصد ہو نال لیجاوندا
ہمت ہے تے بھار ایہہ چکنا جے اوکھا کم جے دین پھیلاوندا
جے کر جاندے اوہ اوکھی ہے اوکھی سوچ لو نہیں ذو بچاوندا

اوچا مرتبہ نبیؐ دا ایس تھاویں ویلا نہیں ایہہ گل ودھاوندا
عزت اینہاں دی اسیں بچان کارن کردے خوف نہیں جان ونجاوندا
سوچ لیا جے کر گے عہد پورا عزت آپ دی تسیں کراوندا
ساتھ اینہاں دا دین جے برا مشکل ویلا نہیں جے نشان جھلکاوندا
لڈ دیہو تاں ایہہ خیال دل تھیں کرو ذکر نہ ساتھ لیجاوندا

1. مصعب بن عمیر مشہور صحابی ہیں یہ پہلے سعد بن زرارہ کے یہاں مقیم ہوئے اور پھر قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے پاس پہنچے پہلے انہوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ مگر آیات قرآنی سن کر پتھر کا دل موم ہو گیا۔
2. عباسؓ رسول کریم کے چچا تھے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مگر آپ کے ساتھ محبت اسی طرح تھی جس طرح ابی طالب کی زندگی میں تھی
3. یثرب والوں نے خود استدعا کی تھی کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لے چلیں۔

یاد رکھنا اینی گل میری ویری جگ جے مار مکا ونیدا
لڑنا عرب تے عجم[1] دے نال ہوسی ویلا آوسی جان گنواونے دا

بڑا دور دا پندھ ہے شہر یثرب نہیں حوصلہ مدد پہنچاونیدا
دشمن لان گے بڑا ترانِ تے رو دکھ ہوندا دین لڑ جاونے دا

جواب اہل یثرب عباسؓ سے اور اقرار کرنا ہاتھ مبارک رسول کریمؐ پر

کیہا اونہاں عباس دی گل سن کے سن لیا جو تساں سنایا اے
اساں منیا نبی رسول سچا اللہ پاک نے جنہوں وڈیایا اے

لین عہد جو چاہن رسول اللہ سر اساں قربان کرایا اے
پڑھیا نبیؐ نے تد دن قرآن تائیں نالے ہو دی کجھ سمجھایا اے

ایس گل تے کرو من بیعت میری حضرت نبی کریمؐ فرمایا اے
والھی وانگ اولاد ہے تساں کرنی عہد پاک رسولؐ کرایا اے

براء بن معرور سردار بھارا ہتھ بیعت لئی اوس بڑھایا اے
وِک گئے سب ہتھ رسولؐ اُتے ایویں ذکر حدیث وچہ آیا اے

کیتے اونہاں دے وچہ سردار باراں طور طرز اسلام بتلایا اے
اینہاں گلاں تھیں ایہہ معلوم ہوندا یثرب والیاں آپ بلایا اے

مشرک پتہ ایہہ دو سر دن پا نے بڑا جوش خروش دکھایا اے
ڈونگے قافلے پھڑن نوں مومناں دا اللہ پاک نے صاف بچایا اے

پھڑ لے سی جنے دو کافراں نے اکی نس کے پچھا چھڈایا اے
دوجے سعد عبادہ دے پُت ہیسن ظالم پکڑ اک نال لے آیا اے

محسن سعد سی کدی قریشیاں دا کسے یاد احسان کرایا اے
چھڈ دیوندے یاد احسان کر کے سعد یثرب دی طرف نوں دھایا اے

اس تھیں بعد صحابہ سی جان لگے یثرب نبیؐ نے جدوں فرمایا اے
دو۔ دو اک اک چھپ کے جاوندے سن پتہ مشرکاں گھٹ ایہہ پایا اے

پتہ لگا او کدے زور کر کے جنہاں مومناں دیس بھلایا اے
اندر دو مہینیاں مومناں تھیں مکہ نبیؐ نے خالی[2] کرایا اے

رہ گئے صدیقؓ تے علیؓ مولا جنہاں دین اسلام وکھلایا اے
سختی ویریاں دی نت ودھے دونی دل نبیؐ دا نہیں گھبرایا اے

فکر آپ نوں بڑی سی مومناں دی یثرب اونہاں نوں چا اپڑایا اے
ساتھی رہیا نہ کوئی بھی وچہ مکے اُتوں دشمناں جوش ودھایا اے

رہ گئے وچہ ظالماں نبیؐ کلے تیراں سال تھیں جنہاں بنایا اے
دا دھا یثرب لے ویکھ اسلام والا بڑا غضب کفار نوں آیا اے

گھیرے وچہ کفار دے چوں طرفیں کیڈا حوصلہ نبیؐ وکھایا اے
دتا دِس کمال توکلے دا نکتہ چین دا عوز ڈوبایا اے

۱ حضرت عباسؓ کی گفتگو سے ثابت ہے کہ ان کو خطرہ لاحق تھا کہ عرب اور عجم آپ کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۲ تمام صحابہ چھپ کر یثرب کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت عمرؓ ایک ایسے جوان تھے کہ آپ جب چلنے لگے تو آپ مسلح ہو کر نکلے اور آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ بنانا ہو وہ آکر مجھے روکے مگر کس کی ہمت تھی کہ اس شیر بیشہ شجاعت کے سد راہ ہوتا آپ علانیہ روانہ ہوئے اور بمعہ خاندان یثرب پہنچ گئے

Marfat.com

نہیں جاندی فکر دی لوڑ کوئی پہلوں آپ نوں نہیں ہٹایا اے
سرور نبیؐ نوں آسرا رب دا سی جس آپؐ نوں نبی بنایا اے

بیان ہجرت نبویؐ کے لئے حکم الٰہی اور اس کے سامان

نبی ہویاں جد چودھواں سال چڑھیا مکے رہیا نہیں سی مسلمان کوئی
نہیں حکم خداؑ دا کیوں ہوندا سوچے غور کر بھلا انسان کوئی
ٹھٹھے کرن قریش تے ظلم بھالے وکھو وکھ سی جدا امکان کوئی
اوڑک کلیاں نبیؐ نوں ویکھ سارے کٹھے ہوئے سی مناں پکان کوئی
ابوجہل نے آکھیا سنو یارو ہوندے تسیں نہیں اجے حیران کوئی
دیہو مار مکا اس نبیؐ تائیں کرو وہم نہ دلوں گمان کوئی
اُہدی ہیں تجویز اک سناں ہاں ہوندی نہیں برباد جے جان کوئی
جن لو جوان قبیلیاں تھیں باقی چھڈیو نہ خاندان کوئی
ایویں وَنڈیے خون اس نبیؐ والا اس تھیں وَدھ نہیں کم آسان کوئی
آخر لین گے خون بہا بھارا ۔ اوکھا نہیں اوہ جمع کران کوئی

جلوہ بیکسی دا صورت عاجزی دی ویری رکھ نہ لین ارمان کوئی
ایہہ راز خداتاں کھل دینے پیدا ہوندا جدوں سامان کوئی
باقی اجے سی گل اخیر والی رہیا ظاہرا نہ نگہبان کوئی
لگے کرن تجویز صلاح کرکے لیوے نبیؐ دی کیویں ہن جان کوئی
مسلم غفلتاں ساڈیاں کڈھ ودّے یثرب وچ نہیں ساڈڑی شان کوئی
بدلہ لین گے ہاشمی خون والا سوچے ایس نوں مناں نادان کوئی
برکت نال اتفاق دے سدا رہندی وکھ کہا نہیں سکدا ناں کوئی
تیغاں لیکے کرن اوہ اک حملہ ۔ اگے پچھے نہ رہے جوان کوئی
بدلہ لین گے کس تھیں بنی ہاشم رہیا وکھ نہ جدوں انسان کوئی
ایس گل تے عہد پیمان ہویا سرور رہیا نہ وکھ شیطانؑ کوئی

بیان حکم الٰہی کا واسطے ہجرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کتنا بُرا اتفاق دا زور ہوندا رب یار نوں کہے سدھارنے نوں
آپے اِک قانون بنا کے تے لگا آپ ای اُہدے سنگارنے نوں

۱ تمام ساتھی ہجرت کر گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ آپ کے ساتھ مکے میں رہ گئے جب کبھی ابوبکر صدیقؓ دریافت کرتے تو آپؐ فرماتے کہ ابھی ہجرت کی اجازت مجھے نہیں ملی دراصل ابھی انتہائی حد باقی تھی ۲ یہ آخری بات تھی جس پر سب کا اتفاق اور عہد پیمان ہوا آج مکہ کا ایک ایک گھر اس بات پر متفق ہو گیا کہ جناب رسول کریم صلعم کا خاتمہ کر دیا جائے اور ساتھ ہی تجاویز بھی مکمل ہو گئیں ۳ خداوند کریم مطلق جس نے چودہ سال تک اپنے حبیب کو دشمنوں کے خطرناک حملوں میں محفوظ رکھا ۔ آج اپنے دوست کو حکم دیتا ہے کہ اب آپ اس مقام کو چھوڑ دیں کیونکہ خدا کا قانون ہے کہ وہ اتفاق کا ساتھی ہے اسی لے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ۔ اللہ کی رسی کو سب اکٹھے ہو کر پکڑ لو اور گروہ گروہ نہ ہو نا جب سے نا اتفاقی مسلمانوں میں پیدا ہوئی وہ حامل قرآن دا ایمان ہونے ہوئے بھی ذلت میں پڑے تھے ۔

Marfat.com

وحی حق نے نبیؐ نوں خبر دتی رل گئے قریش جے مارنے نوں
اج سویں نہ گھر حبیب میرے ویری آونی گے بڑے کارنے نوں
نبیؐ آکھدے سویں اج تھاں میری علیؓ ہویا تیار سر وارنے نوں
اے لے دئیں امانتاں سب تائیں صبح خلق اخلاق سنوارنے نوں
ایڈا دبرتے اثرا اخلاق دا ایہہ علیؓ چھڈیا خلق سدھارنے نوں

ہویا جام لبریز ہے ظالماں دا ہن حکم ہے دیس وسارنے نوں
نبی پاک نے سدیا علیؓ تائیں بھار لوکاں دا سروں اتارنے نوں
ہجرت واسطے ربّ دا حکم ہویا اسیں ہوئے تیار سدھارنے نوں
دیکھو نبیؐ دی شان امین والی کافی ہے جو قلب نکھارنے نوں
اوہو مندے ویکھ امین ٹردے آئے نبیؐ دے اج جو مارنے نوں

مکّہ سے روانگی رسول کریم کی اور پہنچنا غار ثور پر

ابوبکرؓ نوں آپؐ بلا کہندے ہجرت کرن دا حکم ہے یار آیا
آیا حکم خدا دا کراں ہجرت گئی خزاں ہے وقت بہار آیا
شام پئی جوان قریش والا ہر اک لے ہتھ تلوار آیا
عشا پڑھ صدیق نوں نال لے کے گھروں باہر خدا دا یار آیا

میرا ہیں رفیق توں سفر اندر آنسو خوشی دا نال پیار آیا
آپس وچہ کجھ طے سی راز ہوئے کجھ ہور وی ذکر اذکار آیا
گھیر لیا مکان سی موذیاں نے ذکر وچہ حدیث اخبار آیا
ماری عقل خدا نے ظالماں دی وچوں لنگ رسول سردار آیا

عہ حضرت علیؓ کو آپ نے بلا کر وہ تمام امانتیں سپرد فرمائیں جو آپ کے پاس لوگوں کی جمع تھیں اور وہ فرزند ابی طالب آج اس جلیل القدر نبی کی قربان گاہ پر سونے کے لئے تیار ہوا انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ آنحضرت صلعم کی مخالفت کا یہ زور کہ آج تمام اہل مکہ آپ کے قتل کرنے پر عہد پیمان کر چکے ہیں اور پھر بھی امانتیں آپ کے پاس انہیں دشمنوں کی موجود ہیں آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ یہ امانتیں ادا کر کے مدینہ پہنچ جاؤ۔ عہ۲ آنحضرت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تیار ہو جاؤ ہجرت کا حکم ہو گیا ہے ضروری باتیں طے ہو کر ایک قرارداد کے مطابق شام کے بعد کچھ تاریکی ہونے پر جب قریش کے قبیلوں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو کر تلوار ہاتھ میں لے کر آئے اور آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا کہ جس وقت رسول کریم باہر نکلیں قتل کر دیئے جائیں آپؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا اور آپ خدا پر بھروسہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ جو پردہ بھی ان ظالموں کی عقلوں اور آنکھوں پر پڑا ہو مگر آپ قاتلوں کے درمیان سے نکل کر قرارداد کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے پھر دونوں رفیق ایک پُرخطر غار میں جو غار ثور کے نام سے مشہور ہے پہنچے۔ یہ غار مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے ابوبکر صدیقؓ غار میں گئے تمام صاف کر کے سوراخ بند کر کے پھر رسول کریمؐ کو کندھوں پر سوار کر کے لے گئے اور غار میں اتارا ایک غار کے اندر آپ کو وہ مقدس پیغام پہنچا جس نے دنیا کی تاریخ میں انقلاب عظیم پیدا کیا دوسرے غار میں آپ کو انتہائی بے کسی کے وقت پناہ ملی۔

نبیؐ یار صدیقؓ نوں نال لے کے چھڈ وطن عزیز گھر بار آیا
تینوں رہدے گھر نہ چھڈ دا ایں کراں کی نہیں مینوں قرار آیا
نبیؐ پاک تے ٹرے صدیقؓ دوویں تیجا نال ہے سی کردگار آیا
کیتی عرض صدیقؓ نے تسیں ٹھہرو ویکھن غار اوہ یار غمخوار آیا
موڈھے چکیا پھیر رسولؐ تائیں سوہنا غار توں ہو اسوار آیا
بیٹھے چھپ کے غار وچ یار دوویں نال دلاں نوں رب غفار آیا
دن جمعن یا ہاڑ دے گرم سی اوہ ماہ صفر سی وچ اخبار آیا
اوسے دن تھیں چلیا سن ہجری ہوندا اج تک جدہا شمار آیا

نکل مکیوں ویکھیا نبیؐ کعبہ اوہ پر جدے سی بڑا ادبار آیا
تیرے نہیں فرزند ہن ٹکن دیندے تینوں چھڈ ہو کے اشکبار آیا
تن میل دا فیصلہ طے کیتا نیڑے جدوں سی ثور دا غار آیا
جھاڑ جھنب کے غار نوں صفا کر کے کیتے بند سوراخ سنوار آیا
نقش پا نہ رہے حبیب والا چھڈ اپنے نقش نگار آیا
اک غار وچ آپ سی نبی ہوئے۔ دوجی وچ ہو نبی فرار آیا
چھ سو بائی سی سن اوہ عیسوی نے ہجرت کر جد نبیؐ مختار آیا
قمری نال حساب غلام سرور ستر تن سو اک ہزار آیا

بیان تلاش کرنے والوں کا غار ثور پر پہنچنا اور کھوجیوں کی گفتگو اور واپس ہونا مشرکین کا

سوہنی شان عجیب خدا دی اے فضل خاص سی جس انسان اُتے
تیراں سال تھیں وچ مصیبتاں دے ہوندے ظلم عظیم جس جان اُتے
وتی جنہاں تعلیم اخلاق والی۔ عامل رب دے پاک قرآن اُتے
اوہ کلمے حق پھیلان والا پھیلے تد جے بنے آ جان اُتے
ہوئی صبح تے قاتلاں شور پایا حضرت علیؓ نے صرف مکان اُتے
ہو گئی تجویز بیکار ساری پایا زور نے ڈھونڈ مچان اُتے
کوئی ساہنڈنی لیکے اُوٹھ نٹھا۔ نال جنہاں نوں ٹرے ویران اُتے
پھرن چھاندے خاک چو طرف ساری پاندے زور سردار دے ہنڈان اُتے
کھوج کھڈیا ظالماں نبی والا۔ پیر پیر اوہ آئے نشان اُتے

مظہر ربدی ذات صفات والے دُکھ جھلدے نے نت جان اُتے
کردے پھرن تبلیغ جو نکیاں دی۔ عاشق رب سی جس احسان اُتے
اج چھپ کے غار وچ آ بیٹھے دیری ٹُل گئے مار مکان اُتے
تیراں سال دا پھل کے ویکھ کوئی کرے غور پھر نبیؐ دی شان اُتے
منہ ودھدے غصباں نال اپنے خاک پئی نے عہد پیمان اُتے
ڈھونڈ بھالدا جوش خروش ہویا چڑھے اوٹھاندے کس پلان اُتے
گُرڈ چڑھے اسوار بھی اُٹھ دوڑے اُوڈ چلے نے جیویں اسمان اُتے
کھوجی ہوئے اکٹھڑے عرب والے قابل بڑے جو کھُر ادیان اُتے
پہنچے آن کے ثور دی غار اُوپر ہوندی عقل حیران پہچان اُتے

؎ حضرت علیؓ کو پکڑ کر سب حرم میں لے آئے کسی نے ان کے قتل کر دینے کی رائے دی کسی نے قید کرنے کی اخیر میں یہ تجویز طے ہوئی کہ ان کو چھوڑ دو اور نگرانی رکھو
یہ جس طرف جہاں جائیں گے پتہ چل جائے گا کہ وہ دبیں گئے ہیں اس لئے آپ کو امانتیں لینے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

یتڑے پہنچ کے ٹھہر دا آن کھوجی کرے گل اوہ ایس عنوان اُتے
گیا۔ آیا پھر گیا جے اوہ اگو جیرت دوجے دے نقش نشان اُتے
ایسے غار دے وچ اوہ ہین دوویں کہندا غار دے منہ دے آن اُتے
سُنیاں جدوں صدیقؓ نے ایہہ گلاں بھار پیا سی یار حیران اُتے
گیا تدوں گھبرا صدیق اکبرؓ پئی نظر جد اوس شیطان اُتے
ویکھے کوئی اسباب تے وقت دیکھے کرے غور پھیر کل سامان اُتے
دیکھن کدی جے جھک کے ذرا ظالم پیندی نظر اس نوں وی کان اُتے
ساتھی گیا گھبرا ایہہ واہ ناہیں ڈر خوف نہیں پاک انسان اُتے
سوچے کوئی خدا دا خوف کر کے جنہوں نہیں ایمان قرآن اُتے
قادر کرے تدبیر بچاونے دی۔ جی جان قربان اُس شان اُتے

ایتھوں تیک تے آئے اوہ ہین دوویں اک غار دے گیا انسان اُتے
وچ غار دے ہین یقین جانو چڑھ گئے جے نہیں آسمان اُتے
کھوجی دسیا علم انسان والا کیتا اوس کمال اپڑا ان اُتے
فقرے وار سی یار راج غار والا بن جائے نہ نبیؐ دی جان اُتے
پھٹے گئے سن اسیں یا نبی اللہ کہندا ابھل کے دیہم گمان اُتے
تھاں لبھنے دی نہیں کسے پاسے دیری پہنچدے پیراں دے آن اُتے
ظاہر نہیں اسباب کوئی بچن والا آیا شک نہیں ذرا ایمان اُتے
کیہا نبیؐ نہ ڈریں صدیق اکبر اللہ پاک ہے نال بچان اُتے
ایہہ آواز کی قلب انساندی اے جدی لبھے نگاہ سامان اُتے
دیوے عقل شعور نہ کم ہرگز پاوے اثر جد بشر نادان اُتے

تلاش کرنے والوں اور کھوجیوں میں گفتگو اور واپسی مشرکین غار ثور سے

ہوش نہیں کچھ ایس نوں کہن سارے ویلا اپنا مفت گنوایا اے
اندر غار انسان نہیں جا سکدا ایویں ایس خیال دوڑایا اے
اُڈدی دیکھ کبوتری ہے سانوں۔ ایتھے پر انسان نہیں آیا اے
جالا ویکھدا نہیں ایں نت ایتھے اِکی جوش تھیں آکھ سنایا اے
نیڑے تھاں دن رات نے لوک ہوندے وہم ایس نوں اج تھرکایا اے

کرنی گل سی ایس بنا کوئی ایتھوں تیک جے نال لے آیا اے
جالا مکڑی دا سارا ٹُٹ جاندا جیہڑا منہ تے اوس بنایا اے
بہندی کدی کبوتری نہ ایتھے جیکر ویکھدی بشر کوئی آیا اے
اسی غار نوں روز آ ویکھنے ہاں ایتھے سدا آمال چرایا اے
ایڈے نہیں بے عقل یقین رکھو ایہناں کھوج ایہہ غلط لگایا اے

[1] اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا سورۃ توبہ رکوع ۶ پارہ ۱۰ ترجمہ اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو یقیناً اللہ نے اس کی مدد کی جب اس کو ان لوگوں نے جو کافر تھے نکال دیا وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب اس نے اپنے رفیق سے کہا کہ مت خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے یہ وہ واقعہ ہے جو قلب مطہر کا انتہائی استقلالی نظارہ تھا۔

Marfat.com

پیے بحث تکرار اوہ کرن ایویں سر کسے نہ ذرا جھکایا اے
پڑھن سنن والے ذرا ویکھ لیندے کیویں رب نے آپ بچایا اے
اکی طرف یقین دا خاص جلوہ۔ دوجی طرف خدا بچایا اے

چلو چل کے کرو تلاش کدے اینا آکھ کے قدم اٹھایا اے
لیا نبیؐ بچا سی غار اندر پہلوں رب نے خوب آزمایا اے
رہے نبیؐ صدیقؓ وچ غار سرور۔ دشمن رب نے دور کرایا اے

بیان غار ثور سے تین یوم کے بعد رسولؐ پاک کی یثرب کو روانگی

ابوبکر صدیق تے نبی اللہ وچ غار تن روز لنگھاوندے نی
ابوبکر دے پتر آ عبداللہ پتے شہر دے روز اپڑاوندے نی
ویکھ چا کے دودھ اوہ چولیندے اندر غار دے روز پہنچاوندے نی
تھک گئے قریش تلاش کر کے گھوڑے اوٹھ پرت دوڑاوندے نی
چل چلئے یار ہے رب راکھا۔ چوتھے دن ایہہ نبیؐ فرماندے نی
مدت ہوئی ہی چگدیاں ناقیاں نوں۔ اج شکر بجا لیاوندے نی
یار آکھدا لیندی لوڑ ناہیں۔ نبیؐ نہیں پسند فرماوندے نی
کافر اک عبداللہ[3] اریقطے دا۔ واقف راہ تیار کراوندے نی
رتی نہیں ہے ایہناں پاس کوئی توشہ دان نوں ویکھ فرماوندے نی
توں ذات النطاقین ہیں اسما نبی پاک اعزاز ودھاوندے نی

چپ چاپ خدا دی یاد کر دے اندر غار دے نور چمکاوندے نی
عامر[1] نام غلام صدیق والے اجڑ لئے دوپہر نوں آوندے نی
اسما دھی صدیق دی دے کھانا عامر غار دے ول لیجاوندے نی
سو اوٹھ انعام جے پھڑے کوئی مکے وچ اعلان کراوندے نی
ناقے دو جناب صدیق اکبر عامر بھیج کے ترت منگواوندے نی
ابوبکر کس اوٹھنی پیش کر دے۔ نبیؐ اوس دا مل کراوندے نی
لیندا[2] مل صدیقؓ مجبور ہو کے اشک اکھیاں وچ بھر آوندے نی
عامر خدمت لئی نال تیار ہویا۔ توشہ سفر صدیق منگواوندے نی
بیٹی کمر بند کھول کے دے اسما نبیؐ ہو کے خوش بنھاوندے نی
سرور ہوئے اسوار پڑھ بسم اللہ رکھ آسرا رب دا جاوندے نی

[1] عامر بن فہیرہ حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے۔ جو روزانہ بکریاں چراتے ہوئے وہاں غار پر آ کر کھانا اور دودھ پہنچاتے تھے۔ اور عبداللہ حضرت ابوبکرؓ کے فرزند مات کو خبریں پہنچاتے تھے

[2] حضرت رسول کریم صلعم پر اگرچہ ابوبکر صدیقؓ جان و مال تصدق کر چکے تھے۔ مگر آپ نے اوٹھنی پر بغیر قیمت ادا کئے سواری پسند نہ فرمائی

[3] عبداللہ بن اریقط ایک کافر تھا جو راستے کا واقف تھا

[4] ذات النطاقین حضرت اسما کا خطاب رسول کریم کا عطا کردہ ہے اس لئے کہ ایک تو وہ رشتہ عائشہؓ صدیقہ سے وابستہ تھیں دوسرے انہوں نے کمر بند کھول کر کھانا لٹکایا تھا۔

بیان حالات سفر ہجرت واقعہ سراقہ بن مالک

آدم جنتوں ہو بیوطن آیا اندر زمین تاں ہوئی توقیر ہے سی
دیسوں کڈھیا ظالماں انبیاتوں کر دے ستم بدبخت بے پیر ہیسی
واری آئی سرتاج پیغمبر اندی چلے دیس چھڈ ہو غمگیر ہیسی
کعبے طرف نگاہ پا نال حسرت یثرب جاوندے ماہ منیر ہیسی
پونے تن سو میل سی دور یثرب جتھے پہنچیا نبی کبیر ہیسی
پانی وسّے نہ منزلاں نیک کدرے گرمی دھپ نے ہاڑ اخیر ہیسی
آڑ دیکھ کے اج نہ کوئی سورج ویکھے نبیؐ دا نور تنویر ہے سی[1]
سایہ ویکھ چٹان دا صاف کر کے چادر پائی صدیقؓ مشیر ہے سی
مل گیا چرواہا اک وچہ جنگل. دیندا اِل صدیق دلگیر ہے سی
واقف کامل مزاج رسول دا اخدمت نبی دی جدھی جاگیر ہے سی
ڈھونڈ بھال نہیں چھڈی سی ظالماں نے اک ویکھدا پیا راہگیر ہے سی
سراقہ بڑا جوان سی چڑھ گھوڑے اوٹھ دوڑدا کرن اسیر ہے سی
دوجی واردی حادثہ ایہہ ہویا سٹے فال دا تیر دلگیر ہے سی

ہجرت ندوں نتھیں سنت ہے انبیاندی نبی دیس وچہ ہوئے دلگیر ہیسی
شیث نوح دیکھو ابراہیم یوسف عیسیٰ موسیٰ بھی ہوئے زہیر ہیسی
چوری چھپ کے نسد ظالماں تھیں من رب دی پاک تقدیر ہیسی
نال فخر دے اوٹھنی ڈوڑدی اے. ساتھ نبیؐ صدیق وزیر ہیسی
ریتا عرب دا اکی سو میل لمبا رکھ چھاں نہ جھنڈ کریر ہیسی
خوف ڈرانہ ویریاں ظالماں دا فضل رب دے لا الغل گیر ہیسی
گرمی ہوئی جد عشق مجاز والی ناقے تھک کے ہوئے زہیر ہے سی
جتھے لیٹدے شاہ لولاک لہہ کے یار کڈھاندی کرتے تدبیر ہے سی
برتن صاف دے منہ تے پا کپڑا اتھن دھوکے کڈھیا شیر ہے سی
دودھ صاف وچہ سفر دے پیش کردا جیہڑا صدق دی پاک تصویر ہے سی
سراقہ مالک دے پت نوں جا دسدا ابن نبی دا گیا خبیر ہے سی[2]
گھوڑا اوسدا اڑ گدا کھا ٹھوکر کڈھے فال اوہ ست گئے تیر ہے سی
دونویں وار الکا وچہ فال آیا ایپر طمع اوہدا دامن گیر ہے سی

---

[1] کنایہ اس امر کی جانب ہے کہ چونکہ ریگستان میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی جہاں سایہ ہو درخت مفقود ہوتے ہیں اس لئے آج دیدار رسولؐ کریم کا آفتاب کو اچھا موقعہ تھا جب سر پر آفتاب آیا تو غور سے دیکھ رہا تھا یعنے دھوپ کی تیزی زیادہ ہوگئی۔ [2] سراقہ بن جعشم ایک بڑا گرد چڑھا پہلوان تھا اس کے اثنائے تعقب میں گھوڑے کے ٹھوکر کھانے پر تیر سے فال نکالی۔ جواب نفی میں نکلا یعنی تعقب نہ کرنا چاہیئے۔ پھر سوار ہوا پھر ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ قریب پہنچا قریب تھا کہ تیر سے وار کرے کہ گھوڑا گرا اور اس کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور اپنا تیر بغل کے پاس سے نکل گیا وہ بچ گیا اس نے امراللہ کو غالب سمجھا اور مخلصانہ حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ مجھے معافی دی جائے اور خدا آپ کو برسر حکومت کرے تو مجھ سے مواخذہ نہ کیا جائے بکری کی کھال کے ٹکڑے پر تحریر امن لکھوا دی گئی۔

تیجی وار اوہ پہنچیا آن نیڑے لیا جوڑ کمان تے تیر ہے سی
جنہوں رب رکھے اوہنوں کون مارے نبیؐ ربدا پاک بشیر ہے سی
غالب سمجھیا اوس نے امر اللہ حاضر ہووندا من تقصیر ہے سی

پیر گھوڑے دے دھنسے زمین اندر ڈگا خاک تے وانگ نخچیر ہے سی
بچگیا خود اپنے تیر کولوں جنگی اوس دی اجے تقدیر ہے سی
کہندا اکرو معاف خطا سرور منگی امن دی اوس تحریر ہے سی

کشف رسول پاک صلعم اور پرچہ امن عطا کرنا سراقہ کو

پرچہ امن دا نبیؐ لکھوا تا نالے کشف دا آپ اک حال دسدے
ایہہ کشف رسول سی ہین کنتھے جیہڑے وحی نوں خواب خیال دسدے
دراصل سی اک ایہہ پیشگوئی گلاں تن سی نال جلال دسدے
جنگ ہوویگی نال ایرانیاں دے کسریٰ ہووے گا وچہ زوال دسدے
کنگن پہن نہ جدوں تک ہتھ تیرے نہیں ہووناں تیرا وصال دسدے
سراقہ فوج دے وچہ سی مومناں دے آیا جدوں خزانے دا مال دسدے

کنگن پہن سراقہ اوہ ہتھ تیرے جیہڑا شاہ ایران دا مال دسدے
پہنچے نہیں پرواز خیال والی ویہہ سال پہلوں آپ حال دسدے
دشمن ہین تو راج ایہہ یاد رکھیں ہوجائیں گا مومناں نال دسدے
فتح ہوویگی مومناں صادقاں نوں مل جائے خزانیدا مال دسدے
دیکھو عمر دا دور خلافتی سی ہوئی جنگ ایہہ انہاں نال دسدے
ہتھیں کنگن سراقہ دے پئے سرور نبی پاک یقین کمال دسدے

ع۱ ہجرت کرنا سنت انبیاء ہے۔ دنیا میں جتنے نبی گذرے سب کو اپنے اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا۔ دراصل مخالفین حق کی انتہائی کوشش جب متفقہ طور پر اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ نبیوں کو ہلاک کرنے پر تل جاتے ہیں اس وقت خدا اپنے ماموروں کو حکم دیتا ہے کہ اب اس مقام کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ ورقہ بن نوفل نے پہلے وحی ہونے پر رسول کریمؐ سے عرض کیا تھا۔ ع۲ سراقہ کو تحریر امن دیتے ہوئے رسول کریم نے فرمایا کہ اے سراقہ میں تو تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے خزانے کے کنگن دیکھتا ہوں یہ کشفی نظارہ چوبیس سال بعد کی ایک خبر بتا رہا تھا۔ ان حالات میں خیالات انسانی سے بالاتر ہے وہ شخص جو نہایت بے کسی کی حالت میں عرب کے چند معمولی دشمنوں سے چھپ کر شہر چھوڑ کر بھاگا جا رہا ہے جس کو چاروں طرف خطرات نے گھیرا ہوا ہے کہ کوئی دشمن نہ پہنچ جائے وہ اس بے کسی کی حالت میں کسریٰ کی سب سے بڑی سلطنت کے مالک ہو جانے کی خوشخبری پاتا ہے ع۳ وہ الفاظ جو بھاگنے والے کے منہ سے اس حالت میں نکلتے ہیں وہ بیس سال بعد حضرت عمرؓ کے زمانے میں پورے ہوتے پندرہ سال بعد حضرت عمرؓ نے ایران کے خزانہ کا مال آنے پر سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنائے یہ وہ اعجاز ہیں جنہیں دیکھ کر صحابہ کے دلوں میں وہ ایمان پیدا ہو گیا کہ گویا انہوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھ لیا۔ اس کشف میں تین پیش گوئیاں مضمر تھیں ایک تو یہ کہ سراقہ اس وقت تک زندہ رہے گا۔ دوسرا مسلمان ہو جائے گا تیسرے جب مسلمانوں کی جنگ ایرانیوں کے ساتھ ہو گی سراقہ شامل ہو کر کنگن حاصل کرے گا۔

Marfat.com

مقولہ شاعر

کدے تھاں نہیں جسلوں امن والی دیس چھڈ جو نسیا جاوندا اے
جدوں ہوئیاں پوریاں ایہہ گلاں دل نال یقین بھر آوندا اے
وچہ سفر خدا ایہہ عہد کردا جیہڑا فرض قرآن ٹھہراوندا اے
والی ہے رسول دا رب سچا زور کل جہان لگاوندا اے

کیہڑے سر میرے تے دسے ایہہ گلاں ایتھے غور تے فکر کراوندا اے
لیا دیکھ صحابیاں رب سچا مراد جدوں لنگھ بیٹھیں پاوندا اے
دا لیس کرانگا نینوں حبیب ایتھے جیہڑا تھاں اج چھپیا جاوندا اے
کامیاں ادہ یقین کامل سرور نبی نہیں ذرا گھبراوندا اے

مقولہ شاعر

چلے پھیر سرتاج کل انبیاں دے ہویا ساہ جاں ٹھیک اسواریاں دا
پچھوں حاجیاں نوں جیہڑے اج نیکر بھیڑا حال ہوندا موڑ لاریاں دا
دشمن ساک نہیں کل جہان ہویا مزا ویکھ لو رب دی یاریاں دا

پونے تین سو میل دا اوہ رستا مشکل پندھ جے منزلاں بھاریاں دا
مار دا مار مکاوندے منزلاں نوں والی جاگ دی کل سرداریاں دا
سیرت پڑھے جے کوئی غلام سرور پتہ لگدا کارگذاریاں دا

بیان صحابہؓ کا یثرب میں انتظار

یثرب وچہ اڈیک سی نبی والی راہ ویکھدے روز اصحاب سارے
پتہ نہیں سی غار دے نال والا ہوندے بہت بیحال بیتاب سارے
اوڑک آئی اوہ گھڑی نصیب جاگے کھلے وصل دے کل ابواب سارے
پیشوائی نوں روز جو آوندے سی چلے اج مل کے ہمرکاب سارے
ٹھاٹھاں مار دا نور رحمدا اس دم گوہر چمکدے کل نایاب سارے

ملکہ چھڈیاں ہوئے نے دن اپنے جوڑن رہندے بیٹھ حساب سارے
تڑپ ویکھدا کوئی پیار والی دسن بھجدے وانگ کباب سارے
آیا نور نزدیک خدا والا ہوئے ظلمتی دور حجاب سارے
آفتاب سی مکھ رسول والا گردے چن سی جیہڑے ماہتاب سارے
سرور پاک خوشبو سی نبیؐ والی عرق عرق پئے ہون گلاب سارے

بیان حالات قیام قبا

شہروں اُرے کجھ دور دے فاصلے تے وسدا تھاں ہے خوب قبا والا

رہندا اوس جا کجھ قبیلڑے سی نیاں دین سی جنہاں خدا والا

ھ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

ٹھرا اوہناں نوں جیہ عمر بن عوف دا سی سیرت نیک تے بہت حیا والا
کیتی نبی کریم منظور دعوت چھایا اوس تھاں نور ہدیٰ[1] والا
حضرت علی وی ملے سی آ ایتھے جھگڑا طے کر جور جفا والا
فخر خاک قبا نوں اج ملیا آیا نبیؐ جان پاک خدا والا

دعوت نبیؐ دے اوس غلام کیتی جذبہ دس کے نور صفا والا
مکے والے مہاجر سی کجھ ایتھے ٹولہ پاک ختم الانبیاء والا
کیتی دید آ یثربی مومناں نے پیتا جنہاں سی آب بقا والا
وسّیا عمر بن عوف دے گھر سرور بدّل کرم دا جود سخا والا

تعمیر مسجد نبوی قبا میں

متاں کرے خیال نادان کوئی نبی ایس تھاں دعوتاں کھاوندے سن
پہلی نبی مسیت ایہہ جگ اندر نبی پاک رسول بنواوندے سن
جدی تقویٰ تے نبی بنیاد رکھی قول ربدے[2] پئے سناوندے سن
ربیع الاوّل نوں اٹھویں آئے ایتھے اِکی[12] تک قیام فرماوندے سن

کیتی نبی تعمیر سی اک مسجد بھاگ جاگ اُٹھے ایس تھاوندے سن
کردے وانگ مزدور سی کم حضرت عمل کر کے سبق پڑھاوندے سن
کیتا نبی قیام سی دو ہفتے نت شہر دے لوک بلاوندے سن
ہوئی بائی[22] تاریخ تے نبی عالم سرور شہر نوں قدم اٹھاوندے سن

تشریف لانا رسول کریم کا شہر یثرب میں حضور کی التجا دربارگاہ خدا میں

کالا منہ ہے قلم دا چاک سینہ مشکل لکھن ہے حال حضور دسدا
بخشے ہیں حبیب دے صدقے ربا ایہہ گناہاں بھیں چور دسدا
کراں کیویں بیان اخلاق نبوی اج جگ ہے بہت مغرور دسدا
تیرا شکر ہے ہویا خیال اسدا جس دا پاک مقام ہے دور دسدا

ناقص عقل تے حب وی نہیں خالص کوئی نظر نہ ذرا شعور دسدا
پتہ نہیں کیوں لئی آ ایہہ خدمت میرے نفس دا عزم مجبور دسدا
جدہی کریں ثناء نوں آپ مولا کوتہ فہم انسان معذور دسدا
کریں فضل بھیں آپ امداد میری تیرا فضل تے کرم دستور دسدا

؏۱ خاص شہر مدینہ سے تین میل ادھر بیرونی آبادی قبا کے نام سے موسوم ہے اور عوالی مدینہ کہلاتی ہے ۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن قبا میں عمر بن عوف کے یہاں ٹھہرے بہت سے مہاجرین بھی یہاں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت علی بھی یہاں ہی آ کر ملاقی ہوئے ؏۲ المسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ سورہ توبہ رکوع ۱۳ پارہ ۱۱۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی اس بات کے لائق ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس مسجد کی بنیاد سب سے پہلے حضرت رسول کریم نے قیام قبا کے زمانے میں رکھی۔ اور آپؐ اس میں بمع صحابہؓ کے مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلی مسجد قبا کی ہے جیسے قرآن کی مذکورہ شہادت سے ظاہر ہے۔

لکھاں وچہ بدعملیاں حالی احمدؐ بیتوں اپنا بڑا قصور دسدا
بھادیں ہاں بے عمل اوباش بھاراں تاں دی نبی تیرے حضور دسدا
مدنی زندگی اج ہے شروع ہوئی یثرب نبیؐ دا نور ظہور دسدا
شوق دید دا دوستاں دشمناں نوں یثرب اج سی بڑا مشکور دسدا
آدم جن ملک رُد پڑھدے فضل رب تھیں شہر معمور دسدا
پیشوائی نوں آئے سی اوس خزرج[۱] کفر جوش تکبیر تھیں دور دسدا
چڑھ کے کوٹھیاں تے کڑیاں گوندیاں سی ساڈا قلب ہے اج مسرور دسدا
شکر کر انگے اسی تے تدوں تیکر جد دوں تیک نہ عادستور دسدا
قدم قدم تے اوٹھنی کھڑے سجدے داخل ہوئی تے شہر مسحور دسدا
ٹھہرن واسطے عرض سب کیتی مسلم، نبیؐ رب دے خاص حضور دسدا
بیٹھے رب دے حکم تھیں ایہہ جیتھے تھاں جان لیّو اوہ مامور دسدا

ایہہ کڑاں کی ہن تے چھوہ بیٹھا پورا کریں ہیں بہت مجبور دسدا
نکتہ چیں نہ کریں خیال کوئی میرے نبیؐ دا رب غفور دسدا
آئے قبا تھیں شہر نوں نبی اللہ عالم کل جے اج مسرور دسدا
آئے زمین تائیں فلک والے سارا شہر یثرب دامن حور دسدا
آیا کعبیوں نبیؐ خدا دا الارحم کرم دے نال بھرپور دسدا
شہر دوں قبا تک ٹھٹھ سی بند یاندے مشکل ہونا پیا عبور دسدا
چڑھیا چن وداع دی گھاٹیاں تھیں[۲] کریئے شکر اوہ بید انور دسدا
ڈھپھاں نال معصوم سی نعت پڑھدے چلے شوق دا پور ظہور دسدا
دے قلب وچہ[۳] سی مومناں نے صدقے ہوں تے جگ مجبور دسدا
چھڈی نبیؐ نکیل سی اوٹھنی دی ویکھن رب نوں کی منظور دسدا
ملیا فخر ایہہ ابوایوبؓ تائیں نور قلب وچہ جلدے سی نور دسدا

بیان وجہ تسمیہ نام مدینہ[۱]

ربیع الاول سی ماہ تاریخ بائی ہویا نبیؐ دا جدوں ورود یثرب
یثرب شہر وچہ آئے جاں نبی اللہ ہوئی خاک اس دی پاک مسجود یثرب

مدینہ شہر نوں آکھدے وچہ عربی دیکھو وچہ لغات موجود یثرب
مسلم آکھدے نبیؐ دا شہر اس نوں عربی مدینۃ النبی مشہود یثرب

۱ آج اوس خزرج کے قبائل سج دھج کر نکلے اور تمام شہر سجایا گیا تھا۔ بنونجار ہتھیار سجا سجا کر آئے تھے ایک غلغلہ تکبیر کا بلند ہوا۔
۲ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع ترجمہ۔ چاند نکل آیا ہے کوہ وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر خدا کا شکر واجب ہے تا دعا مانگنے والے دعا مانگیں ۳ ہر ایک انصاری خاندان یہی عرض کرتا تھا۔ یا رسول اللہ یہ گھر یہ مال ہے یہ جان حاضر ہے حضور دعا خیر دیتے جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹنی جہاں بیٹھ جائے گی وہی جائے قیام ہے چنانچہ یہ فخر حضرت ابو ایوب انصاری کو ملا اس کے مکان کے سامنے اونٹنی بیٹھ گئی یہ ماہ ربیع الاول کی بائیس تاریخ تھی۔ ۱ مدینہ عربی زبان میں شہر کو کہتے ہیں اس شہر کا قدیمی نام یثرب ہے جب رسول کریم صلعم یہاں آکر رونق افروز ہوئے تو لوگ مدینۃ النبی یعنی نبی کا شہر کہنے لگے تب ہی سے اس کا نام مدینہ ہو گیا ہے۔

مدینہ ہویا مشہور وچہ جگ سارے فیض اللہ دا اکرم تے جد یثرب
لیا امن داتھاں ایہہ مومناں نوں سرور کیتے پسند معبود یثرب

بیان بعد قیام مدینہ منورہ بنانا مسجد نبی کریم صلعم کا اور قیام اصحاب صفہ

کیتی نبی ص تجویز مسیت والی اندر شہر جاں آپ قیام کیتا
ٹکڑا[1] زمین دا کجھ بیکار پیا سی اوہدے لین دا انتظام کیتا

مالک تھاں دے دو یتیم لڑکے ٹکڑہ نذر ارادہ اونہاں تمام کیتا
مفت لین نہیں نبی ص پسند کردے حق لیا حوالڑے دام کیتا

پہلا کم مسیت بناونیدا نبی ص پاک رل کے صبح شام کیتا
گھیرے سہن مزدور معمار اِتھے کرو غور کس کس اہتمام کیتا

پتھر چکدے پاک رسول ساڈے اللہ جنہاں نوں خیر الانام کیتا
ہور پاک اصحاب سی نبی ص والے حاصل جنہاں کمال سی نام کیتا

رجز پڑھن اساڈے جان مسجد صدقے سب نے سکھ آرام کیتا
نال رجز دے پڑھن رسول اللہ[2] کندن جنہاں جیہی تانبا خام کیتا

ربا اصل تے خیر ہے آخرت دی کریں کرم جے توں انعام کیتا
کریں فضل انصار مہاجراں تے جنہاں نوش توحید دا جام کیتا

سدھی سادڑی ہوئی تیار مسجد جدی سادگی نے اوچا نام کیتا
کہنداں کچیاں تھم کھجور والے شاخاں تپیاں تھیں اوپر بام کیتا

پانی وسداکدی تے چھت چوندی چکڑ فرش خراب تمام کیتا
سنگ ریزے وچھائے سی پھیر اس تے پچھوا ایہہ وڈا انتظام کیتا

تھڑا اچیا اک مسیت اگے ڈیرہ جدے تے مومناں عام کیتا
گھر بار نہ جنہاندی تھاں کوئی اونہاں اوس تے آن مقام کیتا

درسگاہ اصحاب سی صفہ[3] والی حاصل جنہاں سی دین اسلام کیتا
مسجد نال پھر بنے سی دو حجرے سرور[4] نبی نے جتھے قیام کیتا

---

1 ابو ایوب انصاری کے مکان کے سامنے کچھ زمین افتادہ پڑی تھی۔ اس کے ایک حصہ میں اونٹ باندھے جاتے تھے ایک طرف قبریں تھیں کچھ درخت اور جھاڑیاں تھیں۔ ان کے مالک دو یتیم لڑکے تھے یہ زمین مسجد کے لئے تجویز ہوئی ان یتیموں نے وہ مفت نذر کرنی چاہی مگر آپ نے پسند نہ فرمایا اور وہ قیمتاً خریدی گئی 2 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُہَاجِرَۃَ۔ اے خدا بھلائی تو صرف آخرۃ کی بھلائی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما۔
3 مسجد کے ساتھ ایک چھایا ہوا چبوترہ بنایا گیا۔ جس پر وہ لوگ مقیم تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا یہ لوگ اصحاب صفہ کے نام سے مشہور تھے مسجد کے ساتھ یہ درسگاہ کی بنیاد تھی یہ لوگ دن کو باری باری لکڑیاں لاتے اور بیچتے اکثر ان کے کھانے پینے کا رسول کریم ؐ کو تھا ان اصحاب کی تعداد بتدریج بڑھتی گئی ان میں بڑے بڑے صاحب علم ہوئے۔ 4 اسی مسجد کے ساتھ دو حجرے حضرت نبی کریم کے لئے بنائے گئے پھر جیسے جیسے اور نکاح آنحضرت صلعم کرتے گئے حجروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا ؛

Marfat.com

بیان تنظیم نماز فرمانا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

تیراں سال نہ مکے دے وچہ ملیا موقعہ کدی جماعت کران والا
کسے ناد وجان دی رائے دتی کسے مشورہ سنکھ وجان والا
جس نوں ویکھ نماز نوں ہون کٹھے راتیں وخت ہے اوہدے کھان والا
کیتا پاک رسول پسند اس نوں چنگا طرز ہے ایہو بلان والا
سارا کل نچوڑ اسلام والے اوچا بہت اصول جے شان والا
اللہ نام تھیں شروع اذان ہوندی اللہ لفظ ہے اہدے مکان والا
وجدے گھڑی گھڑیال عبادتاں دے طرز ویکھ لو سارے جہان والا
وکھو وکھ ایہہ شور جہان اندر پوے کن آواز نہ گیان والا
ممبر مذہبی ہون جے کل کٹھے کرن طرز ایجاد بلان والا
دعویٰ کرے جے کوئی بنا دسے مل کے ٹولڑا کوئی انسان والا
جمعہ[۴] پڑھیا مدینے وچہ نبی پہلا خطبے وچہ احکام بتلان والا

مسجد نبی نے مشورہ نبیؐ کیتا کریئے ڈھنگ کی سدّ بلان والا[۱]
جھنڈا ویلے تے اک چا کھڑا کریئے دسے دور تک ہووے اچان والا
حضرت عمرؓ[۲] وی آ گئے وچہ مجلس کیتا پیش ایہہ طرز اذان والا
بنگی اذان اک معجزہ[۳] جے سوچے غور تھیں فکر دھیان والا
پنجے وقت اعلان ہے نت ہوندا خالی رہے نہ تھاں جہان والا
پہلے روز تعلیم اسلام والی ہوندا خرچ ناہیں مسلمان والا
ناد سنکھ تے ٹلیاں پتہ دیندے ہویا وقت ہے پوجا کران والا
لکھاں مال منال رڑھا دیندے آہے منتھ نہ فیض اذان والا
اتنے فائدے ایس تھیں سہل چنگا بنے کوئی نہ جمع کران والا
بنے کدی نظیر نہ مشورے دی دعویٰ بڑا اجے قرآن والا
سرور ویکھ تنظیم نماز[۵] والی صدقے جاوندا فہم انسان والا

۱ تنظیم نماز کے لئے اذان کی تجویز مجلس شوریٰ قائم ہوئی کسی نے ناد بجانے کا مشورہ دیا کسی نے سنکھ بجانے کا کسی نے جھنڈا کھڑا کرنے کا ۲ حضرت عمرؓ بھی اس مجلس شوریٰ میں آ گئے اور آپ نے خواب کا بیان کیا کہ کوئی شخص یہ کلمے دہراتا ہے آپ نے پسند فرمایا ایک اور صحابی نے بعینہ یہ خواب دیکھا۔ ۳ اذان اس لئے اعجاز ہے کہ دنیا کے عقلمندوں کی عقلی طاقتیں عاجز ہیں کہ اس سے بڑھ کر بے خرچ آسان طریقہ نہیں بنا سکتے جس میں یہ خوبیاں بھی موجود ہوں اور تمام مذہب اسلام کے لب لباب کا اعلان تمام دنیا میں ہوتا رہے اگر کوئی انکار کرے تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے ۴ پہلا جمعہ رسول کریم نے مدینہ میں آ کر پڑھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ آٹھویں روز تمام مسلمانوں کے سامنے ایک متقی عالم تعلیم فرقان کی جانب مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے ۵ نماز کی تنظیم اپنے اندر مساوات کے علاوہ پابندی اوقات اور خدا کی جانب پانچوں وقت رجوع کرنا اور صراط مستقیم کا طالب ہونا اور یگانہ روی کا خیال اتفاق و اتحاد کا عملی سبق الغرض وہ تمام باتیں جو سوسائٹی میں امن آرام کا باعث ہو سکتی ہیں اور بلند خیال کے اونچے سے اونچے مقام پر پہنچا سکتی ہیں سب اس میں موجود ہیں۔

بھائی چارہ قائم کرنا مہاجرین[1] اور انصار مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہو گئی تنظیم نماز والی دوجا کم ہے سی او گنہاریاں دا
ساتھی چھٹے رفیق نہ تھاں کوئی ہویا سامنانے دکھاں بھاریاں دا
اللہ کرے خطاب انصار[2] کہہ کے نام یثربی مومناں ساریاں دا
مجلس قائم کر شاہ کونین کیتے بند و بست بن کر دیچاریاں دا
کہندے تدوں انصار ہاں اسی حاضر ناطہ جوڑ دے نبی نکاریاں دا
بھائی بھائی رسول بناوندے نے نام لے لے سب ولاریاں دا

جنہاں کل ملکیتاں ساک چھٹے گھر بار تے وطن وساریاں دا
دس ویہہ نہیں چالیوں ودھ مسلم ٹولہ بڑا سی اینہاں وچاریاں دا
مددگار نوں کہن انصار عربی مطلب خاص سی اینہاں[3] بیاریاں دا
بھائی بن انصار ایہہ دین والے کم نہیں دچار اٹھواریاں دا
نبی آکھیا جگ نوں دساں جے نقشہ دین والے بھائی چاریاں دا
اک لین[4] انصار تے اک ہجری سر ور جوڑدے ساتھ پیاریاں دا

بیان اسلامی بھائی چارے پر عمل پیرا ہونا مہاجرین و انصار کا

ویکھے ذرا جہان کل غور کر کے جدوں حکم ایہہ نبی سناوندے نی
گھر بار انصار سب ونڈ دیندے بھانڈے کپڑے نصف ونڈاوندے نی
ڈنگر بال غلام اوہ ونڈ سارے اپنے بھائی نوں آکھ سناوندے نی
کیتے جو ایثار انصار اس دم کسے قوم وچ نظر نہیں آوندے نی
وتی حد مکا انصاریاں نے جذبے حب دے ہوش بھلاوندے نی
غیرت[5] ویکھنے جوگ مہاجراں دی رہندے پچھ بازار نوں جاوندے نی

سن کے حکم رسول دا اٹھ ٹردے بھائی بھائی اوہ بن دکھاوندے نی
کھیتی باغ جاگیر سب ادھ کر کے حصہ بھائی دا اوکھ کراوندے نی
چون[6] گنڈ ہے تساں نوں بھائی حصہ ویکھے خوشی مناوندے نی
منیاں حکم سی جنہاں رسول والا اوہو لوک انصار کہلاوندے نی
کھیتی کرن انصار تے دین حصہ بھائی پچھے بن دکھلاوندے نی
لگے کرن سوداگری کجھ اوتھے کجھ جا کے نوکری جاوندے نی

۱ یعنی مہاجرین کے معنی ہجرت کر کے آنے والے۔ ۲ انصار عربی زبان میں مددگار کو کہتے ہیں چونکہ اہل مدینہ نے اجڑے ہوئے مسلمانوں کی ہر طرح امداد کی اس لیے وہ انصار کہلائے ۳ ایک انصار اور ایک مہاجر کو بلا کر نام بنام رسول کریم نے بھائی بھائی بنا دیا ۴ چون کنا پنجابی محاورہ ہے کہ جو چاہو حصہ دونوں میں تم منتخب کر لو۔ انصار نے جو ایثار مہاجروں کے ساتھ کیا دنیا کی کوئی قوم ایسے ایثار کی نظیر دکھانے سے عاجز ہے ۵ مگر مہاجرین نے بھی اگرچہ ان کو حقوق انصار سے ملے غیرت کو بہترین طریقوں سے دکھلایا یہ عقدہ اخوت یہاں تک مضبوط ہوا کہ حقیقی رشتہ دار پیچھے رہ گئے جب ایک ان دونوں بھائیوں سے فوت ہو جاتا تو دوسرا اس کی جائداد کا وارث ہو جاتا مگر اس کو قرآن کریم نے بعد میں روک دیا (باقی صفحہ ۸۸ پر)

رکھدے بیویاں دو انصار سی جو اپنے بھائی نوں آکھ سنانودے نی
دیاں چھڈ بن اک طلاق دیکے جذبہ نصف دا خوب دکھانودے نی
جیہڑے نبی بھرا بنا دتے دیکھو کی جواب سنانودے نی
جے میں حال لکھاں بھائی چارے دا کاغذ بہت سیاہ ہو جانودے نی
دتا اوہناں نباہ ایہہ بھائی چارہ ساری زندگی فرق نہ پاوندے نی
حصہ دین مہاجراں وچیاں نوں بھائی لوآں بھرا ہور بنا ودے نی
جلاوطن جاں بنو نضیر ہوئے[1] نبی پاک رسول فرمانودے نی
کیتی عرض انصار یا نبی اللہ بھائی چھڈے نہ اساں تھیں جانودے نی
ملیاں جدوں ترقیاں مومناں نوں تاں دی بھائی نہ دلوں بھلانودے نی
دولت مال کی چیز ہے وچ جنگاں بدلے بھائی دے سیس کٹانودے نی
دیکھ ایہہ ایثار انصار والا بنی نوع انسان شرمانودے نی

گھر بار نہیں وسدا پیا تیرا ساڈوں پیئے ایہہ دکھ ستانودے نی
کریں اوس دے نال نکاح بھائی ابھوں تیک اوہ حق ونڈانودے نی
بہناں ساڈیاں حرم تساڈڑے نے نال حب دے اشک وگانودے نی
کھچاں کیویں تصویر جذبات والی جذبے شکل نہ کوئی دکھانودے نی
مرجائے جے بھائی انصار باندا اوہدے مال نوں ہتھ نہ لاوندے نی
رکھن اوہناندے حق دی اوہ نیں قلم کوئی نہیں خیال لے آنودے نی
دیئے اوہناں باغ مہاجراں نوں دے واپس ملن انصار دے چاہنودے نی
ساڈے رہن گے اوہناندے وچ قبضے نوین ہووی نال دوانودے نی
دیکھن سنن جو پاک رسول کولوں بھائی بھائی نوں آسنا ودے نی
جیہڑی حب دتی اوہناں بھائیاں نے سکے بھائی نہ کدی دکھاندے نی
فخر کرن گے سرور اسدا اسلم سچے شان انصار دے تھاونودے نی

بیان دوسرے مشاغل رسول کریم ﷺ کے اور معاہدہ یہود یدینہ سے اور تنگ حالی مسلمانوں کی

ہو گئی تنظیم جد مومناں دی ویلا آیا جے خُلق وکھلاونے دا
جنھے تن سی اوہناندے بڑے بھاری کم رکھدے شور مچاونے دا
یثرب وچ سی نروے یہودیاں[2] دا دعوی رکھدے حکم چلاونے دا
اِک قینقاع بنو نضیر دوجے ڈھنگ جاندے اوہ سود کھاونے دا

(بقیہ صفحہ   سے آگے) النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھتھم واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتب اللہ من المومنین والمہاجرین الا ان تفعلوا الی اولیٰئکم معروفا کان ذالک فی الکتب مسطوراہ۔ سورہ احزاب پارہ ۲۱ رکوع اول
ترجمہ نبی سے تعلق ہے ایمان والوں کا زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں اور ناطے والے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ کے حکم میں زیادہ سب ایمان والوں اور وطن چھوڑنے والوں سے مگر یہ کہ ایسا چاہو اپنے رفیقوں سے احسان یہ ہے کتاب میں لکھا۔ [1] س ۴ ہجری میں جب بنو نضیر جلاوطن ہوئے ان کی زمینیں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو مہاجرین کی تکلیف دور کرنے کے لئے ان زمینوں کا دینا تجویز کیا۔ انصار نے انشراح صدر سے بارگاہ نبوی میں عرض کیا ہماری زمینیں ان کے قبضہ میں بدستور رہیں گی [2] مدینہ میں یہودیوں کی آبادی بہت زیادہ تھی ان کے تین بڑے قبیلے تھے ایک بنی قینقاع دوسرے بنو نضیر تیسرا بنو قریظیوں کہ یہ لوگ اوس اور خزرج کی باہمی لڑائیوں میں حلیف بن کر شامل ہوتے تھے اب اوس اور خزرج کا زیادہ حصہ مسلمان ہو گیا تھا (باقی صفحہ ۸۹)

Marfat.com

تیجا ٹولہ سی بنی قریظیاں وا چسکا جنہاں نوں داؤ لگاونے دا
پہلوں نال تجربے دے ویکھو لے ہویا مشغلہ شان دکھلاونے دا
اوس خزرج نوں جنگاں مکایا سی تمغہ لیلنے دین لے آونے دا
دکھو دکھرے وچ قبیلیاں دے نبی سوچیا طرز بلواونے دا
ہویا پاس اصول اتحاد والا بند و بست ایہہ ہویا لکھاونے دا
آپو اپنے دین تے رہن دونویں جھگڑا لوڑ نہیں مفت وَدھاونے دا
حملہ کرے کوئی غیر جے کسے اُتے کرے قصد اوہ مار مکاونے دا
یثرب اُتے جے کدی کوئی کرے یورش دونویں کر گے ڈھنگ بچاونے دا
دوہاں واسطے ادب دی تھاں یثرب کیں ن کم نہ خون وگاونے دا
وساں حال کی مومناں صادقاں دا اوکھا وقت سی ڈنگ ولاونے دا
چوتھے بہت اصحاب سی صُفّہ والے غم اونہاں دے درد ونڈاونے دا
ہوندی لوڑ نہ اونہاں نوں کدی تائیں ری فکر نبی نوں رہندا کھلاونے دا
خود نبی کریم دے گھراں اندر گھٹ کم سی اگاں جلاونے دا
بھکھا رہے کوئی اسلام والا جوگ نبیؐ نوں فکر جگاونے دا

ویکھ ایہہ تنظیم اسلام والی فکر پیونے و بدبہ جماونے دا
چرچے کرن مذاق اُڈا بھارے کدی کرن اوہ کم بہکاونے دا
قرضدار سن ایہہ یہودیاں دے ہویا سو وسبب تھکاونے دا
کر دے آپ تحریک معاہدے دی فیض دس کے اک ہو جاونے دا
مسلم آلے یہود اک قوم ہوسن کوئی کم نہیں شان دکھلاونے دا
کوئی کرے نہ کدی دی چھیڑ خانی چارہ کرے نہ کوئی بھڑکاونے دا
دُوجا کرے مظلوم دی طرفداری حیلہ کرے نہ جان لکاونے دا
مل کے لڑن دونویں صلح کرن دونویں دکھ تک نہیں صلح کراونے دا
آخر فیصلہ کرن گے نبی اللہ موقعہ ہووے جے گل مکاونے دا
گھر بار دا فکر تے دشمناں دا نالے فکر سی پیو نے کھاونے دا
اودھے جاوندے لکڑیاں لین جنگل وار ودارسی کم لے آونے دا
ونڈدے بن اصحاب تے رو زحضرت ایہو طرز سی وقت لنگھاونے دا
کدی ستّو کھجور تے گذر ہوندی اکثر بھکیاں جھٹ ٹپاونے دا
فاقہ کرن تے کرن رسولؐ ساڈے کم آپ دے اعمل سکھلاونے دا

(بقیہ حاصفحہ سے آگے) جو مشرک تھے۔ وہ بہت تھوڑے تھے اس لئے نبی کریم نے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان صلح کی بنیاد ڈالی جس پر یہودی بھی راضی ہو گئے اس معاہدہ کی بڑی بڑی شرطیں یہ تھیں۔ اول مسلمان اور یہودی ایک قوم کے حکم میں ہوں گے۔ دوم مذہبی آزادی کے حقوق حاصل ہوں گے۔ سوم دونوں میں سے کسی کو جنگ پیش آئے گی تو مظلوم کی مدد کریں گے۔ چہارم مدینہ پر حملہ ہو تو دونوں مل کر دفعیہ کریں گے پنجم صلح کریں گے تو دونوں مل کر۔ ششم مدینہ دونوں کے لئے عزت کا مقام ہوگا۔ ہفتم آخری فیصلہ جھگڑوں کا آنحضرتؐ کریں گے۔

؎ مسلمانوں کی حالت پہلے سے نازک تھی گھر بار چھوڑ کر آئے تھے دن رات معاش کے فکر میں سرگرداں رہتے تھے۔ رسول کریم کی خود یہ حالت تھی کہ مہینوں حرم نبوی میں آگ نہ جلتی تھی۔ ستو اور کھجوروں پر گذر اوقات ہوتی تھی۔ اصحاب صُفہ کا غم سب سے زیادہ تھا۔ آسودہ حال صحابہ ان کو اپنے گھروں میں لے جاتے تھے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بعض اوقات اسیّ اسیّ مہمانوں کو اپنے گھر سے کھانا کھلاتے تھے۔

Marfat.com

جے کر لکھاں میں کھول کے حال سارا فکر ہے کتاب ودھ جاونے دا
اک دن نبی دے گھر مہمان آیا اتھے نہیں سامان سی کھاونے دا
لیا طلحہ نے پتر جا گھرے اندر ایسی ٹک ولا دپر چاونے دا
عرب نال مہمان دے کھان کھانا خوشی رکھدے دل اوہ پاونے دا
بیٹھ ساتھ مہماں دے کھان لگے حیلہ اک سی جو دکھلاونے دا
دتا پیٹ بھر اوہناں کھلا مہمان کرکے نکر اوہ رات ٹپاونے دا
عمل نیک اوہ خوشی دینال کردے بھاویں وقت سی سخت گھبراونے دا
صُفّہ والیاں نے اینت فکر رہند اپنے کھاونے دین سکھلاونے دا
مشکل گذر اوقات دن رات ہوندی عمل نبی دا درد ونڈاونے دا
تاں وی لکھناں کجھ احوال اینھے مطلب وچ ہے کجھ سمجھاونے دا
حضرت طلحہ نوں آپ تجویز کیتا بند ولبست ہو گیا اپڑاونے دا
دو لوئیں وتے فرزند سُلا اوہناں کرکے کوئی طریق بھلاونے دا
دتا نال صلاح بجھا دیوا۔ آیا وقت جاں خوان بچھاونے دا
خالی ہتھ لے جان اوہ منہ وِلے کُٹن واز پئے منہ چلاونے دا
بچے سُتے تے آپ وی رہے بھکے ایڈا پاس مہمان دے آونے دا
راتیں جھلدے وچ عبادتاں دے رہند الم سی وتے کماونے دا
اسی اسی مہمان لے سعد جاندے ویندے ہور ساماں بہاونے دا
سرور علی جیہے تدوں کم کردے موڈھے مشک دے بہاد وچ جاونے دا

بیان عناد پیدا ہونا یہودیوں کے دل میں مسلمانوں سے

دیکھ درد سلوک اسلامیاں دا ہویا دُکھ سی بڑا یہودیاں نوں
رقماں لین وہانت سُود اندر حاصل ظلم تھیں کرن خوشنودیاں نوں
بچے عورتاں قرض در رہن رہند کردے ستم دکھا مردودیاں نوں
دُکھی کرن پسند اسلام تائیں وڈا رنج سی کُل یہودیاں نوں
ہوئی آمدن بند بیاج والی پیا دخت بھارا انہاں سودیاں نوں
شاہوکارے دا بند بانا ہویا نبی پاک دی ویکھکے جودیاں نوں
مُٹّا او سدا عیش آرام سارا جاندا دیکھیا کل مقصودیاں نوں
پیا دِلیں اسلام دا ویر سر ولہ کہندے یہو مٹا یہودیاں نوں

؎ یہود بہت سود خوار تھے اوس اور خزرج باہمی جنگوں سے تباہ ہو چکے تھے۔ یہود بڑی بھاری شرح سود پر ان کو قرضہ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اوس اور خزرج کے بچے اور عورتیں رہن قرضہ رہا کرتی تھیں ایک دفعہ کعب بن اشرف کے پاس ان کے ایک دوست قرض کے لئے گئے تو اس نے صاف کہ دیا کہ اپنی مستورات کو رہن رکھ دو۔ پھر ایسی بے رحمی کرتے کہ دو دو چار چار روپیہ کے عوض بچوں کو پتھر سے مار ڈالتے۔ العرض یہود نے دیکھا کہ اسلام کی ہمدردیاں ان کی تباہی کے سامان ہیں اور دن بدن اسلام کے مواعظ حسنہ ان کے مظالم میں رکاوٹیں پیدا کرنے لگے وہ دل ہی دل میں مسلمانوں کے دشمن ہو گئے۔

بیان جوش مخالفت آباد ہوئے مسلمانان مدینہ سے قریش مکہ میں

سنیاں جدوں قریشیاں[1] وچ مکے مسلم یثرب کے جا آباد ہوئے
مار چھڈناں اساں سی مومناں نوں کہندے اسیں نے آپ برباد ہوئے
جچے پیر نہیں اجے مہاجراں دے بڑے اوہناں لئی بیداد ہوئے
ساڈا اثر ہے عرب وچ ہر تھاویں. اسماعیل دی اسی اولاد ہوئے
کہندے عبداللہ[2] بن ابی نوں وی پیدا اوہناں دے نال عناد ہوئے
اوہ ہے بڑا سردار یہود باندا اوہنوں ٹھگ گل اوہناں دے یاد ہوئے
من لین گے گل ایہہ ساڈی لکھ بھیجن جاں نال اسناد ہوئے
کیتا غور عبداللہ نے پڑھ نامہ جھڑ لے بھڑک کے وانگ جلاد ہوئے
آخر اوس جواب ایہہ بھیجیا سی مسلم جدوں دے ایتھے آباد ہوئے
ظاہر کدے نہیں سکدا ایں کا سکھ اوہناں دے سنگ بنیاد ہوئے
کوشش کراں گا میں منافقت دی سدا دیکھنا ایہہ ناشاد ہوئے
پڑھیاں جدوں قریشیاں ایہہ گلاں غم فکر تھیں کجھ آزاد ہوئے

سکھ دیکھ کے مومناں عاجزاں دا بڑے اوہناں دے قلب ناشاد ہوئے
کرو اجے وی کوئی تجویز مل کے سارے عرب دے اسیں استاد ہوئے
یثرب وچ ہے زور یہود باندا مسلم اجے من جا آباد ہوئے
ساڈے سامنے چیز کی ہین مسلم اسیں حرم دے بڑے منّاد ہوئے
ایہہ نہ پہنچدے بادشاہ اوہ ہوندا ایس گل تے سہن صواد ہوئے
لکھو اوس نوں کڈھے مہاجراں نوں نہیں دیکھنا بڑے فساد ہوئے
لکھیا گیا ایہو دوہاں ایہہ نامہ قاصد بھیج کے بہت دلشاد ہوئے
سوچے قوم دے لوک کجھ ہین مسلم جھگڑے پئے تے ایتھے برباد ہوئے
بیلی دخت وچ جان اساڈڑی جے اسیں نہیں جے ذرا دلشاد ہوئے
دتی کدی وی تساں امداد کوئی ساڈے عمل بھر دام صیاد ہوئے
عزت کعبے دی دلاں وچ ہے ساڈے ابراہیم جے جد اجداد ہوئے
لگ بھڑکاں قبیلیاں نوں سرور جنگ دے ڈھنگ ایجاد ہوئے

[1] ادھر قریش مکہ نے مسلمانوں کی ترقی کی خبریں پا کر اپنے لئے خطرہ محسوس کیا اور تیرہ سالہ عداوت سے جل بھن کر وہ کباب ہو گئے انہوں نے سازشیں شروع کر دیں کیونکہ کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کا اثر تمام عرب میں تھا اس لئے وہ ایک دوسرے کو بھڑکا کر مسلمانوں کی تباہی کی تجاویز سوچنے لگے۔ آخر انہوں نے ایک تجویز کی کہ اہل یثرب کو مخاطب کیا جائے [2] عبداللہ ابن ابی مدینہ میں ایک با اثر شخص تھا آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے تمام اہل یثرب اس کو اپنا بادشاہ بنانے کو تیار رہتے آپؐ کی تشریف آوری سے اس کی بادشاہی رک گئی اس لئے اس کے دل میں عناد کی آگ بھڑکی قریش مکہ نے عبداللہ بن ابی کو ایک نامہ لکھا کہ مسلمانوں کو نکال دو ہم تمہارے رفیق ہیں اس کی قوم کے لوگ ایک بڑی تعداد میں مسلمان ہو چکے تھے اس لئے خانہ جنگی کا ہولناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا اس نے قریش کو لکھ بھیجا کہ میں ہمیشہ اندرونی مخالف رہوں گا جب بھی تم امداد کرو گے مسلمانوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

تحریک جنگ کا پروپاگنڈا ابوجہل وغیرہ اہل مکہ کا قبائل عرب میں مسلمانوں کو بے وقعت ثابت کرنا، حکم الٰہی واسطے جنگ مشروطہ کے

ابوجہل[1] اسلام مٹاونے نوں مکے دیوندا پھراں دوہایاں جے
عزت حرم تھیں اساں دی عرب اندر ساڈی ایناں دے نال گمایاں جے
ویری بناندے ہین اسلام والے کر دے پھرن وچ جنگ آیاں جے
دیا ہے جے کر دکھ پیش بندی نہیں ویکھنا پیش کی آیاں جے
بے غیرت ہے تے کر دعلاج کوئی نہیں نے پیش پھر سخت لڑائیاں جے
اجے خاک نہیں حوصلہ مومناں دا اسانوں طاقتاں ہیل دوایاں جے
اٹھو فیصلہ کر دو ہن دشمناں دا انہے وچہ ای کل بھلیایاں جے
آیا جوش جوان قریشیاں نوں تیغاں ہتھ لے اوہناں گھمایاں جے
ایسے طرح اوہ سال بھر رہے بھوندے ٹریاں کتاں اوہناں نے چایاں جے
اذن اوہناں نوں ہے ہن جنگ دا لا دیر جہل مصیبتاں چھایاں جے
کتاں نال ایہہ لڑن دا حکم ہویا جنہاں کیتیاں زور آزمایاں جے
نال شرط دے حکم ہے جنگ دا لا۔ اندر جنگ دی پیش بھلیایاں جے

چکے جوش دلا قبیلیاں نوں کر کے ایناں دی خوب وڈیایاں جے
کر دیئے اسیں واگری حج اندر نت ال دیاں دودھ ملایاں جے
یثرب وچہ جا اوہناں قیام کیتا گلاں بھیڑیاں بہت پھیلایاں جے
اجے نال اساڈے عرب سارے اقوام ایناں نے کل رجھایاں جے
اجے ہین یہود دی نال ساڈے وچھو چھٹیاں اوہناں لکھایاں جے
مسلم ہین کی شے اوہ ہین رکنے جاناں لے نس بچایاں جے
دتی اگ لگا اُس وچہ مکے قوماں ہوردی نال اکسایاں جے
پارہ گاہ تک پہنچ کے اکڑا رہی۔ آندے اوڑھ پھر کر چڑھایاں جے
آیا حکم ہن پاک رسول[2] تائیں جنگ واسطے آئتاں آیاں جے
دشمن ہن ایناں نوں ویکھیاں جے جلل اوس نے کل مکایاں جے
چوداں سال تھیں جو ستاوندے سی ہن کرن نوں پھرن چڑھایاں جے
لہذا راہ خدا وچہ لڑن مومن اوہناں نال جو کرن لڑایاں جے

---

[1] ابوجہل نے بڑا جوش خروش مچایا اور یہ تحریک پیش کی کہ اس وقت یثرب میں مسلمانوں کا کوئی زور نہیں مقابلتاً ہمارا بڑا اثر ہے عبد اللہ بن ابی بھی درپردہ ہمارا طرف دار ہے اگر ہم ایک دفعہ مل کر حملہ کر دیں تو تمام مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وقت ان کی تعداد بہت کم ہے اگر یہ زور پکڑ گئے تو پھر ہمارے لئے سب سے زیادہ خطرہ ہے ایسی پُرجوش تقریروں سے اس نے تمام مکہ میں آگ لگا دی اور مکہ اور مدینہ کے درمیانی قبائل کو اکسانا شروع کیا ایک بڑی سازش مسلمانوں کے خلاف رونما ہو گئی۔ نوجوان عرب جدھر دیکھو جوش بھرے نظر آنے لگے۔ [2] چودہ سالہ متواتر تکالیف اوٹھانے کے بعد جو حکم من جانب اللہ آیا وہ یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ وْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۝ سورۃ الحج پارہ ۱۷ رکوع ۱۳۔ ان لوگوں کو اجازت دی جاتی ہے جن سے لڑائی کی جاتی ہے یہ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ انکی مدد پر قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے بغیر کسی صحیح وجہ کے نکالے گئے۔ سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔

Marfat.com

ایہ رد کیا کرن زیادتی تھیں وحی آ تناں پاک سنایاں سجے
دیکھو تاریخ محفوظ ہے جے مسلم واسطے ایہہ وڈیایاں سجے
آیا حکم خدا جد نبیؐ تائیں ہنجوں آپ نے روو گایاں سجے
لکھیاں ہین باجزان سکیاں لجنہاں گرداں سداجھکایاں سجے
دکھاں وچہ نہیں ماس نے جسم اُتے بھکھاں ہڈیاں کل رلایاں سجے
کرے عرض معبود مسجود اگے ۔ خبراں نبیؐ نے کل منگوایاں سجے
دشمن اٹھیا ہن مٹاونے نوں تیغاں متھے لے اوس چمکایاں سجے
کرو کوئی تدبیر بچاوالی نالے رب دی کرو پڑائیاں سجے
اللہ کرے گا مدد اسلام والی جد بے نام نوں کل وڈیایاں سجے
کہندے شکر ہے پاک خدا دا اسانوں آ تناں ایہہ سنائیاں سجے
کیتا مشورہ پاک رسولؐ سچے رائیں نال صلاح پکایاں سجے
نال کجھ قبیلیاں عہدؐ ہوئے شرطاں مختصر ایہہ لکھایاں سجے
اسیں کراں گے کل امداد ساری غیر مذہبی ہون لڑائیاں سجے
راکھی واسطے ایہہ معاہدے سی کر دے پئے قریش چوہایاں سجے

ڈھال امن دی ہنو جہاں ند تیغاں کدی وی تساں اٹھیاں جے
لڑے اوہ فساد مٹان تائیں کارن امن پھیلان لڑائیاں سجے
دشمن قوی کمزور نے ایہہ مسلم رہا بہت مصیبتاں چھائیاں سجے
لڑن جوگ نہیں ایہہ مسکین بندے ایہناں کرنیاں کی کمایاں سجے
تیرے نام تے میرے خداوند اجاناں ایہناں قربان کرائیاں سجے
کیتا پھیر خطاب ایہہ مومناں نوں گھڑیاں ہن آزمائش آیاں سجے
دتا رب نے حکم مقابلے دا رناں ہو رہا ندھیریاں چھائیاں سجے
آس پاس دے نال قبیلیاں دے عہد کر دے نے صلح صفایاں سجے
سن کے حکم رسولؐ دا مومناں نے اکھیں نال آداب جھکایاں سجے
وار دیاں گے دین توں ایہہ جاناں رب جیاں وچہ چوپایاں سجے
رہ کے حکم خدا دی حد اندر لگے کرن اوہ کارروائیاں سجے
جان مال محفوظ ہے تساں والا کرے تساں تے کوئی چڑھایاں سجے
سدن نبیؐ جاں تساں امداد دینی کرنی نہیں قیاس آرائیاں سجے
ایہناں کوششاں دا اوہ بھی واقعہ اے ضداں احد دی لیش نوں آیاں سجے

۱؎ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پارہ دوم رکوع ۲۴ سورۃ البقرہ۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو۔ تحقیق اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

۲؎ ان احکامات الٰہی کے آنے پر مسلمانوں کو یقین کامل ہو گیا اب دشمن ضرور حملہ آور ہو گا۔ اس لئے احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور آس پاس کے قبیلوں سے معاہدات ہوئے بعض نے غیر جانب دار رہنے کی راہ اختیار کی یہ تمام کوششیں حفاظت خود اختیاری کی تدابیر تھیں اور ساتھ ہی رسول کریم ایک دور اندیش جرنیل کی طرح دشمن کی نقل و حرکت کی خبر رکھتے تھے۔ درآں حالیکہ قریش کے جتھے تمام عرب میں آگ بھڑکاتے پھرتے تھے ایک امر یہ بھی تھا کہ مکہ کی تجارت شام کا رستہ مدینہ کے پاس سے تھا قریش کو یہ خطرہ تھا کہ ہماری تجارت میں رکاوٹ پڑ جائے گی ۔

Marfat.com

چھیوں ماہ اخیر سن دو ہجری گلاں نبیؐ نے چند لکھائیاں جے
عبداللہ جحش دے ہتھ نوں اوہ دیکے باتاں آپ نے ایہہ سمجھائیاں جے

کجھ آدمی لے نے جا ایتھوں مکے دل ہی کرنیاں دھائیاں جے
دو دن پچھوں پڑھ کے عمل کرنا ئل لینیاں نہیں نتاہیاں جے

کر کے سفر دو روز تے عبداللہ گلاں ساریاں اوہ پڑھوایاں جے
نخلہ پہنچ قریش دی جا دیکھو لکھیا ہویا سی کارروائیاں جے

نخلہ پہنچ کے ویکھیا اوس اک دن بنگلاں کجھ قریش دکھائیاں جے
لیکے مال جو شام تھیں آوندے سی اگاں مکے نوں اونہاں اٹھائیاں جے

حدوں ہٹ کے دوہاں نے وچہ آپے کینی جوش دے نال چڑھائیاں جے
عبداللہ حضرمی دا پُت قتل ہویا لٹاں مومناں خوب مچائیاں جے

نبی سن کے آکھدے کارنامہ گلاں میریاں تساں بھلائیاں جے
کس حکم دے نال تے مار والا ایویں ستیاں کلاں جگائیاں جے

مال لیا نہ اوہ رسول اللہ خبراں مکے ایہہ ساریاں آیاں جے
مگروں تلے قریش سی جنگ اُتے پردل اونہاں نے نہیں سہائیاں جے

مقولہ شاعر

ایہو جیہے نت عرب وچ قتل ہوندے نہیں سی جنگدا ایہہ اسباب کوئی
غلطی نال اتفاق تھیں قتل ہویا اس تھیں کھل نہیں سکدا باب کوئی

بڑی بات سی خون بہا لیندے نویں گل سی وچہ اعراب کوئی
حیلہ سر ورلا ایہہ قریش دا سی کیے کول نہیں جدھا جواب کوئی

ع۱ ان احتیاطی تدابیر کا وہ واقعہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمادی الثانی ۲ھ ہجری کے اخیر میں عبداللہ ابن جحش کو کچھ آدمیوں کے ساتھ بھیجا۔ اور ایک خط لکھ کر دیا جس کے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ یہ دو دن کے بعد کھولا جائے چنانچہ جب دو روز کے بعد خط کھولا گیا تو اس میں تحریر تھا کہ نخلہ پہنچ کر قریش کی نقل وحرکت کی خبر لیں۔ اس کے مطابق جب نخلہ پہنچے تو چند آدمی قریش کے نظر آئے جو شام سے مال تجارت لے کر مکہ کو جا رہے تھے۔ ان سے مٹھ بھیڑ ہونے پر باتوں باتوں میں نوبت جنگ کی پہنچی جس میں عبداللہ بن حضرمی قریش کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور دو کو گرفتار کر کے معہ مال بارگاہ نبوی میں پیش کیا گیا اور رسول کریمؐ اس واقعہ سے عبداللہ بن جحش پر ناراض ہوئے اور صحابہ نے بھی کہا کہ تم نے وہ کام کیا جس کی تمہیں اجازت نہ تھی مال غنیمت معہ قیدیوں کے واپس کیا گیا۔ مگر قریش مکہ کو ایک بہانہ ابن حضرمی کی موت کا مل گیا۔ چنانچہ ابو جہل نے قسم کھائی کہ میں داہنے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤں گا جب تک ابن حضرمی کا بدلہ نہ لے لوں اور اس نے مدینہ کی چراگاہ تک پہنچ کر دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور کچھ اونٹ پکڑ کر بھاگ آیا۔ ع۲ ایسے قتل عرب میں روزانہ غلطی سے ہوا کرتے تھے اور ان میں خون بہا لینے کا قاعدہ تھا۔ یہ کوئی ایسی وجہ نہیں کہ جنگ کا باعث ہو سکے۔

Marfat.com

قافلہ تجارتی ابوسفیان روشنی فرقان مجید میں

ایہنیں دنیں اک قافلہ مکیاں دا نال ابوسفیان دے آوندا اسی
ہے سی خوف کجھ ابوسفیان تائیں مکے قاصداں نوں دوڑاندا اسی
کرے جو اعتراض لوے اونہاں تائیں جو واقعہ ایہہ جھٹلاوندا اسی
عرصہ ہویا سی حضرمی قتل ہویاں ہن ایس نوں نہیں کوئی کھاوندا اسی
اونہاں سوچیا رجب شعبان اگوں نیڑے ماہ رمضان دا آنوندا اسی
ماراں گے بھکھیاں مومناں نوں ابوجہل تجویز بتلانوداسی
ایہہ ویکھئے جدوں قرآن تائیں رب ہوری کجھ فرماوندا اسی

شاموں مال تجارتی لدکے تے مکے ول اوہ لنگدا جاوندا اسی
نالے چھڈ مدینے دا راہ سدھا وچے پاسیوں مال لنگھاوندا اسی
ٹھنڈے دلے نہیں کمے جے فکر کوئی تاں ایہہ واقعہ دکھلانوداسی
اصل وچہ قریش تیار ہے سن ابوجہل نت خوب بھڑکانوداسی
روندے ہون گے مومناں اوس ویلے وقت سخت ایہہ اونہاں تے آوندا اسی
لٹن واسطے قافلہ مومناں دا سیر والیاں لکھیا جاوندا اسی
سورۃ وچہ انفال دے پاک اللہ خود روشنی ایس تے پاوندا اسی

۱ ابوسفیان کا قافلہ جو شام سے واپس آرہا تھا اس نے چلنے سے پہلے قاصد دوڑایا کہ میری حفاظت کا سامان کریں اور آپ احتیاطاً سمندر کے کنارے روانہ ہو گیا۔ اس واقعہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں یہاں تک کہ کچھ ارباب سیر بھی اس طرف گئے ہیں کہ مسلمان قافلہ لوٹنے کے لئے نکلے تھے مگر ان تمام امور کا فیصلہ قرآن مجید کرتا ہے۔ ۲ سورۃ انفال پارہ ۹ رکوع اول كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ: جس طرح تیرے رب نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ قطعاً خوش نہ تھا تیرے ساتھ حق کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اس کے بعد ان کے لئے حق واضح ہو گیا گویا وہ موت کی جانب ہانکے جاتے ہیں اس حال میں کہ وہ دیکھ رہے ہیں اور جب اللہ تمہارے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ جس کے پاس ہتھیار نہیں وہ تمہارے لئے ہو اور اللہ ارادہ کرتا تھا کہ پیشین گوئیوں کے ذریعہ سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ سے شہادت ملتی ہے ظاہر ہے کہ بیت مدینہ ہی تھا اور حق کے ساتھ نکلنا خدا فرماتا ہے حق قافلہ لوٹنا نہیں ہو تا پھر صاف الفاظ میں موجود ہے کہ ایک گروہ مسلمانوں کا قطعاً ناخوش تھا اور پھر دوسری جگہ اجازت جنگ میں ہے قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ جنگ کرو ان کے ساتھ جو جنگ کرتے ہیں تم سے قافلے نے جنگ نہیں کی تھی۔ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تم چاہتے تھے کہ وہ گروہ ملے جس کے پاس ہتھیار نہیں یعنی قافلہ اور خدا چاہتا تھا کہ کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ اپنی پیشین گوئیوں کو پورا کرے اور وہی پیشین گوئیاں تھیں جن کا ذکر ابواب ماسبق میں آچکا ہے پھر کانما یساقون الی الموت گویا کہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں قافلہ پر حملہ کرنے کے لئے نکلنے کو کون موت کے منہ میں جانا کہہ سکتا ہے ہاں وہ طاقت ور لشکر جو مدینہ پر حملہ آور ہو رہا تھا اس سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلنا واقعی موت کے منہ میں جانا تھا۔

Marfat.com

نال حق دے کڈھیا نبیؐ تائیں گھروں رب ایہہ آپ بتلاوندا اسی
نالے کہے گروہ اک مومناں دا خوف جان تھیں پیا گھبراوندا اسی
بھاری ایہہ ثبوت قرآن دا لانبی حقدے نال ای آنوداسی

حق قافلہ لٹنا نہیں ہوندا اللہ ایہہ خیال جھٹلاوندا اسی
لٹ مار وچہ خوف کی جان دا اخوف موت کیوں دلاں نے چھاوندا اسی
باطل کفر دا جوش غلام سرور عاجز مومناں نوں دکھلاوندا اسی

قریشیاں مکہ کی جنگی تیاریاں اور چاہ بدر پہ پہنچنا افواج مکہ کا

ٹھاٹھاں ماریاں جوش کفار دے نے بڑے نال سامان تیار ہوئے
زرہ پوش ہتھیار بند ایہہ سارے گنتی وچہ جو اک ہزار ہوئے
مٹکے اوڑکاں لین شراب والے ہور عیش دے نال انبار ہوئے
اکٹھے ہوئے ایہہ حرم دے وچہ پہلوں گلے کبر غرور دے ہار ہوئے
وارو جان اوہ آکھدا ایاں اُتے پر تسیں جگ اندر منصب دار ہوئے
کی جیہڑے نے اک خدا والے اسیں عرب اندر عزت دار ہوئے
بنی ہاشم وی نچے نہ جوش منتھوں اوہ بھی لڑن نوں نال تیار ہوئے
ابوجہل پھر پکڑ استار کعبہ کہندا حرم دے اسیں سردار ہوئے
حق واسطے اسیں ہاں لڑن چلے ساڈے سر ان تے بناندے بھار ہوئے
آدن منزل بو منزلی عیش کردے جھومن مست شراب خمار ہوئے

بڑے بڑے جوان قریش والے نالے ہور وی کجھ اسوار ہوئے
اوٹھ ست سو رسنددا انت ناہیں گھوڑے سو جو سبک رفتار ہوئے
گاون والیاں عورتاں خوبصورت سوہنے نال معشوق دلدار ہوئے
کردے ہبل تے لات نوں اوہ سجدے ابوجہل سی فوج سردار ہوئے
کعبہ اساڈی ملک عرب اندر رب بُت بے باجھ شمار ہوئے
دشمن ہوئے جو بتاندے ہین مسلم تساں دیکھنا ایہہ خوار ہوئے
چاچے سہن رسول دے نال اونہاں عباس جیہڑے علمدار ہوئے
راکھی کرن گے ہبل تے لات ساڈی جیہڑے سدا ای یار ہوئے
نعرہ مارکے ہبل تے لات دا لانال جوش دے کڈ اسوار ہوئے
پہنچے آن کے بدر[1] دے کھوہ اوپر اوتھے آن کے ڈیرے دار ہوئے

[1] بدر کا مقام مکہ سے آٹھ نو منزل پر ہے اور مدینہ سے کل تین منزل پر واقع ہے لشکر قریش کا آٹھ نو منزل طے کرکے پہنچنا اور مسلمانوں کا تین منزل طے کرکے آنا بتلاتا ہے کہ ابتداء حملہ کی قریش کی جانب سے ہوئی جو رفتہ رفتہ مدینہ پر چڑھائی کے لئے جارہا تھا۔ مسلمان مجبور ہو کر باہر نکل آئے تھے در اصل حکمت الٰہی یہ تھی کہ مدینہ کا وہ سہارا جو قلعوں اور برجوں کی پناہ تھی وہ بھی نہ رہے اور کوئی غیر مسلم امدادی نہ ہو ایہی بے سروسامان گروہ ہو اور کفار کا پورا جوش غرور دنیا کی طاقتوں کا ہو اور حق و باطل کا فیصلہ ہو۔ ابوسفیان کا قافلہ سمندر کے راستے ان کے بدر پہنچنے سے پہلے نکل چکا تھا۔ حکیم ابن حزام جیسے جو لشکر کفار قریش میں موجود تھے انہوں نے ابوجہل سے کہا کہ مسلمانوں کی تعداد قلیل ہے اور ان مٹھی بھر مسلمانوں کی جماعت سے مقابلہ کرنا ہماری نالائقی کا باعث ہے بہتر یہ ہے کہ واپس روانہ ہو جائیں مگر ابوجہل نے جنگ سے منہ نہ موڑا۔

Marfat.com

حضور رسالتمآب علیہ الف الف صلواۃ کا خبر پا کر مسلمانوں سے خطاب

سنیاں نبی اس فوج دا آونا جاں کہندے آپ تحقیق ایہہ خوب کر کے
تساں حق تے سراں نوں وارنا ایں دین پاک اسلام محبوب کر کے

کھیتی کم ہے گو انصاریاں دا لڑے نہیں اوہ جنگ محبوب کر کے
نصرت نال اسلام ہے مومناں نوں رب چھڈ لیگا نہیں معتوب کر کے

باطل زور وکھان نوں آوندا اے حق رکھنا خوب مرعوب کر کے
حالت گو کمزور تساڈڑی اے دشمن بھیجی رب مغضوب کر کے

چلو چھڈ کے آسرے جگ والے رضا رب دی خاص مطلوب کر کے
جذبے دسنے جان قربان کرنی نہیں رکھنا دین محجوب کر کے

رسد نہیں جے پاس ساڈے کوئی چلو صبر نوں وانگ ایوب کر کے
طاقتور ہے بڑا خدا ساڈا رکھو آسرا قلب مجذوب کر کے

باطل کفر دی جنگ ہن سامنے جے ثابت قدم رہو صبر یعقوب کر کے
کہندے نبی کریم رسول اللہ سرور رکھنا حق محبوب کر کے

جواب رحمۃ اللعالمینؐ سے مہاجرین اور انصار کا جنگ کیلئے

سن کے حکم رسول خدا والا کیہا مہاجراں اتے انصاریاں نے
ساڈا نہیں وجود ایہہ نبی اللہ اساں آپ اتوں جاناں واریاں نے

جیہیں حکم خدا رسول ہووے تویں ساڈیاں کل تیاریاں نے
واقف حرب گو نہیں انصار بھائی ساڈے کول وی نہیں اسواریاں نے

مٹھاں پڑیاں دی دیندے تن ساڈے سر تے ہو مصیبتاں بھاریاں نے
رسد نہیں ہتھیار نہ پاس کوئی دکھاں نال بھاویں سدا یاریاں نے

۱ مسلمانوں کی حالت جیسا کہ ابواب ماسبق میں بیان کیا گیا نہایت نازک تھی۔ انصار مدینہ چونکہ کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اس لئے نہ تو آپ کے آلات حرب ان کے پاس تھے نہ فنون حرب سے واقف۔ زیادہ گروہ ان لوگوں کا تھا جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے۔ کھانے پینے سے بھی محتاج تھے۔ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اور جب تم اپنے رب سے دعائیں مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں اور اللہ نے اس کو ایک خوشخبری ٹھہرایا اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو اور مدد تو اللہ کی طرف سے ہے ہی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ہی ۝ اللہ کے وعدے تھے جن پر غریب اور کمزور مسلمانوں کو کامل یقین تھا۔ ایک ہزار فرشتوں کا وعدہ یہی تھا کیونکہ کفار کی جمعیت ایک ہزار پر مشتمل تھی جس نے ان کے دلوں پر رعب ڈال رکھا تھا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ ۔ انفال رکوع ۲ میں ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈال دوں گا۔

Marfat.com

اے پردلاں وچ ترٹیپ ہے نبی اللہ گلاں جنہاں نے کل سنواریاں نے
ویکھ لئے گا کفر ایمان ساڈے جسم حق دی بنے انگیاریاں نے
اسیں ہاں تیار حبیب اللہ ساڈے پاس کل عجز لاچاریاں نے

ثابت قدم مضبوط ایمان ساڈے جاناں نبی تھیں ہین پیاریاں نے
نصرت اللہ دی نال رسول اللہ کتھے ٹھیرنا ایہناں یاریاں نے
وعدے ہین خدا دے سچ سرور گلاں جس نہیں کدی وساریاں نے

مسلمانوں کی غریب فوج کی تعداد اور سامان جنگ کا نقشہ

نکلے باہر مدینیوں جنگ کارن نال رب دے پاک حبیب ہے سی
پاٹے ہوئے لباس سی جسم اُوپر چھوٹا بڑا کمال ادیب ہے سی
گھوڑے دو تے اُٹھ سی کل ستر نبی پاک دا رب رقیب ہے سی
تیغاں چھ میاناں سنے ٹاکیاں دے ڈھالاں فضل تے کرم مجیب ہے سی
چھانٹے گئے ضعیف تے بہت بچے تاں وی سدی فوج عجیب ہے سی
چنگا کرن والے روگ نفس والے ایہو ہوئے تیار طبیب ہے سی

خالی کل سامان اسواریاں تھیں جذبہ شوق دا بڑا عجیب ہے سی
ستو کجھ کھجوریں رسد فوجی پونے دار تے جنگ قریب ہے سی
لاغر جسم ہتھیار نہ پاس کوئی فوج کل دی کل غریب ہے سی
بچے بڈھڑے جوش نے کڈھ آندے تی دا جہان پاک نصیب ہے سی
تناں سیاں تھیں ودھ سی کل تیراں جاگے جہاندے اج نصیب ہے سی
اج سرورا کل جہان والی چلے سدھڑی کرن تہذیب ہے سی

روانگی مومنوں کی جنگ کے لئے اور پہنچنا بدر کے کنوئیں پر

جذبہ وچ قلوب توحید والا شوق نہیں حکمرانیاں دا
سفر جنگ دا ریت دے اپنا اوکھا لمبا سلسلہ جدی طولانیاں دا

بیکسی منڈلاوندی سراں اُوپر سایہ رب والی مہربانیاں دا
گھوڑے نفس دے آسرا رب دا نہیں جوش نے کوئی جوانیاں دا

ما خدا کے وعدے حق ہیں اس پر اگر مسلمانوں کا کامل یقین نہ ہوتا تو یہ بے سروسامان جماعت کس طرح ایک جرار فوج کے مقابلے کے لئے نکل کھڑی ہوتی انصار نے علی الاعلان عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ہم موسیٰ کی قوم نہیں ہیں۔ یہ ایشیائی مبالغہ نہیں بلکہ روایات صحیحہ اور آیات قرآنی شاہد ہیں مسلمانوں کا یہ کمزور گروہ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں مدینے سے نکلا جوش اسلام کا یہ جذبہ جس نے ضعیفوں اور بچوں کو لاکر بھی کھڑا کیا قابل دید نظارہ تھا۔ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے بضد ہے کہ مجھے جانا چاہیئے۔ جب اس پر بھی فیصلہ نہ ہوا تو قرعہ اندازی کی گئی قرعہ بیٹے کے نام نکلا ضعیف باپ نے بیٹے کو رخصت کیا عمیر بن ابی وقاص فوج میں پوشیدہ شامل ہو گئے جب موازنہ کے وقت آپ کو چھانٹا جانے لگا تو آپ زور سے چلا کر روئے آپ کا اضطراب دیکھ کر اجازت دے دی گئی یہ بے سروسامان نحیف و کمزور ہستیاں بوڑھوں اور بچوں کے سمیت کل تین سو تیرہ آدمی تھے جن کے ساتھ سامان جنگ دو گھوڑے ستر اونٹ چھ تلواریں کپڑوں کے پیالوں میں لپٹی ہوئی تھیں ہاں خدا کی امداد کا یقین قلوب میں بھرا ہوا تھا۔

تن منزلاں چل کے آن پہنچے ڈیرہ بدر تے سی شیطانیاں دا ۔۔۔ ہے سی بدر[۱] دے نام دا کھوہ ایتھے بند لبت صحرا وچہ پانیاں دا
خیمے زن کفار سن ایتھا ویں شان نال سی اج ایرانیاں[۲] دا ۔۔۔ ٹھہرے ایتھاں آن غریب مسلم سر ور نال سی کل جہانیاں دا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی التجا درگاہ خداوندی میں

خیمہ نہیں سی نبیؐ بنھایو نے چھوٹی جھونپڑی اک بنا کے تے ۔۔۔ رحمت لبدی کرے دعا رو رو چشموں نیر وگا وگا کے تے
وگے پئے درگاہ خدا اندر کردے عرض سی عجز دکھا کے تے ۔۔۔ ربا ایہہ کمزور نحیف مسلم رکھیں فضل تھیں آپ بچا کے تے
بیکس ایہہ غریب نی بہت تھوڑے بازی سر دی آئے نے لا کے تے ۔۔۔ جیکر ہوئے ہلاک ایہہ پاک بندے ہارے وچہ میدان دے جا کے تے
باقی رہیگا نہیں جہان اندر تینوں رہے جو سیس نوا کے تے ۔۔۔ بھل جائیگی بھیر مخلوق مولا کرناں عرض ہیں درد دکھا کے تے
دیویں ایہناں نوں درد اسلام والا جھیڑے آئے نے فوج چڑھا کے تے ۔۔۔ میری لیاں تے جان بے درد ہتھوں منگاں فضل ہیں ہتھ پھیلا کے تے
گذری ہو گئیاں رات رسول تائیں نکلے صبح نماز پڑھا کے تے ۔۔۔ پڑھی آیت ایہہ تدوں رسول اللہؐ نے نال آواز[۵] سنا کے تے
نازل ہوئی نوں مدتاں ہویاں سی معنے دسدے آپ سمجھا کے تے ۔۔۔ ہار جان گے وقت مقابلے دے دشمن ویکھنا کنڈ وکھا کے تے
مل جان گے اج انعام سارے رب کرے گا مدد خود آ کے تے ۔۔۔ باطل ٹھہر نہیں سکدا حق اگے ترقرار[۶] رکھدے صبر دکھلا کے تے

حالات میدان جنگ اور نزول رحمت باری

ملیا تھاں نشیب[۷] سی مومناں نوں ملی تھاں کفار نے آ کے تے ۔۔۔ قبضہ کھوہ تے اوہناں جمایا سی ڈیرے اوس دے کول لا کے تے

۱؎ چونکہ قریش پہلے پہنچ چلے تھے اس لئے انہوں نے کنوئیں پر جو بدر کے نام سے مشہور تھا قبضہ کر لیا تھا ۲؎ ایرانیوں کی شان و شوکت ان دنوں میں تمام جہان میں مسلم تھی۔ مگر منڈیاں کعبہ کے ٹھاٹھ بھی آج کم نہ تھے ۳؎ کفار کے بڑے بڑے خیمے نصب تھے مسلمانوں کے پاس چھولداری بھی نہ تھی۔ اس لئے صحابہؓ نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کی جس میں آنحضرت صلعم یہ دعا فرماتے تھے ۴؎ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ الْيَوْمَ فَلَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ هٰذَا۔ ترجمہ اے خدا اگر تو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ ۵؎ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی کچھ غنودگی طاری ہوئی اس کے بعد آپ مسکراتے ہوئے جھونپڑی سے نکلے اور یہ آیت جو مدتوں پہلے نازل ہوئی تھی پڑھتے ہوئے میدان کی جانب تشریف لائے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ سورۃ القمر پارہ ۲۷ رکوع ۳ جب وہ اکٹھے ہو کر آئیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ۶؎ کفار نے اونچی اور سخت زمین پر قبضہ جما رکھا تھا۔ ریتلی اور نشیب زمین پر مسلمانوں نے ڈیرہ ڈالا قدرت الٰہی سے رات کو بارش ہوئی تمام پانی نشیب میں آ کر جمع ہو گیا اور ریتلی زمین سیل پا کر سخت ہو گئی روایت ہے کہ صبح پانی کھینچنے میں تکلیف ہوتی تھی اس لئے وہ بارش کے جمع شدہ پانی کی طرف آئے چند اصحاب نے روکنا چاہا مگر رسول کریمؐ نے منع فرمایا کہ پانی پینے سے مت روکو۔

Marfat.com

پئی وہن نے سہن قریش قالِص رینا چھڈیا او نہاں ولا کے تے
بارش رب کیتی راتیں اوس تھاویں خاص رحم تے فضل کما کے تے
ساری رات کفار شراب پیندے رہے بتاں تے خوب چڑھا کے تے

ایس واسطے پاں تکلیف مومن کرن جنگ نہ پیر جما کے تے
ہویا طرف نشیب دے جمع پانی ریت سخت ہوئی پیل پلکے تے
چڑھیا دن تے اُٹھے خمار اندر جھومن سر دے اُٹھو کراں کھا کے تے

تیاری مشرکوں کی میدان بدر میں

چڑھیا دن کفار اندھیر پایا موئے لیخ اوہ نبی دے سنگ کر کے
آموں سامنے ہویاں جدوں فوجاں لوڑے جوش خروش دے ڈھنگ کر کے

باطل حق نوں اج للکار دا سی تیر اپنے تیز تفنگ کر کے
رشتے دار سی ۲ سامنے لڑن والے ماردین گے سر دا جنگ کر گے

صف بستگی جانبین کی اور حمزہؓ - علیؓ اور عتبہ - شیبہ اور ولید کا مقابلہ

چڑھیا دن تے دیریاں شور پایا بڑے جوش وچہ قلب کفار دے نے
نیزے برچھیاں تیر کمان گمناں سجے نال سپ ڈھال تلوار دے نے
اڈی مار چمکار دے گھوڑیاں نوں مرکب تیز ہر اک اسوار دے نے
دوجی طرف لکر دو غریب دیکھئے کھلے سامنے نال سرکار دے نے
دیکھ فوج غنیم دا زور بھارا نبیؐ جھونپڑی وِل سدھار دے نے
پڑھدے دو رکعات نماز حضرت واصل ہوندے رب غفار دے نے
ستاراں ماہ رمضان سن دو ہجری گرم کم ہوئے کار زار دے نے
نکلے عتبہ تے شیبہ ربیع دے پُت بڈھے ایہہ جوان کفار دے نے
ڈُبے ہوئے سن لوہے دے وچہ سارے آکڑ نال پھیرے پیر مار دے تے

ٹھاٹھاں مار دی فوج قریشیاں دی شان وکھرے ہر سردار دے نے
زرہ جسم تے خود نے سراں اُپر شملے جنہاں تے بڑے دستار دے نے
پھرن جھومدے وچہ میدان آکے مست نال شراب خمار دے نے
کول جنہاں دے کوئی سامان نا ہیں لوں رب دی آس لگا رہے تے
سجدے وچہ جا ڈگدے نبی اللہ اگے رب دے عرض گذار دے نے
ہوئی دعا منظور دی خوشی ہوئی ہونٹھ ہسدے پئے سرکار دے نے
دو نویں طرف آراستہ لوک ہوئے حضرت نبی صفاں سنوار دے نے
تیجا اونہاں دے نال ولید آیا آکے وچہ میدان للکار دے تے
ڈنڈ پیلدے پھیر دے نیزیاں نوں بدلن پینترے خوب تلوار دے نے

۱۔ صبح جب نشے کے خمار میں بے سروسامان مسلمانوں کو مقابلے میں دیکھا تو ہتھیاروں کو تیز کر کے بیچانے لگے ۲۔ جب دونوں فوجیں مقابلے میں آئیں تو مہابھارت کی جنگ کا نقشہ سامنے آ گیا کسی کا بھائی کسی کا ماموں کسی کا باپ کسی کا کوئی اور قریبی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کھڑے تھے کورو کشیتر کے میدان میں کرشن مہاراج کو اپدیش دے کر ارجن کو تیار کرنا پڑا۔ مگر یہ بے کس شوقِ شہادت میں آخری قربانی کرنے کے لئے جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر آ کھڑے ہوئے تھے۔

آوے کوئی مقابلے وچ کہندے کھانے زخم جس ساڈڑے وار دے نے
عتبے پچھیا تسیں او کون دسو اچے شان قریش سردار دے نے
کہندے یثربی اسیں ایمان[۲] والے خادم جو رسول مختار دے نے
مکے والڑے اج کیوں چھیڑدے نے جاناں بن تے کیوں نہیں وار دے نے
کیوں نہیں سامنے آوندا اج احمد[۳] اساں دیکھنے ہتھ تلوار دے نے
واپس نبی بلا انصاریاں نوں ویکھن طرف قریش جرار دے نے
کہندے تسیں نوں نبی رسول اللہ جنہاں اجے دی ولیں پیار دے نے

سن کے ایہہ للکار کفار والی نکلے تن جوان انصار دے نے
عزت وار ہاں اسیں جہان اندر لڑن جوگ نہیں مرد اغیار دے نے
تساں نال نہیں غرض ہے کہے عتبہ آون اوہ جو ساڈڑے وقار دے نے
نکلن اج قریش میدان اندر کاہنوں ایہناں غریباں نوں مار دے نے
یاں نے بھیجے اوہناں قریشیاں نوں جہڑے اک خدا پکار دے نے
حمزہؓ علیؓ عبیدہؓ نے جوش کھادا کھلے سامنے آن کفار دے نے
رکھا رب ہے سر ورا عاجزاں دا جان نال جو اج نثار دے نے

کفار کے تینوں سرداروں کا ہلاک ہونا

عتبہ چھٹیا نال امیر حمزہؓ کردا وار حد توں قہروان ہو کے
حمزہؓ ہس ہس وار بچاوندے سن اوہیں چل گئی تیغ انجان ہو کے
حضرت علیؓ ول دوڑ ولید آیا اوڈی خاک میدان طوفان ہو کے
عبیدہؓ شیبہ بھڑیں ہوئے سن بہت زخمی علی پہنچدے نے پریشان ہو کے
علیؓ لے عبیدہ نوں ہوئے واپس ڈگے پئے سی لہو لہان ہو کے

کھوتے شیر دا کی مقابلہ اے خرا کرے گا کی جوان ہو کے
عتبہ تڑپدا پیا سی خاک اندر حمزہ دیکھدے رہے حیران ہو کے
کیہی شیر خدا نے روک ایسی مرگیا ولید بے جان ہو گے
پہلوں شیبہ نوں دو زخمیں سٹیو نے ساتھی چلدے پھیر کمان ہو گے
مارے گئے جوان قریشیاں دے آئے سر ورا جو قہران ہو کے

حملہ کفار جنگ دست بدستی اور فرار اہل مکہ کا بعد قتل ابوجہل

تنے موئے جوان قریش والے رنگ اوڈدا ویکھ کفار دا اے
تیر تان کے دوڑیا مومناں تے ٹولہ کل کفار سردار دا اے
بچ کے جان نہ دیلجے اج کوئی ابوجہل ایہہ کھلا پکار دا اے

مارو گھیر کے اک ضا دلے ہویا جوش بھیں شور للکار دا اے
ٹبے بٹے بلوان وی اٹھ دوڑے بڑا جوش ہر اک سردار دا اے
ٹٹ پیا سی کفر اسلام اتے جس نوں مان سامان ہتھیار دا اے

[۱] من انتم تم کون ہو (۲) رھط من الانصار اہل مدینہ (۳) یا محمد اخرج الینا اکفاءنا من قومنا اے محمد ہمارے مقابلے کے لئے ہماری برادری کے لوگ بھیجو۔

Marfat.com

سینے سامنے سہن اسلامیاں دے مسکن رب دے پاک انوار دا اے
رحمت بدی جہاں دے نال ہوئے اوہنوں خوف کی کفر کفار دا اے
ہویا بڑا گھمسان دا جنگ اوتھے بڑا جوش قریش سردار دا اے
نبی ویکھدے ایہہ قربانیاں سن کیہڑا دین اُتے جاناں واردا اے
ساری رات قریش شراب پیتی اثر رات دے اجے خمار دا اے
زخم لگدا کسے بیدین تائیں ہیا ہال او ہال پکار دا اے
مارے گئے سردار قریشیاں دے جلوہ حق دی اج چمکار دا اے
معوذ عفرا دے پت دی نال ہوئے دتا زور وکھا ابرار دا اے
خالی پیر نوں ویکھ معاذ مارن اک جھٹکے ہتھ تلوار دا اے
پیا جھپٹ کے عکرمہ پت اوہدا موقع ملگیا اوس نوں وار دا اے
ہتھ لٹکدا رہیا تے رہے لڑدے پیا بوجھ جدا اوس دے بھار دا اے
اللہ اللہ بہادری ویکھ مسلم اج تدھ نوں شوق گفتار دا اے
کافر کنبدے پئے اوس ویلے عزرائیل جوان انصار دا اے
غش کھا کے ڈگدا اوہ ظالم بدلا مل گیا اج انکار دا اے
ستر سیدے موئے قریشیاں دے لیکھا پیچ صحیح اخبار دا اے
نوے نسدے پھڑ لئے مومناں نے لیا باقیاں راہ فرار دا اے

نیزے برچھیاں کرن کی کاٹ اوتھے جتھے فضل سچے کردگار دا اے
کٹھی ہوئی توحید مقابلے نوں لشکر ایہہ خدا دے یار دا اے
ہتھ وڈھ لئے مومناں جان تائیں خوف دلیں نہ تیر تلوار دا اے
پایا رعب ملائکہ کافراں تے دل کنبیا ہر اسوار دا اے
پھرن چھپدے جان بچان کارن پشاں ہو ہر اک للکار دا اے
مومن بھل گئے جسم تے جان تائیں سر وڈھ کے ہر اک وار دا اے
معاذ عمرو دے پت دی ویکھ جرأت جذبہ اوہ ڈھونڈدا لین پیا سر دا اے
ابوجہل نوں ڈھونڈھ کے لبھ لیا ڈوبا لوہے چہ جسم مردار دا اے
بچے ہتھی تیغ نفیں کیویں ظالم پیر کٹیا گیا سردار دا اے
بازو کٹیا گیا معاذ دا لا الطف ویکھنے جوگ جرار دا اے
دبے پیر ہیٹھاں پچھے ست ڈٹا نہیں شام تک لڑن بھیں مار دا اے
تاک وچ معوذ دی نال پیسی اوسے وقت آ پہنچ للکار دا اے
وار پیا بھرپور معوذ دا لا اخون ڈگدا اوس بدکار دا اے
ابوجہل نوں ڈگدیاں ویکھ کے تے لشکر نسدا کل کفار دا اے
مسلم ہوئے شہید سن کل چوداں رحم جنہاں تے رب غفار دا اے
ہوئی فتح نصیب ایہہ مومناں نوں سر تے فضل سچے کردگار دا اے

ہا قرآن شاہد ہے اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ اور جب تم اپنے رب سے مدد مانگتے تھے سو اس نے تم کو جواب دیا کہ میں ایک ہزار آگے چلنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا اِذْ يُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ جب تیرا رب فرشتوں کو وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں جو ایمان لائے ان کو ثابت قدم رکھوں گا ان کے دلوں میں جو کافر ہوئے رعب ڈالدوں گا۔

Marfat.com

ابوجہل کی حالت نزع میں حسرت کا بیان

ابوجہل دا اینہ لو نبی کہندے جدوں آپ دا قلب مسرور ہویا
کہندا اوس نوں ویکھ کے ظالم تیرا جام لبریز بھرپور ہویا
مومن جت گئے اوہناں جواب دِتا لشکر کفر دا اینجھوں دور ہویا
چھاتی اوس دی تے بیٹھے عبداللہ کٹن سر جو بہت مغرور ہویا
وڈھیں مونڈھیوں تُوں جوان میری گراں کی ہیں بہت مجبور ہویا
رسی مل گئی وٹ نہیں گیا اوہدا لگا مرن غرور نہیں دور ہویا
نبی پاکؐ جد ویکھیا سر اوہدا اطمینان وچہ قلب حضور ہویا

عبداللہ بن مسعود گئے ویکھنے نوں ڈٹھا اوہناں زخمی وڈا سُور ہویا
کہندا جنگ دا حال تے دس مینوں زخماں نال ہن ہاں ڈاڈھا چور ہویا
ابوجہل ایہہ سن کے آکھدا اے کیویں ہبل نوں ایہہ منظور ہویا
میں گل میری ابوجہل آکھے میرا نہیں برباد شعور ہویا
اوچا سر سردار دا چاہیدا اے جگ وچ ایہہ سدا دستور ہویا
اوہدے ایس ہنکار نہیں جھکن دِتا جوش کبر تھیں اوہ رنجور ہویا
کامیاب ہوئے سرور بدر اندر اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

مصنف کی مجبوری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیدیوں سے مہربانی

حال لکھن نوں لکھیا جنگ دا میں اپر رنگ نہیں جنگ دے آوندے جے
زور بازو دا اندرے ویلے نہیں ویکھے ابو بن لوک خیال دوڑاوندے جے
تھوڑے نے بہت تکڑ زور غریب مسلم بڑے زور کفار دکھلاوندے جے
ٹولا جتیا موناں صادقاں دا کافر ہار کے نس بچاوندے جے
قیدی ہوئے جو اوڑے مہناں دسلے طرف بندے بندی آوندے جے
چاچے نبیؐ دے قیدیاں وچ ہے سن بیاتیں ودے نال کراوندے جے
چھڈو یو عباس نوں ایکہن ناہیں باپ دے پرند دکھ اٹھاوندے جے
نبی ہے بیٹا وچہ حبّت چاچے ڈلکے بند اوہ سب کراوندے جے
ایسا سبق سی ایہہ برابری دا جہنوں ویکھ کے ہوش اُڈجاوندے جے
قیدی کرن بیان ایہہ مسلماں دسانوں خلق اسلام دکھاوندے جے

ہیں تے ویکھیا جنگ نہیں اج تیکر کیویں جان نوں لوگ گنواندے جے
ہویا کی اس ریتلے ملک اندر نہیں جاندے دل پرچاوندے جے
ہار گئے اوہ ساز سامان والے اللہ پاک جد کرم کماوندے جے
نبی پاک رسول خدا والے سجدے شکر وچہ سیس جھکاوندے جے
کرنا حسن سلوک ایہہ حکم ہویا نبی خلق اخلاق سکھلاوندے جے
نبی پاک نوں نیند نہیں آوندی اے نال دردیناں دے جاوندے جے
ویکھ حال محبوب خدا والا ساتھی نبیؐ دے عقل دوڑاوندے جے
ہوئی بند آواز عباسؓ والی نبی پاک آرام فرماوندے جے
محسن چاچے سن تاں نبی اللہ مساوات دا طرز سکھلاوندے جے
کھانے ستھرے کھلاندے قیدیاں نوں آپ ابو بن ابی تنگھاوندے جے

Marfat.com

فدیہ لے کے چھڈ دے قیدیاں نوں کوئی دُکھ نہ ذرا پہنچانودے جے
تسیں وی پڑھا لکھا مومن دس دس نوں اوہ پڑھانودے جے
ابو العاص داماد رسول دے وی قیدی ہو کے جنگ وچہ آنودے جے
زینب رضؓ بنت رسول صؐ سن وچہ مکے ہار گلے دا اوہ بھجواندے جے
خدیجہؓ ماں نے دھی نوں دتا سی فدیئے وچہ اوہ پیش کراندے جے
کہندے آپ صحابیاں ساریاں نوں منو تسیں ایہہ جے چاہنودے جے
کیتی عرض انصار مہاجراں نے اسی خوشی ایہہ دل نوں منانودے جے
ابو العاص نوں چھڈیا قید وچوں نالے ہار دی چا پرتانودے جے
گلاں کرنیاں سوکھیاں ہوندیاں نے عمل نیک محبوب بنانودے جے
جنگ نال بیگانیاں نہیں مشکل مومن نفس نوں نار رگنوانودے جے

جیہڑے دے نہیں سکدے زر فدیہ نبیؐ اوہناں نوں ایہہ فرماندے جے
قیدی ہوئے آزاد پڑھا کے تے خوشی ہو کے گھراں نوں جانودے جے
فدیہ دین جیہڑے مالدار ہے سن گھروں مال اوہ کجھ منگوانودے جے
ایہہ ہار سی خاص ویہڑے والا جنہوں ویکھ نبیؐ سامنے آنودے جے
نہیں سی ہار نشانی سی حُب دی ایہہ ویکھ نبیؐ دے اتھرو آنودے جے
دھی کول نشان ہے ماں والا اینا شوہدے نہیں چھڈوانودے جے
ماں مومناں دی ویں نہیں ہندی اوہدی چیز نوں ہتھ نہ لانودے جے
کوئی ہے جو نبیؐ دا طرز سیکھے قائم ٹھیٹ اصول کرانودے جے
دُنیا وچہ پیغام سلامتی دے نبی پاک رسول پہنچانودے جے
نالے خلق اخلاق پیار کر کے سر ور دشمناں تے فتح پاوندے جے

بیان احوال کجھ مسلماناں دا اور مصنف کی عاجزانہ گزارش دربار خداوندی میں اور عرض خدمت ناظرین میں

ملدے نہیں الفاظ جذبات والے سوہنا نقش اسلام دکھلاونے نوں
دین پاک اسلام خدا والا آیا جگ تے امن پھیلاونے نوں
استقلال کمال وچہ پہنچیاندے مومن کسدے صبر دکھلاونے نوں
جاناں کرن قربان اوہ اوس ویلے دشمن اُٹھدے جدوں مٹاونے نوں
وچہ سب نوں دین برابری دے مساوات دا طرز سکھلاونے نوں
منن حکم خدا رسول ہر دم کرن کوششاں سُکھ ونڈاونے نوں
صدقے اوہناں دے بخشیں خداوندا آیا اج ہیں فیر بخشاونے نوں
چنیا وڈا ہے عالماں ساریاں دا کیتے قصد مضمون چراونے نوں
دتا ساتھ خیال رسول والے ڈنگے سدھے جوڑ بٹھاونے نوں

ویکھو زندگی پاک رسول والی بڑے سبق جے عمل کماونے نوں
درد دشمناں دا اوہن قلب اندر کردے جنگ دی خلق چمکاونے نوں
اندر درد مخلوق بیتاب بندے راہ حق وچہ سیس کٹاونے نوں
جنگ وچہ اخلاق نہ جان ہتھوں لڑدے حسن لحسان جتلاونے نوں
رشتے داریاں رک نہیں سکدیاں نے تلے رہن اوہ حق پہنچاونے نوں
راضی ہن خدا دی رضا اندر رحمت بن اوہ ظلم مٹاونے نوں
نہیں جے شاعری دل خیال میرا نہ ہیں جاندا شعر بناونے نوں
تاں وی بنی نہ گل عجیب کوئی حب نبیؐ دی پاک جھلکاونے نوں
بڑیاں لغزشاں ہے میرے کلام اندر بخشیں فضل تھیں کرم کماونے نوں

؎۱ ابو العاص کفار مکہ میں سے تھے ان کے ساتھ حضرت رسول اکرم (صلعم) زینب رضؓ کی شادی ... [illegible]

Marfat.com

جنگ بدر تک کر کے پہنچیا ہیں ہمت نہیں ہن قدم اُٹھاونے نوں
دئیں ہوردی کجھ توفیق مولا نبی پاک دا حال سناونے نوں
سدھے سادھے ہین مضمون میرے سادے شعر نے گل سمجھاونے نوں
سوہنا پاک ہے حال رسول والا پڑھیں سنیں مراد دے پاونے نوں
اُچے رکھ خیال نہ ڈگ بیٹھاں فقرے کس نہ بات ونجاونے نوں
کر کے ٹھیک دیے بیج توں شعر میرے کریں کم ایہہ اجر دے پاونے نوں
گلاں ماڑیاں تھیں نیکیاں نیک رکھے مطلب نیک خیال وڈاونے نوں

ربا زندگی دا اعتبار ناہیں وقت چاہیدا توڑ اپڑاونے نوں
حصہ دوسرا وی کراں پیش جلدی ہمت دئیں شوق بناونے نوں
میری طرف نہ ویکھ توں پڑھن والے لوڑیں عیب اجہے وکھاونے نوں
نفسی خواہشاں ایتھے گذرناہیں مر ڈھونڈھ نہ لطف اُٹھاونے نوں
چنگا نہیں جے طرز بیان میرا لائیں زور پر لطف بنواونے نوں
کرساں شکر کر درج معقول سارے وچ دار جہاں گیا چھپاونے نوں
ایہہ نے ذکر حبیب خدا والے سرور لکھیا درد وکھلاونے نوں

ختم شد حصہ اوّل

اِعلان ضروری

یہ حصہ ۱۹۳۷ء میں شایع ہوا اس وقت میری محروم النسل بیوی نواب بیگم بقیدِ حیات تھی میں نے اس کی دلبستگی کے لئے کہ اس کا نام باقی رہ جائے۔ اس حصہ کا حقِ تصنیف اس کو دے دیا جیسا کہ اس ایڈیشن کے آخری صفحہ پر شائع شدہ موجود ہے۔ اب میری وہ رفیقہ حیات چار ماہ محرم ۱۳۷۱ھ میں انتقال کر چکی ہے اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اب اس حق تصنیف سے اس کو سوائے اس کے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ مالک مطبع جن کو اب دونوں حصوں کا حق تصنیف دے دیا گیا ہے وہ بھی دعائے مغفرت مرحومہ کیلئے کریں اور ناظرین بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔ وہ محروم الاولادی اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ اس لئے ہر مسلم پر واجب ہے کہ محروم مرحومہ کے واسطے خدائے پاک سے بخشش طلب کریں۔

والسلام

احقر العباد ملک غلام سرور ککے زئی مصنف شاہنامہ اسلام پنجابی

Marfat.com

Marfat.com

شاہنامہ اسلام (پنجابی)

حصہ دوم

Marfat.com

مُصنّف کی معذوری اور مجبوری کیلئے دُعا

عمر گذردی گذر گئی پھسے رہے خیال جنجال اندر
کم ہوردے ہور ہیں چھوہ بیٹھا آیا ہوش نہ ایس اچھال اندر
ٹُٹے آسرے جدوں جہان والے آئی ربدی یاد خیال اندر
کرناں عرض میں پاک ہے ذات تیری ربا پوانہ پھیر زوال اندر
اوچا بڑا رسولؐ دا مرتبہ ہے شوخی بڑی اے میرے سوال اندر
تینوں پتہ اے شوخیاں میریاں دا اُتے قصد نے بڑے خیال اندر
کوجھے عمل تے دل ناپاک میرا نیکی لکھ دے کوئی اعمال اندر
عشق نبیؐ دا نور کجھ بخش ایسا دسے نور جمال اقوال اندر
ہووں اثر تھیں لفظ معمور میرے پورے اُتن لکھاں کمال اندر
لکھناں رہا ہن حال رسولؐ دا ایہن جنہوں چھیڑیا سی کسے سال اندر

عملاں بھیڑیاں نے مینوں ڈوب دتا ڈوھنگے حرص ہوا دے تال اندر
رہیا دُور دربار رسولؐ کولوں ایہہ کم نہ رہیا خیال اندر
فیر رب نے ایہہ توفیق دتی عشق نبیؐ رچیا وال وال اندر
تیری پاک جناب تھیں فضل منگاں کوئی فخر نہ ذرہ خیال اندر
بڑا چاہیدا زور ایمان والا عاجز میں ملزم دا اعمال اندر
نہیں جاندے لوک جہان والے بڑیاں نعرشاں نے میری چال اندر
تیرے کرم دا آسرا ہے مولا تیرے سامنے ہاں بھیڑے حال اندر
نور نبیؐ دا ہووے ظہور ایسا دسے بدر دی جھلک ہلال اندر
ایسے رنگ اندر مینوں رنگ مولا کوئی کمی نہیں تیرے جمال اندر
سرورؐ پاک دا حال جاں لکھے سرور سُنے حال جہڑا آوے حال اندر

عرب اور اُس کے ہمسایہ ممالک کا اُس وقت کا حال

ستویں صدی مسیحؑ نوں جدوں ٹُھی ہیسن طور کجھ عجب جہان والے
شخصی کل حکومتاں جگ اندر بیٹھے مل کے تخت ترانؔ والے
آکڑ نال گھمنڈ تھیں راج کردے حکم جہناندے فخر گمان والے
بہندے تخت تے وانگ خدا بن کے سجدے جگ تھیں سلا کراؤن والے
شاہی قوم وچہ ملک دے راج کردی بھاویں ہون اوہ ظلم کمان والے
قوماں دبیاندے ہندے حال ہندے سکھی اوہناں نوں ہن رلان والے

دُکھاں تھپڑاندے لگے ڈگدے سن جوہر عقل دے خاص انسان والے
من دے کوئی اصول نہ ضابطے سن سوچن کدی نہ حکم چلان والے
دعویدار خدائی دے سدا ہندے زور اور وڈے آن بان والے
عاجز کل مخلوق نوں جاندے سن اُٹھے عقل تھیں حکم چلان والے
پچھ پکڑ نہ اوہناندی کدی ہوندی کردے جو چاہن خاندان والے
داد خواہ مظلوم نوں دسے ناہیں روندے رہن ایہہ دکھ اٹھان والے

لہ تران والے۔ طاقتور۔

حکم اک انسان دی عقل کردی حاکم بن دے وڈھ کے کھان والے
وانگ کتیاں گھوڑے لنگدے اوہ نہ سن آدمی دی قدر پان والے
ایسے طرح دے بادشاہ دو ہیسن اک روم تے اک ایران والے
جتھے بادشاہ کوئی نہ کوئی حاکم وکھو وکھ قبیلڑے شان والے
لڑدے آپے دے وچہ قبیلڑے سن بڑے شور تے ڈنڈ مچان والے
مار دے جاندے سن گھوڑا اودھان ولے پانی پچھیاں نہاں پلان والے
قیدی لین بنا کمزور تائیں اندر دکھاں غریب نوں پان والے
جنہاں وچہ اصول نہ زندگی دا کبر شان گمان دکھان والے
سدا وچہ پیے انہاں غرق رہندے اوپر عاجزاں زور آزمان والے
مکھ موڑ کے لنگھدے روم والے کدی تکدے نہ ایران والے
لکھاں حال کی جگ دا[1] اوس ویلے چیلے بنے انسان شیطان والے

من مانیاں کرن اوہ ملک اندر پیدا ہوئے نہ کدی سمجھان والے
حاکم وقت جیہڑا مال مار بیٹھے کہندے ایں ہاں جگ وسان والے
اونہاں وچہ سن بے آباد ٹکڑے ریگستان وڈے عربستان والے
ٹولے وسدے کجھ یہودیاں دے یاں کجھ بتاں نوں سیس جھکان والے
حاکم کوئی نہ کوئی قانون ورتن آکڑباز سردار گمان والے
وسدے کل اوباش کل عرب اندر جتی مار دے جتیاں کھان والے
کوڑے مغز تے شوخ بدکار بھالے ریگستان دے اٹھ چھکان والے
جوئے باز شراب دے بڑے عادی اگے بتاں دے سیس جھکان والے
اینہاں دل خیال نہ شاہ کردے بھکاں وچہ سی عیش اڈان والے
لے پرا تر سی بڑا ایرانیاں دا کتوں پھڑے خوف لے جان والے
سر ورا من غریب نہ پان کدے ملے اونہاں نوں دکھ جہان والے

خدائے پاک سے نور اسلام کا آنا

ایہو جیہے اندھیرے[2] دے وقت اندر امن لے کے نور اسلام آیا
سدھے سادڑے پاک اصول لیکے نبیؐ پاک پہنچاں آرام آیا
اکو رب منواں جہان کولوں آپ نبیؐ علیہ السلام آیا
بشر کبر غرور تھیں دور ہوئے نیڑے خُلق اخلاق دا بام آیا
بدل گئے سب طور جہان والے کفر شرک تے جدوں الزام آیا
بجائی بندیاں دے طور دیکھ کے تے کوئی صبح آیا کوئی شام آیا

ہمدرد غریب دے ہوئے پیدا سکھ ملن دا پاک پیغام آیا
ونڈے درد غلاماں تے بیکساں دے ہور شاہاں نوں کرن غلام آیا
لگے ڈرن انسان بیداد کولوں اتحاد دا وحدتی جام آیا
حقدار غریب یتیم ہوئے نبیؐ دکھاں نوں کرن حرام آیا
سوہنے خُلق اخلاق نوں ویکھ کے تے سارا جگ ای ہون غلام آیا
جنہاں آن حضورؐ دے پیر پکڑے امن جگ دا کرن سلام آیا

[1] ظہر الفساد فی البر والبحر۔ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو چکا تھا۔

[2] انا انزلنا فی لیلۃ القدر۔ یقیناً ہم نے (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا۔

چوداں سال مصیبتاں دُکھ جھلے ہن امن اندر خاص و عام آیا
سال پندرھویں چن اوہ چودھویں دا دنیا واسطے ماہ تمام آیا
ایسا ہویا ہلال تھیں بدر کامل جنگ بدر اندر اس دا نام آیا
طرفدار غریباں تے بیکساں دا سرور جگ تے خیر الانام آیا

جنگ بدر کے اثرات

جنگ بدر نے دُور اندھیر کیتا کیتی بدر کامل روشن رات ساری
جِت لئے کمزور - ایمان والے بازی ہار گئے لات منات ساری
زنگ دلاں دے وہم سب دُور ہوئے پوری چمک اُٹھی کائنات ساری
بدّل کرم دا عرب دے دیس وسیا ہوئی نور بھرپور برسات ساری
وعدے ہوئے خدا دے جدوں پورے آئی سمجھ اندر گل بات ساری
زبردست نوں اہن دا ہتھاں ملیا دتی دین سچے کرامات ساری
لٹے دل اسلام دی خوبیاں نے ونڈی گئی وچہ عرب سوغات ساری
سرور، سرور دی نور نے پاک کیتی گندی بشر دی پاک حیات ساری

ملک عرب میں اثراتِ اسلام

فتح بدر دی مومناں صادقاں دے سینے نال ایمان بھرپور کیتے
ہویا سخت مقابلہ بدر اندر مومن اللہ دے کرم منصور کیتے
سارا عرب حیران سی دیکھ کے تے کافر مومناں کیویں مجبور کیتے
لٹے گئے کتنے کجھ بنے قیدی کجھ مارکے تے چور چور کیتے
زور دیکھ کے خاص ایمان والا پیدا اعمال نے دلیں شعور کیتے
دلیں وچ پیا اللہ والیاں دا پیدا فتح نے نویں ناسور کیتے
پئے کل قبیلڑے سوچ اندر مل کے ساریاں طے امور کیتے
ایہہ نیک ردحال نصرت دیکھ کے تے سحر شک دے کل عبور کیتے
دھروں جنہاں دے بھاگ پئے جاگدے سن حق سمت لئی اوہ مجبور کیتے
وعدے سچ خدا دے ہوئے پورے غم رنج سب دلاں تھیں دُور کیتے
ہوئے قدم مضبوط ایمان اندر سینے ہور بھی نور پُرنور کیتے
بڑے ساز سامان تے زور والے تھوڑے جیہاں نے پکڑ حضور کیتے
طاقت کوئی سی ایہہ تے غیب والی دعویدار جس کل رنجور کیتے
سڑے حسد تے رشک دی اگ اندر سینے دُکھاں دی اگ تندور کیتے
پھرن دوڑدے عرب دے وچہ سارے ایہناں نوں دیاں بڑے فتور کیتے
کٹھے ہو کے دیکھو مٹا مسلم سبھناں فیصلے ایہہ منظور کیتے
نالے خُلق اخلاق تے مومناں دے دل نیک تے پاک مسحور کیتے
سوہنے پاک اصول اسلام والے اوہناں ویہندیاں سارا منظور کیتے

نبیؐ پاک رسولؐ دے وچہ قدماں ملی عاجزی دُور غرور کیتے
قسمت نیک تھیں بنے غلام سرورؐ نبیؐ نال ایمان بھرپور کیتے

مکے دے قریشیوں کا واویلا اور جوش خروش

نسے بھجے قریش جاں گئے مکے گھر وگھر پئے گیاں دہایاں نے
نال شرم دے چھپدے پھرن سارے جنہاں دوتاں کل نایاں نے

رونے پئے گئے گھر اوچہ کافراندے اوہناں ماتمی صفاں وچھایاں نے
مارے گئے سن بڑے سردار بھارے بڑیاں ایہہ مصیبتاں چھایاں نے

رووَن والیاں نے ایسے وین پائے قوماں جوش تھیں کل اکسایاں نے
کہندے جاکے ابوسفیان[1] تائیں جاناں تدھ نوں گھول گھمایاں نے

تیرے گئے بچان نوں اسیں سارے تدے کل مصیبتاں آیاں نے
ہویا سخت مقابلہ اوس تھاویں جاناں دتیاں کل فدایاں نے

مکے وچہ سردار نہیں کوئی بچیا جنہیں کرنیاں پھیر چڑھایاں نے
تیرا فرض ہے چل کے لے بدلا کٹھے تدہ دے ویر قصایاں نے

کہندا ابوسفیان ہاں میں حاضر کیتا ظلم ہے اک خدایاں نے
وچہ بدر اتفاق تھیں تسیں ہارے ہویاں کجھ نہ زور آزمایاں نے

اساں جگ نوں کجھ وکھاوناں ایں ساڈے نام نوں بہت وٹے لائیاں نے
مددگار نہ کعبے دے بت سارے جنہاں قدرتاں سدا دکھایاں نے

چوداں ورھے نہیں تساں دھیان کیتا تلے ایہہ مصیبتاں چھایاں نے
تساں بتاں دا نہیں خیال کیتا اکھاں اوہناں نے کدھ وکھایاں نے

کھاناترس سی بھلا کیوں ہوناں اندا اوہناں کیتیاں بہت برائیاں نے
تھڑداں ایہہ اوویں نہیں بت ہوئے جتھیں عزتاں تساں گوایاں نے

عزت بتاں دی ہن تے کردسارے جنہاں قدرتاں ایہہ دکھایاں نے
اوہناں کدٹھیاسی ایہناں مسلیاں نوں جاناں نس کے جنہاں بچایاں نے

کیوں نہیں پھل توں جان قربان کردے تساں غیرتاں کل گوایاں نے
سارا مال ہناں میں کراں حاضر تساں کرنیاں پھیر چڑھایاں نے

ہویا جوش پیدا مکے شہر اندر کلاں سُتیاں اوس جگایاں نے
نام اوہناں دا لے لے دن ہر دم جاناں بدر وچہ جنہاں گوایاں نے

پھرن جوش دلاوندے وچہ مکے قوماں ہوردی نال رلایاں نے
رہے سال بھر ساز سامان کردے گیاں پئے وچہ عرب دہایاں نے

کردے پھرن تیار قبیلیاں نوں گھر وگھر تھتر تھلیاں پایاں نے
دھماں پے گیاں عرب دے وچہ سروراں انہاں ظالماں ٹھیاں چایاں نے

بیان اہل مکہ کا غور وفکر

مکے والیاں نور اسلام ڈٹھا نبیؐ پاک دے ہوئے جمال ہیسن
جہناں راہ ہدایت دا پایا سی مسلمان ہوئے قسمت نال ہیسن

[1] ابوسفیان مال تجارت لے کر شام سے واپس آرہا تھا کفار نے بہانہ یہ کیا تھا کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے جارہے ہیں حالانکہ ابوسفیان رستہ چھوڑ کر خطرہ سے نکل چکا تھا مگر یہ بدر پر جا پہنچے اور اسلام کو مٹا دینے پر تل گئے تھے ۔

Marfat.com

طور طرز سلوک اسلامیاں دے نالے ویکھدے عمل اعمال ہیسن
گلاں والاں نوں لگدیاں چنگیاں نے ایہہ بُتاں دے خاص رکھوال ہیسن

سمجھ دار تے غور کجھ کرن والے پئے ویکھدے حال احوال ہیسن
ہارے کیویں جوان قریش والے رکھدے بُتاں دا بڑا خیال ہے سن

تِن گُنے ایہہ ساز سامان والے رکھدے جگ تے کئی اقبال ہیسن
تھوڑے جیہے غریب کمزور مسلم بُھکھاں[1] فاقیاں نال بیحال ہیسن

مارے گئے سردار قریشیاں دے مسلم جِت کے ہوئے نہال ہیسن
جِتے ہوئے نہیں اوہ سلوک کردے جیہڑے اوہناں دے قیدیاں نال ہیسن

سوہنا دین اسلام دا نور دسدا نور دے نور مسلم مالا مال ہے سن
چنگے دلاں تے اثر وی پے چنگے لگے کرن اوہ نیک خیال ہیسن

پیڑاں کالجے اٹھیاں کافراں دے کئی طرح دے رنج ملال ہیسن
کہندے بُرے نے اِک خدا والے دونہاں دے موہناں تے رکھ دے نال ہیسن

پیو دادے دے دین دے ہین دشمن ایہو پئے کردے قیل قال ہیسن
ماری عقل سی پھیڑیاں وادیاں نے رکھدے بہت ای بُرے خیال ہیسن

دل تے کوئی نہ اثر تہذیب[2] دا لا پئے لٹن دے پیندے تال ہیسن
وڈے اوہناں دے بڑے سن نیک بندے انگ پال تے دین دیال ہیسن

بھاویں موہناں نوں چنگا جاندے سن اِسے پر بدی تھیں بنے چنڈال ہیسن
ایہو کہن مومن کتھوں ہوئے پیدا اجے کل ساڈے انگ پال ہیسن

ڈھولاں ڈھچاندی تال تے ریج کے تے پاندے پئے کمبخت دھمال ہیسن
بدلیں دا دلیں خیال سرور منگدے بُتاں کولوں نیک فال ہیسن

کافروں کی جوش و خروش سے جنگ کی تیاری

اُٹھیا جوش طوفان دا وچہ مکے بڑے جنگ دے ساز سامان ہوئے
نیزے برچھیاں ڈھال تلوار گرزاں کٹھے لکھاں ای تیر کمان ہوئے

ڈیرے خیمیاں دا ریا انت ناہیں جمع طبل تے بڑے نشان ہوئے
گھوڑے کُھلے تے اُٹھ قبیلیاں نے کٹھے عرب دے پہلوان ہوئے

نیزے بازیاں دی ہوئی مشق جاری گھوڑ دوڑ دے صاف میدان ہوئے
کوئی پھیرے نہ کتے تلوار ابھجوں دُور دُور تھیں جمع جوان ہوئے

تیغاں تیر کمان چلان ہر دم جنگی کرتباں دے امتحان ہوئے
ہوئے سامنے شغل لڑائیاں دے لوہے تھپڑے انگ انسان ہوئے

تمبو لگ گئے کل قبیلیاں دے اچے کل دے دُکھ نشان ہوئے
لگے ڈھیر اناج دے تھاں تھائیں جمع رسد دے کل سامان ہوئے

دُنبے بکرے اُٹھ سن گوشتاں نوں آٹے ستواں دے ڈھیر آن ہوئے
سیباں نال انگور کھجور والے وکھو وکھ انبار نے نان ہوئے

وکھو وکھ نے ٹولڑے جوش اندر پیدا جنگ دے دلیں ارمان ہوئے
جذبے سامنے ہوئے بہادری دے بچے جوش تھیں بڈھے جوان ہوئے

[1] مدینے آباد ہونے پر اجڑے ہوئے مسلمانوں پر تنگدستی سوار تھی اس لئے بڑی تنگی سے گذر ہوتی تھی جنگوں کے لئے برتنے رسد سامان کی ضروریات ہوتی تھیں۔ ظالم قومیں لوٹ مار کے ایسے موقعوں پر سامان جمع کرتی ہیں۔ مہذب حکومتیں بڑے ٹیکس لگاتی ہیں۔ یہ تو ایک جماعت تھی جس کی حکومت بھی نہ تھی۔

ہویاں کسرتاں وچہ اکھاڑیاں دے ڈنڈ بیٹھکاں دے گھمسان ہوئے
کھیڈن کوڈیاں[1] دوڑ دے مار چھالاں نروار دری دی آخر میلان ہوئے
کردے پھرن تقریر سردار بھالے پیدا جوش دے بڑے طوفان ہوئے
پنڈے آکھدے رب نے بت ساڈے جیہڑے اساں اوپر قہروان ہوئے
دتا شور مچا زنانیاں نے جھگے جہناں دے ہین ویران ہوئے
ساڈا ویہے مسلیاں نال وٹا ساڈے دل جے لہو لہان ہوئے
اندر بدر دے اوہناں ہلاک کیتے ساڈے وچوں جیہڑے مسلمان ہوئے
چنچل ہاریاں پھرن سنگار کرکے مست جنہاں نوں ویکھ جوان ہوئے
اکھیں مست سرمیلیاں مدھ بھریاں قہروان چشمے مہربان ہوئے
چشماں شوخ آناد تلوار سرمہ تیر نظر دے دل نشان ہوئے
پھرن ٹولیاں بن کے وچہ فوجاں پیدا عشق دے دلیں ارمان ہوئے
پئے ناز انداز دے اثر بھالے جاناں دین دے راہ آسان ہوئے
ہویا جوش خروش دا آن ریلا ناتواں سارے پہلوان ہوئے
نیزے بازیاں وچہ دوڑان گھوڑے مرکب تیز سارے عیٹھ ران ہوئے
کیتی گھٹ نہیں سنے متھے جوڑ کے تے ویری مومناں دے خاندان ہوئے
اثر بتاندا دسدا وچہ مکے بڑے پوجا دے ساز سامان ہوئے
سارے عرب دے وچہ اک جوش اٹھیا جمع جدوں سارے خاندان ہوئے

لڑدے کشتیاں داؤ سکھان کارن ڈونڈے دھر کے زور تران ہوئے
چڑھ کے گھوڑیاں تے کئیں گنتھ جاندے بڑے داؤ تے پیچ روان ہوئے
شاعر عرب دے رجز سنان ہر دم بڈھے جہناں نوں سن جوان ہوئے
اگے اوہناں دے اک خدا کی اے اوہدے منن دے ہین سامان ہوئے
رورو وین نت کردیاں بدروالے ساتھی جہناں دے بہت شیطان ہوئے
اسیں رنڈیاں روندیاں لاڈیاں نوں جیہڑے کھچڑاں وچہ جوان ہوئے
کر دساڈیاں تسیں حمایتاں ہن دیکھو حال ساڈے پریشان ہوئے
مٹک مٹک کے لٹک دکھان تھاں تھاں کدے دل نے نال زبان ہوئے
ہن نال جواناں دے لاڈ کرکے عاشق نخریاں وچہ غلطان ہوئے
کدی روندیاں تے کدی ہسدیاں نے شان حسن دے نال گمان ہوئے
دتے وصل دے کردیاں پھرن تھاں تھاں فتح مند جے وچہ میدان ہوئے
دسن آکڑاں شوخ زنانیاں نوں مائل بدی دے دل شیطان ہوئے
اپنے کلک نہ چڑھے سن کدی کدے بدل قہر دے جمع انسان ہوئے
گتکا پھڑی تے ہور چلان گرزاں ڈھالاں خود والے امتحان ہوئے
کہندے اساں اسلام مٹاونا اے ساڈے گھٹ نہیں شان بے شان ہوئے
لیا رنگ جما قریشیاں نے قصے بناندے نوک زبان ہوئے
دسے کی غریب غلام سرور کٹھے کفر دے زور میدان ہوئے

کفار کی متفرق کوششیں

جذبے درد دے شعر دیو چہ بھر کے بڑے شاعراں شعر تیار کیتے
ٹولے ٹولے نوں اوہناں دنگا ریاسی کرکے شان بیان اشعار کیتے

[1] کوڈی ۔ کبڈی ۔

بنو بکر[1] توں کدی للکار دے سن کدی تغلبی[2] جوش اظہار کیتے
کدی بتاندے کرن بیان قصے ظاہر اوہناں دے لکھ اسرار کیتے
بھینٹ چاہڑ دے بتاں دے تھان اوپر قتل اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بیٹھن محفلاں لا کے حرم اندر پکے ساریاں قول اقرار کیتے
کوئی کسے قبیلے نوں سد دا اے کسے کِتے روان اسوار کیتے
لشکر کوئی بنا کے دسدا اے کسے جمع نے بہت اسوار کیتے
اُٹھاں گھوڑیاں دا لہیا انت ناہیں جمع اوہناں نے کئی ہزار کیتے
بھرے کئی ہزار شراب مٹکے مُہراں لا کے تے استوار کیتے
نشے پی کے جھومدے وچہ مستی بھلیاں بھلیاندے دُور بدکار کیتے
دیکھ ٹھاٹھ تے ساز سامان سارے اوچے اوہناں دے سر ہنکار کیتے
خالی ہتھ جے ہون جوان ساڈے ویری دیکھناں اساں مردار کیتے

کدی حرب بسوس[3] دی وار گاون کدی ذکر نے جنگ فجار[4] کیتے
کر دے شان بیان قریشیاں دی جہناں بتاں تے دل نثار کیتے
کیاں بتاں نے کل پروار والے ذکر اوہناں نے وچہ اشعار کیتے
ڈینگاں ماردے زور تراں والے جہناں جوش تھیں سرخ رخسار کیتے
کوئی کسے نوں لے آوندا اے کسے یار اپنے حامی کار کیتے
آئی رسد تے ڈھیر اناج دے لگے کٹھے ہور میوے بے شمار کیتے
چُنے سب دلیر قبیلیاں تھیں کٹھے بڑے چالاک ہشیار کیتے
نچن والڑے طائفے بہت آئے جہناں نال بڑے پیار کیتے
اندر مجریاں بولیاں بولدے نے دامن شرم والے تار تار کیتے
کہندے نال غرور سردار سارے کاہنوں جمع جے تیر تلوار کیتے
کی چیز نے اوہ غریب مسلم بھکھاں سر ورلا حال نے زار کیتے

جنگ کے لئے سردار کا انتخاب

بنی امیہ تے بیٹھے ہاشمی سب اندر حرم سردار بناونے نوں
نہیں سی ہاشمی کوئی دی نظر آیا جیہڑا ہوندا ایہہ بھار اٹھاونے نوں
بنیا ابوسفیان سردار لشکر فوج نبی دے اوپر چڑھاونے نوں
بنی امیہ چراں دے بعد ہوئے اندر حرم دے گل منوانے نوں
چنے اوہناں جوان قبیلیاں تھیں گھوڑے اُٹھ دی چُنے دوڑاونے نوں
جذبے ویر دے بھر دے دلاں اندر شان بتاں دی خوب دکھاونے نوں

لوڑ لشکراں وچہ سردار دی اے جیہڑا ہوندا حکم چلاونے نوں
چُنیا ابوسفیان نوں ساریاں نے فیر چاہیدا حکم کراونے نوں
وتا اوس نے مال متاع سارا سارے عرب نوں شان وکھاونے نوں
نال اوہناں دے ہاشمی ہوئے سارے اپنی نسل تے ظلم کماونے نوں
کیتی فوج تیار جرار بھاری جنگ بدر دی شرم مٹاونے نوں
نال اوہناں دے پنڈیاں گل میلی داؤ لا کے دل پرچاونے نوں

[1] بنو بکر ایک زبردست قبیلہ تھا۔ [2] بنی تغلب بھی ایک مشہور قبیلہ تھا۔ [3] حرب بسوس ایک جنگ ہیں بنی بکر اور بنی تغلب ۴۹۴ء سے ۵۳۵ء تک ۴۱ برس ہوتی رہی۔ [4] جنگ فجار مشہور لڑائی عرب کی جو عکاظ کے میلے میں چھیڑ چھاڑ سے شروع ہوئی تھی۔

ہوئے مست وچہ عیش بدبخت سارے کٹھے ہوئے سی دُند مچاونے نوں — جوئے کھیڈدے نچدے ہونگے اوپر بدی دے جگ جھاونے نوں
موڈے لونڈیاں دے کردے حرم اندر ایہو شغل سی دل بہلاونے نوں — بدی ہوئی اکٹھڑی عرب والی سرور نبیؐ نوں رنگ دکھاونے نوں

لشکر کفّار کی مدینۃ النبیؐ کی جانب روانگی

اوڑک سازسامان دے نال ٹریا لشکر ایہہ جرار کفّار والا — ڈیرے خیمیاں دے لدے اُٹھ گھوڑے کوئی انت نہ تیر تلوار والا
وکھو وکھرے ٹھاٹھ قبیلیاں دے شان وکھرا ہر سردار والا — کوئی اُٹھ شنگار تیار ہویا چڑھیا گھوڑے تے کوئی بلکار والا
اندر محملاں شوخ حسین رناں ترسے جہناں نوں نظر ہشیار والا — ہس ہس کے کھاندیاں اوہ جھوکاں دل کھس دیاں ہر اسوار والا
جے لات تے ہبل دی جے بولن نعرے ماردا ٹہے پکار والا — دھرتی عربدی کنبدی دسے ساری اٹھیا اک طوفان غبار والا
ٹرے منزلو منزلی ول یثرب اندر عیش نہ غم افکار والا — مست ہوندے منزلیں لا ڈیرے چڑھدا نشہ تے خوب خمار والا
ناویں ماہ شوال سن تن ہجری لشکر پہنچدا ایہہ کفّار والا — نیڑے اُحد پہاڑ دے لان ڈیرے لشکر ایہہ سی تن ہزار والا
دو سو عرب سوار سن گھوڑیاں دے ہر اک سی بڑے بلکار والا — زرہ پوش جوان وی ست سو سن نیزے تیر تے ڈھال تلوار والا
پیدل دو ہزار جوان بانکے جتھہ وکھ ہر اک جتھیدار والا — ریگستان دی خاک اوڈان والے دیس ویکھیو نے سبزہ زار والا
ہریاں پیلیاں دے وچہ اُٹھ چھڈے بچیا رکھ نہ کوئی گلزار والا — جنگل جنگ دا گرم بازار کیتا رہیا نام نہ کِتے بہار والا
طور طرز ایہہ ظلم دا ویکھ کے تے دل کنبیا ہر ہشیار والا — کہندے بڑا ہی جوش قریش والے اکو رب ہے نبی مختار والا
مارے گئے بس ہن غریب مسلم پیا سوچدا سوچ وچار والا — ایہہ سی فیصلہ سرور اعقل والا لشکر ہے جرار کفّار والا

مشورہ کرنا صحابہ کرامؓ سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پہنچی خبر دربار رسولؐ اندر ہویا فکر پھر ایس چڑھائی دالے — لشکر پہنچیا سراں تے دشمناں دا فکر ہور یہود عیسائی دا لے
حامی بُتاں دے آئے نے جوش کر کے رکھا بھاویں اوہ رب خدائی دا لے — لشکر فوج نہ کوئی اسلام دی لے دیلا مفت نہیں ہن گوائی دا لے
نبیؐ پاک نے سد صحابیاں نوں کیتا مشورہ تدوں لڑائی دا لے — نالے سدیا کل یہودیاں نوں پچھن ہن کی کرنا چاہیدا اے
اندر مجلسے خواب بیان کیتا چنگا حال نہ ایس چڑھائی دا لے — ساڈی ہن لوڑ دو وچہ شہر رہ کے سوہنا طرز ایہہ ایس لڑائی دا لے

چنگا ایہہ ہے شہر دے وچہ رہئے سانوں آسرا زور خدائی دا اے
کہیا اک یہودی نے اُٹھ کے تے کلمہ آپؐ دا بڑا دانائی دا اے
کہیا تدوں انصار مہاجراں نے ساتھوں دکھ نہ ایہہ اُٹھائی دا اے
اسیں مراں گے وچہ مقابلے دے ویلا ایہہ نہ صبر آزمائی دا اے
کثرت رائے حضورؐ منظور کیتی کیڈا قلب دے وچہ نور صفائی دا اے
نکلے باہر مدینیوں جمع ہو کے جہناں کول نہ درم کمائی دا اے
کیتا دغا منافقاں آ ایتھے آکھن سنگ نہ ایہہ نبھائی دا اے
عبداللہ پُت اُبئی دے نال مڑیا ساتھی جو جو اوس قصائی دا اے
جاناں دین والے تھوڑے رہے ایتھے آیا خیال نہ بے وفائی دا اے
بہتے اوہناں دا لوچہ نہ لڑن جوگے جوش دیکھ کے نہیں ہٹائی دا اے

جیہڑا شہر تے کرے گا آن حملہ اساں رڑیاں نال ملائی دا اے
شہر وچہ لڑائی دا طور دوجا ایسے واسطے قلعہ بنائی دا اے
ساڈے کھیت اجاڑ دے ہین ویری ہن ولاں نوں نہیں سمجھائی دا اے
تسی نال اویا رسول اللہ نالے رب جو ساری خدائی دا اے
من لئی صلاح نے وستاں دی کثرت[1] لئے نوں اینج وڈیائی دا اے
کھلے سامنے آن بہادر اوتھے قصد ذرا نہ دلیں بریائی دا اے
اسیں گھراں نوں چل بچاونے ہاں ساڈا چلا نہ ایس لڑائی دا اے
رہیا نسٹ سو وچہ میدان مسلم جے کر نام بنام گنائی دا اے
تُنی اک اوس معین والی کہیا جانہ مغز کھپائی دا اے
بچے۔ بڈھڑے بہت نحیف مسلم پر قرہنا نال خدائی دا اے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فوج کا معائنہ کرنا — بچوں اور بوڑھوں کے ارمانوں کا نظارا

لگے کرن معائنہ فوجیاں دا حضرت نبی کریمؐ میدان اندر
چھانٹن لگے حضورؐ جاں بچیاں نوں لڑن جوگ جو نہیں جیان اندر
اِکی ول سرکارؐ نے ویکھیا سی ددھیا اڈیاں چک اُچان اندر
اس ہتھیں نکے نوں چھانٹیا نبیؐ اللہ اوہ ہشیار سی اپنی جان اندر
کشتی وچہ میں ایس نوں ڈھا لیناں چک اڈیاں کھلا ہے مان اندر
پہلے بچے نوں ڈھا لیا اوس نکے پورا اتریا زور وکھان اندر
اک بڈھے نوں آپؐ ہٹان لگے طاقت نہیں سی جس دی جان اندر
میں قربان جاواں ایہو شوق مینوں ہوواں میں شہید میدان اندر

لشکر وچہ سوار دو نظر آئے زرہ پوش سی سو کمان اندر
ہتھ جوڑ کے اوہناں نے عرض کیتی کم آ دا نگے اسی میدان اندر
اوہدی ادا رسولؐ دے من بھائی ہویا حکم چل نال اس شان اندر
پہلے بچے ول ویکھدا نظر بھر کے کیتی عرض پھر بڑے ارمان اندر
اوسے وقت حضورؐ نے حکم دتا ویکھاں کون ہے دھتران اندر
دونویں جنگ دے لوچہ پروان ہوئے بچے ہور بھی گئے طوفان اندر
کیتی عرض اس یا حبیبؐ اللہ رہنا گھٹ ہے میں جہان اندر
خدمت وچہ اسلام دی ساہ لنگھن باقی ہین جیہڑے میری جان اندر

[1] امرہم شورہ۔ ان کے کام باہمی مشوروں سے ہوتے ہیں۔ حضورؐ نے کثرت رائے پر اپنی رائے ترک کر دی۔

Marfat.com

ایہو جیہے بہتیرے ہوئے شامل اے پر جوش سی بڑا ایمان اندر
ہور بہت نحیف پتے وسدے سن تیغاں جہناں دیاں نہیں میان اندر

کوئی سر دوں ننگے پیر چلے کوئی تیر دی نہیں کمان اندر
کھلے ہوئے نے جا مقابلے تے اللہ پاک نے صرف دھیان اندر

کوئی ساز سامان نہ جنگ والا خیمہ دسے نہ کوئی میدان اندر
ناہی رسد سامان غلام سرور کامل ہیں پر سب ایمان اندر

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صفیں آراستہ کرنا

اللہ اللہ جاں نبیؐ نے نظر پھیری صفاں سدھیاں ہوگیاں ساریاں نے
رکھیا احد پہاڑ نوں کنڈ پچھے سجے کھبے چا کجھ کھلاریاں نے

درہ اک پہاڑ سی اُحد اندر سوچاں نبیؐ نوں اس دیاں بھاریاں نے
اوتھے تیر انداز پنجاہ گھلے جہناں ہمتاں کدی نہ ہاریاں نے

دے کے حکم ایہہ نال تاکید کیتی سنو تساں اوپر ذمے واریاں نے
تساں ہلنا مول نہیں ایس تھاں تھیں بھاویں ہون مصیبتاں بھاریاں نے

بھاویں نس[3] جاگیے دشمن جنگ وچوں تساں کرنیاں نہیں طراریاں نے
کیتا میر[2] عبداللہ جبیرؓ دے نوں گلاں اوس نوں دسیاں ساریاں نے

ہٹن دیئیں نہ ایہناں نوں ذرا اتھوں تلیوں دتیاں اج سرداریاں نے
ساڈے حکم بناں نہیں ہلنا جے جیکر نال ساڈے تساں یاریاں نے

اوہ[1] درہ عبداللہ نوں سونپ کے تے پھیر کیتیاں ہور تیاریاں نے
صفاں ہور کھلوریاں نبیؐ اللہ عرضاں رب دے اگے گذاریاں نے

ربا تیرا ای آسرا ہے سانوں تیری قدرتاں نال ستاریاں نے
سرور نبیؐ دے نال اصحابؓ سارے جہناں آپ اتوں جاناں واریاں نے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی تلوار حضرت ابو دوجانہؓ پہلوان عرب کو عطا کرنا

کیتی نبیؐ آراستہ فوج ساری رستے کل کفار دے بند ہوئے
جو جو آپؐ نے حکمتاں کیتیاں نے کئی دیکھ کے تے عقل مند ہوئے

لشکر دین اسلام دا ویکھ کے تے ملک فلک دے بڑے خورسند ہوئے
شان دین ایمان دی ویکھ کے تے چکر درج صدقے سورج چند ہوئے

[1] تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال واللہ سمیع علیم - اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیہما وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنین ۰ مومنوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھاتا تھا اللہ سننے والا ہے جاننے والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ ہمت ہار دیں۔ اور اللہ ان دونوں کا ولی تھا اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔ (آل عمران ۱۲۲) ۔ [2] میر - امیر۔

[3] لا تبرحوا ان رایتمونا ظہرنا علیہم فلا تبرحوا وان رایتموہم ظہروا علینا فلا تعینونا (بخاری)
تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا اگر تم دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں تو اپنی جگہ نہ چھوڑو اور اگر دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے تو تم ہماری مدد کے لئے نہ آؤ۔

Marfat.com

کدھی نبیؐ نے تیغ میان وچوں دست پاک رسولؐ بلند ہوئے
چاہندا ہر اک فخر ایہہ ملے مینوں بے قرار بہتے درد مند ہوئے
تیغ نبیؐ دی شان جہان دی سی دُود کفر دے اوس تھیں گند ہوئے
ملے ابو دجانہؓ نوں بھاگ سچے اج اوہناں دے بخت بلند ہوئے
پہلوان سن عرب دے اوہ بھاویں نالے دین دے خاص فرزند ہوئے
آکڑ نال نہ چلو زمین اُتے ایہہ قرآن[1] اندر پند ہوئے
کہیا نبیؐ نے اج میدان اندر اللہ پاک لے آپ خورسند ہوئے

کہندے کون اج حق ادا کرسی ہتھ سامنے اُچڑے چند ہوئے
جاگے ابو دجانہؓ دے بھاگ اس دم جنہوں ویکھ کے آپ خورسند ہوئے
اوہدی دھار سندھار اوہ رکھدی سی بہتے مشرکاں دے کھٹے وند ہوئے
ٹُرے بن ٹھن دمال اوہ تیغ لے کے نال فخر دو نے بند بند ہوئے
چلے آکڑاں نال میدان اندر دلوں جنگ واہتے خواہشمند ہوئے
اللہ کہے پسند نہیں ایہہ مینوں جلے وچہ غرور دے پھند ہوئے
سرور ابو دجانہؓ دی چال والے اللہ میاں نوں طور پسند ہوئے

جنگ احد اور اس کے حالات

ہویاں جدوں مقابلے وچہ فوجاں بڑے ٹھاٹھ قریش کفار دے سن
جھوم جھوم کے گوندیاں جوش اندر چالے مکر دے بڑے اسرار دے سن
تہلن والیاں اسی غالبیاں تے شہ سوار سب گل گلزار دے سن
پیر پچھاں ہٹاونا اج ناہیں نہیں تے دلیں پیار پکار دے سن
بیوی ابو سفیان دی نام ہندا ایہہ ڈھنگ سب اوس مکار دے سن
نکلے کجھ جوان قریشیاں دے اندر آ میدان للکار دے سن
مارے گئے کفار اک وار اندر دعوے جنہاں نوں بڑے بلکار دے سن
جھنڈا ڈگا قریش نے شور پایا ہلہ بولدے نال للکار دے سن
کیتا مومناں یاد خدا تائیں جھیڑے لاڈلے رب دے یار دے سن

اگے فوج دے جتھے زنانیاں دے چھڑے جہناں نے گیت منگار دے سن
گاون اسی نویلیاں بیلیاں دے ساڈے دلیں پیار دلدار دے سن
جیکر جتو گے ملو گے گلے ساڈے دعوے سچ ایہہ قول قرار دے سن
ہار گیو تے اساں نہیں فیر ملنا سُن کے رجز کفار پھنکار دے سن
اگے اگے سی ایہہ زنانیاں دے رجز جوش دے چلے لشکار دے سن
غازی سامنے ہوئے مقابلے نوں حمزہؓ نال جوان انصار دے سن
طلحہ علمبردار قریشیاں دا حمزہؓ اوس نوں پہنچ کے مار دے سن
ٹٹ پئے سی تن ہزار ظالم نیزے مار دے ہتھ تلوار دے سن
نصرہ تیر تلوار دا دلوں لاہ کے ڈھیر لاوندے پئے کفار دے سن

[1] حضرت ابو دجانہؓ عرب کے مشہور پہلوان تھے۔ جو ایک ہزار آدمی پر بھاری تھے۔

[2] ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔ اور زمین پر اکڑتا ہوا نہ چل کیونکہ تو زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴۔

Marfat.com

حضرت ابو دجانہ رضؓ دے حملیاں تھیں جو مرد سلے اج تلوار دے سن
ہٹو بچو دی پئی آواز آوے جھکڑ جھلدے گرد غبار دے سن
آئی ہیٹھ تلوار دے جدوں ہندہ ہتھ رک جاندے شاہسوار دے سن
ہٹ بچ مردار نہیں میں قتل کردا جذبے پاک رسولؐ دے یار دے سن
حضرت حمزہؓ پئے صفاں نوں چیر دے سی اک ہتھ اندر دو دو مار دے سن
وحشی اک غلام سی تاک اندر چیلے اوس دے دُور دے وار دے سن
نہیں ہوش سی کوئی امیرؓ تائیں گھیرے وچ چوطرف اغیار دے سن
ہے سن جوش وچ رلے خاص بندے ویکھن ڈگ اج ہتھ تلوار دے سن
چُک پاؤ نیچے دوڑیاں پچھاں نال گیت جہناں دے بڑے ابھار دے سن
کافر نسدے ہوئے پئے ویکھدے سی مومن پئے اندر لٹ مار دے سن
بُری ہوئی ہے اساں دے نال یارو مسلم بڑے ای دھنی تلوار دے سن
خالد بن ولید جوان بانکے ساتھی اجے مردار کفار دے سن
نسے ہوئے پئے تاڑ دے لٹیاں نوں اپے پرے دُور کھلے آہیں مار دے سن
اوہناں لٹیاں ویکھیا مومناں نوں مال لٹدے جو کفار دے سن
رہیا روک عبداللہ نہ سُنی اوہناں دسے حکم رسولؐ مختار دے سن
رہے نال عبداللہ دے چھ ساتھی درہ چھڈ کے ہور سدھار دے سن
خالد تاڑیا درہ ہے ہویا خالی قائم ہوش اس بڑے ہشیار دے سن
او ہلے او ہلے پہاڑ دے اوہ آئے ادسے دریوں آن للکار دے سن

کہندے ایہہ تلوار سرکارؐ بخشی جوہر دکھرے اوہناں دے وار دے سن
اس دے حملیاں نوں بخشی شان اللہ ہوش اُڈ دے سر اسوار دے سن
کہندے ایہہ تلوار ہے نبیؐ والی تیرے جیہے نہ ایس دے وار دے سن
چھڈن کدی اصول نہ ضابطے نوں جنگاں وچ وی نہیں وسار دے سن
پئی فوج کفار گھمسان اندر خون پیل دے وانگ پھوہار دے سن
پھرے چھپدا تاڑ دا اوہناں تائیں لالچ اوس نوں قیمتی ہار[1] دے سن
وحشی ماردا دُور تھیں تاک نیزہ لگا پیٹ وچہ آپ سدھار دے سن
پیر اکھڑے کل کفار والے مڑ کے چھپنے اوہناں اسنکار دے سن
مومن اوہناں تو دُور سن وار کر دے رناں ول او نظر نہ مار دے سن
ٹھہر گئے اوہ بھجدے نسدے ای کر کے ہوش بچا او چار دے سن
مومن ڈھونڈدے پئے سی ڈیریاں نوں کھلرے ہوئے جو کئی ہزار دے سن
مومن بھل گئے اوہناں نے سوچیا اے نظر طرف میدان دے مار دے سن
کھادی مومناں نے غلطی پھیر دوجی پہرے دار جو خاص سرکارؐ دے سن
خالی چھڈ کے درے نوں اُٹھ دوڑے حکم بھل گئے نبیؐ سردار دے سن
لے پر رُکے نہ ذرا دی جوش اندر ویری نس گئے جیہڑے ہار دے سن
دتے ٹال فرمان رسولؐ والے[2] سچے حال ایہہ وچہ اخبار دے سن
ساتھی تن سو لے کے اٹھ ٹریا بڑے سورمے جو کفار دے سن
ہوئے ساتھی شہید تے عبداللہ چھ ۔ تن سو دے نہیں وار دے سن

[1] ہندا نے وحشی سے اقرار کیا تھا کہ حمزہؓ کو مار دے گا تو آزاد ہو گا اور یہ گلے کا ہار انعام میں دوں گی ؎

[2] حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما ارٰکم ما تحبون ط یہاں تک کہ تم پھسل گئے اور حکم کے متعلق آپس میں جھگڑنے لگے ۔ اور تم نے نافرمانی کی اس کے بعد جو کچھ تم پسند کرتے تھے تم کو دکھا دیا ۔ آل عمران ۱۴۲ ۵

Marfat.com

کیتا خالد نے دریوں نکل حملہ۔ کافر منتظر ایسس پکار دے سن
دوہاں پاسیلوں ویریاں آن گھیرے لدے ہوئے جھیڑے لٹ مال دے سن
مارے گئے ایہہ اج غریب مسلم کنک سامنے ہوئے افکار دے سن
یاں تے جان بچان نوں کھسک جاندے ایپر اسیر پیسے پروردگار دے سن
نہ ای نسے تے نہ تلوار چکی نبیؐ پاک سچے کردگار دے سن
الی عباد اللہ انا رسول اللہ بار بار ہیئے آپؐ للکار دے سن
ایسے نبیؐ دی واز مٹا دنے نوں جتن کل کفار مردار دے سن
پہنچن جدوں تک جتھے صحابیاں دے وار چل گئے کجھ کفار دے سن
لڑدے بھڑدیاں آئے سرکارؐ ولے گھیرے ٹوٹے اندر گھیر گھار دے سن
اندر ٹوئے دے ڈِگے جاں نبیؐ اللہ آئے زخم وی بہت تلوار دے سن
کیتی جان دی کجھ پرواہ ناہیں نبیؐ ہیئے اگے کردگار دے سن
پہنچے جدوں اصحابؓ کجھ نبیؐ والے گھیر اگھت دے گرد سرکارؐ دے سن
ایہہ اوہ شمع سی دو جہان جس توں جلدے نور دالے چمکاں مار دے سن
بھاجڑ وچ نہ تیر تلوار سچے سر رکھ دیندے ہیٹھ وار دے سن
پہنچ پہنچ کے لین بنا گھیرے بن دے لوہے دی واٹا دیوار دے سن
اگی ٹوئے وچہ نبی کریمؐ ڈِگے ایہہ بھی رنگ سچے کردگار دے سن
آوے ہوش جد پاک رسولؐ تائیں ویکھن لگدے رنگ پیکار دے سن
کیتی طلحہ نے پٹھ جاں تیر رکے تیر کنڈ تے پیئے سہار دے سن
نبیؐ ماریا گیا جاں پیا رولا۔ طور بدل گئے کارزار دے سن
حضرت عمرؓ ہو گئے تیغاں سٹ بیٹھے پئے نبیؐ دی شان وچار دے سن
اوہناں پچھیا جنگ کیوں چھڈ بیٹھوں عمرؓ آکھدے تے ہیں ہار دے سن

پشاں پرت کے ٹٹ پئے مومناں نے ساتھی کھلر ہوئے سرکارؐ دے سن
کھنڈے پنڈیاں تے تو جاں آن پیاں نبیؐ دیکھ ایہہ حال وچار دے سن
دوا ای گلاں سن سامنے اوس ویلے ہور کوڑ پسار پسار دے سن
یاں تے فوج نوں کٹھیاں فیر کردے دکھو وکھ جو سراں توں وار دے سن
بڑے حوصلے پاک رسولؐ والے اچی نال آواز پکار دے سن
آؤ بندیو میں ہاں رسول اللہ نعرے ایہو ای سرکارؐ دے سن
اوہ بھی ڈھونڈدے ایس آواز والا خالم وچ اس شور پکار دے سن
بھاجڑ وچ میدان سن کل مومن نعرے نبیؐ دے حوصلے تار دے سن
زخمی تدوں تک ہوئے رسول اللہ ہوئے دند شہید سرکارؐ دے سن
گیا ماریا نبیؐ خدا والا کافر زور دے نال پکار دے سن
کافراں تے ہبل دی جے کہندے دیکھو کم ایہہ رب ستار دے سن
کافر ویکھ کے زور دے وچہ آئے جاناں نبیؐ توں پا پیئے وار دے سن
دیکھن لوگ سی حال پروانیاں دا اڈ اڈ کے تے جاناں وار دے سن
لیندے پھڑ تلوار دا وار ہتھیں ہتھ وڈھی دے نال تلوار دے سن
وار فیر نہ نبیؐ تے پین دتا بنے ڈھال اوہ تیر تلوار دے سن
تھر تیر تلوار دے زخم اسی زخم ہور دی بے شمار دے سن
سینے سامنے یار رسولؐ کردے تیر آوندے جدوں کفار دے سن
بن گئے گلدستہ سن نال تیراں جذبے ویکھنے لوگ پیار دے سن
چھکے چھٹ گئے مومناں تھاہیاں دے جاناں تیک اوہ پیئے وسار دے سن
کولوں لنگدیاں انسؓ بن نضر دیکھن عمرؓ پیئے وچہ غم دلدار دے سن
کدے واسطے لڑاں جے نہیں احمدؐ کھیڈاں نال رسولؐ مختار دے سن

Marfat.com

زندہ نبیؐ دا رب ہے انسؓ کہندے جلدے واسطے جنگ سرکارؐ دے سن
لڑیا نبیؐ سوہنا جس دے نام واہتے جلوے اوس سچے کردگار دے سن
جل شانہٗ کہہ کے عمرؓ چلے رہنے ہوش نہ پھیر سنسار دے سن
پہنچے جا رسولؐ دے پاس گھیرے جتھے یار سب کھلے سرکارؐ دے سن
لڑ بھڑ کے نبیؐ دے کول پہنچے سبھے جاں نثار سرکارؐ دے سن
تاب رہی نہ فیر مقابلے دی کافر چھٹ گئے دانگ غبار دے سن
نکاں کناں دا ہندا نے ہار پایا کوجھے کم اس بداطوار دے سن
کدھ کالجہ چیدی پھرے پاگل اٹھے جوش اس رن مردار دے سن
زخم نبیؐ دے دیکھ صحابیاں نے کھا کے غضب تے عرض گذار دے سن
اوس ویلڑے اوپر زبانِ نبویؐ سوہنے لفظ کی ستو پیار دے سن
دکھیں سدا اسلام نوں توں زندہ جذبے رحم دے ایہہ سرکارؐ دے سن
بخشیں ایہناں نوں میرے خداوندا سروربنوں اج پئے مار دے سن

ربّ چھڈ بیٹھوں عمرؓ ایس ویلے ایہو ڈھنگ کی قول اقرار دے سن
سن کے ایس کلام نوں عمر اٹھدے نعرے جوش وچ نال پئے مار دے سن
نسے مکر کفار تلوار پھڑ کے جہیڑا مل گیا سیس اتار دے سن
جدوں نبیؐ دا پھیر دیدار پایا عمرؓ آ گئے وچ قرار دے سن
کٹھے ہوئے تے مومناں مار نعرہ کیتے اچیڑے ہتھ تلوار دے سن
نک کن پئے وڈھدے مردیاں دے بھیڑے اوہ نامرد سنسار دے سن
بھی حضرت امیرؓ دی لاش اوہنوں کیتے وار اوس کئی تلوار دے سن
پتاں پہ تلے اوس قریش ڈٹھے ہوش اڈ گئے اوس مکار دے سن
ظالم ہون تباہ دعا منگو مغفر جو سچے کردگار دے سن
ہوسی حال کی ربا اس قوم دا جہیڑے اللہ دے نبیؐ نوں مار دے سن
سدھے راہ تے پاویں ایہہ کمن سر ڈہیا کی جے بھلکے مار دے سن
میری قوم نوں ربا توں راہ دسیں واقف نہیں ایہہ تیرے اسرار دے سن

مقولۂ شاعر

سوکھا ہوندا ایہہ تعلیم دینا نال دشمناں سچا پیار کرنا
دا دسراں تے ہون جد ویہ یاندے مشکل دل نوں ہے استوار کرنا
ایہہ تے فخر رسول کریمؐ نوں اے باقی جھوٹ ہے کجھ اظہار کرنا

لے پہ عمل کرنا یار و بہت اوکھا خوف دلے اندر کردگار کرنا
جان لین والے ظالم بھیڑیاں نوں اوسے ویلے ای دلوں پیار کرنا
آیت رحم تے کرم دی پاک سرور ایہو ذکر لوکو بار بار کرنا

سوال جواب ابوسفیان کا مومنوں سے

محمدؐ تساں دچہ مومنو ہے زندہ پچھے ابوسفیان خوش حال ہو کے
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ تائیں پچھے علیؓ نوں پھیر اوہ لال ہو کے

کہیا نبیؐ نہ دیئو جواب ایہنوں مسلم رہ گئے نے پر ملال ہو کے
کہندا ہویا مشہور ہے تساں تھائیں موئے جنگ دلوچہ نڈھال ہو کے

Marfat.com

حضرت عمرؓ للکار جواب دتا ظالم چھپنا ایں کی بے حال ہو کے
اسیں جیوندے ہاں تیرے مارنے نوں چھپڑ گیا ہیں توں جنجال ہو کے

ساڈا عزیٰ تسا ڈا نہیں عزیٰ کہندا ابو سفیان اگوں ہو کے
کہیا نبیؐ نے ایہنوں جواب دینا ایہہ ندست خیال ہو کے

اللہ[له] مولنا ولا مولا لکم کہندے عمر خطابؓ نے لال ہو کے
اللہ مولا تسا ڈا نہیں مولا تسیں مر گئے بہت بے حال ہو کے

اپنی ذات دے واسطے روک دتا اُٹھے اللہ تئیں جوش کمال ہو کے
غیرت رب دے نام دی سدا ہندی سرورد نبیؐ دے دِلے بلال ہو کے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی الفت کا جوش نظارہ

بھاجڑ وچہ کجھ وکھرے ہوئے مسلم اوہناں گھراں نوں کریاں دھایاں نے
کہندے ہار گئے اسی ایمان والے کہیاں رکتاں ویریاں چایاں نے

گھریں سُنی جاں خبر زنانیاں نے بڑیاں غیرتاں اوہناں نوں آیاں نے
سُٹی آندیاں دے سر تے خاک اوہناں آکھن جیوندیاں کنڈ ادکھایاں نے

نکل پیاں اوہ گھراں بھتیں جوش اندر آکھن کرنیاں اساں چڑھایاں نے
بیٹھو تسیں ہن چوڑیاں پا ہتھیں اساں کرنیاں زور ازمایاں نے

اک پچھدی حال رسولؐ والا جس دے نام نوں سب وڈیایاں نے
ملیا اوس نوں ایہہ جواب اگوں جاناں دتیاں تیریاں بھایاں نے

آکھے پاک رسولؐ والا حال دسو بھایاں اج جوانیاں پایاں نے
خاوند تیرا وی اج شہید ہویا سُن کے کہے ایہہ خاص وڈیایاں نے

باپ تیرا وی ہویا شہید بڈھا تیغاں ویریاں خوب چلایاں نے
کہندی اج لے گئے بہشت اندر تساں کرنیاں کی کمایاں نے

میں تے پچھدی حال رسولؐ والا تساں کیتیاں ہور صفایاں نے
تر گیا اج کل قبیلڑا اے ہویاں وچہ درگاہ رسایاں نے

اکھاں لال سن زرد وسار چہرہ نظراں غماں دے نال چکرایاں نے
زندہ نبیؐ ہے ملیا جواب اوہنوں نیاں سُن دیاں سادمسکایاں نے

چہرہ نور بھریا ایہو آکھدا سی ایہنوں آکھدے صبر ازمایاں نے
جدوں مُکھ سنیو ھرڑا اوس سنیا کریاں پھر اوس نے دھایاں نے

مُکھ ویکھیا جدوں اوہ نور والا کل دوتاں اوس نے پایاں نے
بُھل گئی مصیبتاں ساریاں نوں اکھیں نال پیار بھر آیاں نے

نقشہ ایہہ سی حب رسولؐ والا جاناں جلدے توں گھول گھمایاں نے
سرور پاک رسولؐ سن حب والے جہناں الفتاں دلیں رچایاں نے

غور و فکر کرنا کافروں کا پھر میدان جنگ سے بھاگنا

خالی ہتھ قریش جاں پشاں پرتے ڈیرہ اک تھاں تے چالا یونے
لگے کرن اوہ غور تے فکر مل کے جدوں ہوش بجا کجھ آیونے

له ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں ؕ

قیدی جنگ دا اک وی نال ناہیں مال سگوں کجھ آپ گوایو نے
حملہ کر نہیں سکدے فیر مڑ کے بڑا غم اے دلے نوں لایو نے
کہندے چلنے فیر ہاں دل یثرب ہمت دل نہ ذرا ٹھہرایو نے
گلاں ہیٹھیاں اُتلیاں سوچ کے تے ایویں اپنا مغز کھپایو نے
جو کجھ ویکھیا چاکھیا سوچیو نے گلاں وچہ ای وقت لنگایو نے
نیندر ادہناں نوں مول نہ پئی اوتھے خوف دل وی بہت گھبرایو نے
نبی پاک نوں جدوں ایہہ خبر ہوئی مسلماناں نوں حکم سنایو نے
مسلم سُن کے حکم نوں اُٹھ دوڑے پتہ جدوں قریشیاں پایو نے
ایس حکم رسولؐ دے منّنے دا ذکر وچہ قرآن[1] دے آیو نے

کہندے رسد سامان وی چھڈ آئے ایہہ سوچ کے دل کچھپایو نے
چلئے گھر تے کول ہے کی ساڈے ایس سوچ وچ سر جھکایو نے
پہلوں ملی سی اساں نوں کامیابی کئی وار ایہہ لفظ دھرایو نے
آپے آئے لڑائی تھیں نس کے تے آپے پھیر ڈیرہ چالایو نے
اج نہیں شراب سی پینے نوں رتاں دل دھیان نہ آیو نے
راتوں رات ہی نس گئے ول مکے سرور دلاں تے خوف آ چھایو نے
جلدی اوہناں دی خبر لو متاں پرتن ایہہ آکھ کے تے ازمایو نے
پیر سراں تے رکھ کے اُٹھ دوڑے خوف دلاں دے وچہ سمایو نے
ایہہ سُنی بڑی بہادری مومناں دی سرور دل نہ ول گھبرایو نے

اہل عرب کا غور و فکر جنگ کے نتائج پر اور مختلف شرارتیں مومنوں کے ساتھ

جنگ اُحد تھیں عرب قبیلیاں نوں پیدا بہت خیال وچار ہوئے
آکھ گیا سرداری کا فراں دا پچھلے جنگ بھاویں بے شمار ہوئے
گلاں میریاں سُن لے عرب سارا مسلم ویکھ سُن کی اسرار ہوئے
واپس مکے توں جاوناں اج میں تے فیر ویکھنا جدوں اسوار ہوئے
عرباں جدوں ایہہ حال خراب سنیا بہتے پھیر سن کے طرفدار ہوئے
سارے عرب قبیلیاں ہار کھادی مل کے ساتھیاں نال عیار ہوئے
مسلم پے گئے وچہ مصیبتاں دے بھکاں دُکھاں تھیں حال نے زار ہوئے

جاندے رہے اوہ اثر خراب سارے جنگ بدر تھیں جو اظہار ہوئے
اگلے سال میں دساں گا بدر اندر کیویں حال تساڈڑے زار ہوئے
دیساں نام نشان مٹا سارا ہن بُت ساڈے طرفدار ہوئے
مسلم جنگ توں میٹ کے رہوانگا میں بھاویں ہور وی جمع ہزار ہوئے
لگے پھیر شرارتاں کرن ظالم سارے عرب پھیر نال کفار ہوئے
وچوں وچ ہی کل یہودیاں دے نویں ہور ای طور اطوار ہوئے
سوچے کوئی تے ذرا خیال کر کے کیڈے ایہہ غریب لاچار ہوئے

[1] الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝
وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کی اس کے بعد جو انہوں نے زخم کھایا ان سے احسان کیا اور تقویٰ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ آل عمران ۱۷۲ ☫

جگہ جگہ تے مجلساں مجدیاں سن سارے ظلم والے حامی کار ہوئے
ایدھر مومناں دا جگرا جاندا اے جو کجھ اوہناں دی جان تے بھار ہوئے
حاکم نہیں سن ملک دے وچہ مسلم نہ ای عرب دے سن سردار ہوئے
کتوں نہیں سی مال ہناں ملدا سوکھے نہیں سن نال بیوپار ہوئے
دیہی سکھ دا ساہ نہ این دیندے چواں پاسیوں وار تے وار ہوئے
پتے چلدے روز چڑھایاں دے ویلے ظلم تازے نمودار ہوئے
چینتا فکر لیسے دامنگیر ہو گئے اینج جاپدے گلے دے ہار ہوئے
راتاں جاگ کے سدا اوہ کٹدے سن بیٹھے رہن اکثر اسوار ہوئے
پتہ شور پکار دا آن دسن جدوں تیک سب یار تیار ہوئے
کیتے آن بیکاریاں تنگ مسلم بھکھاں فاقیاں تھیں اوہ زار ہوئے
نبیؐ پاک بھی صبر تے صبر دسدے جدوں یار سارے اشکبار ہوئے
دسے آپؐ نے پیٹ تے دو پتھر اندر شرم اصحابؓ کیار ہوئے
نصرت اللہ دی کدوں تک آ وی[1] ایہہ پریشان سن نبیؐ دے یار ہوئے
ویکھ نت دی ایہناں مصیبتاں نوں خوشی بہت یہود مردار ہوئے
پتہ چلدا اک قبیلڑے دا۔ ایہن جنگ نوں اوہ تیار ہوئے
پلید ازور جد مومناں صادقاں دا آپس وچہ کجھ قول اقرار ہوئے
جھلیاں بہت مصیبتاں مومناں نے بہت وناں تکیہ ایہو کار ہوئے
صلح کاریاں امن دی ویکھ ریتاں دکھی بہت قریش کفار ہوئے

بڑیاں شوخ شرارتاں سمجھیاں نے دکھ دین نوں سب تیار ہوئے
کتے نال آرام نہ بیٹھ سکدے آپس وچہ ڈاہڈے بیقرار ہوئے
جنگ واسطے ہوندیاں بہت لوڑاں کی ہویا جے جان نثار ہوئے
نہ سی رسد سامان ای جنگ جوگا گھوڑے اٹھ نہ پاس ہتھیار ہوئے
محنت کرن نوں ملے نہ تھاں کوئی بھکھاں نال کمزور بیزار ہوئے
رہندے چاک چوبند ہر آن مسلم سُتیاں پیاں وی بدھے ہتھیار ہوئے
اٹھے پہر سن فکر سوار رہندے بدل غماں دے نے دہند وکار ہوئے
خود نبیؐ کریم تیار رہندے کھڑکا ہویا تے آپ اسوار ہوئے
بڑے سخت سن دن ایہہ زندگی دے بیدا دکھ سر تے بے شمار ہوئے
کہندے رہندا رسولؐ مقبول تائیں اسی بہت بے حال سرکار ہوئے
پتھر ڈھڈ تے بن دے بھکھ ہتھوں کریئے کی ہاں بہت لاچار ہوئے
رونا بچیاں دا لگن گھاہ سینے جیہڑے بہت کمزور نادار ہوئے
استقلال تے صبر دے اوس ویلے امتحان یارو بار بار ہوئے
نبیؐ پاک نوں چین نہ دن راتیں بڑے دکھی سن رب دے یار ہوئے
جھٹ بھیجدے فوج کجھ نبیؐ اللہ جدھر جنگ دے شور پکار ہوئے
آس پاس دے کل قبیلڑے سب بناں جنگ دے نال سرکار ہوئے
جلوے خلق اخلاق تھیں نبیؐ والے دور جنگ دے بہت غبار ہوئے
لگے کرن شرارتاں فیر ظالم چالے قہر والے آشکار ہوئے

[1] مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ حَتّٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۔ سیقول رکوع ۲۷۔ ان کو سختی اور دکھ پہنچے اور سخت مصائب میں ڈالے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے بول اٹھے کہ کہ اللہ کی نصرت کب آئے گی سنو یقیناً اللہ کی نصرت قریب ہے۔

Marfat.com

چالاں دسیاں مل یہودیاں نے ہن مکر فریب دے وار ہوئے
ظاہر کرن قبول اسلام تائیں دلوں ویر تھیں سن بیزار ہوئے
برمونہ دے لوک وچ چار ہجری حاضر نبیؐ دے آن دربار ہوئے
ابو ذر سرداری قافلے دا مسلم بن کے اوہ عرض گذار ہوئے
کہیا پاک رسولؐ نے عامرے نوں نجدی کدی نہ کسے دے یار ہوئے
عامر آکھدا یا رسولؐ اللہ جان مال تھیں اسی نثار ہوئے
کر لیا اعتبار رسولؐ اللہ پکے جدوں ایہہ قول اقرار ہوئے
پہنچے بیر محونہ مل کے یار سارے بڑے فکر فریب تیار ہوئے
کیتے اوہناں شہید اوہ پاک بندے وار ظالماں دے وار و وار ہوئے
پہنچی خبر ایہہ جدوں رسولؐ تائیں ایس غم اندر اشکبار ہوئے
جہناں واسطے دکھ سب جھلدے سن جہیڑے نبیؐ دے لاڈلے یار ہوئے
ایسے طرح رجیع دے ٹولیاں دے ذکر وچہ حدیث اخبار ہوئے
کر کے عرض تے لے گئے دشمن گھریں پہنچ کے فیر کفار ہوئے
اک ابن حبیب تے زید دوجے حارث آن کے تے خریدار ہوئے
چھڈو اج دی اک خدا تائیں ساڈے بُت نے بابجھ شمار ہوئے
پڑھی مومناں خاص نماز اوتھے خوشی نال پھر صدق گفتار ہوئے
اساں جان اسلام توں وار دینی چاہے جسم ساڈے تار تار ہوئے
ایسے طرح دے دکھاں تھیں غم کھا کے نبیؐ بہت بھارے دلفگار ہوئے
آکھے رب رسولؐ کریم تائیں جذبے نہیں چنگے آشکار ہوئے

ٹولے ٹولے نے لوک آملن لگے کہندے اسی تساڈڑے یار ہوئے
کہندے دیو قرآن سکھلان والے حافظ ہن جو کجھ تیار ہوئے
بنی عامر تے بنی سلیم سن ایہہ جو ہوازناں دے رشتے دار ہوئے
کہندے دیو کجھ یا رسولؐ اللہ جہیڑے دین والے واقف کار ہوئے
سانوں نہیں اعتبار تساڈڑا اے ایس وجہ تھیں ہاں لاچار ہوئے
کرناں عہد اقرار محافظت دا۔ دھوکا کرن نوں نہیں تیار ہوئے
ستر قاری حضورؐ نے بھیج دتے جہیڑے سن اصحاب کبار ہوئے
قاصد بھیج دتے دور دور اوہناں کٹھے فوج بن کل کفار ہوئے
نیچے نس کے عمر امیہ دے پُت جہیڑے بڑے مشہور عیاز ہوئے
ایہو ٹولہ سی اک مبلغاں دا بڑیاں مشکلاں نال تیار ہوئے
بڑا رنج حضورؐ نوں پہنچیا اے اندر فکر رسولؐ مختار ہوئے
وچوں اوہناں دے آکجھ بنے مسلم بڑے ظاہرا اوہ سرشار ہوئے
اٹھ ہوئے شہید سن جنگ کر کے دو نسدیاں ای گرفتار ہوئے
حارث حرم دی حد تھیں کڈھ باہر کہندا تسیں اللہ دے اودیندار ہوئے
ایہہ وقت آخیر ہے زندگی دا نہیں تے ہنے تلوار دے وار ہوئے
کہندے غم نہ موت دا کجھ سانوں ساڈے سِراں اُتے بھاویں وار ہوئے
اک تو فضل دی نظر درکار سانوں ٹوٹے جسم دے بھاویں ہزار ہوئے
ہویا وحی خدا دا جھٹ نازل بدعا[1] نوں جدوں تیار ہوئے
تسیں رحمت او کل جہان اندر بڑے خلق عظیم دے بھار ہوئے

[1] لَیۡسَ لَکَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ اَوۡ یُعَذِّبَہُمۡ فَاِنَّہُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝

اس کام میں تیرا کچھ دخل نہیں خواہ وہ ان پہ رحمت سے لوٹے یا ان کو عذاب دے بیشک وہ ظالم ہیں۔

برا منگ نہ کسے دا یار میرے اسی بڑے ستار غفار ہوئے
ہوئے رحمۃ اللعالمین حضرتؐ رحمت رب دے سب اظہار ہوئے

رحم دِلے وچہ ویریاں نال رکھو تسیں کل تھیں بڑے سردار ہوئے
سرور پاک حبیبؐ خدا والا رب پاک دے بڑا پیار ہوئے

غزوہ بنی مصطلق شعبان ۵ھ

بنی مصطلق قبیلڑا عرب دا لانو منزلاں شہر تھیں دور ہے سی
حملہ شہر مدینے تے کرن خاطر اوہ تیار ہویا پر غرور ہے سی
حملہ کرن دی خبر جد نبیؐ پائی دتا حکم ایہہ تدوں حضورؐ ہے سی
جدوں جا پہنچے اوتھے نبیؐ اللہ حارث ہو گیا تدوں منفور ہے سی
مارے گئے کجھ قیدی وی ہوئے ظالم اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہیسی
اُٹھ بکریاں مال غنیمتی سی ہارگیاں دا جو دستور ہے سی
حارث دھی چھڈان نوں لے فدیہ آیا نبیؐ دے خاص حضور ہیسی
اثر خلق عظیم دا پیا اس تے ہویا اوس دا قلب مسحور ہے سی
ایہو نبیؐ ہے بالا حق جانیں جس دا ذکر توریت زبور ہے سی
کلمہ پڑھ کے تے مسلمان ہوئی کیتی آپ آزاد حضورؐ ہے سی
جدوں اوہناں دے نال نکاح کیتا نبیؐ حق تھیں جنتی حور ہے سی
ایہہ ویکھ کے مومناں چھڈ دتے قیدی مال جو کجھ محصور ہے سی
ایسے خلق اخلاق تھیں مومناں دے ہر بشر ہو گیا مسحور ہے سی
نبیؐ دعوت ولیمہ دی کیویں کیتی ایہہ بھی دسناں ڈرا ضرور ہیسی
اوتھے ستواں دا ڈھیر آن لگا نال ہور وی کجھ کھجور ہے سی
نہ کوئی اوٹھنی اُٹھ سی ذبح ہویا نہ کوئی کھیر نہ قورمہ بور ہے سی
منگ تنگ نہ کوئی مراسیاں دا نہ کوئی آدمی ایتھ مجبور ہے سی

حارث ابی ضرار دا پت اوتھے پایا اوس نے بڑا فتور ہے سی
ہے سی ایہہ سردار یہودیاں دا دشمن دین دا بڑا مشہور ہے سی
اوہنوں روک نوں چل کے اوس تھاں دیں یثرب وچہ ایہہ قوم مغرور ہیسی
اے پر دوجے قبیلیاں جنگ کیتی طاقت زور نہ کوئی شعور ہیسی
قیدی چھ سو مومناں ہتھ آئے غزوہ تھاں تھاں ایہہ مشہور ہے سی
بیٹی حارث دی نام جویریہ سی اوہ بھی قیدیاں وچہ محصور نے سی
نبیؐ ویکھیا وچہ جویریہ دے پیا چمکدا حق دا نور ہے سی
کہندی باپ نوں رہن دے وچہ قدماں دل مینڈڑا کفر تھیں دور ہیسی
آ دسے اہناں دے پکڑ دامن جہڑا بخشاں نال بھرپور ہیسی
پیش نبیؐ دے اوہناں نے جان کیتی ہویا اوہدا قبول شعور ہیسی
حارث سنے پرِوار ہو گیا مسلم شان ویکھ کے بڑا مسرور ہیسی
قیدی نبیؐ دے ساک نہیں ہو سکدے بھاویں جنگ دا ہود دستور ہیسی
ہویا پھیر ظہور اسلام والا اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہے سی
جو کجھ کول جے دستو لے آؤ دِتا حکم ایہہ نبی غفور ہے سی
ایہو رسد سامان سی فوجیاں دا کھادا سب نے ہو مسرور ہے سی
نہ مٹھیائی حلوائی نہ کوئی نائی چھپاوہ نہ کوئی تندور ہے سی
بیت المال نہ عام سی خرچ کوئی منگتا پیر نہ دل مزدور ہے سی

Marfat.com

تک تے پچھے نہ دولتاں رو ہڑدے سن تے نہ کوئی تنگیوں بہت بھجو رہیسی
جو کجھ ہو گیا ایہو سہاگ میوہ ہر اک دی نظر منظور ہے سی
طرزوار تی ہیر دے لکھنے دا لگدا ہر تھاں پیا مجبور ہے سی

جو کجھ مل گیا واہ سبحان اللہ او ہو برکتاں نال بھرپور ہے سی
تو ماں دس نہیں سکدیاں اوہ جلوے جو کجھ نبیؐ دے وقت ظہور ہیسی
نہیں تے لکھدا کجھ غلام ہر دور نور نبیؐ دا نور دا نور ہے سی

واقعہ اِفک یعنی بہتان لگانا منافقوں کا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہ

ایسے جنگ وچہ واقعہ افک ہویا جس دا ذکر حدیث وچہ آیا اے
جنگاں وچہ لے جاوندے بیویاں نوں نبیؐ آپ اصول بنایا اے
گئی میں تے جنگ جاں فتح ہوئی نبیؐ فوج نوں پچھاں پرتایا اے
سارے بن قطار پئے آوندے سن ڈیرہ وکھرا کسے نہ لایا اے
اُٹھاں والڑے قافلے ٹرن راتیں دنے اوہناں نت ماہی جگایا اے
مینوں جائے ضرور دی ہوئی حاجت باہر خیموں پیر چایا اے
محمل کس کے ڈیرے تے لے آئے ہودے نال چا او ٹھ بٹھایا اے
تھوڑی دیر پچھوں دوجی طرف ڈیرہ پٹ بنھ کے بھار کرایا اے
چلیا قافلہ چلیا اوٹھ والا اوہنے اوٹھ بھی نال ٹرایا اے
جنگل وچہ مینوں کیویں دیر لگی اوہدا رب سبب بنایا اے
اُٹھن لگیاں اڑ گیا نال گوڈے ٹٹا ہار نہ گیا بچایا اے
آئی پرت جاں ڈٹھا میدان خالی بڑا زور خیال دوڑایا اے
ڈیرے والڑے لدلا گئے سن کلی کھلی ساں دل گھبرایا اے
ڈیرے آپنے دی تھاں دیں ہو بیٹھی دلے وچہ خیال ایہہ آیا اے
لیٹ گئی میں اوس زمین اُتے نیندر آن کے خوب دبایا اے
اک آدمی دا سدا کم ایہو نبیؐ پاک نے آپ ٹھہرایا اے

راوی عائشہؓ صادقہ ہین جس دے سچ اوہناں نے آپ فرمایا اے
قرعہ سٹ کے نام نکال دے سن میرا نام اس جنگ وچہ آیا اے
اوتھے رہیا نہ کوئی جوان تے پچھے نال خوشی دے قدم اوٹھایا اے
چلے منزلو منزلی طرف یثرب قدرت رنگ عجیب وکھایا اے
ڈیرہ اک تھاں پاک رسولؐ کیتا راتیں کوچ دا حکم فرمایا اے
تھوڑی دُور نویکلی جا بیٹھی کوئی نال نہ دوسرا آیا اے
آؤ ہودو سوار لے ماں ساڈی ایہناں کہہ کے مکھ پھرایا اے
اوہناں اپنے نیک خیال اندر مینوں چا اسوار کرایا اے
راز پردے دا پردے دل وچہ رہیا خالی اُٹھ دا بھیت نہ پایا اے
ہار بہن دا منگ کے آندڑا سی بہندے وقت میں لون بھلایا اے
ڈھونڈ بھال وچہ لگ گئی دیر مینوں موتی گنے تے ہوش کجھ آیا اے
کوئی پتہ نہ لگدا گئے کدھر بڑا فکر تے غم آچھایا اے
لگے پتہ نہ ریتلے دیش اندر کتیں کھڑک بھی ذرا نہ آیا اے
مینوں ڈولنا چاہیدا نہیں اتھوں نکتہ ایہہ دماغ وچہ آیا اے
سوں گئی تے کھل گیا منہ میرا ویکھو رب نے کی وکھایا اے
ہووے روشنی تے ویکھ بھال کر لے ڈیرا جتھوں ہی کدی اٹھایا اے

اج سی صفوان معطلے دا فرمے جس دے کم ایہہ لایا اے
اندر چن دے چاننے اوس ڈٹھا ویکھ مُنہ نوں اوہ شرمایا اے
اِنَّا لِلّٰہِ پڑھیا موئی جان کے تے اس دی واز نے مینوں جگایا اے
کہندا موہنوں سوار ہو ماں میری گوڈا اُٹھ دے نال لگایا اے
چپ چاپ مہار توں اوہ پھڑ کے پیدل قدم چا اوس اٹھایا اے
ہویا دن روشن پہنچے وچہ لشکر لوکاں دیکھیا کون ایہہ آیا اے
وچوں وچ ای بڑے منافقاں نے کجھ ہور دا ہور بنایا اے
گھر پہنچ کے میں بیمار ہوئی ڈاہڈا سخت اُدیرڑا آیا اے
گلاں بھیڑیاں گھر و گھر چل پیاں مینوں کسے نہ کجھ بتلایا اے
خبر لین نوں روز اوہ آوندے سن پر کجھ آپ نے مکھ پھرایا اے
ماں پیو تھیں پچھدے حال میرا کدی درد نہ پھیر ونڈایا اے
گھٹی مرض تے صحت کجھ نظر آئی ٹرن پھرن نوں جی للچایا اے
گئی دور نہ اوہ مجبور ہو گئی ٹھیڈا اوہنوں نصیب نے لایا اے
کہندی مسطح دی شالا تباہ ہووے کیہا بھیڑے نے شور مچایا اے
بدر والیاں تھیں ہویا رب راضی توں کیوں اوس نوں طعنا لایا اے
ہوئی میں حیران کی کراں رباایہناں ظالماں ظلم کمایا اے
آئی سمجھ مینوں کیتی گھٹ ناہیں میری شان نوں ہتھ چا پایا اے
اودھر نبیؐ سن وچہ اڈیک سر دم وحی حکم نہ کوئی لے آیا اے
نبیؐ مشورہ دوستاں نال کردے نالے بیویاں تھیں پتہ لایا اے
عمرؓ پچھدے جا کے دھی کولوں اوس صاف ایہہ آکھ سنایا اے
اج عائشہؓ دے اُتے حرف دھر یا دلوں اوسدا قرب گوایا اے

چڑھیا چن تے اوس نے تھاں تھائیں اوڑھ اپنا لے ہویا اے
نکی ہوندی نوں اوس نے ویکھیا سی حیرت وچہ اوہ ویکھ کے آیا اے
منہ ڈھک کے اٹھ کے میں بیٹھی اوہنے اوٹھ چا کول بٹھایا اے
چڑھی گوڈے تے پیر رکھ اوٹھ اُتے نہ میں بولی نہ اوس بلایا اے
نہیں تکیا اوس طرف میری بڑی شرم تے ادب دکھایا اے
اوتھے دوتیاں ظالماں بے درداں مینوں چا بہتان لگایا اے
گلاں کھلریاں آن پھر شہر اندر میرے کن آواز نہ آیا اے
ماں پیو وی تے مینوں ٹور دیو نبیؐ پاک نے آپ اپڑایا اے
نبیؐ پاک تک پہنچیاں جدوں گلاں غم قلب حضورؐ تے چھایا اے
ہو دے وچہ ہی آن کھلوں آ کے مینوں فیر نہ مُنہ لگایا اے
میں بڑی حیران ساں یا اللہ مکھ نبیؐ نے کیوں پھرایا اے
نکلی شام نوں بڈھی اک نال لیکے ایہو جوڑ تقدیر ملایا اے
ڈگی زمیں تے ہو بے حال بڈھی اوس اپنا آپ گنوایا اے
کہیا میں کیوں اوس نوں برا آکھیں اوس بدر وچہ خون وگایا اے
تدوں اوس نے دسیاں کل گلاں جو کجھ دوتیاں رنگ جمایا اے
لایاں جو جھوٹیاں سچیاں جوڑ کے تے نبیؐ پاک نے مکھ بھوایا اے
اللہ میریا نے لاجاں ہتھ تیرے مینوں ویریاں داغ لگایا اے
مینوں آسرا رب دے فضل دا سی بھیڑا میں نہ کوئی کمایا اے
اوہناں ساریاں کتاں تے ہتھ دھر کے اساں عیب نہ اوس وچہ پایا اے
اساں عائشہؓ وچہ نہ عیب ڈٹھا اویں ویریاں شور مچایا اے
بھلکے شان پئی دسدی ہے ساڈی ایہہ تاں اک ظلم اوٹھایا اے

Marfat.com

بیوی صادقہ تے جنہاں عیب لایا اوہنے نبیؐ دا قلب دُکھایا لے
کھوج کھاج تے ٹال مٹول اندر اک دن نبیؐ نے آپ سمجھایا لے
بدظنیاں والڑے سبق لیون ویکھن نبیؐ کی آکھ سُنایا اے
کہندی عائشہؓ اک دن فضل ہویا مولا بندی نوں آپ وڈیا اے
اللہ پاک دے میں قربان جاواں جبرائیل نوں ترت دوڑایا لے
میں نہیں جاندی ساں ایڈے بھاگ ہوسن اللہ پاک بہتان ہٹایا لے
سن کے آیتاں خوشی کمال ہوئی ماں باپ نے تدوں فرمایا لے
مُنہ پھیر کے تے پاسہ پرتیا میں۔ کہندی تساں کی آکھ سنایا لے
مجرم اینہاں بنایا سی انبڑیئے نی اینہاں کی احسان چڑھایا لے
مسطح ماسی دا پُت صدیقؓ دا سی ہجرت کر جو نال ای آیا لے
روٹی کپڑا اوس نوں دیوندے سن اوس کل احسان بھلایا لے
حکم رب دا تدوں ایہہ ہویا نازل جبرائیلؑ پیغام لے آیا لے

اوہ بھی آدمی ہین نے جگ اُتے ایس گل نوں جنہاں وَدھایا لے
ملزم ہیں جے عائشہؓ کر توبہ تہیں تے جان لے رب بچایا اے
کر کے برے خیال جو چھڈ بہندے نبیؐ اوہناں نوں سبق پڑھایا اے
بیٹھے نبیؐ ماں باپ دے کول ہے سن غم جنہاں نے بہت ہی چھایا اے
اٹھ آیتاں نبیؐ تے اتریاں نے مینوں رب نے بری کرایا لے
سورت نور وچہ آیتاں ہین سبھے تیرا رحم تے کرم خدایا لے
دھی شکر کر نبیؐ کریم والا جدھی شان تے شان بچایا لے
شکر کراں رحیم کریم دا میں جن کرم کر دوس ہٹایا لے
شکر رب دا کراں گی عمر ساری جس نے خوشی دا دن وکھایا اے
اوہ بھی دوتیاں نال شریک ہے سی ابوبکرؓ نوں اوس ستایا لے
بری ہوئی جاں عائشہؓ صادقہ سی۔ ابوبکرؓ نے اوہنوں کڈھایا لے
بند روٹیاں دینیاں کرو ناہیں رازق تساں نوں ہین بنایا لے

۱۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَکُمۡ تا اخ سورہ نور رکوع ۲

جو جھوٹ بنالائے تمہیں میں سے ایک گروہ ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے ان میں سے ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کرایا۔ اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا بوجھ اپنے اوپر لیا اس کے لئے بڑا دکھ ہے جب تم نے سنا تھا کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پہ نیک ظن کیا اور کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے کیوں نہ اس پر چار گواہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک یقیناً جھوٹے ہیں۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تمہیں بھاری عذاب پہنچا ہوتا جب تم اپنی زبانوں سے اسے لیتے تھے اور اپنے خیال سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ اور تم اسے آسان سمجھتے تھے اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ اور جب تم نے اسے سنا کیوں نہ تم نے کہا کہ ہمیں یہ مناسب نہیں کہ اس کے متعلق باتیں کریں۔ تو پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس جیسی بات پھر نہ کرو اگر تم مومن ہو۔ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے اللہ علم والا حکمت والا ہے ۞

۲۔ وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَ السَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ
اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

اور تم میں سے بزرگی اور وسعت والے لوگ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ غریبوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۞

Marfat.com

ابو بکر صدیق رضؓ نے حکم سُنکے سر نال تعظیم جھکایا اے
رب ہے اسلام دا ایہہ یار جس نے دلاں نوں صاف کرایا اے
چنگے نال تے جگ تباہ کردا بھیڑے نال اسلام کرایا اے
سوچو مومنو ذرا تے سوچ کر کے کیوں تساں ایہہ رنگ وٹایا اے

لگے کرن اوہ بخششاں پھیر مڑ کے کڈھے ہوئے نوں فیر نیایا اے
ایہو نبی کریمؐ دا فیصلہ اے ترس ہر جگہ رب نوں بھایا اے
بریاں نال نیکی سدا نبیؐ کیتی جاہل کدی نہ کوئی ستایا اے
سنت نبی کریمؐ دی رحم کرنا سردار اوہنوں اسی تساں بھلایا اے

کفارِ عرب کی حملہ کے لئے تیاری

ایدھر ایہہ مصیبتاں مومناں تے ادھر مکے دے لوک صیاد بن گئے
آکھن سدا قبیلیاں ساریاں نوں مسلم بڑے نے ہن جلاد بن گئے
تھوڑے دناں وچہ ایہہ حیرانگی اے دشمن بتاندے لاتعداد بن گئے
ہوندی اوہناں دی ہر مراد حاصل تسیں سگوں الٹے نامراد بن گئے
کئی سال دی شور پکار سُن سُن ویر دلاں دے سنگ بنیاد بن گئے
ملے منزلو منزلی آن سارے لشکر بہت اسی نال امداد بن گئے
بہنیے چوداں ڈاکو سبھے ہوئے کٹھے ایہہ شیطان سارے آدم زاد بن گئے
دھرتی عرب دی کنب گئی خوف کھا کے اسرافیل دے سنکھ تے ناد بن گئے

جہناں دلاں تے ویر اسلام دا سی جوڑ توڑ کر اوہ استاد بن گئے
پے گیا فتور وچہ عرب سارے مسلم ہو کجھ عرب آزاد بن گئے
کٹھے ہو کے کردے ہن کم کوئی نہیں تے خیر نہیں تسی ناشاد بن گئے
کرئیے ہن اسلام نوں اسی نیواں اوہ انسان تے نہیں فولاد بن گئے
کٹھے ہوئے اسلام ہٹاونے نوں اک اک تھیں اوہ ہقاد بن گئے
چڑھیا قہر دا کٹک قبیلیاں تے اوہ فرعون نمرود شداد بن گئے
ٹڈیا چوویں ہزار دا ایہہ لشکر ظالم ظلم دی بڑی رُوداد بن گئے
سردار سدا اسلام دا رب راکھا بھاویں جگ دے لوک نقاد بن گئے

تیاری جنگ احزاب اور خندق تیار کرنا گرد شہر مدینہ ذیقعد ۵ھ

تُوڑے جدوں ایہہ عرب دے مل آئے نام ایس دا جنگ احزاب[1] ہویا
خبراں جدوں سرکار دے کول آیاں سُن کے کون نہیں بے تاب ہویا

دِتا ایسدا پتہ ہے رب سچے ذکر وچہ قرآن کتاب ہویا
کرئیے کیویں مقابلہ ظالماں دا پھیر مشورہ نال اصحاب ہویا

[1] يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ (سورۃ الاحزاب رکوع ۲) وہ خیال کرتے ہیں کہ کفار کی جماعتیں نہیں گئیں اگر وہ جماعتیں پھر آ جائیں تو آرزو کریں گے دیہاتیوں میں جا کر صحرا نشین

Marfat.com

کہیا تدوں سلمانؓ ایہہ فارسی نے بڑی فوج اے کم خراب ہویا
تن پاسیوں شہر نوں نہیں خطرہ پاسہ اک ہے جے بے حجاب ہویا
دس دس نوں ونڈ کے لا دتا ونڈن والا پاک جناب ہویا
ہور کسے دا ذکر کی کراں ایتھے شامل علیؓ یا عمرؓ خطابؓ ہویا
پڑھدے رجز تے پٹدے جاں مٹی ذکر وچہ حدیث کتاب ہویا
کریں رحم انصار مہاجراں تے اک اک جو دُر نایاب ہویا
پڑھدے رجز من جوش تھیں یار سارے جذبہ دین دا بے حساب ہویا
کھائی پٹ کے کرن جے جنگ بھائی تاں تے جاننے نیک اسباب ہویا
کیتی نبیؐ صلاح منظور اُس دی جاری کم ایہہ بہت شتاب ہویا
مٹی پٹن نوں لگ پئے پاک بندے سرور نبیؐ دا جدوں خطاب ہویا
نبیؐ پاک خود پٹدے سن خندق چہرہ زمیں دا دیکھ بے آب ہویا
نبیؐ آکھدے خیر ہے آخرت دی مولا ایہہ تے کار ثواب ہویا
بھیجیں برکتاں رحمتاں خاص سایاں تیرا نام ودود وہاب ہویا
ربا رحم کر دھڑیاں ساڈیاں تے سرور کہن ہے حال خراب ہویا

ایک پتھر کا خندق میں نمودار ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کدال سے اس کا ریزہ ریزہ ہونا

پتھر پے گیا اک تھاں وچہ خندق زور سب اصحابؓ لگاوندے جے
آپوں نبیؐ تشریف لے گئے اوتھے پتھر کے پھاوڑہ آپؐ چلاوندے جے
ایسی چوٹ رسولؐ کریم دی سی شعلے اڈدے نظر پئے آوندے جے
چمک دوسری چوٹ تھیں پھیر نکلی نعرے نال ای گونجدے جاوندے جے
محنت اج دی کیتی قبول مولا شعلے اج پئے شان دکھلاوندے جے
چُک پھاوڑا تیسری وار حضرتؐ نعرہ حق دا زور دکھاوندے جے
شعلہ تیسری وار پھر نظر آیا ٹوٹے ٹوٹے پتھر پے ہوندے جاوندے جے
طاقت نبیؐ دی یاراں نے اج ویکھی ویکھ دیکھ کے مست ہو جاوندے جے
نبیؐ پاک مزدوراں دا کم کر دے شان وکھ نہ کوئی دکھلاوندے جے
دس سکدا نہیں نظیر کوئی ایویں لوک پئے مُنہ چڑھاوندے جے
جدوں ملے ایہہ ملک سب مناں نوں اللہ پاک نوں سیس نواوندے جے
اوہ نہیں منڈا یا رسولؐ اللہ یار آن کے عرض سناوندے جے
نعرہ ماردے آپؐ تکبیر والا نعرہ کل اصحابؓ دہراوندے جے
کنجیاں فارس دیاں رب نے بخشیاں نے تدوں پاک رسولؐ فرماوندے جے
پتھر پاٹیا ہور کجھ ایس واری نبیؐ دیکھ کے ہونٹھ ہلاوندے جے
ملیاں کنجیاں قیصری ہین ساتوں اللہ پاک پئے کرم کماوندے جے
نعرہ اللہ اکبر دا مار کے تے زور حق دا پئے ازماوندے جے
محل ڈھٹے نے یمن دے نبیؐ کہندے قبضے وچہ اسلام دے آوندے جے
نالے پیشگویاں سندے جاوندے سن بھلے بھلے دماغ چکراوندے جے
بادشاہ جیہڑے دو جہان والے نال دوستاں مٹی پٹاوندے جے
ایہو جہیاں مصیبتاں وچہ یار و جلوے فتح دے نبیؐ دکھلاوندے جے
کی لکھیں گا بھلا غلام سرور ڈھونگے راز عمیق اس تھاوندے جے

احزاب دی لڑائی مومنوں اور مشرکوں کے حالات

خندق پٹدیاں لگ گئے دن ہفتے دشمن پہنچ گئے سر ٹلدے آن اُتے
پار خندقوں کھڑے سن کل مومن ثابت قدم سن جو ایمان اُتے
پتھر مار دے رکھ کوہانیاں[۱] تے تیر رکھ لئے اوہناں کمان اُتے
اک پاسیوں اک دن آن ڈھکے اوتھے عمرؓ سن کھلے کمان اُتے
ایدھر حال عجیب سی مومناں دا بھکاں نال سی بن گئی جان اُتے
ایتھے بادشاہ نبیؐ خدا دا جس دی گدڑی سی چھت اسمان اُتے
ہفتے لنگھ گئے کم نہ کوئی مُلدا رہندا فکر دن رات گزران اُتے
پتھر پیٹ تے بنھ کے پھرن لڑدے کرن جان قربان ایمان اُتے
دیکھیو تاریخ انسان والی ایسے دُکھ نہ پئے انسان اُتے
دسدا حال ہے آپ اوہ پاک اللہ پاؤ نظر جے کدی قرآن[۲] اُتے
گھٹدی جان سی تساں نمانیاں دی دشمن تلے سی مار مکان اُتے
وعدے ربّ دے ہون گے کدوں پورے ساڈا ہے یقین فرمان اُتے

گھیر لیا مدینے نوں ظالماں نے گرد اُڈ کے گیا اسمان اُتے
کسے پاسیوں وڑن نہ دین مسلم حاضر کھڑے سن ایسے جوان اُتے
ہمت نہیں سی کھائیوں پار ہو دن زور پا دلے پھر ٹرے لال اُتے
مار مار کے عمرؓ نساد تے راکھا رب ہے سی نگہبان اُتے
ہے سی رسد سامان نہ پاس کوئی ایہہ بھار ہوندا حکمران اُتے
بیت المال وچ اللہ دا نام ہیسی خرچ کرن کی کھان کھلان اُتے
رو ندلے رہن کرلاوندلے بال بچے مائیں رہن نت چپ کران اُتے
اٹھے دُکھ تے دہشت سہن مومناں نوں آسکدے نہیں زبان اُتے
بندہ ترس کی کرے گا بندیاں دا۔ اثر پیا سی رب رحمان اُتے
کہندا منہ کلیجڑے آئے ہیسن پایا دوتیاں زور گھبران اُتے
پچھدے پھر دے رسول مقبولؐ کولوں بھا جڑ پئی سی پیر جوان اُتے
جے کر اوہ بچائے تے بچدے ہاں آئی ہوٹھاں تے نبیؐ جی جان[۳] اُتے

---

۱ کوہانی۔ گوپھن جس میں پتھر رکھ کر گھما کر مارا جاتا ہے۔

۲ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ؁ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ؁ سورۃ احزاب رکوع ۲۔ ترجمہ

اور جب تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے تم پر آگئے اور جب آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور دل دہشت سے گلوں میں آ اٹکے اور تم اللہ پر مختلف قسم کے ظن کرنے لگے۔ وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت مصیبت میں ڈالے گئے۔

۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ؁ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم پر لشکر آپہنچے سو ہم نے اُن پر ہوا کو اور ایسے لشکروں کو بھیجا جنہیں تم نہیں دیکھتے تھے اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ احزاب رکوع ۲

Marfat.com

آخر کھیو نے کرے بن فضل مولا مرڈے ویکھسی کی اسمان اُتے
ڈِتے بدل خیال سب مشرکاں دے چڑھیا فکر تے غور دھیان اُتے
گھیرا گھتیاں ہویا مہینہ ڈاڈے پیندی نظر نہ کسے سامان اُتے
ایہناں سوچاں دے وچہ سن پئے ظالم اسی آ گئے شان ڈُکھان اُتے
جے ھبل تے لات وی بولدے نے کہندے رب کوئی اسمان اُتے
نبیؐ پاک دی شان بلند اس دم ظاہر ہو گئی زمین اسمان اُتے
ویکھن والیاں ویکھیا نور اللہ چھا گئے طوفان میدان اُتے
تیر مومناں دے پہنچن دور تائیں رکھ لین جو ذرا کمان اُتے
برتن چُھلیاں کھیں ڈگے دور جا کے پیلے زور نہ اگ بجھان اُتے
کہندا ربّ ہے صاف قرآن اندر اساں فضل کیتا مسلمان اُتے
دتا جہناں نسا کل عرب سارا ہے سی مست جو شان گمان اُتے
کوئی نہیں رسولؐ کھیں جت سکدا ایسا اثر سارے عربستان اُتے

کہندا ربّ پھر رحم دے وچہ امی آئے جھٹ پٹ ای آئے بچان اُتے
کہندے چوؤی ہزار دی رسد مشکل بھا دیں لگا ہے عرب ایران اُتے
آمدا لٹ سی پاسیوں کجھ غلہ بھکھے نکن گے کیویں میدان اُتے
کہندے جاندیاں زور اک لائیے پایا زور نے ڈنڈ مچان اُتے
بھکھاں نال سب ٹٹ گئے کمر در ہے سی نہیں آسرا مان تران اُتے
مٹھی خاک دی سٹ کے آپ کہندا ایہو خاک ہے ایناں دیاں ان اُتے
آ گئے جھکڑاں نال کل ہوئے دشمن تنبو اُڈدے دسے اسمان اُتے
موئے کجھ کجھ خیمیاں ہیٹھ دبے ڈگے بھجدیاں دے جیہڑے آن اُتے
اُڈ پُڈ گئے نال طوفان سارے صدقے جان خدا دی شان اُتے
مدد واسطے گھلیاں اوہ فوجاں کسے ڈٹھیاں نہیں جہان اُتے[1]
کرے دُور مصیبتاں پلک اندر کرے کرم جے کدی انسان اُتے
ایڈا جو صلہ کدا سی پھیر پھر کر عرب اٹھدے زور ازمان اُتے

مدینۃ النبیؐ کے یہودیوں کے احوال

ایدوں پہلے وی لکھیا اے حال کدی ہے ایس قوم یہود مکار والا
امت موسیٰؑ دی ہین یہود سارے ہویا اوہناں تے قہر قہار والا
دشمن ہین عیسائیاں ساریاں دے ہوئے خواہ کوئی نیک کردار والا

ہن پھیر کجھ کراں بیان ایتھے ایس قوم بدبخت مردار والا
ویری ہین خدا دے بندیاں دے پتہ دے کلام ستار والا
سود خوار فساد پوان والے خطرناک سی جتھا کفار والا

[1] ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ○ سورۃ توبہ ۔ ترجمہ
تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور وہ لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور اُن کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے ؂

Marfat.com

صدیاں لنگیاں بادشاہ بنے ناہیں ویکھو ورق تاریخ ہزار والا
یثرب وچہ ایہہ قوم آباد ہیسی کردے کم سودی کاروبار والا
بنو قینقاع بنو نضیر دو جے کن کندے بھلے ہشیار والا
بزدل ہوندے نے سود خوار سارے دیکھ لئے کوئی سوچ وچار والا
ہوش اوڈ گئے ایہناں کمینیاں دے آیا نبیؐ جدوں کردگار والا
بڑا ویر اسلام دے نال رکھن لشکر آندا جدوں کفار والا
آپے وچہ دی ایہناں دے ویر رہندے ویر سب دے دلیں سرکارؐ والا
بنی قینقاع دے گندے منڈیاں نے پھڑیا ڈھنگ بدمعاش مکار والا
مسلمان سن عورتاں وچہ پڑدے جیسا طور ہوندا پردے دار والا
مومن اک شہید ہو گیا اوتھے ودھ گیا پھر شور للکار والا
گھیرے وچہ سارے قلعہ بند ہوئے نشہ لتھا نے کل خمار والا
لڑن جوگ نہ ایہہ شرارتی سن منہ دیکھیا جدوں تلوار والا
آکھن چھڈ نے ہاں اسیں اج یثرب بھار پیا اے بڑا ادر بار والا
گھیرے مومناں ساریاں دور کیتے کیتا نبیؐ نے ترس غفار والا
بنی قینقاع شام وچہ جا وسے جتھے کم سی سود دے کار والا
کردے رہن منصوبڑے دنے راتیں چوپٹ ہو یاسی کم روزگار والا
نال مکے دے تبیؐ نوں سدیا نے بھیس بدلیا نے خدمت گار والا
دغا بازیوں بچے رسولؐ اللہ لگا داؤ نہ کسے اغیار والا
دھوکے بازیاں تھیں نبیؐ تنگ آئے رہیا ڈھنگ نہ کوئی اعتبار والا
کیتا بنو قریظیاں عہد نامہ بھاویں نہیں سی کوئی وقار والا
وعدہ مدد دا اوہناں دے نال ہیسی وڈے ابی دے پت سردار والا

کسے بتھاں دے ادہ نہ بنے مالک سچا قول ہے رب جبار والا
آس پاس وی کجھ قبیلڑے سن خون چوس لیندے کاشتکار والا
تیجے بنو قریظیاں دو تیاں دا کوئی ڈھنگ نہ بھلے دی کار والا
اے پر مکر فریب دے بڑے چاتر لاندے داؤ چالاک مکار والا
سدا بزدلی پشاں ہٹاوندی سی ظاہر عہد سی قول اقرار والا
وچوں سدا اکساؤندے عربیاں نوں ایہو کم سی ہر اغیار والا
کسے طور آرام نہ کرن دیندے غضب ایہناں تے رب قہار والا
کیتی نال زنانیاں چھیڑ خانی جھگڑا پے گیا اک تکرار والا
دوہاں پاسیوں لئے حمایتی وی اک مر گیا بدکردار والا
نبیؐ پاک تیاری دا حکم دیندے ٹولا گھیریا ایہہ کفار والا
ایسا کون سی بھلا مقابلے تے وار جھلدا جو دیندار والا
لگے کرن ایہہ عرض معروض سارے کم بند ہویا کاروبار والا
سانوں جان بچا کے جان دیو سانوں مان نہ کوئی بلکار والا
جاؤ لے جاؤ مال مناں اپنے ہویا حکم رسولؐ مختار والا
باقی بنو نضیریاں دوجیاں نے کیتا کدی نہ پاس اقرار والا
کیتی اوہناں تجویز ہن کیویں کریئے کم ختم جناب سرکارؐ والا
اتوں پتھر گران دا مشورہ سی وحی آ گیا ترت ستار والا
جنگ بدر تے احد وچہ ظالماں نے دتا ساتھ کفار مردار والا
کہیا نبیؐ ہن کردو پھر عہد نامہ اوہناں دسیا زور انکار والا
کھلے بنو نضیر آ لڑن کارن زعم اوہناں نوں بڑا بلکار والا
ہوئے لڑن نوں ایہہ تیار سبھے نبیؐ حکم دیندے گھیر گھار والا

Marfat.com

کبھی مدد نہ اوہناں نوں کسے پاسوں جھوٹا قول سی اوہ کفار والا
آخر فیصلہ ہوڈیاں نال ہویا چھڈن شہر اوہ رب دے یار والا
اُٹھ لد لئے کئی ہزار اوہناں لکڑ کاٹھ دی سی گھر بار والا
اشرف کعب دا پُت سی بڑا شاعر شورا اوس دے شعر اشعار والا
اگے ذکر پڑھیا پچھے مومناں نے ڈُلّے[لہ] ابی دے پُت ہزار والا
امن لین نہ دیوندے ایہہ بھیڑے ہر اک سی بد اطوار والا
پھر جاوندے من کے گل ساری چسکا خوب سے شوخ گفتار والا
پتہ لگ جاندا باہر والیاں دا حملہ کرن جے کوئی پیکار والا
سدا رہن بھڑ کاوندے عرب تائیں جذبہ دلیں نے سدا انکار والا
گئے دو قبیلڑے جدوں اتھوں پچھے رہیا اک شوخ گفتار والا
آخر تنگ آ نبیؐ صلاح کر دے اثر پیا نہ جدوں پیار والا
کر لئے ایہناں دے نال پھر عہد نامہ خطرہ رہے نہ کوئی انکار والا
آکڑ گئے اوہ حکم رسولؐ سُن کے دِتا سگوں جواب ہنکار والا
ہوش اُڈ گئے ویکھ فریقیاں دے بدلہ ملے گا ہن کردار والا
آخر ہار ایہہ بھی قلعہ بند ہوئے سوچن لگے سن راہ فرار والا
لگے کرن پھر صلح دی اوہ کوشش کر کے ترک خیال تلوار والا
ثالث کرے جو فیصلہ اسی راضی جھگڑا طے ہووے کارزار والا
ہو گیا ایہہ عہد یہودیاں دا دیکھ بھال کے قول اقرار والا
جے کر من دے آپؐ نوں اوہ ثالث بیڑا پار ہوندا منجدھار والا
سعد اک انسان سی نبی نہیں سی اوہدا فیصلہ سی دنیادار والا

ہوئے جدوں لاچار محاصرے تھیں ہوش اڈیا ہر ہشیار والا
لد کھڑن اوہ کل سامان سارا ایہہ سی رحم کریم سرکارؐ والا
ٹولا رہ گیا بنو قریظیاں دا دشمن نبیؐ تے رب غفار والا
پھر دا سدا رہندا سارے عرب اندر طرفدار بن کل کفار والا
اندر جنگ احزاب دے پھیر ایہناں دِتا ساتھ قریش مردار والا
خطرناک ایہہ قوم یہود ساری ویر کرن نوں بڑے اسرار والا
بندہ نیک نہ لبھدا قوم اندر ہر اک بدبخت سنسار والا
ایسے ایہناں دا پتہ نہ مول لگدا کردے چھپ سامان تکرار والا
ہتھوں ایہناں دے کل مصیبتاں سن دیکھو ورق حدیث اخبار والا
چھڈدے جو شرارتاں مول ناہیں ٹولہ ایہہ سی کئی ہزار والا
ایہناں بڑے فساد وچہ عرب پائے حال زار ہوندا دیندار والا
دِتا حکم رسولؐ خدا سچے کر وعدہ پھر قول اقرار والا
گھیر دا ایہناں نوں حکم رسولؐ ہویا ویلا آ گیا ہن تلوار والا
آخر جنگ دی ٹھان لئی ظالماں نے بنیا شہر میدان پیکار والا
گھیر اومناں گھتیا خوب چوکس مٹ گیا نے زور بلکار والا
کیتا حکم سرکارؐ نے اوس ویلے ثالث چُن لو تسی اعتبار والا
اوہناں آکھیا فیصلہ سعد کر سی جیہڑا پُتر معاذ سردار والا
رحمت رب دی نبیؐ کریم ہے سن فضل کرم جیہے لکھ انبار والا
چھڈ آپؐ نوں سعد نوں کرن ثالث بھاگ سڑ گیا قوم بدکار والا
ہے سن ایہہ یہود کتاب والے نہیں سی ٹولڑا کوئی کفار والا

لہ عبداللہ بن اُبی ۔

کیتا سعد نے اہل کتاب وانگوں ایہہ سی فیصلہ کم وہار والا
دتا اوہناں توریت دا فیصلہ لے واقف کار سی خاص اسرار والا

لکھیا وچہ توریت دے ہے دیکھو ویری ملک تھیں ہووے فرار والا
گھیر اگھت نکے کر وجاں وچہ قبضے ہووے فضل جے رب غفار والا

کر دو قتل جو مرد نے وچہ اوہناں چلے سب تے ہتھ تلوار والا
باقی رناں تے بشو ہے مال تیرا ایہو حکم ہے تے کار زار والا

استثنے وچ ایہ تے اک ہے جی ایہو موسوی حکم قہار والا
اج وی دیکھ لئو کھول توریت تائیں جے کر شک ہے کجھ اعتبار والا

سعد حکم توریت سنا کہندے ایہہ تے فیصلہ نہیں انکار والا
موسے نبی دی ایہہ کتاب یارو ایہو حکم ہے رب جبار والا

میرا فیصلہ ہے توریت والا نہیں فیصلہ لے طرفدار والا
رحمت رب دی بھیڑیو تساں چھڈی جیہڑا فضل سی کر کے گار والا

بنی قینقاع بنو نضیر دوہاں پھڑیا پلڑا نبی ستار والا
گئے جان بچا کے مال لے کے کیڈا فضل سی رب غفار والا

اوتھوں رحم تے کرم ہی سدا ملدا جیہڑا اطہر رسول مختار والا
اندر اپنے معاملے تساں یارو کیا فیصلہ مجھ لاچار والا

مسلم میں ساں فیصلہ کیویں کردا مشکل کم سی بڑے وچار والا
اوڑک لئی کتاب تساڈڑی میں کیتا فیصلہ ایس تکرار والا

ایس فیصلے نوں ویکھن ہوش والے ہوندا حال کی اے اوگنہار والا
دیکھو اوہدے مقابلے وچہ قرآن کیڈا رحم ہے رب غفار والا

اوس ضابطے نوں بدلن واسطے ای آیا پاک قرآن ستار والا
سرور سروری نور نے لے آندا موسم خزاں تھیں سدا بہار والا

گذرے ہوئے واقعات اور حادثات کے نتیجے

ٹٹے مان سب دوتیاں دشمناں دے جلوے ویکھ لئے رب قدیر دے نے
حملے تن کیتے بنیاں خاک ناہیں مٹے شان حریف بے پیر دے نے

ہارے بدر تے احد وچہ اوہ ظالم چالے چلے نہ کسے تدبیر دے نے
دتیا جنگ احزاب وچہ عرب سارا شور پئے سارے دار و گیر دے نے

نالے نال یہودیاں دوتیاں دے بھیڑے کم ہر اک شریر دے نے
مل اندروں باہروں لا تھکے ہالے دھڑوں جیہڑے ذہنی تیر دے نے

ہوئے حوصلے پست سب عربیاں دے ہور کل یہود بے پیر دے نے
لیا ویکھ لے منکراں ساریاں نے مسلم نال سب کم تقدیر دے نے

طاقت ایہناں دے نال ہے غیب والی خادم ایہہ نعیم نصیر دے نے
ہارے اسی میدان وچ کئی واری چلے زور نہ تیغ تے تیر دے نے

زور اوہناں دا زور مٹان والا حامی کار غریب حقیر دے نے
دونے ہوندے جاوندے نت مسلم گھٹے دھرم ان بھلا نظیر دے نے

شرف ایہہ اسلام تے ہوناں نوں جلوے نبی بشیر نذیر دے نے
بدر وچہ سن تن سو نال تیراں ہوئے جہناں نے فضل قدیر دے نے

اک سال پچھوں جنگ احد اندر مسلم ست سو وچہ تحریر دے نے
پنج سال دے تھوڑیاں دناں اندر ساتھی دو ہزار بشیر دے نے

Marfat.com

مُڈھے میٹیاں نہیں اے جنگ اندر یکے آئے پیغام اخیر دے نے
سرور قدر اسلام دا رب جانے جلوے خاص سراج منیر دے نے

خواب دیکھنا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہم حج کعبہ کر رہے ہیں اس اشارہ الٰہی پر حج کی تیاری کرنا

اک دن نبیؐ کریم نے خواب ڈٹھا ہجری سن والے چھیویں سال اندر
دیکھن سر پئے اسی منا دنے ہاں قینچی چلدی لے دال وال اندر

فرض سرہناونا حج والے آیا نبیؐ دے پاک خیال اندر
خواب جدوں اصحاب نے ایہہ سنیا آئے جوش ایمان ادبال اندر

کہیا نبیؐ اشارہ ایہہ رب دا اے لکھیا حج ہے ربّ اعمال اندر
گھٹ گئی ہے دشمنی عرب دی دی کجھ ہے تھوڑی خال خال اندر

قوماں ہوردی حج نوں جاندیاں نے عمرہ اسی کریئے ایسے سال اندر
حج کراں گے دسیا خواب اندر۔ ربّ پاک ہنے ایسے سال اندر

چلو دوستو کرن نوں ہن عمرہ نبیؐ پاک دے ہے اقوال اندر
ہوئے بہت اصحاب تیار فوراً رہ گئے کجھ اہل عیال اندر

چوداں صد اصحاب سن وچہ گنتی ٹرے کل احرام دے حال اندر
لیا کوئی سامان نہ جنگ والا نہ سی قصد اہی کوئی خیال اندر

تیغاں رکھدے نال ہمیش عربی بھاویں ہوندے اوہ کیہڑے حال اندر
اوہناں نال صحابیاں کل ہے سن ایہو نظر آوے ڈیکھ بھال اندر

دیتا عرب دا دو صد میل ڈونگا حاجی پیندے سی بڑے وبال اندر
ویری لوک دی آوندے سدا مکے چوال پاسیوں ہاڑ سیال اندر

کوئی روک نہ سکدا کسے تائیں پیندا کوئی نہ کدی زوال اندر
ٹرپئے مدینیوں نبیؐ اللہ رکھ خواب دا حکم خیال اندر

آئے منزلو منزل طرف مکے نور ربدا سی سوہنی چال اندر
سُنیاں جدوں قریشیاں ایہہ سرور کہندے آیا شکار ہن جال اندر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خبر پانا کہ اہل مکہ لڑائی کیلئے تیار ہیں آپؐ کا مقام حدیبیہ پر قیام کرنا اور قاصد قریش مکہ کی طرف روانہ کرنا ہم عمرہ کرنے آئے ہیں جنگ کیلئے نہیں

ویکھ حوصلہ مومناں صادقاں دا مکے والیاں گلاں وچاریاں نے
کہندے خوف نہ اوہناں نوں رہیا کوئی اوہناں کیتیاں ہور تیاریاں نے

مکے لین کی آئے نے جمع ہو کے بُتاں نال نہ رکھدے یاریاں نے
ڈر دے ایہہ نہیں ساڈے توں ہین ویری پیاں مشکلاں وسیاں بھاریاں نے

عمرہ کرن نوں ٹرے احرام بنھ کے نجھے دلوں کی اوہناں نے دھاریاں نے
چلو چل کے اوتھے ای روک دیئے ساڈے نال ایتھے قوماں ساریاں نے

ایہہ دتا پکا تیار ہوئے گلاں ہور سب اوہناں وساریاں نے
ایہناں جاہرٹا نہیں کجھ بتاں اُپر الویں ہوندیاں نہ خاطر داریاں نے

لگا پتہ جاں پاک رسولؐ تائیں آیاں فیر سر تے ذمے واریاں نے
قاصد نام بندیل اک مرد مومن اوہنوں دتیاں نبیؐ سرداریاں نے
دیویں جا پیغام ایہہ مکیاں نوں تساں کیتیاں ایویں تیاریاں نے
عمرہ کرن نوں آئے ہاں اسی کعبے گلاں بھیڑیاں تساں وچاریاں نے
سنیا جدوں پیغام ایہہ نبیؐ سندا اوہناں مجلساں کیتیاں بھاریاں نے
عروہ پہنچیا پاس رسولؐ جس دم اوہنے شیخیاں بہت ای ماریاں نے
رکھو یاد جے تساں نہ گل منی بھڑک پینیاں فیر انگیاریاں نے
اوڈ جاؤ گے دھوڑ دے وانگ سارے من لو جو عرض گذاریاں نے
لایاں ٹاکیاں اوس اسمان اوتے کدی لاہ کے پھیر اتاریاں نے
کہیا نبیؐ نے بہت حلیم ہو کے اوپر اساں دے وی ذمے واریاں نے
ملت ساڈڑی وی ابراہیمؑ دی اے ریتاں ہور ای تساں کھلاریاں نے
جا کے دے سمجھا قریشیاں نوں چڑھیاں جہناں نوں بہت خماریاں نے

ٹھہرے پہنچ مقام حدیبیہ تے سوچاں قلب حضورؐ وچ بھاریاں نے
اوہنوں بھیجدے طرف قریشیاں دے ہور دسیاں ایہہ گلاں ساریاں نے
اسی لڑن نہیں آئے ہاں دل لکے سانوں جنگ تھیں خاص بیزاریاں نے
کر دہو رخیال نہ ہول کوئی ابراہیمؑ دی کنداں پیاریاں نے
عروہ آکھدا جا وناں ویکھنے نوں کی رنگ ہے کی وچاریاں نے
کہندا ورن نہ دیونا اساں مکے گلاں پچھلیاں اساں وساریاں نے
گھیر لے گا ویکھنا عرب سارا قوماں اساں نہیں اجے ونگاریاں نے
گلاں کیتیاں چاودڑ نے نال عروے بڑیاں ماریاں اوس اوڈاریاں نے
نبیؐ پاک تے سن اصحابؓ سارے آیاں پھیر مصیبتاں بھاریاں نے
اساں کعبے دا حج ہے سدا کرناں ابراہیمؑ دے نال جو یاریاں نے
اسی آئے طواف نوں ہاں کعبے کندھاں سانوں وی اہیا پیاریاں نے
سرور آکھدے حاجیاں ساریاں دی اکثر تساں کرنی خاطر داریاں نے

قاصد کا جواب قریشیوں سے پھر قاصد بنا کر روانہ کرنا نبی کریم صلعم کا حضرت عثمانؓ کو مکہ کی طرف

عروے جا پیغام اسلام دتا سارا کھول کے حال بیان کیتا
بڑا اثر جے نبیؐ دا ساتھیاں تے جی جان ہے اوہناں قربان کیتا
ستو دو ستو گھٹ نہیں میں پھریا میں بھی سفر ہے روم ایران کیتا
ڈٹھے سورمے بڑے جوان بھارے جہناں نام ہے وچ جہان کیتا
خدمت وچ رسولؐ دی سب حاضر دو رب نے مان تران کیتا
جدھر آپؐ نے ذرا بھی نظر کیتی اوسے گل تے اوہناں نشان کیتا
بیٹھے ڈٹھے نے بادشاہ تخت اتے میں نوں زیر نہ کسے دے شان کیتا

کہندا رعب میں بڑا اجیا سی ایپر اوہناں نہیں کوئی دھیان کیتا
الفت وچ رسولؐ دی مست ڈٹھے کسے کوئی نہ شان گمان کیتا
دیکھے رب دے شان میں شاہیاں دے طاقت جہناں تائیں حکمران کیتا
ویکھے جان نثار نہ میں ایسے نقشہ پیش ہے جو مسلمان کیتا
کی مجال کدھرے کسے گل اندر ہووے کسے نے اوچا دھیان کیتا
کول سب دے اک ایمان ہے جے ہور اوہناں نے کل قربان کیتا
نبیؐ بیٹھا سی ہیٹھ زمین اتے اوہدے رعب نے شان بے جان کیتا

Marfat.com

اُٹھے وضو نوں آپ تے ویکھیا میں موہوں نبیؐ نے نہیں فرمان کیتا
چھٹا نبیؐ نے ماریا مُنہ اُتے میں سی عُور دے نال دھیان کیتا
جان نثار صادق مسلمان ایسے وکھا نبیؐ نے کم آسان کیتا
نہیں جنگ دا اد تھے خیال کوئی عمرہ کرن دا دسے سامان کیتا
گل عرفے دی کسے نے نہ منی کھڑا مشرکاں ہور طوفان کیتا
ایدھر نبیؐ کریم صلاح کیتی بڑا ظالماں نے پریشان کیتا
ویر حاجیاں نال نہ کدی ہویا کدی ویر نہ کسے انسان کیتا
کہنوں گھلئے سوچدے نبیؐ اللہ حضرت عمرؓ نوں کسے پردان کیتا
میرا کوئی عزیز نہیں شہر اندر غصہ تیز ہے جوش ایمان کیتا
ساک سین نے اوہنا ملے وچہ مکے سدا جہناں ایہناں احسان کیتا
مکے والیاں دوتیاں ظالماں نے گھیرا گرد عثمانؓ دے آن کیتا
قید کرن اوہ پھیر عثمانؓ تائیں قاصد کسے نہ وچہ زندان کیتا
آئی خبر عثمانؓ شہید ہوئے ظاہر جھوٹھ ایہہ کسے بیان کیتا
آؤ جنگ تے بیعت ہن کرو سارے ذکر رب ہے وچہ قرآن کیتا
اوپر ہتھ رسولؐ اقرار سچا مینٹھہ گکرے نال زبان کیتا

گھبرا گھتیا ساریاں اُٹھ کے تے تازہ اوہناں نے پھیر ایمان کیتا
قطرہ ڈگن نہ دتا صحابیاںؓ نے ایس گل نے مینوں حیران کیتا
جو کجھ حاضری اوہناں دی ویکھ آیا جتقو حق نہ جائے بیان کیتا
کسے لفظ دا گل کلام اندر میرے نال نہ کوئی ودھان کیتا
قاصد پھیر وی آوے گا دیکھ لینا نبیؐ ہے رحیم رحمان کیتا
جائے فیر پیغام ہن کوئی لیکے تکچھے ایہہ کی جے امتحان کیتا
آئے اسی طواف ہاں کرن کعبے جس نوں فرض ہے پھیر قرآن کیتا
فوراً عمر خطابؓ نے ہو حاضر نال ادب دے صاف بیان کیتا
بھیجو تسی عثمانؓ نوں نبیؐ اللہ جس دا رب سچے عالی شان کیتا
اوڑک نبیؐ کریم نے کرم کر کے مکے طرف روان عثمانؓ کیتا
کردے شوخ شرارتاں زور دس یار نبیؐ والا پریشان کیتا
کیئں روز اوڈکیا نبیؐ اللہ پتہ لین دا پھیر سامان کیتا
کہیا نبیؐ نے مومناں صادقاں نوں جنگ فرض ہے ہن رحمٰن کیتا
اساں کنڈ دکھاونی نہیں ہرگز مرجان دا عہد پیمان کیتا
بیعت[1] ایہنوں رضوان دی رب آکھے بڑا ایسا رب نے شان کیتا

[1] إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ترجمہ ۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو کوئی توڑتا ہے اپنی جان کے نقصان کے لئے ہی توڑتا ہے اور جو کوئی پورا کرتا ہے جس پر اس اللہ سے عہد کیا تو وہ اس کا بڑا اجر دے گا ۔ سورہ الفتح رکوع ۱ ۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا بس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں بدلے میں ایک قریب فتح دی ۔

Marfat.com

ہتھ اپنا اوس نوں رب آکھے جس تے تساں ہے عہد پیمان کیتا
لڑن مرن تے ہوئے تیار مسلم پیدا جوشش ایمان طوفان کیتا
ہتھ نبیؐ تے عہد اصحاب کیتا رب پاک وی نال احسان کیتا

ہتھ نبیؐ دا ظاہرا اوہ ہے سی رب پاک نے ایہہ فرمان کیتا
ملیاں جدوں قریش نوں ایہہ خبراں پہلاں اوہناں آزاد عثمانؓ کیتا
صلح کرن نوں ہوئے تیار ظالم سرور اوہنوں ہن فکر دھیان کیتا

مشرکوں کے قاصد سہیل کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور شرائط پیش کرنا

آیا قاصد سہیل جاں مشرکاں دا نبیؐ پاک دے نال گفتار کیتی
آؤ صلح دا عہد اقرار کریئے اساں گل ہے سوچ وچار کیتی
نام صلح دا سُن کے نبیؐ اللہ نظر اوس دل نال پیار کیتی
عملاں چنگیاں تے سادا مان سادا بڑی طبع ہے تساں بیزار کیتی
رحمت کرم تے فضل ہے کول ساڈے بخشش ایہہ ہے رب غفار کیتی
شرطاں دس کی کردے گے نال ساڈے ایہہ تو اساں ہے بند تلوار کیتی
اساں حج نہیں ایتکی[1] کرن دیناں گل تساں گو لکھ ہزار کیتی
تناں دناں تھیں ودھ نہ رہو سکدے اہدی بڑی تاکید سردار کیتی
آوے مکیوں نس جے کدی کوئی ہووے درد دے نال پکار کیتی
آوے نس کے تساں تھیں کدی کوئی ہووے اوس خواہ جنگ تکرار کیتی
شرطاں سخت سب منیاں نبیؐ اللہ کوئی گل نہ پاک سرکارؐ کیتی

کہند اچھڈ دے جنگ قریش وی نے جیکر تساں میان تلوار کیتی
دس سال دا ہووے گا عہد نامہ ایہہ گل اس نے زور دار کیتی
سدا صلح وی جگ تے جھکھ ساڈا نوں اساں کدی نہ کوئی تکرار کیتی
اساں نیکیاں ول دھیان ہر دم تساں نفس دی جنگ تیار کیتی
تساں ظلم کمائے نے جگ اوپر راکھی رب جبار قہار کیتی
شرطاں دسدا اگوں سہیل ایہہ جے اساں گل ایہہ ہو لاچار کیتی
دوجی گل جے حج نوں فیر آؤ شرط سُن تو اساں اظہار کیتی
تیجی شرط ہے سنو دھیان کر کے پیش اساں ہے وچہ دربار کیتی
واپس کردگے تسی ضرور ساڈا نوں ایہہ گل اوہنے بار بار کیتی
واپس اسی نہیں کراں گے کدی ہرگز سخت شرط ایہہ پیش کفار کیتی
کہیا آپؐ نے سب منظور ساڈا نوں سرور نبیؐ نہ ہور گفتار کیتی

کفار کی شرائط پر صحابہؓ کا جوش خروش

شرطاں سخت سن مومناں جوش کھادا کہند امان نے بڑا کفار کردے
اہدے وچہ ہے ظاہرا اہل رساڈی ظالم ذرا نہیں نرم گفتار کردے

دُکھ پہنچیا دوستاں سارایاں نوں شرطاں کیویں منظور سرکارؐ کردے
آکھن ہین کی چیز شریر مشرک گلاں ہین جو نال ہلکار کردے

[1] ایتکی (پنجابی) اس دفعہ

کسے طرح دبا نہیں سکدے نسے بھاویں لکھ نے کبر ہنکار کردے
آیا عمر خطابؓ نوں جوش بھارا جا کے کول صدیقؓ گفتار کردے
اسیں مندے رب رسولؐ سچا حق نال ہاں اسیں پیار کردے
ایڈا ہار کے منیے کیوں شرطاں شوخی نال رسولؐ مختار کردے
میں کون ہاں کراں کجھ سوچ کوئی پیارے نبیؐ جد ہین اقرار کردے
پہنچے پاس رسولؐ خدا سچے نال درد دے ایہہ اظہار کردے
مومن اسیں نہیں یا رسول اللہؐ مومن تسیں او حکم سرکارؐ کردے
دبیئے فیر کیوں اسیں رسول اللہؐ مشرک حق دا ہین انکار کردے
کم تساں دے ہون گے بہت اچھے ایویں جتن نسے ایہہ کفار کردے
اے بھی پتہ ہے تسی ہو حق اتے اوہ نے حق تھیں دور تکرار کردے
ساڈی ہار نہ کدی فاروقؓ ہونی ایس گل تھیں ہاں خبردار کردے
عملاں چنگیاں تھیں ہیندے اثر چنگے ایویں لوک نے جتن ہزار کردے
عقلی طاقتاں کم نہ دیندیاں نے جیتھے فضل سچا کردگار کردے
آکھن اج گستاخیاں بہت ہویاں میرے قول منیوں شرمسار کردے
من لیاں رسولؐ نے سخت شرطاں حکم لکھن دا آپ سرکارؐ کردے
قاصد لکھن نہ دے رسول اللہؐ کہندا اسی رہے سدا انکار کردے
لکھو محمدؐ بن عبداللہؓ دا عہد نامہ اسی صاف ہاں گل اظہار کردے
کہندے علیؓ ایہہ اسیں تے من دے ہاں تسی کیوں گلاں جلد وپار کردے
دسو کتھے ہے حرف رسولؐ لکھیا علیؓ دس دے سوچ وچار کردے
نہیں میٹیا علیؓ رسول اللہؐ کیڈا زور ایمان اظہار کردے
صلح کرے دشمن تسیں جھک جاؤ ایہہ حکم نے رب غفار کردے

بن بن ٹولیاں کرن سرگوشیاں سب ایہو ذکر رسولؐ دے یار کردے
کہندے دس کھاں یارا ایہہ گل منیوں کیویں نبیؐ منظور نے ہار کردے
منکر ایہہ خدا رسولؐ دے نے کیوں نہیں اوہناں نوں دسرکارؐ کردے
ابوبکرؓ نے آکھیا سن بھائی نبیؐ پاک نے چنگا وہار کردے
بڑی گل صدیقؓ نے پیش کیتی اے پر عمرؓ ہتھوں حال نزار کردے
سچے تسیں نہیں کی رسول اللہؐ۔ سچے ہاں ایہہ نبیؐ اقرار کردے
کافر ایہہ نہیں یا حبیب اللہ نبیؐ کہن ایہہ ہین انکار کردے
کہیا نبیؐ نے تسیں ہو خاص بندے ظاہر آپ خود نے کردگار کردے
سانوں پتہ ہے حق دا حق ہوسی مشرک حق دا ہین انکار کردے
ایسے صلح تھیں ساڈڑی جت ہوسی پیدا جت دے وچہ نہیں ہار کردے
بازی خلق والی جیہڑا جت جاوے اوتھے اثر نہ تیر تلوار کردے
ایہو دسدے ہین قانون سچے نیکاں بندیاں نوں زوردار کردے
بن گیا حلیم ایہہ عمرؓ سن کے پھر تے پچھاں اوتھوں استغفار کردے
سواوٹھ قربانی دا آن دتا شاید معاف اوہ رب غفار کردے
علی مرتضےٰؓ لکھن نوں آن بیٹھے۔ لکھیا محمدؐ رسولؐ اقرار کردے
سچے کر من دے اسی رسول اللہؐ پھیر کاس نوں جنگ پیکار کردے
کٹو حرف رسولؐ خدا والا نہیں تے اسی نہیں کوئی اقرار کردے
جھگڑا ہویا ایہہ علیؓ سہیل والا دسے وقت فرمان سرکارؐ کردے
ذرا میٹ رسولؐ۔ رسولؐ لکھیا علیؓ رہ گئے بڑا اصرار کردے
اللہ کہے محمد رسول اللہ پھیر ایہہ کیوں شاہ ابرار کردے
جھکے ہوئے سی پاک رسولؐ اس دم حکم رب دا سی استوار کردے

Marfat.com

محمد بن عبداللہ رسولؐ اللہ ہے سن دلوں ایہہ سب اقرار کر دے
دھو کھا وچہ الفاظ دے لگدا سی کافر ہے سن پئے وچار کر دے

صلح کاریاں دے یار دھر سوہنے نبیؐ کم سارے شاندار کر دے
اوسے وقت اک شور بلند ہویا سرور غور سب نبیؐ دے یار کر دے

ابو جندل پسر سہیل کا واویلا مومنوں سے

آیا پسر سہیل پکار کر دا اللہ واسطے مینوں بچاونا جے
میری حال پکار فریاد سن کے میرے نال کجھ رحم کماونا جے

دیکھو مومنو حال خراب میںڈا میرا جرم اسلام لے آونا جے
پیریں بیڑیاں کولڑے جسم اوپر مینوں ایہناں نے مار مکاونا جے

دہائی مومنوں اللہ رسولؐ دی اے مینوں رحم کر تساں بچاونا جے
نس بھج کے پہنچیا ہیں ایتھے مینوں رب دے نام چھڑاونا جے

ڈٹھا حال جد مومناں اوس والا ہویا شروع چوطرف کرلاونا جے
خون وگدا دیکھ کے سب تڑپے اوکھا بہت ایہہ ظلم اوٹھاونا جے

کہیا مومناں غم نہ کریں سجن اساں تیںڈڑا دکھ ونڈاونا جے
ڈٹھا جا سہیل نے آپ اوہنوں اوہدا پت ایہہ درد رنجاونا جے

ابو جندل سی نام سہیل دا پت نت کم اس دکھ اٹھاونا جے
سرور نبی کریمؐ نوں ترس آیا کہندے ایس نوں اساں بچاونا جے

سہیل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایفائے عہد کے لئے عذر کرنا

سن کے نبیؐ دا حکم سہیل آکھے کرو عہد دا ذرا خیال حضرتؐ
پوری کرو اقرار دی شرط اپنی کرو رد نہ میرا سوال حضرتؐ

پورا ابے نہ ہویا سی عہد نامہ کر چکے سہن قول اقوال حضرتؐ
پھرنا قول تھیں نبیؐ دی شان ناہیں ہوئے سن کے تے نڈھال حضرتؐ

ایہنوں چھڈ دے نہیں تکمیل ہوئی کہندے آپؐ ایدے لئے دیناں حضرتؐ
ہو چکا ہے عہد زبان والا ہن دیو نہ اوس نوں ٹال حضرتؐ

اوکھا کم سی اوہدا سپرد کرنا پے گئے سن وچہ جنجال حضرتؐ
حکم رب دا کدی نہ عہد توڑو قائم کر گئے بڑی مثال حضرتؐ

ابو جندل دہائیاں کھلا دیندا دکھی بہت ہو ملے وال وال حضرتؐ
اسے پر قول تھیں پھرن سی بڑا اوکھا اوڑک عہد نوں ہے سن پال حضرتؐ

ابو جندل نوں آکھدے وس ناہیں بنے عہد دے آپؐ رکھوال حضرتؐ
ہوئے نبیؐ دے یار بے تاب سارے رکھدے جہناں اہدا خیال حضرتؐ

اوہ چپ سن بول نہ سکدے سن اوہناں سامنے سہن اقوال حضرت
دتا ابو جندل تاں پھر عہد ہویا لکھاں کی میں حال احوال حضرت

دیکھن والیاں دیکھیا نبیؐ تائیں کیویں رکھیا قول سنبھال حضرتؐ
سرور نبیؐ رسولؐ دا شان سوہنا کر دے نفس نوں پاک کمال حضرتؐ

سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کو بلا عمرہ کئے واپس ہونا

صلح کر کے پرتا دل یثرب نبی پاک رسول خدا دا اے
نبیؐ پاک نوں ایہہ یقین ہے سی اثر لازمی خلق ہدلے دا اے
جت جان گے خلق اخلاق والے نور چمکنا خوب خدا دا اے
ہیر پھیر زمانے دے نہیں رہنے شان دس پینا مصطفےٰ دا اے
رستے وچہ ایہہ رب نے خبرؐ دتی کھلا فتح تھیں باب ہدلے دا اے
عمرؓ پچھدا تساں فرمایا سی حج کراں گے خانہ خدا دا اے
دیندے عمرؓ نوں ایہہ جواب حضرتؐ حکم ٹھیک اوہ رب علےٰ دا اے
حج کراں گے اسی ضرور جلدی جلوہ دیکھاں گے نور خدا دا اے

دیکھے کوئی اس حسن احسان تائیں پالن والڑا عہد وفا دا اے
عہد نامے تھیں کھُلن گے راہ لکھاں گھٹنا زور جو رب جفا دا اے
دیکھ لئے گا عرب جد نیک بندے پھیر دینے تے حکم قضا دا اے
سینے صاف تے دِسن گے عہد پکے جتھے کم نہ کوئی ریا دا اے
کھلی کھلی ایہہ فتح ہے نبیؐ اللہ ایہہ ہار نہ کم حیا دا اے
خالی پرت کے اسیں پئے جاونے ہاں ڈھٹھا گھر ناہیں کبریا دا اے
پر نہ سال ایہہ سال سی حکم اندر حکم خواب کجھ ہور دا دا اے
رکھیں حوصلہ عمرؓ یقین کامل سر در آکھدا نبیؐ خدا دا اے

صلح حدیبیہ کے نتیجے

کیتا صلح حدیبیہ کی ظاہر۔ ذرا سوچنا۔ اوہدا بیان لوکو
جذبے پاک رسولؐ دے کوئی ویکھے اللہ ولوں ہیسی امتحان لوکو
حال ویکھ لئے ابو جندلے دا تسیں ہو نہیں کوئی انجان لوکو
مشکل دسے اسلام قبول کرنا کیتا نبیؐ جو عہد پیمان لوکو
عتبہ مکیوں نسیا دکھ پا کے آیا نبیؐ دے زیر دامان لوکو

ہوئی فتح سی مومناں صادقاں نوں ہے سی رب دا پاک فرمان لوکو
ویکھو زور تلوار دا ہے کدے دسی نبیؐ نے وکھری شان لوکو
کیتی مرن تے بیعت سی مومناں نے سورہ فتح ہے وچہ قرآن لوکو
ہجرت کرن دے راہ وی بند ہوئے کیتا موذیاں بڑا حیران لوکو
پچھے دو قریش دے خاص بندے پہنچے نبیؐ دے کول نے آن لوکو

۱؎ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ج لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ سورہ الفتح رکوع ۴ ۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسولؐ کو خواب سچ دکھایا تم ضرور اگر اللہ نے چاہا تو مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے اپنے سر منڈانے والے اور بال کترانے والے کچھ خوف نہ کرو گے سو وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے پس اس سے پہلے ایک قریب فتح عطا کی ہے ؛

Marfat.com

کہندا عتبہ حوالڑے کرو ساڈے آیا چھڈ جو نس مکان لوکو
عتبہ حکم رسولؐ دامن ٹردا لگا کرن اوہ جان قربان لوکو
ٹرے منزلو منزلی لے اس نوں نہیں کم سی ایہہ آسان لوکو
دو جا اُٹھ نٹھا اوہنوں چھڈ کے تے ویکھ عتبہ دا زور تران لوکو
کہندا عہد میں پایا نبیؐ والا ہن ہاں آزاد مکان لوکو
ایہہ عرض کر گیا رلیش عتبہ اوہ سی بڑا آزاد میدان لوکو
ہولی ہولی آباد ہو گئے اوس تھاویں دو تن سو جے مسلمان لوکو
روڑہ اٹکیا وچہ سوداگری دے ہوئی فکر ہن کیویں بچان لوکو
بدل کرم دے پاوندا آپ اللہ دیکھو اللہ دا پاک فرمان لوکو
نبیؐ پاک فرماوندے جا عتبے ساڈا ایہا ہے عہد پیمان لوکو
کردا عذر نہ پاک رسولؐ اگے مومن ہے سی زیر فرمان لوکو
اک رات اٹھ عتبہ نے قتل کیتا دوہاں وچوں سی جوان لوکو
عتبہ پرتیا ول دربار نبویؐ کیتا حال کل اوس بیان لوکو
جاوَ سامیں رلیش اُتے نہیں دوہاں دے زیر فرمان لوکو
ایہہ سُن گئے مکیوں ہور ساتھی پہنچے جا رلیش جوان لوکو
رستے شام اندر ایہہ تھاں ہے سی ہوئے پھیر قریش پریشان لوکو
آخر چھڈ دے آپ اوہ شرط وڈی جدے اوپر سی بڑا گمان لوکو
سرورؐ صفت کی کرے رسولؐ والی جدی سب تھیں اچڑی شان لوکو

مقولہ شاعر

اوچا نبیؐ دا پاک مقام عالی حسن خلق دی بڑا سرکارؐ دا اے
دین واسطے صلح دی لوڑ ہوندی نیک نیکی دے کم سنوار دا اے
نفرت جنگ تھیں نبیؐ نوں سدا ہے سی نہ ای جوش کوئی کبر ہنکار دا اے
لڑن مرن تے سب تیار رہیں صدق بڑا اصحاب کبار دا اے
جذبے جنگ دے دلاں وچہ کافراں دے دیکھیں کیویں اوہ نور سرکارؐ دا اے
کوشش ایہو سی دیئے مٹا ہن کریئے خاتمہ نبیؐ سردار دا اے
دیکھن کدی نہ حال اوہ مومناں دا نہ ای ویکھدے حال سرکارؐ دا اے
صحبت وچہ رسولؐ دی جو رہندے چڑھیا نشہ توحید خمار دا اے
غور کرے نہ ویریاں دل کوئی ایہو طرز ہر اک دنیا دار دا اے
ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کفار دا اے
بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچدا اسد اپیار دا اے
کڑی شرط نہ صلح دی دل تھندی دل دب جاندا او گنہار دا اے
مسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈٹھے موقعہ ہویا نہ کدی ای ہار دا اے
شرطاں ہار کے منندے نبیؐ اللہ ایہہ طرز نا ہیں زوردار دا اے
ویر مومناں دا دلیں کافراں دے سوچن دے نہ رنج غبار دا اے
آوے ہور نہ کوئی خیال دل وچہ ایہا غور سی سب کفار دا اے
کتنی پاک ہے زندگی نبیؐ والی کیسا خلق اخلاق دربار دا اے
پاک ہو گئے کل آلا آلائشاں تھیں خوشبو خوب ای رنگ گلزار دا اے
ڈبے رہن سب دل وچہ کینیاں دے ہوش کم نہ دے ہشیار دا اے
اندر صحبتاں رنگ اسلام ڈٹھا سوہنا خلق اصحاب کبار دا اے

بدلن لگ پئے کل خیال بھیڑے اَمن ویکھدے پئے سنسار دا اے
اکھن بڑے نے ایہہ عجیب بندے اوہدی تا پیا دُکھ آزار دا اے

ویکھ زندگی پاک اسلامیاں دی پئیندلیں ولنگڑا پیار دا اے
بن گئے نے سبھے غلام سرورسوہنا طرز ہر نبیؐ دے یار دا اے

صلح حدیبیہ فتح مبین ذیقعد ۶ھ

صلح دل ہو مے سارے کافراں دے سوہنے نبیؐ دی پاک تدبیر ہو گئی
بھاویں رک گئے راہ ترقیاں دے ظلم کرن دی حد اخیر ہو گئی
دن دو گنا ودھن اسلام لگا ایہو صلح ای دام تدذیر ہو گئی
پکے صلح دے عہد پیمان دیکھن نبیؐ پاک دی ویں توقیر ہو گئی
ایہہ سی فتح مبین پئی صاف دسدی خلقت صلح تھیں کل تسخیر ہو گئی
دو برس اندر مکہ فتح ہویا فتح ایہہ ساری عالمگیر ہو گئی
بھاری رک ہوندی نصرت جگ اندر جدے واسطے صلح اکسیر ہو گئی

دُور بدگمانیاں سب ہویاں مسلمان دی نیک تقدیر ہو گئی
اینج عجب اسلام دا طوق سوہنا خلقت کل ای جدی اسیر ہو گئی
جھکن لگ پئے سر اسلام اگے خالد جہیاں دی کُند شمشیر ہو گئی
عمر عاص دے پُت جہیے ہوئے مسلم ایڈی صلح دی طول زنجیر ہو گئی
چودہ سو دی ٹولڑی صلح کر کے دو برس وچہ فوج کثیر ہو گئی
بنے دس ہزار اوہ پاک مسلم رحمت رب دی نال نصیر ہو گئی
سرور سروری خلق اخلاق دی اے سدا خلق تھیں خلق تسخیر ہو گئی

صلح حدیبیہ فتح مبین

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کر کے رب آکھدا فتح مبین ہے سی
اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول رب العالمین ہے سی
رحمت جگ تے نے اسلام آیا رحمت رب اسلام دا دین ہیسی
کہیئے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دیو لعین ہے سی
قیصر روم تے کسرےٰ نوں بھیجیو نے قاصد مصر نوں نال یقین ہے سی
ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جہناں وچہ نہ کوئی متین ہے سی
حکم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتابؔ مبین ہے سی

قول رب دا سمجھن رسولؐ اللہ کامل اوہناں دا بڑا یقین ہے سی
خطبہ اک دن آپؐ نے ایہہ دتا سُن لئے جو کوئی اوہدین ہے سی
ویلا آ گیا جگ تے ونڈیئے ہن فضل رب دا دین متین ہے سی
دعوت شاہاں نوں تدوں رسولؐ دتی جو کوئی دی شاہ قرین ہے سی
شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے گئے مسلمین ہے سی
چھیڑ دتا حضورؐ نے ظالماں نوں کیتا آپؐ نے کم زرین ہے سی
اوہ لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسولؐ امین ہے سی

ؔقل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ترجمہ اشعار میں اگلے باب میں

ترجمہ خطوط شاہاں زمانہ اوراں کے نتائج ۷ سنہ ہجری

آؤ اہل کتاب اس ول کلمے تساں اساں نے جہنوں وڈیایا اے
پالنہار نہ منئے ہور کوئی ساڈے رب نے ایہہ منوایا اے
کہہ دیئو گواہ ہو تسی ساڈے اساں حکم خدا اپڑایا اے
ایس خط دی نقل ہے جے اج لبھی شاہِ مصر نوں جو بھجوایا اے
تھّے کجھ بھیجے خط پڑھ اوہنے خچر اک وی نال اپڑایا اے
خچر اُتے سواری نبیؐ ہوندے نال ماریہ نکاح پڑھایا اے
اوہ بچپنے وچہ سی فوت ہوئے قبطی ماریہؓ نے جہنوں جایا اے
اوس خط دا عکس ہے اج چھپیا جہنوں اساں وی درج کرایا اے
دحیہ قلبی لے گیا سی خط نبویؐ قیصر روم نوں جو اپڑایا اے
اوتھے ابوسفیان سردار مکہ کدھروں قافلہ لے کے آیا اے
ہرقل پچھیندا دس سردار مکہ کہے خاندان نبیؐ نوں جایا اے
دین اوس دا ودھے یا گھٹدا اے اوہنوں ابوسفیان تبلایا اے
کدی جھوٹ وی اوس تھیں تساں سنیا اگوں ابوسفیان سمجھایا اے
عہد نامیاں وچہ کی طرز اوہدا ہرقل غور کر ایہہ پچھوایا اے
کوئی من کے اوس نوں چھڈدا اے ہرقل ایہہ سوال اٹھایا اے
اوہدی اصل تعلیم ہے کہے ہرقل اگوں ابوسفیان بتلایا اے
پاک رہو تے پڑھو نماز ہر دم کدی کسے نوں نہیں ستایا اے
اوہنوں منیا بہت غریب لوکاں دولتمند نے مُنہ نہ لایا اے
سُن کے ابوسفیان تھیں ایہہ گلاں اوہدا سُبّ تھیں دل بھر آیا اے

کریئے اک خدا دی ہل پوجا جس نے نہیں شریک بنایا اے
جیکر پھیر لو مُنہ نوں ایس گلوں ساڈے رب نے ایہہ فرمایا اے
منن والے ہاں اسیں تے حکم ربی اگے اوس دے سیس جھکایا اے
مقوقس بادشاہ نے اس خط تائیں ڈبے وچہ محفوظ کرایا اے
دو لونڈیاں ہور اس گھلیاں سن اکی ماریہ نام رکھایا اے
اس دے پیٹ تھیں اک فرزند ہویا ابراہیمؓ کہہ جہنوں بلایا اے
دوجی نال نکاح حسانؓ کیتا لونڈی رکھن دا حکم نہ آیا اے
محمدؐ اوپر رسولؐ دے اوپر اللہ مہر وچہ ایہہ نبیؐ لکھدا یا اے
ہرقل اعظم نوں خط اوہ جا ملیا اس نے منشیاں تھیں پڑھوایا اے
ہرقل کرے تحقیق رسولؐ والی اوس نے ابوسفیان بلوایا اے
گھر اچیڑا اوہ قریش دا اے اگوں اوس جواب سُنایا اے
دن دن ہے ودھدا دین اوہدا بھاویں اساں وی زور لگایا اے
ساری عمر وچہ اساں نہیں جھوٹ سُنیا اوس سدا امین کہلایا اے
کہندا ابوسفیان نے عہد پکے کر کے قول نہ سر پھیرایا اے
آکھے ابوسفیان نہیں کسے چھڈیا بھاویں اساں دی مار کھایا اے
پوجا اک خدا دی کرو کہندا اکو رب کریم منوایا اے
کرو سب دے نال احسان کہندا رشتے دار دا حق دلایا اے
لے پر ساڈیاں جگاندا ہے ویری پھیر اوس نے ایہہ کمایا اے
اوس سدّ لئے پادری سب اوتھے بڑا اوہناں نوں اوس سمجھایا اے

Marfat.com

Marfat.com

عکس خط حضرت نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس شاہ مصر

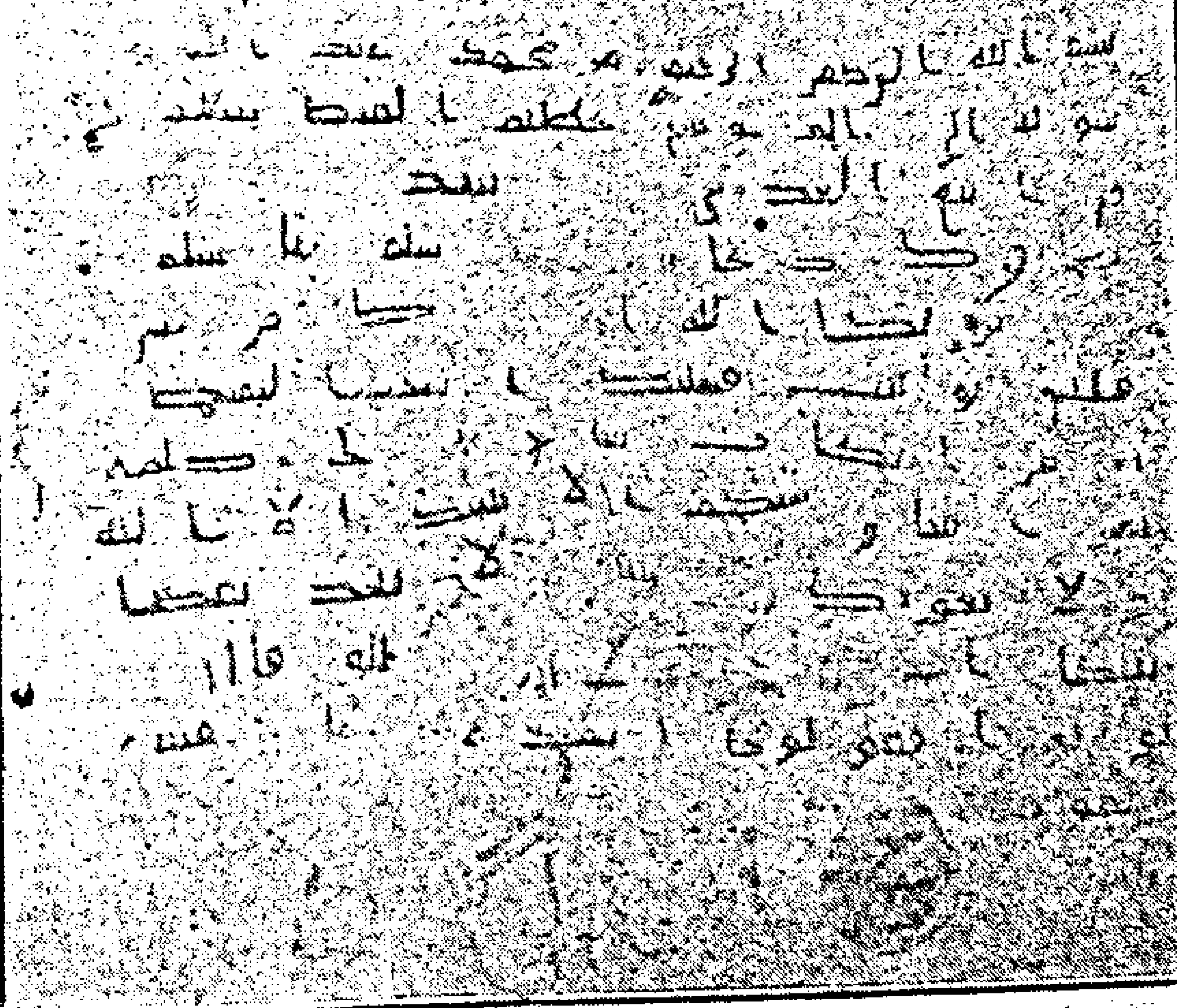

نقل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ اِلَی الْمُقَوْقِسِ عَظِیْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ عَلٰی
مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ
اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ
تَسْلَمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ
فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْقِبْطِ
یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ
سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

محمد رسول اللہ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے
قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف۔
ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو۔ اما بعد میں تجھے
اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تو نے اسلام قبول کر لیا تو محفوظ
ہو جائیگا اور خدا تجھے دگنا اجر دیگا۔ اور اگر تو نے اعراض کیا
تو قوم قبط کا گناہ بھی تیرے سر لازم آئیگا۔ اے اہل کتاب آؤ
ہم ایک ایسی بات پر اتفاق کر لیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر ہے یعنی یہ کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو
اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور یہ کہ ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے
اگر وہ اعراض کریں تو کہہ دو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں

محمد رسول اللہ

آکھے دین سچا مینوں جاپدا اے جدا ذکر انجیل وچہ آیا اے
ایہہ حال سی دشمناں ویریاں دا جہناں بڑا فساد مچایا اے
عبداللہ بن حذاف نے خط کھڑیا کسرے ول جو نبیؐ بھجوایا اے
اللہ نبیؐ دا نام سی خط اوپر جیٹھاں کسرے دا نام جو آیا اے
خط کر دتا ٹوٹے نبیؐ والا بڑا جوش خروش دکھایا اے
پھڑ کے بھیج دئے ایس رسولؐ تائیں جس نے خط ایہہ بُرا اپڑایا اے
بڑا رعب سی شاہ ایران والا عرباں سر نہ کدی اٹھایا اے
پہنچے آ اوہ پاک رسولؐ اگے حکم شاہ دا آن سُنایا اے
ہویا قتل ہے کسرے اج راتیں اوس نبیؐ نوں پکڑ منگوایا اے
ایہہ سُن کے اوہ حیران ہوئے واپس گئے تے پتہ ایہہ پایا اے
اوس منیا نبی رسولؐ سچا مین کسرے تھیں رب چھڈایا اے
شاہ حبش نجاشی نوں خط ملیا اوہ پڑھ اسلام لے آیا اے

وگڑ گئے اوہ سُن کے جدوں سارے ہرقل آکھدا میں ازمایا اے
گلاں ابوسفیان نے دسیاں ایہہ جدوں اوہ اسلام تے آیا اے
اوہدا حال وی سُن لے پڑھن والے جویں واقعہ پیش ایہہ آیا اے
سٹ بھج کے اوہ کباب ہویا جیٹھاں نام جو اپنا پایا اے
حکم لکھدا یمن دے حاکمے نوں جس نے نام بازان دھرایا اے
دو آدمی اوس نے بھیج دتے حکم اوہ عجب لے آیا اے
کوئی بول نہ سکدا عرب والا شاہی دبدبہ اوہناں تے چھایا اے
نبیؐ پاک نے اوہناں نوں دسیا اے سانوں رب نے ایہہ بتلایا اے
ٹوٹے خط وانگوں ہوسی راج اوہدا جلوہ رب نے آپ وکھایا اے
پتر اوس دے نے کسرے مار دتا ایہہ سُن بازان چکرایا اے
ٹکڑے ہو گیا اوس دا ملک سارا جویں نبیؐ دا خط کرایا اے
حضرت جعفر سہن سہر در مقیم اوتھے جدوں واقعہ پیش ایہہ آیا اے

جنگ موتہ کے واقعات

ملک عرب دے ہر رئیس تائیں نبیؐ ایہہ پیغام پہنچایا اے
اوہدے کول نامہ حارث گئے لے کے اوس اوہناں نوں چا مروایا اے
چلے تن ہزار اصحاب مومن جہناں اوپر خدا دا سایہ اے
بڑے بڑے قریش مہاجراں نے سر حکم دے ہیٹھ جھکایا اے
ویکھے شان اسلام دی ذرا کوئی کیویں اپنا شان مٹایا اے
نہیں سی کدی قریشیاں جگ اندر سر پیش غلام جھکایا اے
اک لکھ سی فوج شرجیل والی جدوں موتہ مقام تے آیا اے

اوہناں وچوں شرجیل پُت عمر دا سی جیہڑا شام دی حد تے چھایا اے
قتل قاصد دا ہوندا اے جنگ یارو نبیؐ جنگ دا حکم فرمایا اے
زید حارث دے پُت غلام تائیں نبیؐ پاک سردار بنایا اے
نالے ہور انصار سن شان والے قدم زید دے تخت اٹھایا اے
نکے وڈے سن اج برابری تے نبی پاک ایہہ سبق سکھایا اے
جاناں دین نوں چلے نے اج سارے دسدا نور ایمان سوایا اے
زید ہوئے شہید اس جنگ اندر رب اوہناں نوں کول بلایا اے

حکم نبی دا سی جعفر بنے افسر جے کر زید نے سیس کٹایا اے
عبداللہ بن رواح دا حکم ہے سی افسر تیسرا نبیؐ بنایا اے
یاراں مشورہ کر کے تد ولں اوتھے خالدؓ بن ولید بنوایا اے
پڑھو واقعہ ایہہ تاریخ اندر خالدؓ جویں کمال دکھایا اے
تھوڑے جیہیاں نے جو کمال کیتا ایسا جگ نے نہیں وکھایا اے

نوے کھا کے زخم شہید ہوئے بڑا جوش ایمان دکھایا اے
اوہ بھی لڑ کے ہوئے شہید اوتھے ایتھوں تیک تے نبی فرمایا اے
جہناں فضل خدا دے نال یارو دشمن مار کے پچھاں ہٹایا اے
ہجری اٹھ وچہ ہوئی سی جنگ موتہ ذکر وچہ حدیث دے آیا اے
سرور نبی کریمؐ دے دوستاں تے سدا ربّ نے فضل کمایا اے

جنگ خیبر محرم سنہ ۸ ہجری

جلاوطن جاں بنو نضیر ہوئے بہتے وچہ خیبر ڈیرے لاوندے جے
حیی سی سردار اس قوم اندر نال مومناں ویر کماوندے جے
حیی جنگ احزاب وچہ پھرے بھوندا عرباں نال ادلے آوندے جاوندے جے
عبداللہ پت ابی دے نال مل کے سدا ویر بخیں شور مچاوندے جے
کردے سدا ہے مکر فریب سارے راہ ویر دے سدا دکھلاوندے جے
طاقت نہیں ہے مومناں وچہ کوئی بنا حج دے گھراں نوں آوندے جے
جدوں پاک رسولؐ نوں خبر ہوئی پہلوں آپ تصدیق کراوندے جے
سولہ سو اصحاب کماں اندر ڈیرے رجیع مقام تے لاوندے جے
ہویاں کجھ لڑائیاں ایسے تھاویں مسلم فتح پا خوشی مناوندے جے
قلعے فتح ہوئے کئی ہور ایتھے ویری قلعے قموص وچہ جاوندے جے
ویہہ روز محاصرہ نبیؐ کیتا تاں وی نہیں یہود گھبراوندے جے
در خیبری علیؓ اکھیڑ دتا جھنڈا فتح دا علیؓ لہراوندے جے
فتح بعد یہود نے عرض کیتی سانوں دیہو زمین ایہہ چاہوندے جے
ہے سی بڑی شریر ایہہ قوم بھاویں نبیؐ اوہناں دی گل منواوندے جے

ہے سن کل سردار یہودیاں دے جیہڑے چھڈ مدینے نوں آوندے جے
خیبر دو سو میل مدینیوں سی سدا لوکاں نوں اوہ اکساوندے جے
قبیلہ اک غطفان دا بڑا ہے سی اوہناں نوں نال یہود ملاوندے جے
نالے بنو قریظیاں ظالماں نوں رہے سدا ای ایہہ بھڑکاوندے جے
شرطاں نال قریش جد نرم سنیاں مسلم حج نہیں کرن نوں جاوندے جے
سازش ہوئی یہود غطفانیاں دی حملہ کرن دا متا پکاوندے جے
اس تھیں بعد اصحاب نوں نال لے کے کوچ خیبر دے ول فرماوندے جے
خیبر لاتے غطفان وچہ تھاں سی ایہہ بنی روک وچہ دوہاں دے پاوندے جے
کر لین گے صلح ایہہ نبیؐ سوچن اپر نہیں یہود شرماوندے جے
ایہہ قلعہ مضبوط سی وچہ خیبر لشکر بہت جرار اس تھاوندے جے
جھنڈا علیؓ دے ہتھ رسولؐ دیندے فتح ہووے گی اج فرماوندے جے
علی مرتضےؓ کیتا کمال بھارا سجدہ شکر بجا لیاوندے جے
ادھ ونڈ کے دیاں گے عمر ساری نبیؐ پاک جا فیض کماوندے جے
کر دے مشورہ رل شریر سارے زینب حارث دی دھی کول جاوندے جے

تیرا ماریا ایہناں نے ہے خاوند دعوت دے رکھ دلیں کراوندے جے
اللہ لیا بچا رسولؐ اپنا لقمہ اک ہی آپ اٹھاوندے جے
کردے رہے شرارتاں سدا ظالم مسلم نت رہے کرم کماوندے جے
جلاوطن تاں عمرؓ کراوندے نے ملک عرب نوں پاک کراوندے جے
کیویں چھڈن شرارتاں کرنیاں ایہہ نبیؐ بہت ہی غور فرماوندے جے
کیتی پھیر آزاد اوہ نیک بندی نکاح نبیؐ خود آپ پڑھواندے جے
پتہ لگدا اے اہدا ایس گلوں ولیمہ نبیؐ اس جگہ کراوندے جے
کھانا آپنو اپنا لے آ دل مل کے یار سب کھاوندے جے
قیدی چھڈے تے مال وی موڑ دتا یار نبیؐ دے حب دکھلاوندے جے
فلسطین وچہ اج وی ہین جھگڑے جتھے آن کے وسدے جاوندے جے
کیتی مومناں سدا ای طرفداری امن ہیٹھ اسلام دے پاوندے جے

دعوت من لئی نبی رسولؐ سپے زہر کھانے دلوچہ چا پاوندے جے
بشیر برا دے پُت نے کھا لیا سی اوہ ترت ای جان گنواوندے جے
حضرت عمرؓ دے وقت تک رُکے نائیں پتر اوہناں دا کھیتوں گراوندے جے
نبی پاکؐ نے کرم سی فیر کیتا زینب وچہ قصاص مرواندے جے
صفیہ دھی کنانہ سردار والی ایہنوں قید تھیں آپؐ چھڈاوندے جے
فرضی قصے نے مال غنیمتاں دے ایویں جھوٹ پئے لوک سناوندے جے
کوئی چیز نہ پاس رسولؐ دے سی نبی پاکؐ ایہہ حکم فرماوندے جے
ستو اتے کھجوراں سن خوان اُتے ذکر وچہ حدیث دے آوندے جے
سدھرے نبیؐ دے قید ہن کیویں کریئے تیرے اوہناں دے پئے دھاوندے جے
عرب کل نے ایہناں تھیں دُکھی رہندے پئے اج یہود ستاوندے جے
سرور بڑے بدبخت یہود ہے جے سدا جگ نوں ایہہ کھٹکاوندے جے

اسلام کا عالمگیر پیغام الفت

ایہناں خطاں وچہ لکھیا گیا ہے سی حکم پاک خدا رحمان والا
دین دھرم سب جگ دے ذرا دیکھو تولہ ویکھ لو کوئی انسان والا
سبھے مذہب منواندے ہین اللہ جس دا نام ہے اچڑی شان والا
کوئی کہے پرماتما گاڈ کوئی کوئی کہے اکال جہان والا
سانجھا اوس دا نام ہے جگ اندر مالک ہے جو زمین اسمان والا
عرض کراں ہیں جگ دے عقلمندو دیکھو وقت ایہہ خط لکھوان والا
حملہ سال پہلوں کیتا دشمناں نے سچا رب سی جان بچان والا

صلح واسطے کل جہان اندر ایہو پاک اصول فرقان والا
خوب چھان کے دیکھو ہوواں سب دے لفظ دیکھ دے کوئی ایمان والا
کوئی کہے خدا تے رب اس نوں ایشور آکھدا کوئی گیان والا
کوئی آتما کہے پرماتما نوں کوئی جپدا نام بھگوان والا
ایسے گل تے زور اسلام دتا گیا چمک ہے سب نور ایمان والا
جھکیا عرب نہ جے سی نبیؐ اگے ویلا نہیں سی نشان دکھان والا
چھپے چھپے تے دس دے سہن دشمن سوچے غور تھیں کوئی دھیان والا

Marfat.com

مل دی کامیابی جیکر عرب اندر تاں تے جاندا فکر دوڑان والا
ایسے حال وچہ شاہاں نوں خط ایسے لکھ سکدا کوئی تران والا
اپر نبیؐ دا دیکھے یقین کوئی کیڈا زور ہے ڈِلے ایمان والا
ایسا رب تے ایہہ یقین کامل ویندا ہوش بھُلا انسان والا
اج ویکھ لئے ہوش تے عقل والا ٹولا باقی اے کیہڑا جہان والا
شاہی ہے اسلام دی اس تھاویں جتھے جتھے گیا قاصد شان والا
گلاں ایہہ نہیں جاندے اج مسلم نہ کوئی دسدا سبق پڑھان والا
قوماں ساریاں ول او نبیؐ سچے دعویٰ[1] ہے ایہہ خاص قرآن والا
دِتا عیسےؑ جواب سی اوس تائیں کیتا جس سوال ایمان والا
ایتھے ہند وچہ وید دا حکم چل دا بھن چاہیدا پڑھن پڑھان والا
اپر نبی رسولؐ اسلام والے نہیں چھڈدے بشر جہان والا
آدے جو اسلام دے وچہ گھیرے چھوت چھات نہ ہووے کران والا
ایہہ خط لکھے اندر ست ہجری ایہو سال سی حج کران والا

سجھ گئی لئے دیکھ کے کامیابی کران فکر پیغام پہنچان والا
جیہڑے دھرم نہیں ہون بیزار سارے ہوندا سب جوش بھڑکان والا
من لے گا کل جہان ہنیوں ایہہ ہے رب دا حکم اپڑان والا
لیا ویکھ سی جگ لے پھیر جلدی جلوہ رب دے پاک فرمان والا
کیہڑی قوم نہیں منیا نبیؐ اللہ کتھے گیا نہ نور قرآن والا
ایہہ قول خیال نہیں وہمیاں دے نہ ہی طور ہے کسے گمان والا
تسیں سب دے نبیؐ اور رب آکھے ٹولہ وکھ نہیں کوئی جہان والا
عیسےؑ نبی نے وچہ انجیل کہندے اسرائیلی ہاں بھیڈاں جگان والا
کھانا کتیاں نوں دیواں بشر والا ایہہ کم نہیں مجھ نادان والا
دوجی قوماں نوں اوہ ملیچھ کہندے بن سکے نہ اوہ گیان والا
ویندے نور اسلام دا پاک سوہنا کر دیندے نے خاص ایمان والا
نکے وڈے دے رہن نہ کوئی گھیرے بھائی بھائی اسلام بنان والا
نبیؐ پاک دا ہوندا غلام سرور سارے جگ نوں سبق پڑھان والا

مکہ معظمہ کی فتح ۸ سنہ ہجری

لکھیا حال ہے کجھ رسولؐ والا بڑا حوصلہ ایہہ گنہگار دا اے
اکی سال ستاوندے رہے مکی وار سدا ای سرین تلوار دا اے
پایاں بہت مصیبتاں بھاریاں نے سہندا نبیؐ سچے کردگار دا اے

پڑھن والیاں نوں ملسی اجر اہو دا ذکر پاک رسول مختار دا اے
دیس چھڈیاں وی اٹھ سال گذرے پچھا چھڈیا نہیں سرکارؐ دا اے
کردے رہے شرارتاں اج توڑی بھاواں پندہ دشوار گذار دا اے

[1] اِنی رسول اللہ علیکم یقیناً آپ سب کے رسولؐ ہیں۔

پیاں میلاں تے امن نہ لین دیندے بڑا حوصلہ نبیؐ مختار دا اے
پھردے چکدے کل قبیلیاں نوں چلّے داؤ نہ کسے عیار دا اے
کھچے آوندے نفس سعید سارے اثر گھٹدا از دِ کفار دا اے
ساتھی صلح دے وقت خزاعہ والے ٹولہ بن گیا ملّے یار دا اے
بنو بکر نے توڑ کے عہد نامہ کیتا خزاعہ تے وار تلوار دا اے
خزاعہ والڑے ہو مجبور نسے جیہڑا کم مجبور لاچار دا اے
بنو بکر نہیں حرم دا پاس کردے ہتھ روکیا نہیں تلوار دا اے
خزاعہ والیاں دا ٹولہ اک نٹھا بوہا ملدا آن سرکارؐ دا اے
قاصد بھیجدے نبیؐ قریش والے شرطاں تن جو گوش گذار دا اے
بنو بکر دی چھڈو یاں طرفداری جیکر پاس کجھ کسے گفتار دا اے
ہویا عہد سی وچہ حدیبیہ ساڈوں بڑا خیال اقرار دا اے
دتا ایہہ جواب مغرور ہو کے لے پر ابو سفیان وچار دا اے
پہنچا نبیؐ کریم دے کول یثرب حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
چلی چال نہ کوئی رسولؐ اگے او تھے صدق تے نور انوار دا اے
ہن پانا پیا اوہ عہد نامہ نبیؐ نال جو کل کفار دا اے
چلّے اوہنوں جیہڑاں مصیبتاں تھیں جیہڑا نبیؐ نوں آن پکار دا اے
کہندے چلو امداد غریب دی نوں عہد پالنا حکم غفار دا اے
ذرا کرن دھیان کجھ غور کر کے کدھر قصد سردار ابرار دا اے
میٹن واسطے جو اسلام تائیں دس دے سدا رہے زور تلوار دا اے
سدا رہے ابھاردے عرب تائیں ظلم کرن تھیں کوئی نہ ہار دا اے
جہناں سدا بے دوسیاں مومناں نوں دتا دکھ تے دکھ آزار دا اے

صلح کیتیاں سال نہیں دو گذرے ایپر دلیں اندھیر غبار دا اے
ادھر دین اسلام دا نور سوہنا پاندا دلیں ولنگڑا پیار دا اے
سڑدے حسد وچہ پھرن قریش سارے وس چلدا نہیں اغیار دا اے
بنو بکر سن یار قریشیاں دے حق اوہناں نوں کوئی نہ وار دا اے
ساتھی اوہناں دے ہوئے قریش مکہ ساتھی خزاعہ رسولؐ مختار دا اے
ٹھہرے آن کے حرم دی حد اندر جتھے کوئی نہ کسے نوں مار دا اے
اوہنوں موڑ دے مول قریش ناہیں ارض حرم وچہ وار تلوار دا اے
ویکھ دھاندلی ایہہ قریش والی نبی پاک رسولؐ وچار دا اے
دیو خون بہا جو تساں مارے جیہڑا طور سب عرب دیار دا اے
نہیں تے کرو اعلان اوہ ٹٹ گیا عہد نامہ جو نبیؐ سردار دا اے
دتا سن جواب قریشیاں نے ساڈا عہد تھیں رخ انکار دا اے
خطرے اوس نوں دسّے بڑے ہیسن اوہ مکے نوں چھڈ سدھار دا اے
نواں عہد نامہ آ کر لیئے ۔ چالاں کرن تھیں دلوں نہ ہار دا اے
پچھاں پر تیا ہونا کام ظالم ہویا چوڑ کم اوس سردار دا اے
ساتھ دیونا پیا خزاعہ دا جس تے ظلم کفار مردار دا اے
نالے سدیا اوہناں قبیلیاں نوں ساتھی جو بڑی سرکارؐ دا اے
ارض حرم ہے عرب وچہ جگہ ایسی جتھے امن فرمان ستار دا اے
آکی سال ستاوندے رہے جیہڑے چڑھیا رہندا سی کٹک انکار دا اے
حملے کرن نوں سدا جو آوندے سن کٹک لے لے کئی ہزار دا اے
جہناں نیند تے چین حرام کیتا خوف دلیں رہندا کارزار دا اے
کیہڑا دکھ ہے جنگ تے رہیا باقی مسلم جو نہیں جھل گذار دا اے

Marfat.com

بدلہ لین واہتے اوہناں ظالماں تھیں لشکر چلیا نبیؐ مختار دا اے
داغ دلاں وچہ بہت تے مومناں دے ویلا آیا دسن نوں حال زار دا اے
اے پردہ ستور ربّ رحیم سچا جلوہ نبیؐ وچہ جس دے انوار دا اے
دتا پتہ نہ ویریاں دوتیاں نوں ہووے کم ناہیں مارو مار دا اے
بدلہ لین نوں اج قریشیاں تھیں ہر دل مسلم ٹھاٹھیں مار دا اے
ڈیرے گھت لؤ کل پہاڑیاں تے دکھو دکھرے حکم سرکارؐ دا اے
گن لین قریش تعداد ساڈی ہووے حوصلہ پست پیکار دا اے
مکے والیاں دیکھیا اوس راتیں چہلا بلدا دس ہزار دا اے
پیا سوچ تھیں فکر وچہ ہر ظالم بدلہ ملے گا ہن کردار دا اے
آکھن اوہو محمدؐ ہے اج آیا اکو رب جو سدا پکار دا اے
اوہو مکے دا اک یتیم نڈھا ساتھی نہیں کسے رشتے دار دا اے
مار مار کے جس نوں کڈھیا سی اوہو آن کے اج للکار دا اے
دکھ اساں سنی دتڑے سدا بھالے کوئی دکھاں نوں نہیں وسار دا اے
سبے امن ہو کے مومن گئے یثرب جتھے نس کے جھٹ گذار دا اے
گئے ہار کے اوہ حدیبیہ تھیں کل ہار دا طور اقرار دا اے
ساڈے نال نہ عرب ہن وسدا اے ساتھی ہر اک اوس سردار دا اے
کوئی سوچدا ایں ایہہ ظلم کیتا دکھ دین نوں پیا وچار دا اے
گذری غماں دے وچہ نے رات ساری صبح بانگ بلالؓ پکار دا اے
گھر و گھر وچہ بھاجڑاں آن پیاں ہر اک پیا آہیں مار دا اے
اوس ویکھیا کل پہاڑیاں تے لشکر نبی رسولؐ مختار دا اے
چاچے نبیؐ دے ملے عباس اگوں نقشہ دیکھ کہندا گھبر گھار دا اے

فوجاں خلق عظیم دے نال تریاں سر جھکدا ہر اسوار دا اے
ساتھی ظالماں دی اج دسے نائیں جیہڑا کفر تے جان نثار دا اے
رحمت کل جہان تے کرن والا دار دیکھنا کیویں سنوار دا اے
ترے چپ چپاتڑے طرف مکے لشکر آپ دا دس ہزار دا اے
مکے کول اک شام نوں جا پہنچے ہویا حکم ایہہ نبیؐ ابرار دا اے
آپو اپنے چلھے بنان سارے شعلہ نکلے ہر چمکار دا اے
سارے جگ دے دکھ کماندراں تھیں طور وکھرا ایسے یار دا اے
ہوش اڈ گئے ویریاں ساریاں دے دل ڈبیا ہر ہشیار دا اے
کریئے کی نہیں چلدا وس کوئی گھیرا اج ایہہ کئی ہزار دا اے
ساڈے رب نے کئی ہزار بہا دین اج اک خدا نہیں ہار دا اے
جہنوں تنگ کرا سی بے حال کر دے بھیڑا حال ہوندا اودھے یار دا اے
دین اوسدا پھیلیا عرب اندر دھمی اوہ گفتار کردار دا اے
چھپ بھج کے نس گئے اوہ اتھوں پتہ رہیا نہیں گھر بار دا اے
چڑھ چڑھ کے جاوندے رہے اوتھے پایا وخت اساں بار بار دا اے
اج پہنچیا لیکے فوج مکے بھیڑا حال ساڈے کاروبار دا اے
نہیں تے پہنچا کدی نہ آن مکے اثر خلق تے اوہدی گفتار دا اے
کوئی آکھدا ایں کی کراں گا ہن بڑا ویلے تے خوف آزار دا اے
مکے وچہ اج گونجیا نام اللہ نالے اللہ دے خاص دلدار دا اے
گھروں نکلیا ابوسفیان ویکھن غائب ہو گئیں اج اوس سردار دا اے
ڈگے پیئے سن رب دی یاد اندر سجدہ شکر ہر اک گذار دا اے
بڑا بادشاہ تیرا بھتیجا اے کیڈا ٹھاٹھ اج ایس سردار دا اے

Marfat.com

دھوکا اکھیاں اوہدیاں فیر کھادا فکر اوس والا دنیادار دا اے
معافی اج میں چل دواں تینوں کرم ویکھ لے رب دے یار دا اے
حضرت عمرؓ نے ویکھیا اوہدیاں نوں جذبہ بھڑکیا اوس غمخوار دا اے
لگے آن سکھان اوہ نبیؐ تائیں ویکھو حوصلہ ہوش ہشیار دا اے
اہدی دشمنی دا نہیں حساب کوئی ویری اللہ تے اللہ دے یار دا اے
رحمت رب دی ہس پئی گل سن کے نبیؐ پاک ستار غفار دا اے
کہیا کجھ نہ آن کے ابوسفیان چھایا کرم تھیں ابر پیار دا اے
بھا بخشیا اساں قصور تیرا بخشش حق ہوندا شرمسار دا اے
تیرے گھر دے وچہ وڑے جیہڑا امن اوہنوں بوہا بند کرے گھر بار دا اے
رہیا ابوسفیان حیران سن کے بڑا کرم کریم دے یار دا اے
اساں کوششاں کیتیاں لکھ بھاویں پانسہ تباندا پیا نت ہار دا اے
پیا خلق اخلاق دا اثر بھارا خالی ہتھ نہ گیا اوس وار دا اے
معافی لے کے پرتیا طرف مکے صادق دل تے نور ابصار دا اے
بخش دتے نے اوہناں قصور ساڈے جلوہ عجب رسولؐ مختار دا اے
ابراہیمؑ دی ہوئی دعا پوری اج داج اوہدے برخوردار دا اے
اس تھیں بعد رسولؐ خدا چلے کعبے طرف جو گھر غفار دا اے
اوپر اوٹھنی نبیؐ سوار ہے سن جھکیا سر اوس بڑی سرکارؐ دا اے
جھنڈا سعد عبادہ دے پت دے ہتھ شوخی نال اوہ ذرا للکار دا اے
نبیؐ پاک ایہہ سن للکار کہندے چپ وقت نہ ایس گفتار دا اے
پہنچے اک مقام تے نبیؐ اللہ اوچا تھاں جو ایس دیار دا اے
خالد بن ولید دا ایہہ دستہ سن لیا حضورؐ للکار دا اے

شاہی نہیں ایہہ ابن عباس کہندے رتبہ ایہہ رسولؐ مختار دا اے
ٹریا نال عباس دے ابوسفیان سر جھک گیا شرمسار دا اے
دوڑ پہنچدے اوہناں تھیں اوہ پہلوں ڈیرہ جس تھاں بڑی سرکارؐ دا اے
کہندے کدی نہ ایہنوں معاف کرنا ظالم حضرتؓ ایہہ بڑا منسار دا اے
آئے بن عباس ہن نال لے کے ایہو بڑا سردار کفار دا اے
پہنچے اوویں عباس تے ابوسفیان جھکیا سر ڈھٹھا اوگنہگار دا اے
ہویا نبیؐ دا ایہہ ارشاد عالی معافی دیوناں کم ابرار دا اے
لے جائیں پیغام توں امن والا جیہڑا کم ہر اک سردار دا اے
شوخی کرے نہ کوئی تے امن اوہنوں ساڈا کم نہ تیر تلوار دا اے
میرے جیہا ویری اوہنوں لئی معافی کم ایہہ ناہیں دنیادار دا اے
اسیں رہے بچاوندے بتاں تائیں ایس جت وچہ ہتھ ستار دا اے
آکھے سچے او یار رسولؐ اللہ بیڑا پار ہویا شرمسار دا اے
دیندا آن پیغام پھر مکیاں نوں کہندا کرم ایہہ رب دے یار دا اے
شوخی اج نہ حرم وچہ کرے کوئی فضل آگیا جے کردگار دا اے
باطل بتاں دا پوجنا سب ہے سی سورج چمکدا اج انوار دا اے
ساتھ آپؐ دے دس ہزار مومن نور رب دا لاٹھاں ٹھیں مار دا اے
سجدے وچہ پئے جاندے نبیؐ اللہ بیڑا غرق سب کبر ہنکار دا اے
اج دن ہے جنگ دا ابوسفیان کیتے زور اوہ کفر کفار دا اے
اوہدے قیس فرزند نوں حکم ہویا جھنڈا لئیں ایس سردار دا اے
دسی آپؐ نوں چمک سی اک پاسے کسے چکیا ہتھ تلوار دا اے
بڑے جوش تھیں پچھدے نبیؐ اللہ کارن کی اس شور پکار دا اے

Marfat.com

بڑی سخت تاکیدسی اساں کیتی اج کم نہ کیسے تے وار دا اے
ڈُلے عکرمہ دے مارے دو مسلم زور توڑ ناپیا بلکار دا اے
فتح ہوگیا امن دے نال مکہ کعبے پہنچدا نبیؐ جبار دا اے
کردپاک خدا دا گھر پہلوں۔ پہلا گھر ایہو کردگار دا اے
بُتاں دیاں لیاں گھر ناپاک کیتا اج زور اُس رب قہار دا اے
بُت کعبہ تھیں باہر سی پئے ہوندے جاں کوئی نہ اوہناں توں وار دا اے
تدوں پڑھی نماز پھر حرم اندر جلوہ نظر آیا کردگار دا اے
حضرت علیؓ نوں بھیجدے سدنے نوں دتا اوہناں پیغام سرکار دا اے
چُک پٹکیا علیؓ نے اوس تائیں طور دیکھ گستاخ سطر ار دا اے
کہندے پاک رسولؐ سن علیؓ بھائی حق سدا ہوندا حق دار دا اے
واپس کنجیاں کردتے لو معافی طور طرز اسلام دا پیار دا اے
واپس کنجیاں دیوندے علیؓ مولا نبیؐ حق کہندے حق دار دا اے
اجے وچہ اندھیرے عثمان ہے سی جلوہ خلق دا پیا چمکار دا اے
کلمہ پڑھ کے حاضری آن دینلا دل بھر آیا اشکبار دا اے
نبیؐ پاک پھر کنجیاں بخش دیندے دل مٹھڑا اوس غمخوار دا اے
اس تھیں بعد خطاب حضورؐ کیتا۔ دتا پتہ سچے کردگار دا اے
پیدا کیتے نے زمین آسمان جس نے ساتھ نہیں کسے مددگار دا اے
کر سکدے نہیں امداد کوئی اینویں ایہناں نوں بشر پکار دا اے
دوجی گل ایہہ سنو دھیان کر کے کیوں بشر نوں بشر پکار دا اے
نکے وڈے دا چھڈو خیال بھیڑا زور اوراہی ایہہ وچار دا اے

خالد کہیا اے پاک رسولؐ اللہ ٹولا اک پہلوں ساڈوں مار دا اے
وچہ سن معقول ناہوش ہوئے رنج دلے وچہ ایس تکرار دا اے
کھڑے ہوگئے پہنچ کے پاس کعبے ہویا حکم رسولؐ مختار دا اے
کسے نہیں بنایا سی بُت خانہ ابراہیمؑ ایہہ کنداں اسار دا اے
تسیں اپنا گھر ہن پاک کر لو مُلے جان ایہہ مال کفار دا اے
ڈھونگ بُتاں دا ہویا برباد سارا واقف ہویا ہر اک اسرار دا اے
فیر سددے اوس عثمان تائیں پُت طلحہ والے کنجی دار دا اے
پہلوں پائے عثمان ولنگڑے نے دیندا پھیر جواب انکار دا اے
لیاں کنجیاں کھوہ تے ہوئے واپس حال دسیا آن گفتار دا اے
کر کے زور تے کھتا جے حق اوہدا ایہہ کم ناہیں منصب دار دا اے
اوکھا کم سی بڑا اے ذرا سوچ کر دے علیؓ کی حکم سرکارؐ دا اے
سختی میری نوں کریں معاف سجن ایہو حکم رسولؐ مختار دا اے
کہندا سچا خدا اے نبیؐ سچا راگ نکلیا دلے دی تار دا اے
کر دا عرض ایہہ کنجیاں ہن حاضر بخش دیو قصور انکار دا اے
اوہدی نسل وچہ اج تک کنجیاں جے دیکھ لو ایہہ کرم سرکارؐ دا اے
لوکو سن لو ہے خدا واحد پالنہار جو کل سنسار دا اے
ایہہ بُت نہیں ربّ جہان والے گھڑیا جگ والے اِستکار دا اے
دیکھو ڈگیاں اج نمانیاں نوں کھل گیا سب راز اسرار دا اے
اکو جیہی مخلوق ہاں اسی سارے وڈا نام اک ربّ غفار دا اے
درجہ سب نوں دیو برابری دا کوڑا ڈھونگ ایہہ کبر ہنکار دا اے

Marfat.com

وڈی ذات نہیں وڈیاں کرن والی وڈا کم ای ذات سنوار دا اے
اس تھیں بعد رسولؐ نگاہ کیتی جس تھیں وسدا ابر پیار دا اے
گالی دین والے ایہناں وچہ ہے سن رکھیا شرم نہ جہناں سرکارؐ دا اے
کنڈے راہ وچہ کجھ وچھان والے مکھ سامنے ای طعنے وار دا اے
اوہ وی سن جو پہنچدے نت یثرب لشکر لے کے کئی ہزار دا اے
تسیں کی امید اج رکھدے او باقی حوصلہ کوئی آزار دا اے
دیکھ لیو تاریخ انسان والی پرچہ پڑھ لو کسے اخبار دا اے
ایسے ظالماں نے فتح پان والا لیندا سر کٹا سردار دا اے
جیل خانیاں نوں بھر دے نال اوہناں کیتا قصد جس کسے پکار دا اے
اٹھن جوگ نہ چھڈدے اوہناں تائیں نقشہ اج وی سامنے وار دا اے
جرمن اتے جاپان نے ظلم کیتا بدلہ لبھو نے کی کردار دا اے
اُٹھن جوگ نہ چھڈیا اوہناں تائیں جیہڑا اہل کر کے چھوہلی کر دا اے
حضرت نوحؑ ڈوبیا ویریاں نوں بچیا کوئی نہ اوس دیار دا اے
موسےؑ غرق کرا فرعونیاں نوں پار لنگ کے لشکر گذار دا اے
سری کرشن مروائے سی آپ ویری ارجن نہیں سی جہناں نوں مار دا اے
زور بدھ دا توڑیا راجپوتاں نہیں اج تک سر ابھار دا اے
ہند ونڈیا گیا تے ویکھیا جے کیویں چلیا وار تلوار دا اے
پاکستان آئے ستر لکھ مسلم پتہ جہناں دے نہیں گھر بار دا اے
بڈھے بڑھے جوان شہید ہوئے کھوج لبھدا نہیں عصمت دار دا اے

نیڑے رب دے وڈا اوہ ہے جیہڑا خوف رکھے کردگار دا اے[1]
کٹھے اج سہن سامنے کل مجرم ٹولہ ایہہ وی کئی ہزار دا اے
نیزے برچھیاں نال چووندے سن کیتا کسے سی وار تلوار دا اے
پیاسے نبیؐ دے خون دے کھلے ہیسن کم جہناں مدامت تکرار دا اے
دُکھ دین والا اک اک ہے سی ہویا حکم ایہہ تدوں سرکارؐ دا اے
پڑھن والیو ذرا خیال کرنا بدلہ کی ہر اک ستمگار دا اے
ایسے ظالماں نوں ملدا کی بدلہ کیہڑا طور راج ملک دنیا دار دا اے
کیتے جاوندے قتل کجھ اخیر والے ویندا نام مٹا گھر بار دا اے
طاقت توڑ مروڑ کے رکھ دیندا زور کچل دیندا زور دار دا اے
بڑے بڑے نے لوک تہذیب والے ایہو فیصلہ ہر سرکار دا اے
پھانسی ملے تے قتل سردار ہوئے مال لٹ لیا گھر بار دا اے
بدلہ لین والا جذبہ فطرتی ہے نقشہ جگ والے کارزار دا اے
عاد اتے ثمود تباہ ہوئے دشمن نبیؐ دے رب ای مار دا اے
رام لنکا نوں ساڑ کے خاک کر دا اوہ دن جدوں آیا اوس تھیلی ر دا اے
بدھ مت نے وید کی بہمناں تے رکھ دتڑا ہتھ تلوار دا اے
اٹھ سکی نہیں قوم جہان والی انگلش راج تھیں جو جو ہار دا اے
سکیاں وار کیتے جیہڑے ظلم والے مسلم اوہناں نوں جھل گذار دا اے
بچے عورتاں بہت ہلاک ہویاں پتہ کوئی نہیں ویہہ ہزار دا اے
امرتسر تھیں دلی تک کوئی مسلم دسدا نہیں اذان پکار دا اے

[1] ان اکرامکم عند اللہ اتقکم۔ اللہ کے نزدیک قابل اکرام وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

Marfat.com

نکے وڈیاں نوں دتا کڈھ اوتھوں مال لٹ لیا گھر بار دا اے
جرم اوہناں واسی مسلمان ہونا دوجا ظلم تھیں ہونا فرار دا اے
پاکستان وچہ موئے سن کجھ ہندو ٹولہ اوس تھاں نبی مختار دا اے
نقشہ مکیاں دا دیکھو غور کرکے نہیں سراں تے وار تلوار دا اے
گل اک اچنبے دی دسدی اے نقشہ عجب ہر دل بدکار دا اے
جدوں اوہناں تھیں پچھیا نبی اللہ جذبہ آگیا دلیں پیار دا اے
تسیں سخی تے سخی دے پت سوہنے بیڑا پار اساڈڑی عار دا اے
بخشش منگھ تھیں کم تساڈڑا اے خلق اج وی پیا ونگار دا اے
ڈٹھی سدا کریمی دا کرم سوہنا ویلا ویکھیا ساں ادبار دا اے
ویکھن والیاں ویکھیا اوس ویلے فضل رب سچے کردگار دا اے
بحر کرم دا قلب رسولؐ والا کھا کے جوش پیا ٹھاٹھیں مار دا اے
عجب دل حبیبؐ خدا دا سی غم دیکھ نہ سکے غم خوار دا اے
سر ادبوں رہ گئی اک پاسے رنگ وکھرا نبیؐ مختار دا اے
بھائی بند اساڈڑے تسیں سارے رنج فکر ہن سب بیکار دا اے
اج نہیں الزام ہے تساں اوپر[1] مطلب ایہہ ساڈے کردگار دا اے
جھوٹے بتاں نوں رب بناکے تے در چھڈ دتا پالنہار دا اے
ہوگئے حیران گفتار سن کے ہوش اوڈیا ہر ہشیار دا اے
نہ ای آکھیا لے ایمان آؤ بدلہ چھڈناں تاں ای دار دا اے
دغا بازیاں لیہے جو سدا کردے اج اوہناں تے کرم سرکار دا اے

راہ چلدیاں لکھاں نوں مار دتا بیڑا ڈبیا سکھ ہزار دا اے
ایڈے ظلم نہ ہوئے سن جگ اوپر پرچہ دیکھ لو کسے اخبار دا اے
بڈھا بچہ تے رن نہ کسے ماری ہندو سکھ گو سب نوں مار دا اے
ڈٹھی فتح پا کے کھلے سامنے نے ظالم ظلم ہر اک چتار دا اے
ویندے دل گواہیاں سب ہیں ایسا خلق نہ ایس سرکار دا اے
دتا اک زبان جواب سبھناں سچا قول ایہہ ٹھیک اقرار دا اے
ڈٹھے ہوئے او تسیں حضور ساڈے بھلا ہویا نہیں حال سرکار دا اے
ساڈوں کرم دی اصرف امید ہے جے بدلے طور کیویں بخشنہار دا اے
شاہی بدل نہیں سکدی خلق تیرے موسم ہن تے فصل بہار دا اے
کیتا نبیؐ سلوک ودھ اس کولوں چمک اٹھیا کرم غفار دا اے
لہر پاک سمندروں اک اٹھی ظلم ڈبیا کل کفار دا اے
بخشش دین دی لبھے تلاش جس نوں جذبہ جس وچہ نت پیار دا اے
نہیں کوئی اولہڑا آپؐ دیندے سگوں لال نوں نبیؐ ابھار دا اے
کیتی تساں سی بتاندی طرف داری کارن وڈڑا ایہہ تکرار دا اے
یوسفؑ نبی جو آکھیا بھائیاں نوں اوہا سخن اج رب دے یار دا اے
بھل جاؤ ہن ویر فساد سارے منو رب جو کم سنوار دا اے
اسیں کراں گے نہیں شرارتاں وی لیا قول نہ ایس اقرار دا اے
غور کرن والے ذرا ویکھ لیندے نہیں خوف تلوار دے وار دا اے
قبضے اوہناں دے وچہ نے جائیداداں ہور کل اسباب گھر بار دا اے

[1] لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج کے دن تم پر کوئی طعنہ نہیں۔

نال ہورسن کل مہاجراں دے حمزہؓ علیؓ رسولؐ مختار دا اے
نبیؐ آکھیا دستو چھڈ دیو حق جیہڑے جو میڈے یار دا اے
بھریاں ہویاں امنگاں سی دلاں اندر بدلہ ملیگا ظلم دے وار دا اے
دُکھ دیاں گے اسی وی اوہ سارے جیویں جیویں ساڈوں کوئی مار دا اے
مکھ پاک رسولؐ تھیں جدوں سُنیا دل صاف ہو گیا ہر یار دا اے
وکھو وکھریاں فطرتاں ہوندیاں نے وکھو وکھرا راگ ہر تار دا اے
غصہ ور ہوندا کوئی صبر والا عادی ہوندا کوئی ہنکار دا اے
ساتھی نبیؐ دے بڑے انوکھڑے سن اثر نبیؐ دی عجیب گفتار دا اے
بخش دیندے نے محل تے ماڑیاں دی کی ذکر اتھے کاروبار دا اے
دکھ سہن دی پہلی نظیر ناہیں پڑھو حال تاریخ سنسار دا اے
بجلی اک سی چمکدی وچہ مکے نور اوس دی پاک چمکار دا اے
مُنھ گھر تے قلب کفار دا لے حملہ ہویا ایہہ خلق دے وار دا اے
ابوجہل دا عکرمہ پُت اج دی نٹھا کر کے وار تلوار دا اے
نس گیا کرتوت کر چھڈ مکہ ہویا سامنا کسے ذمے وار دا اے
مشکل کم سی کی کریم اگے بخشنہار جو کل سنسار دا اے
ہندہ ابوسفیان دی اوہ بیوی جس دا دل ظالم خونخوار دا اے
ایسی ڈائن نوں کر معاف دینا مشکل کم یارو دنیا دار دا اے
حبشی وحشی جس حمزہؓ شہید کیتے حاضر ہو کے عرض گذار دا اے
گھٹ سامنے وحشیا توں ہو دیں دُکھ ہوندا اے تیری کار دا اے
ایسی معافی دی کوئی نظیر کدے دسے کوئی تے بشر سنسار دا اے
سوچ فیر تے کجھ دھیان کر کے کم ایہہ کسے دنیا دار دا اے

دوجے حق ہے سن دکھان والیاں لئے حق ہور اصحاب کبار دا اے
دھن شابا رسولؐ دے ساتھیاں نوں ہر اک جو جاں نثار دا اے
ریتاں تتیاں تے رگڑے دیاں گئے ہن حق ساڈا وی دل ابھار دا اے
بدلا لینا نہ ظلم کہاوندا اے ایہہ تے عدل انصاف سنسار دا اے
چھڈ دتے نے سب حقوق اوہناں دُکھ درد دیاں گھربار دا اے
کوئی حوصلہ رکھدا بڑا بھارا کوئی جوش تھیں پیا للکار دا اے
دُکھاں نال سی چھڈیا دیس جنہاں ظلم ہر اک تے رشتہ دار دا اے
دتے چھڈ نے حق حقوق سارے ہر اک چا حق وسار دا اے
بدلے چھڈ دے دکھاں لئے کل سارے داہڈا بڑا اصحاب کبار دا اے
ساتھی پاک رسولؐ جیہے پاک سوہنے دسے تولہ نہ کوئی اغیار دا اے
ویری مومناں دے ہو کے مست جھولے جھولا آ گیا نبیؐ دے پیار دا اے
ہوئے جنگ وچہ بہت معاملے نے اوچا تھاں رسولؐ مختار دا اے
مسلم اوس سہن دو شہید کیتے نالے پُت شریر سردار دا اے
عورت اوس دی دُکھی ہو پیش ہوئی بھر یار دپ اس نسے عرضدار دا اے
دتا حکم بلا کے معاف کیتا ساتھی بھاویں اوہ ساڈے مار دا اے
جیہڑی کالجہ چبدی ڈھٹڑی سی بھُلا حال نہ احد دے ہار دا اے
رحمت جگ دی نوں یارو کی مشکل سوکھا کم اوسے بخشنہار دا اے
مافی دے فرمایا اوس تائیں آوے یاد سانوں جذبہ پیار دا اے
تیرے ویکھیاں چاچے دی یاد آوے شہرہ جگ وچہ جدی تلوار دا اے
دس سکدا نہیں مثال کوئی ڈھونڈ بھال دا فکر بیکار دا اے
حُسن سیرت وچہ کوئی حسین ناہیں جلوہ نبیؐ دے پاک نوار دا اے

Marfat.com

جگ والڑے جد نہیں دس سکدے ایہو جیہا سلوک پیار دا اے
ہادی جگ جہان تے بہت گذرے دتا پتہ جہناں کردگار دا اے
بڑی نرم تعلیم انجیل والی عیسےٰؑ نبی پریم پکار دا اے
بخشش کرن دا ایاں ظالماں تے ہو یا بخت نہ کسے غمخوار دا اے
شاہی ملی پر طبع نہ مول بدلی بخشش کرم سب ایہو سرکار دا اے
ایس حُسن محبوب نے جگ ہویا خالی گیا نہ وار پیار دا اے
فکر غم مخلوق دا ہر ویلے ڈُبے ہویاں نوں سدا ابھار دا اے
مدد سدا کمزوراں نوں دین والا سوہنا طرز محبوب دلدار دا اے
بدلا لین دا جوش خیال ناہیں سگوں فکر رہے نت سدھار دا اے
خالق نال کمال وصال ایسا جگ وچہ نہیں دلدار دا اے
سارے جگ نوں نعمتاں دین والا مہربان ہر دکھی بیمار دا اے
اثر خلق عظیم دا پیا ایسا مکہ بن گیا رشک گلزار دا اے
ٹولے ٹولے نے آن کے بیعت کیتی دل لٹیا ہر سردار دا اے
مرداں بعد پھر عورتاں بیعت کیتی جلوہ نبیؐ دے نور ابصار دا اے
پھیل گیا اسلام تلوار تھیں اے ایہہ قول کسے نابکار دا اے
ویری میورؔ[1] جیہا اسلام والا قائل دل تھیں ایس اقرار دا اے
مکہ شہر سی کل مطیع ہویا نہ کوئی چلیا وار تلوار دا اے
سختی آپ نہیں کرنی چاہندے سن ایہہ کرم اس ہشیار دا اے

پھیر پاک رسولؐ نوں منّنے دا پہلو ملے نہ کوئی انکار دا اے
خالی رہیا نہ ملک تے دیس کوئی قوم۔ قوم نوں رب سنوار دا اے
پریم دھرم آہنسا سی بدھ کہیا ملیا وقت نہ اوہنوں ویہار دا اے
ملیا حسن ایہہ نبیؐ کریم تائیں جس نوں رب خود آپ سنگار دا اے
ظلم سہن دی سیجھو حد ہوئی بخشش کرم وچہ ابر بہار دا اے
چشماں نال پریم مخمور رہے من گوڑھا الفتی وا گفتار دا اے
بھکے رہے تے رہے او و پاک بندہ پیٹ بھر دیندا خاکسار دا اے
غصہ آیا نہ جہناں نوں عمر ساری بھادیں جگ سدا پیا مار دا اے
دستگیر یتیم مسکین والا مہربان شفیق دُکھ دار دا اے
ہمدرد مخلوق دا خاص بیلی بخشنہار بھیڑے گنہگار دا اے
سوہنا طرز تے ہر ادا بانکی مجمع نبیؐ کل نور انوار دا اے
جھکے دل اسلام دی خوبیاں تے دل صاف ہو گیا کفار دا اے
کثرت نال اسلام قبول کردے ٹولا رہ گیا کجھ اغیار دا اے
کیتا جبر نہ کسے دباؤ پایا خلق اہن دا پیا سدھار دا اے
اس تھیں وودھ کی وقت سی چیلیا ندا عقل منندا کجھ وچار دا اے
لکھدا اوہ ہے نبیؐ دے حال اندر ویکھو تیوا ایہہ قول اغیار دا اے
دین سب نے نہیں قبول کیتا نہ ای جبر دا حکم سرکار دا اے
یثرب والڑی طرز تے آپ چلے طرز نرم سب نال پیار دا اے

سچی گل جو ویری بھی من لیوے ہور کی ثبوت اظہار دا اے
مکہ ہو گیا آخر غلام سرور شہرہ ہر پاسے شاہ ابرار دا اے

[1] میور۔ یورپ کا ایک مصنف ہے جس نے لائف آف محمدؐ معاندانہ رنگ میں لکھی۔

حنینؑ یعنی ہوازن کی لڑائی ۸ سنہ ہجری

خالی بُتاں تھیں ہو گیا جدوں کعبہ سارے عرب دی نیک تقدیر ہوئی
کافر سوچدے بُت تباہ ہوئے بہت بُری ہے ایہہ تشہیر ہوئی
بُھتے من گئے اللہ رسولؐ تائیں دُکھی کجھ دی جان ظہیر ہوئی
ٹولے سا ہن ہوازنی زور والے بڑی اوہناں اندر دار و گیر ہوئی
زور اجے نہیں کجھ اسلامیاں دا بھاویں قوم قریش اسیر ہوئی
مکے والڑے کجھ تے دم لیندے ایہو ایہناں تھیں بڑی تقصیر ہوئی
ہوئے کٹھے ہوازنی جوش اندر ساری قوم تیار بے پیر ہوئی
بھیجے پھیر تصدیق نوں پاک بندے جدوں آن تصدیق اخیر ہوئی
سُن کے دوستاں ایہہ جواب دِتا بھیڑی اوہناندی ہن تقدیر ہوئی
رستہ روک کے کرن نہ آن حملہ ایہو جنگ دی بڑی تدبیر ہوئی
چلیا بارہ ہزار دا ایہہ لشکر ٹولی مکیاں دی شکر شیر ہوئی
اللہ پاک قرآن وچہ آپ کہندا جدوں جمع ایہہ فوج کثیر ہوئی
پڑھو ذکر حنین دا وچہ توبہ تھا ہزار اوس تھاں شان قدیر ہوئی

جلوہ پاک خداد نظر آیا جدوں بُتاں دی ایہہ تحقیر ہوئی
پانسہ پلٹیا وہم گمان والے کارگر نہ کوئی تدبیر ہوئی
روندے وکھاں تھیں آکھدے کی کریئے پیو دادے ایہو لکیر ہوئی
کہندے بُرا قریش نے بہت کیتا سانگ پار کلیجے نوں چیر ہوئی
چلو چلیئے ہتھ کجھ وسّے ہن ساڈی دھاک یار و عالمگیر ہوئی
کعبہ اسیں تباہ نہ ہون دیندے بڑی جان ایہہ سن ادھیر ہوئی
لگا پاک رسولؐ نوں پتہ پورا کٹھی قوم ہے ایہہ کثیر ہوئی
کہیا نبیؐ نے ہوش کجھ کرو یارو فیر سامنے نویں شمشیر ہوئی
اج گھٹ نہیں اسی وی نبی اللہ فتح ہے ساڈے دا نگیر ہوئی
ٹرے دو ہزار سہن اہل مکہ طلقت نال ایہہ جمع غفیر ہوئی
آ گیو نے ویس گمنڈ اس دم لگے رب دے اج تقصیر ہوئی
ہویا کثرت تے اوہناں نوں ناز وڈا غلطی ایہہ سی بڑی کبیر ہوئی
ڈریں کبر ہنکار تھیں سدا سرور چنگی ایہہ نہ کدی تدبیر ہوئی

۱؎ حنین مکہ اور طائف کے درمیان وادی ہے مکہ سے صرف چند میل پر ہے۔ ۲؎ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ سورہ توبہ رکوع ۴۔ ترجمہ یقیناً اللہ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں مدد دی اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت تمہیں اچھی معلوم ہوئی پھر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی تب تم پیٹھ دیئے ہوئے پھر گئے۔ تب اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی اور لشکر اتارے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور ان کو جو کافر تھے عذاب دیا اور یہی کافروں کی سزا ہے۔

بنی ثقیف اور ہوازنوں کی تیراندازیوں سے مسلمانوں کا منتشر ہونا

ہوازن نال ثقیف دے رلے ٹولے کوئی ہکیوں ایہہ نہیں دورے سن
ٹلے ہور رلائیو نے عرب والے کامیابیاں دیکھ رنجور رہے سن
لیاں عورتاں ساتھ تے بال بچے غیرت عرب دے جو دستور رہے سن
ادھر مومناں دی بھاری فوج چلی اچ ٹرڈے نال غرور رہے سن
کیتا اوہناں گھمنڈ ہے رب کہندا اوہ کثرت اوہ مغرور رہے سن
قدرت والڑی شان عجیب ربا مسلم کردتے چکنا چور رہے سن
فوج چار ہزار سی کافراں دی اے پر جنگ تھیں باشعور رہے سن
تیرانداز جوان مشاق بھارے چھپے تاک وچ بادستور رہے سن
اگے فوج ہے سی مکے والیاں دی اجے اوہ اسلام تھیں دور رہے سن
پئی تیراں دی جدوں بوچھاڑ اکدم ملی ہو گئے سب مجبور رہے سن
کثرت کم نہ آئی کجھ اوس ویلے ہو گئے دماغ مسحور رہے سن
دیری جت کے دھے کھدیڑ نے نوں نبی اللہ دے پاک معمور رہے سن
تیزی نال چلے طرف ویریاں دے خچر اوپر سوار حضور رہے سن
نعرہ مار کے آپ للکاردے نے سندے پتے کفار مغرور رہے سن
عبدالمطلب دا پتر ہاں میں یارو جیہڑے فساں دیچہ مشہور رہے سن
دیکھ لیا ایہہ کل جہان سارے نبی پاک اک رب دے نور رہے سن
بڑے پہلوان جوش خروش والے جنگی کرتباں وچہ مشہور رہے سن
رلے کئی ہزار جوان بانکے بڑے سازتے اوہ مغرور رہے سن
تیرانداز غیور ہوازناں دے سارے عرب دے وچہ مشہور رہے سن
بھاوے کبر ہنکار نہ رب تائیں کردے اج پتے اوہ قصور رہے سن
سوڑی ہو گئی تدوں زمین کھلی کنڈاں دے کے نسدے دور رہے سن
پیدا ہوئے ساماں کی اوس ویلے مومن ہو گئے سب مجبور رہے سن
دکھو دکھریاں گھاٹیاں ول بیٹھے مسلم جدھروں کراں عبور رہے سن
آئے تیراں دی زد وچہ جدوں مسلم وار تیراں دے ہوئے بھرپور رہے سن
خالد بن ولید کماں افسر کل عرب دے وچہ مشہور رہے سن
کنڈاں دے کے نس پئے ایہہ سارے ہوئے بارہ ہزار معذور رہے سن
واگاں مڑکیاں کل مہاجراں نٹھے کل انصار مہجور رہے سن
فوج نسدی آپ نہیں ڈولدے نے استقلال دے آپ ظہور رہے سن
اگاں کلیاں ودھ للکاردے نے ہمت نال حضور بھرپور رہے سن
محمد ہاں میں رب دا نبی سچا پائے ظالموں تساں فتور رہے سن
ودھے جاوندے آکھدے ایہہ کلمے دلوں آکھدے باغرور رہے سن
ہوئی ختم بہادری نبی اوپر سردرحمتاں نال معمور رہے سن

جمع ہونا مومنوں کا آوازِ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر اور شکست کھانا کافروں کا

صرف اک عباس رکاب اندر دیکھو نبی والا استقلال سارے
ڈر خوف نہیں وتیاں دشمناں دا کردے غور دے نال خیال سارے

Marfat.com

اوس وقت عباسؓ للکار دے نے دیکھو مومنو اپنا حال سارے
کرن والی بیعت درخت ہیٹھاں گذرے اجے نہیں جے دو سال سارے
کنیں پئی جد گرج عباسؓ والی لگے کرن اودہ دی ڈھونڈ بھال سارے
پہنچے نبی کریمؐ دے کول سارے ڈٹھیں نبیؐ دا اوج جمال سارے
تھوڑی دیر اندر ظالم اُٹھ نٹھے چھڈ گئے سب بال تے مال سارے
بھیڈاں بکریاں اُٹھ تے ہور چاندی مل گئے غنیمتی مال سارے
نس گئے کجھ قلعہ اوتاس ولے مومن پہنچدے نال اقبال سارے
گھیر گھتیا مومناں صادقاں نے ایہہ سن نبی دے پاک جمال سارے
کیتا نبی نے مشورہ اوس تھاویں دیکھ چاکھ کے حال احوال سارے
وڈگئی اے لومڑی کھڈ اندر ہن جائیگی دھڑے جھال سارے
دُکھ دیونا ساڈا اکم نائیں دیر رکھدے نے ساڈے نال سارے
گھیر اچک لئو نبی فرماندے نے دیکھو دشمناں نوں خوشحال سارے
رحمت لبدی سُن فرمایا اے ایہہ کم نے بڑے محال سارے
ربا رحم کریں طائف والیاں تے آئے ایہہ نے وچ زوال سارے
بھیڑی عقل والے نہیں سوچدے نے کیتے پاک لے کل خیال سارے
نہیں آپ اسلام منواندے نے چھڈن نہ دے کل جہال سارے

پر تو پشیاں انصار و مہاجر وہن دیکھو نبی دا اوج کمال سارے
کدھر نسدے جاندے سجنوں او دیکھو آمنہؓ دا سوہنا لال سارے
پچھے پشیاں رسول دی طرف سبھے ملگئے سب قدم سنبھال سارے
حملہ کرن نوں ہو گئے شیر وانگوں ہوئے کافراں دے بھیڑے حال سارے
پھڑ لئے کجھ نسدے مسلماناں پئے گئے وچہ سخت وبال سارے
قیدی چھ سو مومناں ہتھ لگے ہو بہت سن اہل عیال سارے
نسے اوتھوں دی پہنچدے جا طائف قلعہ بند ہو گئے رکھوال سارے
رسد بہت سامان سی قلعہ اندر اوتھے لگ جاندے کئی سال سارے
کہندا یدی اک اے یا حضرت ہوئے ایہہ نے مست خیال سارے
چھڈ دیئو تے دکھ نہیں دین گے سُن لیا جے میری مثال سارے
نبی کہن فسادای روکنے ہاں چھڈ جنگ دا تسیں خیال سارے
کسے عرض کیتی بد دعا کریئے حضرت ایہناں دے ہین جنجال سارے
پھیر ہتھ اُٹھا دعا منگی دیکھو حُب رسول کمال سارے
لیکے آویں تُوں ایہناں نوں کول میرے منو رب جی میرے سوال سارے
زور اور تے فتح دی آس نائیں دیکھو کوئی تے عقل سنبھال سارے
سرور سروری رحم عجیب سوہنا پئے نبی دے دس جمال سارے

تقسیم مال غنیمت اور گلہ کرنا انصاری جوانوں کا

لگے مال غنیمتی جدوں ونڈن حضرت پاک رسولؐ حساب کر کے
اے پر کجھ جوان انصاریاں نے گلاں کیتیاں کجھ حجاب کر کے
دکھاں وچہ انصار مہاجراں نے جاناں دتیاں روح بیتاب کر کے

حصہ ودھ دیندے مکے والیاں نوں رہ گئے احباب خیال کر کے
کہندے دیکھو ایہہ طرز رسولؐ والے کی کریگا کوئی جواب کر کے
رہے کس دے بکریاں والنگ سارے مارے ویریاں سد اکباب کر کے

اسیں رہے نت جان نثار کردے رشتے مال تے گھر خراب کرکے
یاد آئے رسول نوں ساک سارے اسیں رہ گئے ادب آداب کرکے
اوہ ملے بیٹھ کے کیتیاں ایہہ گلاں اکدوجے دیوں خطاب کرکے
راج مال جے نبی دے ہتھ آیا ہنیں ونڈا کوئی حساب کرکے
ساڈے صدق بھلاوندی طرفداری حب وطن نے اج بیتاب کرکے
سرور پاک رسول نے جدوں سنیاں رہے چپ نہ انجناب کرکے

خطاب رسول کریم مہاجرین اور انصار سے

اوسے دم حضور صلوٰۃ اللہ منبر نصب چا ترت کراوندے نے
بعد حمد دے کہندے رسول اللہ نال درد پیار فرماوندے نے
بیت المال تھیں مال جو اساں ڈتا اوہ وَدھ قریش لیجاوندے نے
طاقت ساڈڑی نال مطیع ہوئے اجے ہنیں اسلام لے آوندے نے
دیو ایہہ جواب انصار میرے اک سچ اے تہر پہنچاوندے نے
سچی خبر ہے ایہہ رسول اللہ عرض ایہہ انصار سناوندے نے
کہیا نبی نے اے انصار اللہ دے ویلے وقت تے روز دہاوندے نے
جاہل تسیں مدینے دے وچہ آہے نقشہ نبی اوہ کجھ دکھاوندے نے
کیتا رب نے فضل تے کرم بھارا یثرب اساں لئی جا اپڑاوندے نے
چھٹ گئے گناہ مصیبتاں تھیں راضی رب ہوری ہو جاوندے نے
سچ آکھدے اوتسیں نبی اللہ ایہو آکھ کے سر جھکاوندے نے
کہہ سکدے تسیں ہو ایہہ بھی نال حب رسول سناوندے نے
کیتی تدوں امداد سی تسیں آکھو جلا وطن جد لوک کراوندے نے
گھر بار سب ونڈ کے اساں دتے جدوں دکھڑے یار سناوندے نے
اس تھیں ودھ وی کہو تے جھوٹ ناہیں نبی پاک رسول فرماوندے نے
خوش تسیں نہیں دسو اسیں گلے بھیڈاں بکریاں لوک لیجاوندے نے
چڑھ کے منبر تے پڑھدے حمد ربی دور سب اصحاب آ جاوندے نے
سنیا اساں ہے ساڈے انصار بھائی کجھ ہو خیال دوڑاوندے نے
تساں کہیا قریش نت رہے ویری سدا ساڈے تے تیر چلاوندے نے
لائق نہیں انعام سن اوہ ظالم کافر اج دی جو کہلاوندے نے
یا مگر کسے بنا کے گل کیتی جھیڑے سنیاں گلاں جگاوندے نے
گلاں وچہ اساڈے ایہہ ہویاں ہنیں لوک بہتان لگاوندے نے
کر دیا داوہ ویلڑا ذرا یارو اللہ پاک جو کرم کماوندے نے
قوماں دوجیاں دے لتی رہے تھاڈو ظالم تساں نوں بہت ستاوندے نے
دتا گنج ایمان دا بہت بھارا دل سب دے صاف کراوندے نے
اللہ پاک دا ایہہ انعام ہے سی اس تھیں ودھ انصار کی چاہوندے نے
اے پر نبی نے کہیا انصار ٹھہرو سنو نبی کی پھیر فرماوندے نے
لٹے اجڑے آئے ساہو کول ساڈے دشمن نت پئے روز ستاوندے نے
اساں منیا تدوں رسول تائیں جدوں آپنوں لوک جھٹلاوندے نے
تسے آئے تے اساں پناہ دتی لوکی زور پئے جدوں دکھاوندے نے
اے پر دسو کہاں ذرا دھیان کرکے نبی گل اک ہور سناوندے نے
لجہ مال لیجان سگے نال اپنے ایسے واسطے نال اوہ آوندے نے

تسیں کھڑ گئے نال رسول اللہ رضا ربدی ہو بتلاوندے نے　فضل کرم خدا دا لیا کس نے حب پاک رسول جھلکاوندے نے
سن کے ایہہ فرمان حضور والا ہنجوں کل انصار وگاوندے نے　رو رو کے داہڑیاں بھج گیاں الفت نبی رسول دکھلاوندے نے
کہیا پھیر رسول مقبول سچے جنہوں سن انصار شرماوندے نے　مالک جان دا رب ہے قسم اسدی دکھیاں لوک اکطرف پئے جاوندے نے
دوجی طرف نے کلے انصار میرے اوہا راہ پئے دلے نوں بھاوندے نے　میں ٹر جاں گا نال انصاریاں دے کیڈا حب دا جوش دکھاوندے نے
دیکھو ایس تقریر تیں کی دسدا نہیں سبق کجھ ہور پڑھاوندے نے　ہیچ مال ہے کل جہان والا ایویں لوک پئے دل بھرماوندے نے
ڈھائیں مار انصار سب رووندے سن جدوں دا از رسول سمجھاوندے نے　دیکھن طرز رسول کریم والا لیڈر جگ دے جو کہلاوندے نے
ڈھنگ سکھ لین دلاں نوں جتنے دا ایویں فکر پئے نت دوڑاوندے نے　انج لبھدیاں جگ وڈیائیاں نے لوک اس طرح سین جھکاوندے نے
نائب ایس رسول دا بن ادکھا ایویں ڈھیاں پئے لوک بناوندے نے　ربا ایس رسول دے سر صدقہ سرور جیہے دی آس لگاوندے نے

مقولہ شاعر

لکھیا حال ہے میں کجھ رسول والا مالک ہے جو کل وڈیائیاں دا　دھند چھائی اے میرے خیال اُپر والی اوہ ہے بہت صفائیاں دا
پاک دلاں وچ حب رسول ہوندی مخزن دل ہے میرا برائیاں دا　وڈھ چُند اپھراں میں اُڈ جھولی سنا لبھدا بھراں سچیائیاں دا
ڈھونڈھ بھال کے لدھڑے کجھ خوشے کھیت ہیسی رحمتاں چھائیاں دا　کُٹ کُٹ بازار وچ لے آیا جھنے لگا سی دھرت دیڑوائیاں دا
ڈھیر لگے سن سیکڑے بڑے وڈے منظر جنہاں دی خوب اچھائیاں دا　وکھو وکھریاں سوہنیاں سن جنساں پھل نیکاں دی نیک کمائیاں دا
تکن لوک کی تھوڑیاں دانیاں نوں وڈا ڈھیر تھا سی اوہ اچھیائیاں دا　اِک پاسے ڈسے غریب بیٹوں سودا لین جو ٹکر گدائیاں دا
سچی بھکھ وچ وک گئی جنس میری بدلہ مل گیا بیٹوں کمائیاں دا　جنہاں لئی منہ موڑدے رہے اوہ دی کیتا شکر ادا میں بھائیاں دا
میرے جیہاں دی جنس نوں لے کے تے بور ابھر گیا جدوں عطائیاں دا　لے گئے اوہ دھرت تے جادنا ملیا ڈھیر جیہ مال گناہیاں دا
بچیا جو کجھ لین غریب ہندے مل دا جنہاں نوں مال سکائیاں دا　ٹپ گیا اوہ جھٹ نمانیاں دا بھکاں فطرتی والڑی چھائیاں دا
ایویں گذردی جاندی عمر میری شاہد جگ ہے میری گواہیاں دا　کوشش میری ہتھیں کجھ غریب رجن شان ربدی بے پرواہیاں دا

لیکھا کریں نہ نبی دا واسطہ ای میرے اوگناں اتے بُرائیاں دا
کر دئیں تو ربا غلام سرور نہ ایہہ میری شاہنشاہیاں دا

Marfat.com

مسلمانوں کا تمام قیدیوں کو آزاد کرنا

قیدی جدوں ہوا ز نبی پیش ہوئے نظر آ دہنا لوں نبی خدا کردے
چادر لاہ وچھاوندے نال عزت خاطر بنی بن دودھ بہرا کردے
شیما چل مدینڑے نال ساڈے رحمت اوس تے نبی خدا کردے
ویرا ہن دے قوم دیوچہ ملیوں بھادیں بہت سینے پئے خطا کردے
تحفے دیوندے پھیر حبیب اللہ اوہنوں نال پیار جدا کردے
کہندی میرا بھرا کریم سوہنا ستیں بھادیں او بڑی خطا کردے
ہویا حوصلہ ٹرپئے کجہ بندے جا کر عرض سارے شرم کھا کردے
کدی دودھ پلایا سی پالنے نوں اج لڑن نوں اسیں دعا کردے
فاتح جگدے کی سلوک کردے پڑھن والڑے سوچ ذرا کردے
سنکے عرض بیان اس منڈلی دا نبی اوہناں دل حشم حیا کردے
چھڈ دیتو تے ہوندے سلوک بھارا عرض ہو لا چادنے آ کردے
ہن ہار وچہ پیاں مصیبتاں جے زور دسدے لہے دعا کردے
قوماں اج دی کہندیاں ہاریاں نوں اسیں نہیں سلوک بجا کردے
اے پر قلب رسول دی لہر سوہنی بخشش نال ای لہے بھلا کردے
ڈھک لیوندی کرم دی لہر اسنوں فتح دل محبوب خدا کردے
حصے میرے تے میرے قبیلڑے دے اسیں چھڈ کے حق ادا کردے
ظہر وقت نماز دے پہ سب یار ہوسن اوتھے ہون گے یاد خدا کردے
دیکے مشورہ اوہناں نوں ٹوردتا کیڈی گل اے حق رسا کردے
مساوات دے پاک اصول والی بڑی پاسداری مجتبےٰ کردے

شیما دودھ دی بہن دی ویکھیو نے عزت اسدی نے مصطفےٰ کردے
الفت نال بٹھلا کے اوس تائیں ودی بہین اگے التجا کردے
تیرا بڑا پیار ہے قلب اندر بہین تینوں نہیں اسی جدا کردے
نبی زور نہ دیوندے پھیر اگوں ہتھ چک کے پھیر دعا کردے
شیما گئی ول قوم دے نال عزت ہے من ساک سب جان فدا کردے
جا منگ لو قیدیاں ساریاں نوں دیکھو ہن سنے اوعطا کردے
چھڈدے اے سخی توں قیدیاں نوں رہے اسی ہاں بھادیں جفا کردے
ساڈی آئی بہادری کم تائیں ساڈی مدد نہ ساڈے خدا کردے
دیندے ایہو جواب ایہہ اوہناں تائیں رہے تنگ تسیں برملا کردے
قیدی ماں حلیمہ دے ساک سارے اج آ کے نے التجا کردے
جتن والڑے آکھدے ہاریاں نوں تسیں رہے او سدا خطا کردے
تسیں جت جاندے بھیڑا حال کردے اسیں کدی نا ہیں ابتدا کردے
دیکھ لئو لج حال بچا پانیا ندا جیہڑے پہل سی جنگ اٹھا کردے
سوہنے رنگ دی لہر تے لہر اٹھی آ دن اوہ جو رہے جفا کردے
قیدی ونڈے گئے آکھیا نبی اللہ تسیں دیر کر کے التجا کردے
اے پر دیئیے ہن ہو صلاح چنگی بڑا کرم اسدم مصطفےٰ کردے
اوسے ویلڑے آن سوال کرنا سوہنا ڈھنگ نے نور خدا کردے
حق سب نوں آپنے مال دا اے قدر آپ اصول بنا کردے
ظہر ویلڑے آ گئے پھیر سائل اوہنا آکے تے التجا کردے

کہیا نبی سنے حق جو ساڈا اے چھڈ دینے ہاں تسیں صدا کر دے
میں دی آکھناں دیو چا قیدیاں نوں رحم تساں تے پاک خدا کر دے
چھٹے اکدم چھ ہزار قیدی بخشش یار نے حکم سن چا کر دے
کدھرے دسن عیسائی نظیر ایسی بخشش جیسی نے نور خدا کر دے
عاجز ہین نظیر اوہ دسنے تھیں نال ویریاں جیویں وفا کر دے
اک ہتھ تلوار قرآن دوجے شکل بحث وچہ جدوں دکھا کر دے
رب اینہاں نوں نور دے اکھیاں دا ایہو نبی نے پھیر دعا کر دے
تیرے کرم تھیں کم سب ہون سدھے حالت بری نہ کوئی ابتلا کر دے

باقی چھڈن دا حق اصحاب دا اے ظاہر گل ادہو مصطفےٰ کر دے
شفاعت رب دی منے گا نبی والی یار جان دی ہین فدا کر دے
ہو گئے آزاد سن اوہ بھاویں اے پر کرم نے دلا توجہ چا کر دے
دھندلی عینک ہے آریاں سا یاندی گلاں جو نے شرم گوا کر دے
ایسے رحم تے کرم دی دیکھ سیرت ظالم ذرا نے شرم حیا کر دے
انھے ویکھ نہ سکدے اکھیاں تھیں شپر کدے نہ پاک خدا کر دے
رحمت کل جہان تے نبی اللہ سوہنی نجیب محبوب ادا کر دے
بیا بخشدے نور کجھ دلے اندر پوری سر دے دی التجا کر دے

متفرق واقعات اور حالات ملک عرب

ہجری اٹھ ذو الحج دے ماہ اندر نبی طائفوں ٹرے جہان والا
عمرہ کر مدینے دیول پرتے یثرب شہر سی پاک سلطان والا
عرب دیس وچہ شاہ نہ کوئی مہیبی ٹولہ ٹولہ سی شان دکھان والا
کر دے کعبے دی ایہہ تعظیم سارے ایہو تھاں سی سیس جھکان والا
کھچے آوندے لوک چو طرف ولوں مال لیکے نذر چڑھان والا
کجھ دناں تھیں دیکھدے سن بندہ وکھرا دکھری شان والا
اوہ تے کل خداواں نوں کہے جھوٹا اکو دسدا رب جہان والا
مٹ جائیگا آپ اوہ سوچدے سن نقشہ ایہہ سی وہم گمان والا
رہے دیکھدے کل تماشڑے اوہ گھٹیا زور سب اونہوں مٹان والا
اساں ملیاں بت نہیں خوش ساتھوں ندر پا دتا مسلمان والا
ہندے پئے خدا سب عرب والے کوئی رہیا نہ پکڑ اٹھان والا

عمرہ کرن نوں آوندے دل مکے کعبہ اللہ دا گھر سی شان والا
دھماں پے گیاں عرب دے ملک اندر مرکز فتح ہویا عربستان والا
دکھو وکھ سردار قبیلیاں دے ہر اک سی حکم چلان والا
اثر عرب تے بڑا قریش دا سی ادہو جاندے ڈھنگ بھسیان والا
طاقت سب خداواں دی ہے ایتھے کوئی جمیا نہیں ہران والا
محمد نام قبیلڑے ہاشمی دا دیری ہے سارے خاندان والا
طاقت بہت خداواں دی نہ منے بڑا دل ہے اوس جوان والا
مٹیا اوہ نہ گئے مٹان اسنوں کٹھا زور ہویا عربستان والا
آخر مکہ دی اوس نے فتح کیتا کوئی رہیا نہ زور دکھان والا
اے پر اساں ایہہ گل عجیب دیکھی ہے ایہہ کعبیوں بت کڈھان والا
طاقت نہیں ایہہ بشر اکلڑے دی اودھے نال ہے زور دکھان والا

دسی اوسدے رب نے بڑی طاقت سچا رب ہے اوہدا جہان والا
ایہو اک خیال ہر شخص دا سی قول ایہو سی ہر انسان والا
من لئے نے جنہیں اصول اوہدے چھڈ گیا اوہ راہ شیطان والا
منڈی گل نہ اوہناں دی وچہ دیکھی جیہڑا ہے پابند قرآن والا
کردے پھرن غریباں دی طرفداری مال ڈولیندے گھر مکان والا
سوہنے عجب انوکھڑے طور سارے نور چمکیا پیا ایمان والا
یاروا ایہناں خیالاں نے روک چکی اللہ پاک سی دین دی شان والا
ناویں سال دے شروع وچہ نبی اللہ بندوبست کیتا مسلمان والا
دیو لتیں زکوٰۃ اوہ ٹیکس ربی جیہڑا رکن ہے خاص ایمان والا
بیت المال دے وچہ ایہہ رقم آوے حکم خاص ہے پاک رحمان والا
کرن گئے زکوٰۃ وصول عامل ٹولہ اک سی مان گمان والا
اوہناں عاملاں نے کیتا چا حملہ کر دتو نے ڈھنگ نقصان والا
نہیں سن بنی تمیم اسلام اندر شرف اجے سی عہد پیمان والا
شاعر اوہناں دے بڑے خطیب ہیسن ہر اک سی زور دکھان والا
جت گئے تے اسیں آزاد ہوئے ایہہ حق ہے ساڈڑی شان والا
پہنچے نبی دے جدوں دربار اندر ڈٹھا اوہناں نے نبی جہان والا
اکو جیہے دی عزتاں کرن والے نقشہ ہور ای ڈٹھا انسان والا
بیٹھے اوس تھاں اوہناں حلیم ویکھے ڈٹھا کوئی نہ شوخ زبان والا
اوڑک آن مقابلے وچہ ہوئے سوہنا طرز سی شعر سنان والا
اوہناں وچہ تعلیاں جوش بھارے راز دسدے زمین اسمان والا
کدی فلسفہ موت حیات دسدے کدی چنگ رباب وجان والا

جیکر کسے خدا دے وچہ زور ہوندا امٹ جاوندا اوہنوں مٹان والا
دیہہ سال لنگھے ہاری سوچ ساری ڈٹھا اساں اوہ نیک جہان والا
غارت قتل ڈکیتیاں چھٹ گیاں بن گیا ہمدرد انسان والا
اوہناں محل بنائے نہ ماڑیاں ای نہ کوئی دبدبہ شان دکھان والا
بخشش دشمناں نال اوہ نت کردے جذبہ رکھن نہ ویر کمان والا
من گئے اسلام نے سب مکی تھاں تھاں نال لے ریگستان والا
ناویں دسویں ہجری سال اندر منیا دین کل عرب قرآن والا
عامل بھیجدے طرف قبیلیاں دے مطلب خاص سی پاک فرمان والا
حصہ چالیاں مال دا عشر کھیتی کردا فرض ہے رب جہان والا
ایہہ مال کمزوراں نوں زور دیندا طرز ایہہ ہے سچے مسلمان والا
وسدا بنی تمیم قبیلڑا سی شاعر بڑے خطاب بیان والا
اے پر منیئے اک سردار اٹھیا ٹولا پھڑ لیا اوس دڑان والا
پھڑے گئے تے کرن صلاح لگے کیہڑا ورتئیے طرز چھڈان والا
گجہ چن لئے اوہناں نے خاص بندے دس اثر اوہ خوب بیان والا
ہار گئے تے منان گے آسیں یارو سچا دین ہے سچے مسلمان والا
سادہ زندگی تے سادے طرز سارے نہیں ٹھاٹھ لباس مکان والا
شیخی فخر غرور دا نام ناہیں عاجز ہر اک سیں جھکان والا
اثر پئے اخلاق دے دلاں اوپر لسے پر فخر سی شعر بیان والا
نازک بہت بلیغ کلام پڑھدے طرز شعر دماغ چکران والا
جذبے فطرتی اوہناں سنگار دسے نقشہ جب تھیں مست کران والا
کدی عشق تے شوق دے بھید کھولن دس حسن دا اندر الجھان والا

ذکوٰۃ چالیسواں حصہ مال عشر یعنی دسواں حصہ کھیتی کا

ڈُبن وِلاں دی وِچہ گہر اُبھاندے موتی کڈھدے وکھری آن والا
کی بشر تے کی خیال اسدے سر ڈولیا نہ مسلمان والا
معنے دار الفاظ دے سلسلے وِچہ لفظ لفظ ہیسی کھُب جان والا
اُچے لفظ تے طرز ادا باکی کھچی کھڑے تخیال سمجھان والا
اوہناں سمجھیا جت گئے اسیں بازی منہ بند کیتا مسلمان والا
واری آئی جد ربّ دے بندیاں دی نور جھاندے کول رحمان والا
کی ہے بشر فصیح بلیغ بندا اوہدے فضل ہتھیں ہویا زبان والا
اثر اوہدے جلال جمال والے راز فطرتی کل سبحان والا
اثر دائمی اوس کلام والے واہ واہ وقت دی نہیں کران والا
سنیا جدوں کلام خدا اوہناں اثر اوڈا یا شان گمان والا
کھالئی سی خلق نے ول پہلوں نور چمکیا ہن قرآن والا
جملہ اک زبان ہتھیں نکلیا نے کامل ہے کلام قرآن والا
اینیں دنیں رسول نوں خبر لگی بنی طے ہے وند مچان والا
دو سو سوارے نال جاؤ ہووے کم نہ کوئی ودھان والا
قیدی پھڑے گئے اوہناں دے جھنگ اندر مٹ گیا اوہ تور طوفان والا
کنا نہ آئی ہے قید وِچہ نبی سُنیاں دل نرم ہو گیا سلطان والا
لڑکی سخی دی قید نہیں ہو سکدی چھڈ دینا ایں کم انسان والا
مینوں قید آزادیوں ہے چنگی کیتا حوصلہ پیش اس دان والا
اوہدا حوصلہ دیکھ کے حکم دتا نبی پاک سی کرم کمان والا
بیٹی سخی دی قوم لے ٹری ساری لٹیا خلق نے دل نادان والا
ملکے پتہ جاد تا رسول والا نالے اللہ رحیم رحمان والا

کدی فکر دریا دی وِچہ لہراں بھا ٹا دیندے جوش طوفان والا
کھلے پھیر خطیب یتیم والے اثر پان نوں خاص بیان والا
چک کھڑن دماغ نوں چرخ اُتے ہوندا جاندے حیران دھیان والا
منہ تکدے رہن انسان منکے اثر عقل حیران کران والا
کون اج مقابلے وِچہ ہوسی ساڈے وانگ ای مست بنان والا
جنہاں کول کلام خدا دا سی خالق ہے جو کل جہان والا
سوہنے پاک اصول اٹل اوہندے لبھے کیویں دماغ انسان والا
دسدا ایتریاں روک کمال اپنے گھبرا گھت لسان بیان والا
دل فکر دماغ سب مست رہندے سن لئے جو راز قرآن والا
ملدے پاک کلام تے فتح پائی جیہڑا پاک کلام یزدان والا
دل دکھری لذتوں مست ہوئے کھل گیا نے باب پہچان والا
سچے نسیں اوپاک رسول اللہ آ گیا اے مزا ایمان والا
حضرت علیؓ نوں آپ نے حکم دتا کرو ڈھنگ فساد مکان والا
گیا ہار قبیلڑا طے والا جت گیا سی شیر یزدان والا
پیش نبی کریم دے ہوئے قیدی علی مرتضےٰ حال سنان والا
حاتم طائی دی دھی ہے نبی کہندے بڑا سخی سی اوہ جہان والا
عزت نال آزاد جد کرن لگے اتر ڈٹھا نے حاتمی شان والا
قوم قید ہووے میں آزاد ہوواں ایہہ طرز نہ میںڈری آن والا
چھڈ دیو سب ایس دی قوم ساری ایہدا باپ سی بڑے احسان والا
لبھن گئی بھرا نوں شام وَلے عدی نام سی اوس جوان والا
آئی نال بھرا پھر ہایں حضرت کلمہ پڑھن سچے مسلمان والا

Marfat.com

کیتا کرم حضور نے ہویا ایہہ دی بخش دتا نے فیض جہان والا
بخش واسطے راستے نبی سوچن کوئی بچے نہ خیر نوں پان والا
شاعر کعب زہیر دا پت ہے سی دیری بڑا ہے سی مسلمان والا
لکھی نبی دی شان وچہ نظم اس نے جیہڑا اکم سی وڈ وڈی شان والا
کس کس دا کراں بیان وکھرا ہو جائے نہ طول بیان والا
آیا آمدا اسلام ول عرب سارا باقی رہیا نہ کوئی گمان والا
کتنے ہوئے سی جنگاں دے وچہ مسلم جدوں طور سی زور دکھان والا
مذہب ہووے آزاد تے امن ہووے اثر دسا تدوں قرآن والا

کیتا قوم دا اوہ سردار مڑ کے فضل خاص ہے سی مہربان والا
ایہہ تے نبی دا کرم پئے دیکھدے او خالق بڑا کریم جہان والا
شعراں وچہ مخالفت پھرے کردا اپنیں دین ہو گیا ایمان والا
بردا نام قصیدڑے اوس دا اے جیہڑا اوہنوں ہے زندہ رکھان والا
ہر شخص دی ایتھے اداد کھری ایہہ ذکر سارے عربستان والا
کوئی غور کر سوچدا ذرا ظالم جیہڑا گلاں ہے مفت بنان والا
اج ہو جاندا سا عرب مسلم دور ایہہ سی امن امان والا
سرفراز اسلام دا پھیلدا اے ہووے کوئی جے نور دکھان والا

اہل طائف کے حالات ،

لکھاں ہون سلام رسول اُتے کرم کرن جو سدا مسرور ہو کے
قلعہ طائفی جدوں ثقیف ملیا نبی دتا سی چھڈ معذور ہو کے
جدوں پرتیا مینوں تھیں پتہ لگا تدوں پہنچیا پاس رنجور ہو کے
رخصت لئی پھر قوم دل آ دنے دی کیتی عرض اس بہت مسرور ہو کے
عروے عرض کیتی میرے پاک سائیں رہیا اوہناں وچہ نہیں مجبور ہو کے
میرے نال نہیں ظلم کمان لگے گل رہے گی ایہو ضرور ہو کے
گلاں سُنکے چپ حیران ہوئے دلوں گئے اوہ بہت رنجور ہو کے
عروہ صبح اذان پکارنے نوں کھلا آن جاں با دستور ہو کے
اس موت تھیں مؤمناں صادقاں دا دل بھر گیا وانگ تندور ہو کے
اوڑک ٹٹ گئے طائفی نور سارے ملیا رب نے آپ غفور ہو کے
کیتا اوہناں قبول اسلام سو ہار گئے سن اوہ مجبور ہو کے

بخش دلوندے شوخیاں ساریاں نوں کدی لہے نہ آپ مخمور ہو کے
یمن وچہ سی تدوں سردار عروہ کر سکیا کجھ نہ دور ہو کے
کیتا اوس اسلام قبول سچا حاضر وچہ دربار حضور ہو کے
کہیا پاک رسول نہ جا طائف سنگدل اوہ بنے مغرور ہو کے
ودھ جاندے دھیاں کناریاں تھیں رہیا اکھیاں دا سدا نور ہو کے
رخصت لیکے آیا اوہ طرف طائف کیتا اوس آ وعظ مخمور ہو کے
راتیں مشورہ جوش وچ کردے اٹھے قہر دے نال بھرپور ہو کے
کیتی تیراں دی اوہناں نے سخت بارش عروہ ہویا شہید مستور ہو کے
ٹھاں لئی ہوا زاں جنگ پہلوں رہ گئے ثقیف معذور ہو کے
گئے نبی دی وچہ درگاہ عالی پہنچے جا اوہ پر قصور ہو کے
دلوی بھل دی آکھدے ہے اوتھے کھلی رہ گئی دلاں تھیں دور ہو کے

Marfat.com

کھیا نبی معبود تساڈڑی سی لتیں چھڈ دے او مسرور ہو کے
اسیں توڑ دیئے عورتاں ساڈیاں دے اُوہ جان گئے ہوش کافور ہو کے
گھل دِتا مینوں نبی اللہ دی ٹٹ گئی اے چکنا چوُر ہو کے
خون معاف کیتا عروہ دا اللہ ایھی کیتی پچھ نہ نبی غفور ہو کے
لبھی اج معافی اوہناں ظالماں نوں زخمی گئے سی جنھوں حضور ہو کے
ظالم بہت اِی ربا غلام سرور بخش نبی دا رب غفور ہو کے

وفدوں کی صورت میں ٹولے ٹولے کی حاضری دربار رسالت میں

سوہنے دین اسلام دی خوبیاں تے تدوں مُٹھڑا ظلم دے عادیاں نوں
کامل بدر رسول دے نور سوہنے روشن کردتا عربی وادیاں نوں
دکھو دکھرے کل قبیلیاں نے ڈنگے دل جا دے خرادیاں نوں
نال رگڑیاں اوہ صفا ہوئے کہندے واہ سبحان استادیاں نوں
ٹولہ بنی حنیف عیسائیاں دا منن والا سی جگدے ہادیاں نوں
نالے سہن یمامہ دے نصرانی من لیا جنہاں طرزاں ساویاں نوں
رہناں وچہ مسیلمہ نام دا سی چھڈ سکیا نہ بھیڑی وادیاں نوں
مسلم ہو کے نبی اوہ بن بیٹھا دکھیو اوس دی ذرا کذابیاں نوں
اوس سمجھیا سی من لین گے سب سن سن میری گلاں بادیاں نوں
ہویا قتل اوہ عہدِ صدیق اندر سزا ملی سی کل فسادیاں نوں
نام اوسدا رہیا کذاب ہو کے دکھیو بنی دے بڑے عنادیاں نوں
سرور پاک رسول حبیب اللہ مسلم کردتا قوماں ڈاہڈیاں نوں

بنی تغلب کے وفد کا آنا،

بنی تغلبی ہور عیسائیاں ندی آ کے قوم اسلام قبول کر دی
رہے کجھ انجیل دے اوپر گلاں نہیں سی بہت فضول کر دی
کردی عرض نہ اسی رسول منئے ترک قوم نہیں کوئی اصول کر دی
سانوں دیوگے حق یاں نہیں ناہیں قوم رہے جے عمل معقول کر دی
دنا حکم رسول خدا سچے جیکر نہیں قبول رسول کر دی
سانوں ویر نہیں اوسدے نال کوئی جیکر حکم نہیں ہور عدول کر دی
مذہبی بہت آزادیاں ہین ایتھے جزیہ خوشی ہتھیں دین قبول کر دی
جزیہ ہے حفاظتی ٹیکس سرور لج گلاں اوہ قوم فضول کر دی

وفد نجران کا آنا اور اظہارِ خیال مصنف حالات زمانہ پر،

آیا وفد اک بڑا نصرانیاں دا رہن والے جو سن نجران والے
راہب پادری ہور درویش عالم سینے نال صلیب لٹکان والے
وفد ٹھہر دے ہور صحابیاں دے ایہو سن مقام ٹھہران والے
ستر آدمی ٹولڑا بڑا بھاری ہودن فرض نہ ادا نہان والے

Marfat.com

نبی پاک ٹھہراوندے وچہ مسجد جلوے نبی دی ویکھ لے شان والے
لئے وچہ مسیت ٹھہرا حضرت ملک ہین گواہ اسمان والے
بحث کرن دا جاندے ول جیہگا ڈہنگ لاکے جال پھان والے
کئی دن اوہ ٹھہرے مسیت اندر موتی چننے نہ کجبہ قرآن والے
پڑھے اسیں نماز ہن اج کہندے ہین تھاں سارے مسلمان والے
پڑھ لئو نماز مسیت اندر عیسیٰ نبی دے تسیں ایمان والے
گرجا لئی بنا مسیت نبوی کیتے کم صلیب لٹکان والے
اے پر اج کی سامنے ہے ساڈے گھبرے وکھ ہے تے مسلمان والے
منے اللہ رسول قرآن تائیں کرے فرض ادا ایمان والے
حداں لج نہیں تکدا بابی الیں تھاویں رجے نویں اصول بنان والے
پڑھدا ہے الحمد امام پچھے ایدے کم نے سب شیطان والے
آکھن پھیر تے دلی نہیں ہوندے تے دولت مال تے پت دوان والے
کوئی کہن مقلدی غیر کوئی نویں وزن نے اج میزان والے
ایہہ ڈٹے مسیت پلید ہوندی پٹ دیوندے فرش دالان والے
مسلم ایس نوں آکھنا کفر وڈا ٹٹ جان نکاح پیمان والے
نسل اوسدی ہووے حرامزادی ایہہ جے بنے اصول فرقان والے
ربا بخش لے میتوں تے ہوا دہیاں جہیڑے ہین ایہہ سبق پڑھان والے
پڑھ لئی نماز عیسائیاں نے بھر کے جوش ناہین مسلمان والے
اج ایہناں غریباں نوں وحی ہوئی ایہہ تے لواں قرآن بنان والے
گل ہکل گئی حب رسول اندر بخش دین نماز پڑھان والے
بحث ختم نہ ہوئی عیسائیاں دی آئے حکم رحیم رحمان والے

خاطر کرن رسول خود آپ بہیں سبق ہین سچے مسلمان والے
علم رکھدے سن انجیل والا پکے پیدرٹے سخت دھیان والے
نبی نال مناظرہ رہے کردے دیتے آپ نے طور سمجھان والے
آیا دن ایتوار دا جدوں اوتھے ہو گئے حیران عمران والے
جدوں نبی عیسائیاں ویکھیاں تے دیندے حکم رسول قرآن والے
تنگے ہوئے حیران اوہ سب بندے طور طرز وی دکھری شان والے
پڑھی پھیر نماز عیسائیاں تے دسے نبی اصول ایمان والے
مسلم ڈر نہیں سکدا وچہ مسجد بھاویں منتے اصول قرآن والے
حاجی بنے تے دیوے زکوٰۃ بھاویں روزے رکھے مجاہدے جان والے
کہندے ایہہ آمین بلند آکھے طور رکھدا رفع یدان والے
ہتھ بنھدا ناف یا ہک اتے عقدے کھولدا نویں قرآن والے
کنڑے ہے وہابڑا ایہہ سنی شافی حنبلی کئی بنان والے
لکھاں نام مذموم خطاب دیندے وکھ نام رکھن مسلمان والے
کافر ہے منافقی بڑا بھاری کافر ایس نوں نال رلان والے
توبہ کرے نہ کوئی جے ایس گلوں ہندے سدا حرام اوہ کھان والے
توبہ توبہ ہے لکھ ہزار توبہ لکھاں ہین نے ایس بیان والے
یارو نہیں اصول ایہہ دین والے ایہو ہین فساد کران والے
آیا حکم نہ کوئی رسول تائیں اوہ سن دن نزول قرآن والے
چھڈ دین تفریق جے ایہہ ہوندی جلوے تکدے نیر ایمان والے
مفتی ہن نہیں دین دا کوئی بابو فتویٰ دین نہ کفر دندان والے
کہندے پاک حبیب ہن آجاؤ حکم آئے نے گل مکان والے

آ ؤ فیصلہ منگئے رب کولوں سچے فیصلے رب جہان والے
کھلے آن میدان وچہ نبی اللہ آدن سامنے ہن نجران والے
عبدالحارث تے عبدالمسیح سن ایہہ ہوش اُڈ گئے چتر زبان والے
عہدنامہ وی دیکھ لئو نبی والا جلوے ہین اسلام دی شان والے
ذمہ دار بچاں دے ہین مومن جزیہ ہون جے ادا کران والے
جزیہ دین نوں خود نہ ہون حاضر لین جان دی مٹھی زبان والے
زمین اپنی دے رہن آپ مالک ٹیکس لگن گے نہیں لگان والے
برطرف نہیں پادری اساں کرنے بھاویں ہون نہ اوہ ایمان والے
فوجاں لنگھن نہ ایہناں دی کھیتیاں تھیں ایہہ لفظ نے عہد پیمان والے
ویکھن معترض ذرا تے شرم کھا کے ایہو عہد نے زور دکھان والے
تینوں راز حقیقتاں دسنے نوں بڑے رنگ نی لوک جہان والے
گل دہاندی ٹھیک ہے یار میرے سمجھے نبی سن راز قرآن والے
فقہ صرف تے نحو دے درس کھلے اس تھیں ودھ حدیث پڑھان والے
بہتے منطقی فلسفی باب کھلے بڑے بڑے استاد سکھلان والے
نوبت عمل آوندی کدی ناہیں سرگردان نے سدا گردان والے
نہ ای یاد رہندے ایہناں محنتاں وچہ سگوں کھلدے باب بھکان والے
عمل دیکھیں رسول دے توں سوہنے ایہو حکم نے خاص قرآن والے
سیرت پاک ہے کل حدیث اندر کی کریں گا فکر دوڑان والے
اک لکھ رجال دا نام آیا جیہڑے ہین حدیث اپڑان والے
منی گل ہے عالماں ساریاں نے گھڑ دے بہت حدیث بنان والے
بلدی ایتھے وی گل ہے اک تینوں دساں تینوں میں یار ایمان والے

لیا حسنؓ حسینؓ تے فاطمہؓ نوں ہو نال اصحاب سب شان والے
ایتھے فیصلہ رب دی ذات کرسی کنب گئے کمزور ایمان والے
اوڑک عہدنامہ کیتا ظالماں نے ہیٹھے قسمتاں دے خالی مان والے
فوجی خدمتاں دین نہ کدی ہرگز نہ ای لین دیگار ایمان والے
جبر دین وچہ ایہناں تے نہ ہوسی مسلم ہون نہ زور دکھان والے
مال جاندی فرض حفاظتاں نے جیہڑے قافلے ہون نجران والے
قبضے وچہ ملکیتاں سدا رہسن ٹیکس لاں گے نہ مسلمان والے
نہ ای توڑاں گے بت صلیب کوئی مسلم نہیں نقصان پہچان والے
پڑھیں غور تھیں ذرا توں مسلماناں نقطے سمجھ لے بھید ایمان والے
سوچ تسیں دی مومنو رب دا نتے لیڈر ہوندے نے جوش دلان والے
کہندے ہین قرآن نہ سمجھ آوے مر گئے نے ہن سمجھان والے
اوہناں رازاں دے ننگ نے اج لکھاں گزرے بہت تفسیر بیان والے
کوئی ہے غزوات دے سبق دیندا بہت ہین معراج سنان والے
اپنے علم تے دین دا اج سمجھن پڑھن والے نوں مار مکان والے
حاصل علم نہ ہوندے عمر ساری بھاویں کرے کوئی جتن جہان والے
آ ؤ مومنو دیاں میں پتہ پورا کتھوں سمجھے راز قرآن والے
سیرت دیکھ توں چھڈ دے ہور گلاں ایتھے سبق نی یار ایمان والے
نیکاں کیتیاں بہت ای محنتاں نے کیتے وضع قانون میزان والے
کیتی اوہناں نے سچدی کھوج بھاری بڑے معرکے ہین گھمسان والے
بڑے علم تے کوششاں بہت ہویاں ہوئے اک نہ کدی جہان والے
قول پاک رسول دا ہے سچا من دے گل نے سبق سکھلان والے

Marfat.com

کہیا پاک رسول خدا سچے میرے قول نے حکم قرآن والے
اکو ہون تے من لئیں قول میرا نہیں تے ہین اوہ آپ بنان والے
کہیا عائشہ صادقہ ہے ساڈوں خلق نبی دے ہین قرآن والے
بحر فکر اندر غوطے سدا ماریں موتی ملن گے بڑے عرفان والے
چھڈ دئیں برکتاں ساریاں نوں نالے حاشیئے بہت سمجھان والے
سیرت اتے اقوال خدا والے پردہ بھید تھیں ہین اٹھان والے
میری ایہہ دعا ہے رب میرے ہوون لفظ نہ کدی بہکان والے
ایہو تڑپ دے دلے وچہ یا اللہ جذبے بخش توں اک بنان والے

کوئی قول تینوں ایسا نظر آوے دیکھیں حکم توں پاک یزدان والے
سنت میری نوں چھڈناں کدی ناہیں بھاویں لکھاں ای ہون بہکان والے
بھید لبھنا ایں جیکر دین والا پڑھیں ترجمے سمجھ قرآن والے
ہن تے ترجمے بہت نے ہند اندر کجھ ہین بریکیاں لان والے
پڑھ سمجھ تے سمجھ کے پڑھ اسنوں اوہا قلب نوں ہین گرمان والے
عمل کریں پھر نبی دی وانگ سنت عامل ہین مراد نوں پان والے
بخشیں کوئی جے حرف خلاف لکھیا کوتاہ ہین نے فہم انسان والے
سدھے راہ تے رکھیں غلام سرور اوکھے راہ نے بہت سمجھان والے

آنا وفد یمن والوں کا

بھارا وفد اک یمن تھیں ہو آیا آ کے منیا اوہناں نے دین تائیں
مندر ذو الخلصہ اوہناں دا ڈاسی گڈ دتو نے اوہدے مکین تائیں
اوہناں آپ بنایا اوبت سوہنا آپے توڑ دے اوس حسین تائیں
مومن جگ نوں امن ہے دین والا رکھدا اوہ آباد زمین تائیں
روا داریاں دے سوہنے باب کھولے جبر بھیدا نہیں امین تائیں

بت اپنا دی اوہنوں توڑ دتا پکا کر ایمان یقین تائیں
کعبہ یمن والا ایہہ مشہور ہے سی کوئی ویکھدا او سدے سین تائیں
مسلم کسے دا بت نہیں توڑ دا اے ایہہ پچھ لئو کسے متین تائیں
راکھا جگ دے کل ہے معبداں دا صرف مار دا اے شیاطین تائیں
لوکاں وچہ سلامتی ونڈنے دا دتا سبق سرور مسلمین تائیں

بائل اور اشعیا کا حضرت موت سے آنا

حضرت موت تھیں بائل تے اشعیا نے آ اوہ قبول اسلام کردے
پاتے اوہناں نے ریشمی کپڑے سی نبی پاک ایہہ پاک کلام کردے
لاہ دیو لباس ایہہ شوخیاں دے اوہنیں دور او سب تمام کردے
نبی پاک پھڑاوندے وادیاں نوں پیدا سادگی دا اہتمام کردے

نال اوہناں دے منڈلی بڑی ہے سی نظر اوہناں نوں نبی اک عام کردے
جیکر آئے اوساں نوں رسول متن مرداں واسطے ریشم حرام کردے
اس تھیں بعد پڑھاوندے نبی کلمہ پیش خاص توحید دا جام کردے
سرور سبق دیندے مساوات والے نبی سب دا نیک انجام کردے

عامر اور اربد کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کے لئے آنا

سارے عرب نے منیا دین سچا وکھو دکھریاں ٹولیاں آیاں نے
ایہو جیہے دی ویڑے وچہ عرباں دِلیں بہت کدورتاں چھائیاں نے
عامر اربدے نال صلاح کیتی بڑیاں رکناں اوہناں نے چائیاں نے
چلو چلئے گل مکا دیئے ایہہ نہیں وڈیاں کوئی کمائیاں نے
وار کریں توں سجناں ویکھ غافل گلاں اوہناں نے خوب پکائیاں نے
عامر نبی دے نال کلام کیتی اربد ہمتاں خوب ودھائیاں نے
رہے جدوں ناکام بے پیر ظالم گلاں اوہناں نے پھیر بنائیاں نے
کہیا نبی کریم نے راز کی اے لجے ہویاں نہ کوئی صفائیاں نے
گل تاں تو نکلی سناں گے من ایہو ساڈوں اشاتاں آئیاں نے
عامر آکھیا مندوں غرورسینے میوں جگ وچہ بہت وڈیائیاں نے
چڑھ آویگا فوج دا کٹک بھارا ہن شامتاں جان لو آئیاں نے
ہوئے رب لکھا جیدا آپ یارو کی کرنیاں کسے چترائیاں نے
اوڑک مٹ گئے نبی دے کل ویری اوپر عرب دے رحمتاں چھائیاں نے

اے پر اوہناں دے مرتبے بہن اوچے جنداں جنہاں نے کھول گھمایاں نے
دیری اج وی بہت رسول والے دلیں جنہاں دے بہت برائیاں نے
کر سکیا عرب نہیں قتل اسنوں اوہدے وچہ نہ کوئی بڑائیاں نے
گلاں وچہ پھساں گا تیں تائیں بڑیاں کیتیاں اوہناں چترائیاں نے
آکے پہنچدے کول رسول اللہ بڑیاں کیتیاں اوہناں صفائیاں نے
اے پر حوصلہ اوسدا پیا ناہیں آیاں کم نہ کوئی وڈیائیاں نے
کہندے ذرا تو نکلے گل سن لو اساں پکیاں گجھ پکائیاں نے
منوں بہلول خداؤں پھیر میوں گلاں سچیاں اساں سنائیاں نے
لگا دانہ موذیاں ظالماں دا داگاں گھراں نوں اوہناں نے پائیاں نے
اپنی فوج میں چاہڑ لے آوساں گا میرے ساتھیاں نے دھماں پائیاں نے
بڑیاں تواں دا ایہہ مردار ہے سی اکھیں لال تاں اوس دکھائیاں نے
راہے وچہ مویا گھر پہنچیا نہ سچے رب نوں سب وڈیائیاں نے
مرد پاک دا عرب مطیع ہویا ملیاں عرب نوں کل بھلیائیاں نے

شاعر دا قول

نبی پاک نوں نور دا تخت ملیا سر تے تاج اسلام دا جھلدا اے
دیکھن آوندا باغ اسلام والا سوہنا جیتھے نظارڑا اچھلدا اے

من دا جاوندا عرب تمام اسنوں اثر دلاں تے ختم رسل دا اے
بیکس اوہ یتیم غریب دکھیا بڑا بادشاہ عرب دیچہ کل دا اے

جادوگر تے کہن مجنون جس نوں اس تے راز توحید سب کھلدا اے
مردر پاک رسول دے پاک جلوے دیکھ وہم انسان دا گھلدا اے

Marfat.com

دوسرا مقولا

دیکھو کل تاریخ انسان والی جلوہ نبی دا بڑا عجیب دِسدا
ہویاں بند لڑائیاں نظر آیا سارے جگ نوں عرب عجیب دسدا
بُت پوجنے تھیں بلکہ مُرے سارے نہ کوئی پوجدا اوتھے صلیب دِسدا
جمع ہون سب جلدی آواز اُتے ایسا کوئی نہ سوہنا نقیب دِسدا

دشمن عرب وچہ جدوں جے سی تدوں بڑا اسلام غریب دِسدا
ایہہ نہیں صرف اسلام قبول کردے بد تہذیب ہر اک با تہذیب دِسدا
گئے بدل اخلاق اطوار سارے دین نبی دا بڑا حبیب دِسدا
ایسے علم عرفان تھیں ہوئے واقف صاحب ادب ہر اک ہر ادیب دِسدا

حضرت ابو بکر رضی اللہ کا نویں سال کے آخیر میں حج کرنا

ناویں سال ہجری دے آخیر تیکر جتے کتے ہے سیں مشرکین عربی
عمرہ رہے کردے نبی پاکؐ پچھے نال آپ دے اہلِ یقین عربی
ابو بکرؓ نوں حج دے ذناں اندر بھیجن حج نور، نبی یا مین عربی
کردے جا طواف صدیق کعبے امن وچہ سی کل زمین عربی
دراصل سی ایہہ اک پیشگوئی جھکی ہوئی سی ہر جبین عربی

چھپ لک شرارتاں پے کردے راہ روکدے رہے بے دین عربی
حج نہیں سی وچہ لج ہویا نہیں حج وچہ نور مبین عربی
حج کرن تے پتہ ادلین جا کے کیہڑے لکھدے ویر لعین عربی
کسے چھیڑیا نہیں صدیق تائیں مشرک دیکھدے رہے کمین عربی
دسویں سال وچہ سر در ہوئے سارے نبی پاک دے زیر نگین عربی

شاہان زمانہ کو تبلیغی خطوط

پہنچے جدوں حدیبیہ صلح کر کے ربّ آکھدا فتح مبین ہے سی
اللہ فتح مبین فرماوندا اے ایہہ قول سچا ربّ العالمین ہے سی
رحمت جگ نے لئے اسلام آیا رحمت ربّ والی ساڈا دین ہے سی
کریئے اسی تبلیغ اسلام والی کفر جگ تے دلو لعین ہے سی
قیصر روم تے کسریٰ نوں بھیجیو نے عزیز مصر دی کول زمین ہے سی
ہور عرب سردار سرحدیاں نوں جنہاں وچہ نہ کوئی مسکین ہے سی

قول ربّ دا سمجھدے نبی اللہ کامل اینوں بڑا یقین ہے سی
خطبہ آپ نے اک دن ایہہ دتا سنیا اوس وی جو حاضرین ہے سی
ویلا آ گیا جگ تے ونڈ لیے سُن فضل ربدا دین متین ہے سی
دعوت شاہاں نوں آپ نے ندول دتی جو کوئی وی شاہ قرین ہے سی
شاہ حبش نجاشی نوں گھلیو نے خط لے جاندے مسلمین ہے سی
چھیڑ دتا حضور نے ظالموں نوں کیتا آپ نے کم نوین ہے سی

بسم اللہ دا پہلوں سی ہویا نازل اندر پاک کتاب مبین ہے سی
ادہو لکھیا خطاں دے وچہ سرور نبی پاک رسول امین ہے سی

صُلح سے منافقت کا دُور ہونا

اُچا نبی دا پاک مقام دسدا حُسنِ خلق سی بڑا سرکار والا
صلح ہے اسلام پھیلان والی ایسے پرکم ہوندا نیکوکار والا
نفرت جنگ تھیں نبی نوں سدا ہے سی طرز نہیں سی کبر ہنکار والا
لڑن مرن نے سب تیار ہے سن جوش بڑا اصحاب کبار والا
جذبے جنگ دے دلاں وچہ ٹھاٹھ مارن پھیلے کیوں اسلام الوار والا
ایہہ جوش سی دیندے مرنا مسلم کرییئے خاتمہ نبی سردار والا
کوئی دیکھدا حال نہ مومناں دا نہ کوئی دیکھدا اخلق سرکار والا
جنہاں پھڑیا سی پلہ رسول والا چڑھیا اوہناں نے نشہ خمار والا
غور دیریاں نے کردا نہیں کوئی ایہہ بھید نہیں کوئی اسرار والا
ہوئی صلح تے مل کے بہن لگے میل جول جاں ہویا کنار والا
بدلن لگے خیال ناپاک بھیڑے امن ویکھدے سیئے بستار والا
آکھن بڑے سے نے ایہہ نجیب بندے اوہیں دکھ پیا ڈنا آزاد والا

بخشش کرم تھیں دین اسلام ودھیا جذبہ کھچیا سدا پیار والا
کڑی شرط نہ صلح دی دل کھچے ایہہ طور ہے بڑے مکار والا
مُسلم کدی مغلوب نہ کسے ڈھٹے آیا وقت نہ کدی وی ہار والا
شرطاں ہار دی من دے نبی اللہ ایہہ طور ناہیں زوردار والا
دلیں کافراں دے ویر مومناں دا سوچن دے نہ رنج غبار والا
ہور کوئی خیال نہ جوش اندر نہ کوئی غور تے فکر وچار والا
کیسی پاک ہے زندگی نبی والی ویکھن نور نہ پاک دربار والا
پاک ہو گئے کل آلائشاں تھیں تکن ویہی نہ رنگ گلزار والا
ڈبے رہن قلوب وچہ دشمنی دے ہوش اوڈا ہر ہشیار والا
گلاں سُن اسلام دا پتہ لگا سوہنا خلق اصحاب کبار والا
ویکھ زندگی پاک اسلامیاں دی دل مست ہوندا نیکوکار والا
بن گئے اوہ سب غلام سرور پیندا جاوندا اثر سرکار والا

جنگِ تبوک

اٹھیا اسلام دا عرب اندر فن لگ پیاں قوماں ساریاں نے
قیصر کسریٰ دے دلیاں غور کیتا گلاں سوچ کر اوہناں وچاریاں نے
اثر شام تے پیا ہے مومناں دا قیصر روم تائیں سوچاں بھاریاں نے
کُجل دیاں اسلام دی میں طاقت ایہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے

ذرے عرب دے جمع سب نبی کیتے ہویاں طاقتاں کھٹیاں ساریاں نے
خطرے پے گئے اوہناں دے دلاں اندر سوچ سمجھ کر دے اٹھ تاکاریاں نے
میری ہے تلوار دا زور بھارا میری دھاک نوں سب سرداریاں نے
واہدا کل اسلام دا رک جاسی سوچ لیا صلیب پجاریاں نے

Marfat.com

اندر عرب دے پہنچیاں جدوں خبراں قیصر کیتیاں خوب تیاریاں نے — کٹھی ہوئی اے فوج جرار بھاری بڑیاں تیغیاں وسیاں ماریاں نے

ساتھی اوہنا دے عرب دے نصرانی پایا شور قوماں اوگنہاریاں نے — خطرہ ہور سی بڑا غسانیاں دا قوماں ہور دی جنہاں ابھاریاں نے

اینہاں خبراں نوں سُن رسول اللہ کندے سن مصیبتاں بھاریاں نے — مسلم قوم نوں پھیر بچاں واسطے سچے رب اگے کیتی زاریاں نے

پھیر سد دے عرب قبیلیاں نوں گلاں ہور سمجھا پائیاں ساریاں نے — ویلا ہے سرحد تے روک دیئے نہیں تے پینیاں بہت دشواریاں نے

موسم گرم تے سفر ہے بہت لمبا فصلاں رب پکا سنگاریاں نے — بڑا سخت مقابلہ فوج دا اے سچے رب نوں قدرتاں ساریاں نے

حالات جنگِ تبوک

عذر کر لئے کل منافقاں نے عذر نہیں ایہہ سہل انگاریاں نے — من لیندے سی عذر رسول اللہ پھر وی جا تحقیق نبھاتاں ساریاں نے

کول بُھتیاں دے نہیں سی مال کوئی سفر دور نہ کول دشواریاں نے — روندے پھردے اوہ مجبور ہوکے ایہہ رب نوں گلاں پیاریاں نے

دتا اٹھ ہزار عثمانؓ نے وی ہور مال دی بہت بیوپاریاں نے — ہویا تیہہ ہزار دا جمع لشکر گھٹ جیہناں دے کول اسواریاں نے

ٹریاں ٹیڑیاں شام دی طرف فوجاں اللہ پاک نوں جو پیاریاں نے — الفت نال رسول دے نظر آوے جاناں نبی توں وارثاریاں نے

بیٹھا باغ وِچ اک سی یار سوہنا ملیاں نعمتاں جس نوں ساریاں نے — ڈاڈھا دھوپ وِچہ چاندیاں بنی تائیں ہویاں حب والی زور داریاں نے

چھڈ چھاں آرام دی اُٹھ بیٹھاں بن لیاں اسوار ہو تاریاں نے — بیٹھاں ہیں آرام نہیں بنی دُھپے ایہہ سکھ نہ اگ انگیاریاں نے

چوداں منزلاں طرف دمشق چلے جدوں عرب دی ویکھیاں ساریاں نے — نبی پہنچ تبوک مقام کر دے ڈیرے لائے نے سب انصاریاں نے

دسیا کوئی مقابلے وِچہ ناہیں ویری ہمتاں ساریاں ہاریاں نے — ویہہ روز اڈیک وِچہ رہے حضرت لئے تاں ویریاں چھپ گذاریاں نے

ملک گیری نہ جبر دی ہوس کوئی نہ ای قیصری زور تیاریاں نے — ویلا چنگا سی جنگ بہانڑے دا سگوں دلے اندر خاطر داریاں نے

واپس ہون دا حکم رسول ہویا کیڈی دین اندر پاسداریاں نے — ایہہ بزرگیاں نال حکومتاں دے کرن عہد اوہ نہیں وساریاں نے

اطمینان ہو یا دوہاں پاسیاں تھیں کنداں لفتاں نال انساریاں نے — جگ ہو گیا سارا غلام سرور قوماں ہور دی حب وچ ساریاں نے

حجۃ الوداع کا خطبہ

دسویں سال وِچہ شرک تے کفر سارا ملک عرب تھیں کل ہی دور ہویا — مشرک رہے نہ حج نوں کرن والے اللہ پاک نوں ایہہ منظور ہویا

حج کرن نوں چلے رسول اللہ جیویں حج دا خاص دستور ہویا
شرک عرب وچہ وسدا کتے ناہیں نورینی تھیں بیت معمور ہویا
ویری کل اسلام دے وسدے سن پیدا تدوں سی بڑا فتور ہویا
عرباں ویکھیا۔ ویکھیا مومناں نے مکہ اج سارا نور و نور ہویا
کامل ہوگیا دین خدا والا کامل نبی دا پاک دستور ہویا
ملیا ایہہ کمال نہ انبیاں نوں سوچو دور جے نہیں شعور ہویا
مجمع ایہہ سی رب دے ہی یاد اندر الفت نال توحید بھرپور ہویا
مساوات دا بے نظیر عالم جس ویکھیا سی پرسرور ہویا
ایسے حج وچہ نبی دا پاک خطبہ سوہنا جگ دے وچہ مشہور ہویا
اندر منا میدان دے اس پاسے مسلماناں دا کھلیا نور ہویا
اک لکھ تے چودی ہزار مسلم ساتھ نبی دا رب غفور ہویا
ایہو کعبہ سی جس تھاں نبی اللہ وعظ کرن تھیں کدی مجبور ہویا
اج عظمتاں مومناں ڈٹھیاں نے شاناں رب دا پورا ظہور ہویا
کامیابیاں مل گیاں نبی تائیں شک شبہ فتور سب دور ہویا
مک گیا جے کم رسول والا حاضر اج دربار غفور ہویا
رہی لوڑ نہ نبی دے آونے دی کامل اج اسلام دا نور ہویا
رضا ربدی وچہ سرشار سارے اضحی جنہاں تھیں رب غفور ہویا
بیت اللہ دا کرن طواف سارے آکھن شاد کونین منصور ہویا
آپ جبل عرفات تے اوٹھنی تے خطبہ پڑھن جیویں اج پڑھن دستور ہویا
سنو کی فرمادنا رے نبی سرور اہدا سمجھنا بہت ضرور ہویا

تاکیدِ اوّل

لوکو سن لینا گلاں میریاں نوں یاد رکھنا سدا تقریر ساری
سمجھ لیا سی پاک رسول اللہ ہن تے ہوگئی عمر اخیر ساری
الیوم اکملت لکم دینکم[1] حق نے آپ تشہیر ساری
ہوئے ختم کمال نبوتاں دے نعمت بخشی اے رب قدیر ساری
لوڑ نبی دی رہی نہ آونے دی پوری ہوگئی اج تعمیر ساری
میں نہیں جاندا اج دے بعد پھر وی تسیں دیکھو گے ایہہ تنویر ساری
کامل دین دا آگیا پتہ سارا دیکھو وچہ حدیث تحریر ساری
ختم ہوگیاں نعمتاں نبی اوپر دیکھو وچہ قرآن تفسیر ساری
حافظ آپ قرآن دا ہے اللہ دتی خبر بشیر نذیر ساری
سرور آخری نبی رسول اللہ ایہو گل جے پر تاثیر ساری

خطبہ کا حصہ پہلا

تسیں جاندے او کیہڑا دن ہے ایہہ یوم النحر ہے دن قربانیاں دا
یہ شہر الحرام ہے ماہ حرمت سچے رب والی مہربانیاں دا

[1] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ:۔ آج کے دن تمہارا دین کامل ہوگیا اور تمام ہوگئے آپ پر انعام الٰہی۔

پتہ دیوے تساں نوں مونوں ہاں دیندا حکم ہے رب جہانیاں دا
عزت والڑے نہاں اتے ماہ اندر عزت وارجیوں دن عرفانیاں دا
ملن والڑے او تسیں رب تائیں لیکھا ہونا اے نافرمانیاں دا
چھڈیا جاوندا اے اج سود سارا پہلوں چھڈ دے ہاں خاندانیاں دا

تساڈے خون تے مال تے عزتاں سب حرمت لوک ہے کل فرمایا ندا
تویں مال تے عزتاں خون سارا عزت دار ہے جے مسلمانیاں دا
پچھ گچھ اعمال دی ہووئی جے پتہ لگ جاسی نفس رانیاں دا
عبد المطلب دے پت عباس والا سود معاف کردا حکم انیاندا

خطبہ کا حصہ دوسرا

سارے خون جہالت دے ہوئے جیہڑے لا او ہناں اج مٹاونے ہاں
لوکو اج شیطان مایوس ہویا اوہدا اثر حسن کل اڈاونے ہاں
آکھے اوس دے کدی نہ لگنا جے رکھو یاد اے خوب سمجھاونے ہاں
بچ کے چلنا جے اپنے دین اندر اسی بڑی تاکید فرماونے ہاں
حق ہین تساڈڑے بیویاں تے اسی وہناں نوں حق دلاونے ہاں
اوہناں نال سلوک[1] نیک کرناں سختی اوہناں تھیں دور کراونے ہاں
کھانا اوہ دیو جیہڑا آپ کھاؤ فرق وچہ لباس نہیں پاونے ہاں
مسلمان دا مسلم[2] بھرا ہوندا اسی پڑھ قرآن جتلاونے ہاں
بھائی بندیاں دا سچا سلسلہ اے جوڑ بھائیاں دے اسی ملاونے ہاں
اچی نال آواز پھر نبی پچھن دسو اسیں پیغام پہنچاونے ہاں
کامل ایہہ پیغام خدا والا اسیں سن کے سیس جھکاونے ہاں

سب تھیں پہلوں ربیع بن حرث والا ادلہ اوس دا دلوں بھلاونے ہاں
تسیں پتہ نہ لوچو گے فیر ایتھے اوہدے نور نوں اسیں گھٹاونے ہاں
عملاں بھیڑیاں تھیں ظالم خوش ہوندا نہیں بھلا خوف جتاونے ہاں
پھیر سنو لوکو ایہہ بھلنا نہ اسی سکھ دے سبق پڑھاونے ہاں
ایہہ رب دی پاک اماناں نے حق تساں نوں ایہہ پہنچاونے ہاں
رکھنا بہت خیال غلام والا حکم رب دے خاص سناونے ہاں
سن لوکو گلاں ساڈیاں نوں سمجھ لیا جے اسیں سمجھاونے ہاں
بھائی تسی برابری والڑے او ذمے داریاں سر چکاونے ہاں
لینا نہیں بھرا تھیں کجھ جائز خوشی نال جے دیوے دلاونے ہاں
شور گونجیا تساں پہنچا دتا اسی حکم بجا لیاونے ہاں
تساں کیتا کمال پہنچاونے دا سرور جگ وچہ اسی رچاونے ہاں

گذارش مصنف

ذرا پڑھو خدا دے واسطے پھر خطبہ ایہہ جناب رسول[1] دا اے
پھیر پڑھو تے ایس نوں یاد رکھو مخزن ایہہ اک بڑے اصول دا اے

[1] وعاشروھن بالمعروف۔ ان سے بہترین سلوک معاشرت کرو۔ [2] کل مومن اخوۃ۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

مساوات دی ایہہ تعلیم کامل سوہنا وعظ رسول مقبول والے
اج منا میدان دے بھاگ جاگے تنبہ وہ گیا اوس دی ہول والے
یاد رکھنا مومنو بھلنا نہ جرم بڑا اسس حکم عدول والے

تھوڑا جیہا مضمون حضور والا قصہ ایہہ ناہیں کسے طول والے
خطبہ ایہہ ہمدردیاں نال بھریا جیہڑا اسن دا پیا قبول والے
کامیابیاں دے گلے ہار سہرے سر تے چھتر اسلام دا جھولدا اے

وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لکھ چکا ہاں حالی کجھ نبی والا کیویں ہوئی وفات حضور دی سی
نیکاں بندیاں دی گلاں ساریاں نقش مستی لبھ گئی کسے مخمور دی سی
حجۃ الوداع تھیں آپ جاں ہوئے واپس کامل ہوئی کتاب مذکور دی سی
دتا حکم سی فوج تیار ہو کے جائے شام نوں ترتیب مامور دی سی
بھاویں طبع حضور علیل ہے سی اے پر گل ایہہ بڑے دستور دی سی
مساوات دا آخری سبق سی ایہہ شوکت شان نہ کسے مغرور دی سی
حکم اجے نہیں ہویا سی کوچ والا ساعت آ گئی کوچ حضور دی سی
جمع کیتیاں بیویاں نبی اللہ حالت نبی دی کجھ مجبور دی سی
اے پر حق سی سب دی واریاں دا واری چل نہ سکے دستور دی سی
سوہنا طرز سی بڑا رسول والا سوہنی نبی والی صورت نور دی سی

بنا ایس دے نہیں تکمیل ہوندی شوخی میری اے بڑے قصور دی سی
شامت نال گناہاں دی ڈرے والی چھیڑی اپنی رگ ناسور دی سی
ہجری باراں ماہ صفر اخیر اندر طبع ہوئی ناساز حضور دی سی
جھنڈا آپ اسامہ دے ہتھ دیندے عزت بڑی ایہہ نیک مزدور دی سی
ابو بکرؓ تے عمرؓ کمان اندر مرضی ایہو ای رب غفور دی سی
ڈیرے باہر مدینیوں فوج لائے حالت اسناں دی اک معذور دی سی
حالت نبی دی ہوئی تشویش والی رگ گئی روانگی دور دی سی
رہیئے گھر حضرت عائشہ صادقہ دے خواہش دلوں ایہہ گوہ حضور دی سی
خوشی نال اوہ واریاں آپ دیون گل نبی دے ایہہ ناسور دی سی
اسامہ نبید دا پیہ رسالہ ہویا قبر شام وچہ اوس مشہور دی سی

تیمار داری

حضرت عائشہ کرن تیمار داری جھیڑے نال قرآن سن پیار کر دے
کدی ٹھیک ہوندی حالت بدل جاندی ظاہر سی نہ کوئی اسرار کر دے
گلاں بہت نہ کرن رسول اللہ سبھے نال اصحاب دے پیار کر دے
نکلے حجریوں باہر رسول اللہؐ مسجد وچہ اڈیک سن یار کر دے

نبی پاکؐ نوں ملے تسکین وافر اوہ حب سی نال غفار کر دے
بیماری دے وچہ وی آپ امام بندے کم دین دا انشاء ابرار کر دے
پانی اک دن سرے پوان بہتا سر تن کے آپ ایہہ کار کر دے
پہلوں نبی نماز پڑھاوندے نے پھیر وعظ ایہہ خوش گفتار کر دے

Marfat.com

اک بندے نوں آکھدا رب اوہدا ایہی گل ایہہ نال پیار کر دے
یاں تے چین اے آن کے پاس میرے ایہو ہیش ونوں پیار کر دے
نبی کیتا اشارہ وفات والی سوچ بہت رسول دے یار کر دے
در مسجد دے کروحن بند سارے کھڑکی نال صدیق ہاں پیار کر دے
سُن لین مہاجر ایہہ گل میری نیکی سدا ہو نال انصار کر دے
اک دن ہوئے حضور کمزور بیٹھے ویلا ہویا بلالؓ پکار کر دے
ابوبکرؓ نوں آکھو امام ہووے ایہہ حکم کجھ سوچ وچار کر دے
حکم ہور نوں دیو رسول اللہ عرض اسی ہاں رب دے یار کر دے
کہندی عائشہ آکھیا میں وہا حکم فیر اوہ نبی سردار کر دے
آیا نبیؐ نوں فیر آرام اک دن ذکر ایہہ نے وچہ اخبار کر دے
ہوئی خوشی کمال رسولؐ تائیں شکر رب دا آپ سرکار کر دے
کامیابی دا ویکھ کمال نقشہ سر جسم دربار غفار کر دے
دن ایہہ سوموار دا یار کہندے اسیں پڑھ حدیث اظہار کر دے
ہتھ کسے دے آپ مسواک ویکھن خواہش اپنی ہتھ پسار کر دے
مُنہ آپ مسواک تھیں صاف کر کے طرف رب دی نظر پیار کر دے
اللّٰھُمَّ فِی الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی آئی آواز تینوں کوچ جگ نیں لیہی دار کر دے
عمر آپ دی سال ترپٹھ سی جدوں کوچ نے نبی مختار کر دے
ہوش اُڈ گئے مومناں صادقاں دے سبھے سوچ وچ چلن نزار کر دے
آکھن نبی وفات نہیں پا سکدے ایویں لوک نے سوچ وچار کر دے
نبیؐ فوت ہوئے جیکر کوئی آکھے سر وڈھ دیگا عمرؓ للکار کر دے
آئے اینے ای وچہ صدیق اکبر ویکھن شور نے نبیؐ دے یار کر دے

سُکھ زندگی دے لئے رب بھاویں اسی دین داہاں اقرار کر دے
یا سیہ رب فیر الحجنیا اوس بندے ابوبکرؓ سن کے حال زار کر دے
اس دے بعد فرماوندے نبی اللہ اسی راز اک ہاں آشکار کر دے
کھڑکی رہ گئی کھلی صدیق والی پھیر حکم نے نبی سردار کر دے
آپس وچ نت نیک سلوک رکھو عادت بُری نہ کوئی اظہار کر دے
وضو واسطے اُٹھ نہ آپ سکے تدوں حکم ایہہ شاہ ابرار کر دے
کہندی عائشہ نرم اوہ دل رکھن قرأت وچہ نے حال اوہ زار کر دے
ابوبکرؓ ہی ہون امام آکھن حکم نبی اللہ زور دار کر دے
حکم تیسری وار وی نبی دتا اسی چپ ہو نہیں تکرار کر دے
حجرہ کھول مسیت وچہ پیر دھریا ویکھن ادا نماز نے یار کر دے
ویکھ لیا سی نبیؐ رسول سچے عجز عاجزی ہین نے یار کر دے
دتا نہیں کھلون کمزوریاں نے پشاں پرت آئے استغفار کر دے
دوجے روز کمزور ہو گئے بہتے تکیہ عائشہؓ نال سہار کر دے
جُبّن ہوئی نہ دیو ندے عائشہ نوں اوہنوں جپ تے استوار کر دے
اس دے بعد کہندی حضرت عائشہ اے بھار اپنا مجھ تے بار کر دے
ساتھ ٹک گیا اج بندیاں دا وصل نال سچے کردگار کر دے
اللہ پاک صلوٰۃ تُوں سدا بھیجیں نالے برکتاں خوب انبار کر دے
مسجد وچہ اصحاب رسولؐ والے اندر غم نے سوچ وچار کر دے
حضرت عمرؓ وی آ دوجود ہوئے اوہ بھی پہنچ ایہہ للکار کر دے
سارے یار پئے عمرؓ نوں ویکھدے سن عمرؓ نہیں میان تلوار کر دے
حجرے عائشہ دے اندر ہوئے داخل پردہ رُخ تھیں چک دیدار کر دے

ویکھن فوت ہو گئے رسول اللہ ﷺ متھا نبی دا چم گنفار کر دے
مسجد وچہ آ کے چڑھ کے منبرے تے پھیر ایہہ صدیقؓ اظہار کر دے
جدا رب معبود ہے اوہ زندہ اسیں اوس نوں ہاں ہشیار کر دے
کتنی عاشق سی قوم توحید والی پھیر مول نہ شور پکار کر دے
محمدؐ اک رسول ہے سنو لوکو ہویں گئے سب نبیؐ وہار کر دے
سُنیا جدوں فاروقؓ تے سب یاراں وِرد ایس والا بار بار کر دے

موتاں وی نہیں اوہ ہیاں آپ اُتے مُنہ ڈھک پھر نظر پیار کر دے
سُن لئے جو نبیؐ نوں پوجدا سی نبی پاکؐ نے کوچ ربہار کر دے
کیڈے جری دلیر صدیقؓ ہے سن ڈردے نہیں مت عمر کوئی وار کر دے
پھیر پڑھی صدیقؓ نے اوہ آیت رب پاک نے آپ اظہار کر دے
جیکر فوت ہووے یاں کہ قتل ہووے پھر جاؤ گے اڈیاں بھار کر دے
کہندے موت رسولؐ قرآن وچہ اے سرور الویں سال اسی تکرار کر دے

غسل جسد پاک ور ساعدہ بنی سقیفہ کا شور (وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اتا)

اور منتخب ہونا خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ

حجرے عائشہؓ وچہ نہلاں لگے ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ سارے
جانشین ہُن نبی دا کون ہوئے دسے اوس دے کون نشان سارے
لوک کہن قریش ہے حق ساڈا مسلم ہین ساڈے خاندان سارے
کہیا سُن کے ایہہ مہاجراں نے اسیں سُن کے ہوئے حیران سارے
حق ساڈڑا سب تھیں ووڈڑا اے ایویں گل نہ پئے ودھان سارے
اہل بیت مدزور کہا آکھن ساڈے حق نے وچہ قرآن سارے
تُوتُو میں میں تھیں ودھی للکار ہوئی پھیر ڈنڈ طوفان مچان سارے
اِک نس کے پہنچیا پاس حجرے کیتے اوس نے آن بیان سارے
حضرت فاطمہ کول سن علیؓ مولا راز صبر دے پئے سمجھان سارے
ہتھ کٹھے کیتے وچ ٹولیاں دے کوئی مُنہ نہ کرن دھیان سارے

اودھر ساعدہ بنی سقیفہ اندر گلاں کرن لگے مسلمان سارے
کہندے جنہاں قربانیاں کیتیاں نے اسیں سب نہیں کوئی انجان سارے
اسیں ہاشمی نبی دی ہاشمی ہی سن لیا جے ہور بیان سارے
مال جان سب اساں نے سدا"اپورے ہوندے رہے ارکان سارے
کہیا سن انصاریاں ساریاں نے ساڈے دلیں ہی ہیں ایمان سارے
آکھو اپنے جتھے دے نال رلکے گلاں ٹل لا کران کران سارے
نیزے تیغ تے برچھیاں آگیاں پھر فکرمند ہوئے مسلمان سارے
غسل دیندیاں چھڈ کے اُٹھ نٹھے ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ سارے
پہنچے ساعدہ جدوں اوہ یار حضرت ویکھن شور تے ڈنڈ مچان سارے
شور غوغیوں کن پئے پاندے سن اندہ جوش سن بے پرواہ سارے

Marfat.com

رنگ دیکھ بے رنگ فاروق اعظمؓ کر دیوندے بے لوک حیران سارے
ایہہ دیکھ عثمان وی بیعت کر دے رک گئے سب جوش طوفان سارے
علیؓ اوس تھاں نہیں موجود ہے سن کر دیوندے نہیں پہچان سارے
آئے پرت کے غسل رسول ہویا حجرے وچہ ای مل دفنان سارے
وارو واری جنازہ سب پڑھن جا کے دوں نال وچہ جا مکان سارے
حجرہ عائشہ صادقہ والا سی وڑ سکن نہ کدی انسان سارے
انشاء اللہ میرا وہناں دا حال یکساں قائم رہے ہے ہوش ترلان سارے
دنیا وچ اس بڈھے نوں بخش دیویں چھڈ دیئیں لینا امتحان سارے
راضی ہوویں رسول دے سر صدقہ بھیڑے عمل نے وچ جہان سارے
توں ای جوڑنا ایں آپے توڑنا ایں اوویں آکڑاں کرن انسان سارے

ہتھ پکڑ صدیق دا بیعت کر دے شور گھٹے ادھے اک آن سارے
اصلی بیعت خاموش ہو گئے سارے دلیں رہ گئے سب ارمان سارے
جمع ہو گئے ٹولڑے اک پاسے اصل بیعت لیے وچہ غلجان سارے
جنازہ نبیؐ دا پڑھن اصحاب لگے دو دو لوں رل گھلوان سارے
پوچھے نبیؐ دی قبر نہ جا کوئی کر دیوندے ختم امکان سارے
خلیفے نبی دے ہوئے صدیق اکبر مندے جنہاں نوں نے مسلمان سارے
مولا دیئیں تسکین آرام مینوں صدقے نبی دے ہون ارمان سارے
وچہ آخرت سایہ رسول منگاں یار نبی دے نا چھڈاں سارے
اکرم ایہہ نیک قبول کر لے پڑھن والڑے پڑھ سنان سارے
تیرے فضل تے کرم احسان ہیٹھاں پورے سر کر دے کل ارمان سارے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ سے

پنجی سال دی عمر رسولؐ والی شادی ہوئی جاں پہلی حضور دی سی
ابراہیم توں سوا اولاد ساری پیٹوں اوہناں دے ہی ساری نور دی سی
پنجی سال گذار دے نال اوہناں بڑی زندگی ایہہ سرور دی سی
عرب بہت نکاح سی نت کر دے چال فخر تے بڑے دستور دی سی
خدیجہ نبی دی اک سی بڑی طاقت سمجھ جنہاں نوں پاک امور دی سی

خدیجۃ الکبریٰ دے نال نکاح ہویا چالی سال دی عمر اس حور دی سی
پہلے ہجر توں سال ترن فوت ہوئی ساتھی نبی دے خاص ظہور دی سی
عمر نبی دی تدوں پنجاہ ہے سی جدا ہوئی جدوں صورت نور دی سی
کیتا کوئی نکاح نہ نبی سوہنے گل ایہو ای پاک شعور دی سی
سرور اوہناں دے مرن دا دکھ ہویا ساتھن بڈھڑی اوہ حضور دی سی

نکاح دوسرا عائشہ صادقہ سے

جدوں حضرت خدیجہؓ وفات پائی عمر نبی دی پنجاہ سال ہے سی
ابوبکر صدیق کجھ دناں پچھوں کیتی ایہہ تجویز کمال ہے سی

ٹک گئے اوہ سکھ سب زندگی دے گھڑی دکھ دی بڑی محال ہے سی
بیٹی اپنی دی نکاح اندر ابے نکڑی عمر اوہ بال ہے سی

Marfat.com

حُبّ نبی دا ایہہ ظہور سارا اوتھے لوڑ وڈی دیکھ بھال ہے سی
سال اک جاں ہجرتوں بعد ہویا یثرب وچہ نبی محرم حال ہے سی
گھر رہی صدیق دے عائشہ تاں سمجھ وار گونیک خصال ہے سی
لبھناں وچہ کنواری ایہہ صادقہ سی سرورِ نبی والی انگ پال ہے سی

تیسرا النکاح حضرت سودہؓ سے

حضرت عائشہ نال جد ہوئی نسبت سانجھن ہوگئے سی گھر بار تائیں
سودہ اتے سکران دا ایک جوڑا گیا حبشہ سی چھڈ دیار تائیں
تنگی وچہ سی گذر اوقات ہوندی ساتھی ملے نہ کوئی غم خوار تائیں
حضرت سودہؓ دی عمر وی وڈی سی مشکل نہیں سی یار غفار تائیں
شامل ہوئی ازواج دے وچہ سودا مالدار کیتا سوگوار تائیں
مکے وچ ای سن رسول اللہ بڑا فکر سی تدوں سرکار تائیں
اوتھوں پرتے تے راہ وچ موئے سکران سودہ ڈھونڈی ولی قرار تائیں
اوہناں عرض کیتی نبی پاک اگے سانجھ لئو مینوں اوگنہار تائیں
کیتا آپ نے نال نکاح اوہناں خالی چھڈیا نہ عرضدار تائیں
پہلی بیوہ نوں سرور سوہاگ ملیا درجہ ہور دنا دُنیا دار تائیں

چوتھا نکاح حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے

ہجرت بعد مدینے دے وچہ آئے ہویا سلسلہ شروع لڑائیاں دا
حفصہؓ عمرؓ دی دھی ہوگئی بیوہ گیا آسرا اٹھ کمائیاں دا
پہلوں عمر نے کول صدیق جا کے کر دے ذکر مصیبتاں چھائیاں دا
کر لین نکاح کوئی نال اوہدے حکم ہے جے آئیناں آئیاں دا
کھلا بھید تے نبی کریمؐ آیوں دنا مرتبہ اساڈڑی مائیاں دا
پہلے بدر دی جنگ دے وچہ ہویا جدوں سامنے پڑے نصائیاں دا
خنیس بن حذیفہ شہید ہوئے ٹولہ گھٹ سی مومناں بھائیاں دا
پھیر عرض جا کراں عثمان اگے فکر ہوندا اے وڈا جائیاں دا
کسے وجہ تھیں دوہاں انکار کیتا کھلا باب نہ کوئی صفائیاں دا
ہجری تن وچہ ایہہ نکاح ہویا سرور روکیا ہڑ تباہیاں دا

پانچواں نکاح حضرت زینب بنت خزیمہ سے

عبداللہ اُحد دی جنگ شہید ہوئے بیٹھ حجش دے پُت جوان ہے سن
والی کوئی نہ زینب دا رہیا باقی لوگ بہت تھوڑے مسلمان ہے سن
بیوہ اتے یتیم دی پرورش دے آئے حکم سب وچہ قرآن ہے سن
بیوی اوہناں دی زینب وی ہوئی بیوہ ٹٹ گئے سب ارمان تراں ہے سن
اندر غماں مصیبتاں رہن سارے کردے دکھاں وچہ پئے گذران ہے سن
اوہناں نال نکاح نے نبی کردے سرور اللہ دے جیویں فرمان ہے سن

چھٹا نکاح زینبؓ نواسی عبدالمطلبؓ سے

عبدالمطلبؓ دی دہی دہی زینب بیٹی پھوپھی دی خاص رسولؐ دی سی
زید حارث دا پُت غلام ہے سی شان عرباں دی نہیں قبول دی سی
بھائی زینب دا اوہ نہ آپ راضی ایہہ گل اک بڑے ای طول دی سی
زینب نے زید دی جدوں نہ نبھی آخر زید دتی طلاق فضول دی سی
سن پنج ہجری دا ایہہ واقعہ ہے مہربانڑی پاک رسول دی سی

خاندان سردار قریش والا عزت شان نت جہناں جھول دی سی
اوہدے نال ای اوہدا نکاح ہووے خواہش ایہہ رسول مقبول دی سی
آئی وحی تے پھیر نہ عذر ہویا کوئی وجہ نہ غیر معقول دی سی
عدت گذری تے نبی نکاح کیتا زینبؓ ماں دے وچہ پئی جھولی سی
چھڈی ہوئی وی بن گئی ماں سرور ایہہ بات اک نویں اصول دی سی

ستواں نکاح حضرت جویریہ بنت حارث سے

غزوہ مصطلق والے سال ہویا بہتے عورتوں مرد اسیر ہوئے
بیٹی اوس دی نام جویریہ دے پیر قید دی وچہ زنجیر ہوئے
ہوئے پیش جاں پاک رسول اگے خلق گلے والے گلوگیر ہوئے
بیوہ دہی دے وی اگوں بھاگ جاگے نبی اوسدے نے دستگیر ہوئے
فدیہ نبی خود دے آزاد کیتی پھیر پڑھا نکاح نصیر ہوئے
قیدی چھڈ دتے اوہناں دی قوم والے خوشی کل جوان تے پیر ہوئے

حارث عرب دا اک سردار ہے سی قیدی اوسدے لوک کثیر ہوئے
حارث قوم دا وڈا سردار ہے سی فدیہ دین نوں با تدبیر ہوئے
سُنے پتراں دے مسلمان ہویا نبی پاکؐ تے خاص بشیر ہوئے
حارث سوہنا نیک سی اوہ بیٹی نبی پاک والے دامن گیر ہوئے
ایہہ دیکھ کے مومناں صادقاں دے جذبے میل والے شکر شیر ہوئے
سوہرے نبی دے قید نہیں ہو سکدے سرور کل آزاد اسیر ہوئے

اٹھواں نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ سردار مکہ سے

بیٹی ابوسفیان سردار والی ہے سی ام حبیبہ نام اوہدا
خاوند اوہدا عبداللہ بھی نال سے سی ہو گیا جد کم تمام اوہدا

ہجرت کر کے حبش وچہ گئی ہے سی خطرے وچہ پے گیا اسلام اوہدا
ہے سی حبش وچہ اجے مقیم ہوئی آیا یثرب وچہ جدوں پیغام اوہدا

نبی لین نکاح پڑھا اوتھے شاہ حبش دتا مہر تمام اوہدا
سن ست دے وچ آئی سی وچہ یثرب سرور ہو گیا اُچا مقام اوہدا

Marfat.com

ناواں نکاح صفیہؓ بنت حیی سے

سن ست وچ خیبر دی جنگ ہوئی مرگیا اک حیی سردار ہے سی — لڑکی اوس دی صفیہ دے نام والی اندر قید اوہ دکھی لاچار ہے سی

کردے سدا ایہو شرارتاں سی کیتی نبیؐ کجھ سوچ وچار ہے سی — رشتہ زوج دا جوڑیئے نال ایہناں پاک نبی دا ایہہ پیار ہے سی

صفیہؓ محرم راز رسول کردے بیوی بن ہوئی عزت دار ہے سی — دتی ماں بنا سب مومناں دی سرورؔ نبی دا عجب اسرار ہے سی

نکاح دسواں حضرت ماریہ قبطیہؓ سے

ایسے سال وچ ماریہ قبطیہ نوں تحفے نال شاہ مصر بھجوایا اے — داخل حرم وچ نبی کریم کردے رب اوس تے فضل کمایا اے

ابراہیم فرزند رسول والا اوسے ماریہ نے ڈھڈوں جایا اے — نبی کوئی غلام نہ کدی رکھدے آیا جو آزاد کرایا اے

اندر ہے حدیث ارشاد نبویؐ جس لونڈی نوں کجھ سکھایا اے — پھیر کرے آزاد جے کوئی بندہ چنگا اوہ جس زوج بنایا اے

دونا اوس نوں اجر رب دیسی نبی پاکؐ نے آپ فرمایا اے — صفیہ اتے جویریہ لونڈیاں نوں پہلوں نبیؐ آزاد کرایا اے

پھیر اوہناں دے نال نکاح کیتے خود نبیؐ ایہ عمل کمایا اے — بھلا ماریہ نوں آکھن کیویں لونڈی پردہ نبی نے آپ کرایا اے

ملاالفقہ سبھی نبی دے بعد اوہا جھیڑا ہوراں نوں سدا دوایا اے — ایہناں گلاں تھیں جاپدا ہے سرورؔ داخل نبی دے زوج کرایا اے

گیارھواں نکاح میمونہ رضی اللہ عنہا سے

ایسے سال میمونہ جو سہن بیوہ اوہناں نبی اگے عرض آن کیتی — نبی پاکؐ نے من لئی عرض اوہدی نال بیویاں زیر فرمان کیتی

ایہہ غیر قریش سن عرب والے نبی پاک نے وڈڑی شان کیتی — بہن اوہناں دی گھر عباس دے سی دھی حارث دی پاک سلطان کیتی

حضرت خدیجہ تے زینب خزیمہ دی نے عمر نبی دے جہان تمام کیتی — دس سہن موجود وفات ویلے جہناں سرورؔ نبی پاک زبان کیتی

مقولہ شاعر

ہوئے جگ تے بہت نے بڑے بندے جنہاں بہت ای بیویاں کیتیاں نے — ہوندا طور نہ برا ایہہ جگ اندر ایویں ویریاں نے بھنگاں بیتیاں نے

Marfat.com

ابراہیم تائیں سارا جگ منّے اوہناں اک تھیں ودھ ای کیتیاں نے
موسیٰ لاتے یعقوب داؤد والی بہت بیویاں جگ وچ بیتیاں نے

حضرت عیسےٰ دا ہویا نکاح ناہیں ایہہ دسیا او ہدے مسیتاں نے
سرور ایہہ نہ کوئی الزام ہوندا گلاں کیتیاں جگ پلیتیاں نے

حضرت رسول کریمؐ کی زندگی کے غور طلب امور

کیوں اینیاں بیویاں نبی کردے پہلو دوسرا ایہہ سوال دا اے
وہم اوہناں دا بڑا پلید دسدا جذبہ شہوتی بُرے خیال دا اے

سوہنے حسن نوں کوہجیاں کہے جیہڑا بدبخت بھیڑا بھیڑے حال دا اے
پھیر دساں گا حال نکاح دا میں پہلوں وہم دا فکر کمال دا اے

پاک زندگی دے حصے تن ہے جے پہلا وقت جیہڑا پنجی سال دا اے
حصہ دوجا اے پہلے نکاح والا نبی جدوں شباب سنبھال دا اے

حصہ تیسرا بیویاں جدوں وسن ایہہ تے ہوندا وقت زوال دا اے
حصہ آخری عمر دا ایہہ ہے سی نبی پاک جد دساں نوں پالدا اے

سبھے جاندے نے لوک جگ والے ہوندا وقت شباب دے بال دا اے
گرم ملک وچ وقت شباب والا ہو جاندا اے سولہ سال دا اے

ایس عمر تھیں پنجیں سال تیکر غلبہ ہوندا جوش اُبال دا اے
غلبہ وانگ حیوان دے تدوں ہوندا طور بدلدا بڑا خیال دا اے

ساری عمر کوں کر تباہ دیندا اھڑ روڑ دیندا بھیڑی چال دا اے
اسے پر نبی دی شان نو یکلی اے کوئی بشر نہ جدی مثال دا اے

تندرست جوانڑی نبی والی سارا ملک جیھتے بھیڑے حال دا اے
اوتھے ڈولیا پاک رسولؐ ناہیں سوہنے پاک اخلاق وکھال دا اے

کہندے آپ نوں الامین سارے شہرہ نیکیاں وچہ کمال دا اے
آکھ پٹ ویکھیا کسے وَل تے ڈھیر ہر تھاں حسن جمال دا اے

حصہ دوسرا نبیؐ دی عمر والا بعد پہنچیوں ۲۵ ای پنجی سال دا اے
اِکی بیوہ دے نال نکاح کردے سال چالیاں جدا زوال دا اے

ودھے پندراں وڈّی اوہ بیوی پیا فرق نہ کدی رووال دا اے
سوہنی زندگی اوہناں دے نال گذری پینٹھ سال دی نبی سنبھالدا اے

اُلفت ایسی سی اوہناں دے نال لو کو کوئی بشر نہ کر وکھال دا اے
جدوں بہت جوان سن گھریں آیاں ذکر ہوندا خیر سگال دا اے

حصہ عمر دا ایہہ دہی دسدا اے نور چمک دا پیا جمال دا اے
آیا کدی خیال ناپاک ناہیں سرور نبی سب رکھ وکھال دا اے

ناپاک خیال معترضوں کو جواب

پنجاہ سال دی عمر زوال والا ویلا آ جاوندا مار دو مار کر کے
زور طاقتاں دے سارے گھٹ جاندے سوچ لے انسان وچار کر کے

پنجی سال مجرّدی وچہ لنگھے پنجی بڈھڑی نال پیار کر کے
ایڈا پیار ڈا رُوپ وی ہے کدے دسے کوئی شعور بیدار کر کے

Marfat.com

بڑے بھیڑیاں آکھیا تھوتی نے بھیڑ دتیا قول مردار کر کے
ورا زندگی ویکھدے نبی والی ہوش عقل تائیں استوار کر کے
قیدی آتے داروغہ نے جیل اندر کم کران پئے خوب سنوار کر کے

نہیں عقل نقیں سوچیا ظالماں نے مرگئے نے جگ بیزار کر کے
اک اک واقعہ پیا بھٹلاوندا اے جو کجھ آکھدے منہ کھلار کر کے
بندی ہوندا وچہ مصیبتاں دے سرورِ دین دے لوک سردار کر کے

نبی پاکؐ کی خواہشات کی قربانیاں

اِک بات پئی ہورا ایہہ دسدی اے نالو وچہ کل خواہشاں ساریاں نے
وکھو وکھرے حالدے وِچ ایہناں گھڑیاں خوشی دے نال گذاریاں نے
بادشاہی جاں ملے تے بڑی طاقت آجاندیاں سکھ دی واریاں نے
کھان پین لباس نہیں بدلیا اے نہ ای بدلیاں کوئی اسواریاں نے
سگوں بادشاہ ہوکے نبی اللہ کل خواہشاں دلوں وساریاں نے
شاہی چھڈ کے ہو فقیر جانا اہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں نے
دولت مال وی کر سخاوتاں جو۔ لنڈدیوندے سبھ ساریاں نے
اکھیں سامنے ہولدیاں اوہ چیزاں بھکاں فطرتی جنہاں ابھاریاں نے
شاہی جدوں مدینے دے وِچ ملدی گھراں وِچ نہ زینتاں ساریاں نے
گھڑا پانی دا اِک سامان بدلے راتاں بھگیاں سدا گذاریاں نے
خواہش سکھ دی ہوندی جے نبی تائیں ایہہ نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں نے
حاضر ہر شے سب اصحاب کردے جانان جنہاں نے نبیؐ توں واریاں نے
غالب ہے ئی جے کدی وی کوئی خواہش سارے سکھاں پرتاں ماریاں نے
جیویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں کل قریش ابھاریاں نے
ایہناں گلاں تھیں پتہ ایہہ لگدا اے عجب نبیؐ والی منصب داریاں نے
مال دھن دی غرض نہ دلے اندر نہ ای حسن والی خاطرداریاں نے

رہندے آپ کو جگ دے وچ ہے سن چیزاں دنیوی نہیں پیاریاں نے
بڑی بیکسی وِچ یتیم ہونا بھل جاندیاں تیز طراریاں نے
بادشاہ یتیم تھیں آپ ہوئے طرزاں بدلیاں نہیں سنواریاں نے
اوہو سادگی سب گھربار والی کوئی وکھری نہیں سرداریاں نے
ساتھی ہوئے سن سگوں غریب والے سارے جگ والی غمخواریاں نے
شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندرالیس دے بڑی تواریاں نے
اے پر آپنا جھٹ لنگھان واہتے گلاں ایہہ نہ کدی پیاریاں نے
لالچ کدی نہ رہناں واکجھ ہویا نقد ملدیاں نہیوں دہاریاں نے
بھوڑی منجی سی بسترا ہئی والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں نے
گھریں نبیؐ دے اگ سی کدی بلدی ستو نال کھجور دے یاریاں نے
بیت المال سی آپ دے وچہ قبضے بھلا دسو کھاں کوئی دشواریاں نے
اچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں نے
سکھاں دکھاں وِچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلا وچاریاں نے
تیویں اج جد رب نے بخشیاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں نے
نسبت دنہاندی کی ہے نبیؐ اگے جو خواہشاں رکھدے بھاریاں نے
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سرور نال خدا دی یاریاں نے

زوجاں بیویاں خواہشاتِ نفسانی سے نہ تھیں

گل تیری فیصلہ کرن والی آیا جس دا ذکر قرآن اندر
سکھی ہو گئے نال غنیمتاں دے نالے سوکڑے وی دکھ کان اندر
پاک بیویاں نوں خواہش ہوئی پیدا رلکے بیٹھ صلاح پکان اندر
عرض کر دیاں سب اکٹھیاں نے اسیں نبی جی نہیں ویہان اندر
مسلمان ہال اسی وی نبی اللہ دکھان وچہ ہاں اسیں جہان اندر
نہیں اجے جواب سی نبی دتا بھیجی اللہ نے وحی قرآن اندر
جیکر تہکہ کچھ ساز سامان دی اے زینت چاہندیاں و جیکر جان اندر
سوہنی طرح میں کراں گا سب رخصت ایہو حکم ہے پاک قرآن اندر[1]
الفت نبی نوں بیویاں نال جیسی جیہڑی ڈٹھی نہ کسے انسان اندر
حق منگدیاں جدوں اوہ بیویاں نے پے جاندیاں نے امتحان اندر
خواہش مند سب جگ دے مرد ہوندے ویکھن بیوی نوں اپنی شان اندر
خواہش نفس دا کوئی خیال ناہیں لیتے ہور ہے کجھ فرمان اندر
جے کر اللہ رسول دی غرض ہے جے روز آخر جے ہے ایمان اندر
کرو یاد سب رب دی آئیاں تا نوں گلاں حکمتی دھن دھیان اندر
غرض اللہ تے ایہہ رسول دی اے آؤ رب دی تدول امان اندر

حالت مومناں دی جدوں ہوئی اچھی دولت آگئی ہر مکان اندر
نہیں نبی دی زندگی ذرا بدلی رنگ بدلیا نہیں ارمان اندر
فیر پہنچیاں پاک رسولؐ اگے وڈی بارگاہ شاہ سلطان اندر
دولت مال ہوندے سب تائیں فرق دسدا نہ مسلمان اندر
حصہ مال غنیمتی ملے سانوں وادھا کر دھن کجھ سامان اندر
آکھو اینہاں نوں اے حبیب میرے لغزش آئی جے کجھ ایمان اندر
آؤ دیاں لین ساز سامان سارے اے پر رکھو نگاہیں مکان اندر
جاؤ جگ دے نسیں سنگار لیکے رہ جائیے نہ کسر ارمان اندر
کہندے آپ نے نیک ہے اوہ بندہ نیکی کرے جیہڑا خاندان اندر
ایہہ گل کی گڈ دا اوہ موہوں شہوت ہوندی اے جدے دھیان اندر
ایتھے حکم ہوندا کرو گھر خالی جیکر چاہجے کوئی گمان اندر
مطلب ہور ہے اونہاں دے رکھنے دا اوہ وی ہے موجود قرآن اندر
تاں پھر دیکھ لینا نیکی دا لیا بدلہ ملے گا بڑا میزان اندر
پڑھو یاد رکھو گلاں ساریاں نوں جو کجھ نبی دے ملے فرمان اندر
دس دتڑی غرض ہے رب سچے صاف گل ہے ایہہ بیان اندر[2]

[1] یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَہَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ○ اے نبیؐ بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو۔ تو آؤ میں تمہیں سامان دوں اور تمہیں اچھی طرح رخصت کر دوں۔

[2] وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ

دوجی گل نہیں کوئی رسول والی جیہڑی ہوندی اے کسے انسان اندر
سکھو نیکیوں کرو تبلیغ ہر دم رہو لگیاں دین سکھلان اندر
بیوی خاوند دی غرض ملاپ والی نہیں غرض کوئی بڑی جہان اندر
سوہنے خلق اخلاق زنانیاں دے پیاں جگ نوں اوہ پہچان اندر
جا پچھ لے بیویاں میریاں تھیں تینوں دس کے اوہ سمجھان اندر
حضرت عائشہ رضؓ تھیں بہتا دین ملیا ہور دوجیاں تھیں قرآن اندر
ادھا حصہ اے جگ وچہ عورتاں دا اثر جہاندے بڑے جہان اندر
کرناں نبی نے ایہہ سدا ہارے سی جتھوں نیک سی ایہہ امکان اندر
نبی شہوتاں روکدے بندیاں نوں خواہش دسے نہ اوہناں دی جان اندر
نبی پاک دی خانگی زندگی دا سوہنا نقش سی سدا ایمان اندر
خوشی گھراں وچ لبھدی تاں یار دیوی نیک جے ہووے مکان اندر

غلط راہ تھیں روکیا پاک اللہ پھس جاؤ نہ ساز سامان اندر
ایہو کم جے نبی دے گھراں اندر حکم ریا ہے قرآن اندر
اے پر نبی دی غرض سی بہت اوچی معلمات ای پئے بنان اندر
مسئلہ پچھدی کدی جے کوئی عورت نبی اوس نوں چا اپڑان اندر
بیوی خاوند دے ہور اخلاق سارے پہنچے اوہناں تھیں سارے جہان اندر
وکھو وکھریاں ہون طبیعتاں جے وکھو وکھرے ہوون بیان اندر
کدی ہوئی نہ نبی ہے کوئی عورت رہندی سر ڈھکے ہے فرمان اندر
بیوی اک نہیں ایہہ سنبھال سکدی پئی لوڑ سی دین سکھان اندر
پھیر آخری نبی نوں لوڑ بہتی رہنے سبق نے جیدے جہان اندر
جیکر اینیاں بیویاں ہوندیاں نہ کسر رہ جاندی مسلمان اندر
نبی عورتاں دا سچا نبی یارو نور و نور سی نوع انسان اندر

اخلاق نبوی پر تبصرہ

سنت نبی دی لوک پکار دے نے اے پر سنت دا نہیں خیال کوئی
پنجی سال گذارے تجرد دے عفت وچ گذارے سال کوئی
سنت ایہہ سی رکھنے اک بیوی آوے شہوتی نہیں اوبال کوئی
اے جے اصل قانون اسلام والا رکھے اکی نوں سدا خوشحال کوئی
جائز ہے اولاد دے واسطے اوہ دوجی بیوی جے کسے خیال کوئی

عالمگیر اسلام دا دین سچا سوچ سمجھ کرے استعمال کوئی
پنجاہ سال تک نال اک بڈھڑی دے دسے خوب پیار سنبھال کوئی
بڈھے ہوندیاں تک نہ ہوش آوے کھچے کدی نہ حسن جمال کوئی
جیکر لوڑ پیندی کسے خاص تائیں ہووے بانجھ دا کدی رکھوال کوئی
لوڑاں قوم دیاں جدوں پیندیاں نے جنگ وچ ہو جائے نڈھال کوئی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۸) کَانَ لَطِیفًا خَبِیرًا ۝ اور اسے یاد رکھو تو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت سے پڑھا جاتا ہے - اللہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے -

مر گھٹ جاندے نال وڈھ جاون رہ جان یتیم بے حال کوئی
بھیڑے جذبیاں وچہ پے جان دا اچھو کے کھاوندہاں وچہ جنجال کوئی
اج یورپی ملک دے بندیاں نوں پئے تھوڑے نہیں ہن بال کوئی
پھیل جاندیاں بہت بدکاریاں نے ویکھے اوہناں دے مندے حال کوئی
ماں پیو دے جہناں دا پتہ ناہیں نہ ای دسدا کدی رکھوال کوئی
نال خواہشاں تنلیاں وچہ جہناں چلی کدی نہ سدھڑی چال کوئی
اے پیر بھڑک جاندے دل بیویاں تے سوچے فلسفی کی مجال کوئی
ہر امر نوں رکھیا مرتبے تے سمجھو نہیں قرآن محال کوئی
دوھ بیویاں کر دیے لوڑ ہووے رہ جائے نہ کدی بے حال کوئی
منہ چاہڑدے ہے دوا دلوں کیتا کدی نہ کسے خیال کوئی
سدا رہے رسول کریم بچدے خواہش ڈھٹی نہ کسے زوال کوئی
راہ عمل دا دسیا جگت تائیں سوچے غور کر کل احوال کوئی

اوس وقت زنانیاں سانبھنے دا کرے حب جے اوہناں دینال کوئی
اے پر حکمتاں والڑا نیک بندہ نہیں بھلا اے اعتدال کوئی
کردے قوم دا نہیں علاج بھیڑے بھاویں نت اے گھڑے اودہال کوئی
لنڈن وچہ ہزار حرام زادے ہوندے وچہ ہفتے ایہہ ہے حال کوئی
پالن واسطے اوہناں وچار باندے دیکھے بڑے وڈے بہا کے ہال کوئی
پیشہ کردیاں پھرن حرام کاری کڑھدا دل نہ رنج دے نال کوئی
بھیڑے بھاگ نے اوس بیمار والے کرے دوا نہ جیہا استعمال کوئی
زنا کاری دے دو علاج دسے نسخے دوجے رکھے سنبھال کوئی
کسے بیوی تھیں نہ نباہ ہووے دیوے نال طلاق نکال کوئی
آخر سوچن گے کدی تے عقل والے پیدا ہو دیگا جدوں سوال کوئی
بڈھے ویلڑے ویکھدے عورتاں او جدی نہیں موجود مثال کوئی
سنت نبی تے چلنا بڑا اوکھا سر ورد سے تے بھلا وکھال کوئی

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نظر

سوہنی شان محبوب خدا والی شافی پاک جو سارے جہاندے نے
گذرے آپ دے کلیاں سال پنجی پنجی بڈھی دیناں احساندے نے
نفرت جنگ تھیں سدا سی آپ تائیں کدی پیئے نہ وچہ گھساندے نے
جنگ سدا ای سامنے نت رہندے چالیس برس پر امن گذراندے نے
پئی دین نوں لوڑ جدلڑن والی جوہر نظر آئے وڈی شان دے نے
نسے بارہ ہزار حنین اندر منہ پھیرے ہر اک پہلوان دے نے
پہلی زندگی نے دسیا ایہہ سانوں نہیں جنگ تائیں چنگا جان دے نے

وکھو وکھ نمونیاں وچہ سوہنے ہادی کل ای نوع انساندے نے
نیکی وچہ مشہور سہن عرب اندر جھکے کدی نہ طرف میلاندے نے
جنہے شغل سن سدا لڑائیاں دے لڑدے لوک سدا عربستاندے نے
کدی جنگ وچہ ہوئے نہ آپ شامل کردے صلح دے کم احساندے نے
بڑے بڑے بہادراں شرم کھادی ہوش اڑ گئے ویکھ انسان دے نے
کلے ویریاں ول وہندے جاوندے سن نعرے ماردے وچہ میداندے نے
پچھلے واقعہ نے اظہار کیتا بڑے آپ شجاع جہان دے نے

کیسا عجب سی پاک شباب نبوی ﷺ جھیڑا بڈھڑی نال گذاون دے نے
دس بیویاں رکھ کے دس دنا طاقت ورا اوہ نبی رحمٰن دے نے
نیکی قدر والی ہمت والیاندی ایہہ سب لوک جہاندے جان دے نے
جواں مرد نے طاقتاں والڑے نے عفت دار جوہر پاسبان دے نے
دوہاں رنگاں وچہ آپ ﷺ نے مرد کامل نہیں آپ ﷺ کمزور تراں دے نے
قوی لوڑ جد سامنے آن ہوئی ویلے بھاویں نہ زور تراں دے نے
نہیں آپ نامرد یا کم طاقت قدر دان ای قدر پہچان دے نے
قابل قدر تلوار نہ چکنا لے جد دیں زور ہو ندے پہلوان دے نے
آپ ﷺ نہیں غلام جے شہوتاندے تابع نہیں خیال شیطان دے نے
نہ ای آپ ﷺ غلام نے خواہشاندے سرور پاک رسول ﷺ سجان دے نے

عورتوں کی شان بلند کرنا

برا حال سی جگ وچہ عورتاں دا ساتھی کوئی نہ بہت لاچاریاں نے
بیوہ ہون تے کوئی نہ تہدبیلی ہوجاندیاں جگ نکاریاں نے
ملے کسے نوں کدی طلاق جیکر ساری ٹٹ جاندی رشتے داریاں نے
وارث بنن نہ عورتاں جگ اندر کردے مرد سب تیز طراریاں نے
ایہناں نفرتاں وچہ بے حال ہودن پھرن لاندیاں سدا ای یاریاں نے
عزت سب دی کرن رسول ﷺ قائم کردتیاں بہت پیاریاں نے
عمل کر کے نبی ﷺ دکھا دیندے تاں وی دیکھ لو بہت بیزاریاں نے
کردے نبی ﷺ آزاد نے لونڈیاں نوں پھیر کر نکاح سنواریاں نے
جے کر پاک رسول ﷺ نہ عمل کردے کیویں بچدیاں ایہہ بیچاریاں نے
بیوہ تے مطلقہ پاک ہویاں سچے نبی ﷺ والی استاکاریاں نے
حق مہر لائے ذمے خاونداں دے وارث کر کے سب کھلاریاں نے
بھیڈاں بکریاں وانگ زنانیاں دا اُٹھل کوئی ناہیں اوگنہاریاں نے
دوجی ذات دی نرں کوئی نہ پچھے رہن روندیاں سدا کنواریاں نے
لونڈی ہو کے کوئی جے ہتھ آوے کسے کوئی ناہیں خاطر داریاں نے
دھیاں جمدیاں نوں دبن آپ تھیں اندر کجھ ٹرے نہیں بیلیاں نے
درجے اوہناں نوں دین رسول ﷺ سچے جہیڑی ہوگ جہان بیاں نے
رہی کوئی نہ غماں تھیں چور ایتھے ہویاں دور سب جگہ بیماریاں نے
بیوہ بیکساں پھیر سہاگ پائے لیاں سراں تے پھیر پھلکاریاں نے
ام المومنین رضی بنی طلاق والی درجے پا لئے اوہناں نکاریاں نے
نفرت آپ ﷺ دے عمل نے دور کیتی ماواں بن گیاں اوگنہاریاں نے
دتا نبی ﷺ بچا سب لڑکیاں نوں بن گیاں اوہ بہت پیاریاں نے
کڈھ دتیاں کل ذلاتاں تھیں دھو دھوا کے کل نکھاریاں نے

عورت ذات والی عزت ہوئی قائم پھیر نہیں کسے دھیاں ماریاں نے
سرور نبی ﷺ نے کر کے مہربانی نال مرد کیتی حصے داریاں نے

عورتوں کے راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلعم

قوماں دوجیاں من اسلام تائیں بھائی بندیاں دی حقدار ہویاں
گھیرے رسم رواج دے وچہ قوماں ڈیکھ جن نوں سب سرشار ہویاں
بندی کیویں برادری مسلمانی قوماں دسدیاں بے مہار ہویاں
دتا پاک رسولؐ نے بڑا درجہ اندر جگ ایہہ پھیر سردار ہویاں
اک ماریہؓ اک جویریہؓ بھی بیوہ ہو کے بھی عزت دار ہویاں
درجے مل گئے سب برابری دے داخل نبیؐ دی وچہ گھر بار ہویاں
ایہہ کم سن بڑے کمال والے قوماں ساریاں گلے دا ہار ہویاں

مرد خوشی دے نال نہال ہوئے نالے عورتاں سب نثار ہویاں
ملدی کیویں برابری عورتاں نوں جو بری رسم تھیں بہت بیزار ہویاں
عورت ذات دے بہت ای سہن جھگڑے دکھاں نال سن ایہہ لاچار ہویاں
یہودی اتے عیسائی زنانیاں دی نبیؐ پاک دے عمل تھیں یار ہویاں
شامل نبیؐ ازواج وچہ کیتیاں نے رسماں کل ای سب بیکار ہویاں
ایسی عورتاں دی عزت نبیؐ کیتی جگ دے چرسی زیر ادبار ہویاں
سرور پاک رسولؐ دے کم سوہنے رحم ہیٹھ پیچھے کردگار ہویاں

عادات و اخلاق نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

خلق عادتاں نبیؐ دی سوہنیاں دی کچی عائشہؓ بڑی تصویر سوہنی
جویں ہے قرآن کل زندگی دی دسے سب تھیں بڑی تدبیر سوہنی
علمی رنگ تعلیم قرآن والے عملی زندگی پاک بشیر سوہنی
سوہنے خلق اخلاق تے کم سوہنے اندر جگ ہے جیدی توقیر سوہنی

عمل نبیؐ دے ہین قرآن والے کیتی صادقہ ایہہ تفسیر سوہنی
عملی زندگی تویں رسولؐ والی جس تھیں دوجی نہ کوئی تصویر سوہنی
مسلمان دی زندگی واسطے جے ایہو زندگی بدر منیر سوہنی
سرور سوہنیاں دے سردار سرور رنگ زندگی دی پاک تنویر سوہنی

نبی کریمؐ کے ہر کام میں سادگی

عادت خلق اندر روح سادگی دی الفت نال مخلوق حضورؐ دی سی
ہر طرح دے کم خود آپ کردے عادت سدا ای ایہہ دستور دی سی
چوندے بکریاں موہڑے گنڈھیندے یاراں نال سبھ نال مزدور دی سی
آپ نبیؐ دی سہن تے بادشاہ دی عادت ہر اک پاک ظہور دی سی

نیکی فطرتی ہور اخلاق سوہنے الفت نال دسدی صورت نور دی سی
مدد دیوندے گھراں وچہ بیویاں نوں ہوندی نظر نہ کدی غرور دی سی
سودا آپ خرید لے آوندے سن کردے سدا ای مدد مجبور دی سی
پیشہ نہیں ذلیل ہے آپ کہندے عزت گھٹدی نہیں مزدور دی سی

Marfat.com

موچی درزی تے اک مزدور ہوندا وانگ غنی دے نظر حضورؐ دی سی
عزت پیشے دی کرن مقبول سرورؐ رحمت بڑی ایہہ نبیؐ غفور دی سی

بے تکلفی

تکلف آپؐ دے کسے نہ کم اندر پچھے بیٹھیا نہ جدوں سوار ہوندے
کسے مجلس دے وچہ جاں بہندے آپؐ کھڑے دیکھ اصحابؓ کبار ہوندے
میں تے بندیاں وانگ ہاں اک بندہ کھاناں بشر دے جیویں اہار ہوندے
ہتھ چمنے نوں کوئی اگاں ہویا ایہہ دیکھ کے آپؐ بیزار ہوندے
دعوت کدی غلام وی دے جیکر بڑے شوق تھیں آپؐ تیار ہوندے
گلاں بہت نہ مجلساں وچہ کردے گل کم دی تھیں سرشار ہوندے
مل جل کے وچہ اصحاب بیٹھن کسے شان دے نہیں اظہار ہوندے
گوڈا آپؐ دا ودھے نہ دوستاں تھیں بیٹھے جس تھاں آپؐ دے یار ہوندے
ہسدے لوگ تے آپؐ مسکا دیندے وانگ موتیاں دند اظہار ہوندے
تیز ٹرن وی آپؐ دی سدا عادت دوڑ دوڑ کے سنگ سب یار ہوندے

قیس سعد دے پت بیان کیتا مالک جانوراں دے حقدار ہوندے
کردے نبیؐ پسند ایہہ طرز ناہیں کہندے عجمیاں دے اطوار ہوندے
اسیں بندیاں وانگ ای بیٹھنے ہاں ہی بھکھ تھیں ہاں لاچار ہوندے
ہتھ پیشاں ہٹا فرماوندے نے عجمی شاہاں دے ایہہ وقار ہوندے
بہندے نال غلام دے کھان کھانا اندر دل نہ سوچ وچار ہوندے
اگے پچھے وچہ دوستاں رل ٹردے اگاں ودھ نہ تیز رفتار ہوندے
کسے اوپرے نوں پچھاں پوے اکثر کیہڑے ہین رسولؐ مختار ہوندے
گل آپؐ نہ کسے دی ٹکدے سی سن دے غور تھیں نال پیار ہوندے
ٹھہر ٹھہر کے آپؐ کلام کردے ہر وقت سی نرم گفتار ہوندے
سرورؐ پاک حبیبؐ خدا والے اندر سادگی جگ سردار ہوندے

کھانے پینے کے عادات

کھانا کھان وچہ آپؐ دے سادگی سی سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا
کھالیندے سی سامنے جو آوے سارا طرز سی اک غریب والا
ایہہ نقص نہ کڈھدے کھانیاں دا ایہہ ادب سی پاک ادیب والا
چنگی چیز کوئی سامنے رکھ دیندا یار نبیؐ دا کوئی قریب والا
کھانا اکو ای کھان دی سی عادت ایہہ راز سی خاص طبیب والا

کھادا آپؐ نے جس خوراک تائیں اوہو کھانا سی بڑے نصیب والا
ہوندا نقص تے کھاوندے نہ اوہنوں جیسا طرز سی اک طبیب والا
گوشت دودھ کھجور تے جوں ستو نبیؐ کھاوندا پاک نصیب والا
کھالیوندے بے تکلفی تھیں سوہنا طرز سی پاک حبیبؐ والا
چنگا سب نوں دین کھلا سرورؐ ایہہ سبق سی بڑا ترغیب والا

خوراک کی سادگی

چنگی چیز حضورؐ پسند کردے چنگا جاندے نہ کدی گندیاں نوں
شہد بڑا مرغوب جناب نوں سی کیتا رب عطا سی بندیاں نوں
موہوں بوآدے جیہڑے کھانے تھیں کچے تھوم تے کھان نہ گنڈیاں نوں
دعوت ہوندی کسے گھر آپؐ والی لوگ ٹرپیندے کھان منڈیاں نوں
اتنے دعوتی ہین بھرا تیرے لے آئے ہاں ہن پسندیاں نوں

سٹری ہوئی تے چیز بدبو والی منہ لاوندے نہ کدی مندیاں نوں
کدو سبزیاں وچہ پسند ہے سی پاندے گلے نہ بھتیاں بھنیاں نوں
ٹیک لا کے کھان نہ کدی کھانا کھول دیو نلے دلاندے جنیاں نوں
میزبان نوں آپؐ فرماندے لیئیں دیکھ توں سانبیاں ٹیاں نوں
اپنے ودھ نے آ گئے آپ ہلدے دیکھ لیئیں توں چنگیاں منیاں نوں

پہلوں کھائیوں ہتھ منہ دھولیندے چنگا جاندے نہ ہتھاں گندیاں نوں
صفائی بڑی پسند سی نبیؐ تائیں سرور پاک کردے پہلوں گندیاں نوں

لباس کی سادگی

بڑی سادگی وچہ لباس نبویؐ ٹاکی لگا دی کپڑا پالیندے
مرداں واسطے ریشمی لیڑیاں نوں کردے منع سی نظر ہٹالیندے
سادے ستھرے تے رکھدے صاف لیڑے ٹُٹے پاٹے تھیں جسم ڈھکالیندے

چنگا لبھدا تے ایہیں سٹدے سن لیکے اوہنوں وی گلے لگالیندے
لاہ سٹ دے میلیاں کپڑیاں نوں بودار نوں جھٹ دھوالیندے
کالی کملی وی بڑی پیارڑی سی سرور اوس وچہ نور چمکالیندے

صفائی اور سادگی

عادتاں ستھریاں سادگی تھیں بہت چمکیاں جگ جہان اندر
اک منجڑی تے گھڑا پانیئے دا ایہو دسدی چیز ایوان اندر
حضرت صفیہؓ دے نال نکاح ہویا فتح خیبروں بعد سی شان اندر
کہندے نبیؐ اصحاب کیار تائیں بڑی سادگی دسے فرمان اندر
نالے کجھ کھجوراں وی جمع ہویاں رل کھادیاں سب نے مان اندر

کچی اٹ تے گارے دے سن حجرے بڑی سادگی ہور سامان اندر
دو مٹھیاں جوں دی دسدے سی بھاتی پائے جے کوئی مکان اندر
کیتی دعوت ولیمہ دی نبیؐ اللہ پڑھو خبر حدیث بیان اندر
جو کجھ ہے لیاؤ ہن رل کھاییے ستو ہوئے اکٹھے خوان اندر
ایہہ دعوت ولیمہ سی نبیؐ والی سوہنی عجب سی اپنی شان اندر

گھر نبیؐ دے اگ سی گھٹ بلدی ان ونڈ دے نبیؐ جہان اندر
دنیا اک سراں ای جاندے سن اہیو رکھدے سدا دھیان اندر
نہیں سی سکھ آرام تھیں کوئی الفت رہندے سکھی سی سلا رمضان اندر
کر دے سدا مسواک حضورؐ عالی ایہہ خاص سی بات ارکان اندر
رکھدے جسم نوں بہت صفا حضرتؐ ہوندا کسل نہ دھون دھوان اندر
کول بہن والے کہندے سنے لوکاں آئی بو نہ کدی گمان اندر

کھا کے ستو کھجور ای گذر کر دے چسکا نہیں سی کوئی زبان اندر
تھکا ہویا لے جیویں آرام کردا ٹھہر جاوندا جویں تھکان اندر
نت بھکیاں دا دلے فکر رہندا ثانی کوئی نہ آپؐ دا دان اندر
اج پتہ لگا سارے جگ تائیں جو ندصاف تھیں صحت انسان اندر
کنگھی ڈاڑھی تے سر نوں سدا کردے خوشبو لاں دی رہندے دھیان اندر
مڑ کے وچہ خوشبو حضورؐ دے سی ہوندی کسے نہ کدی انسان اندر

مٹی پانیوں جسم نوں پاک کر دے بعد حاجتوں سدا مکان اندر
باطن پاک وچہ نبیؐ دے نور سرزد کامل سادگی نبیؐ دی جان اندر

دوستوں سے الفت

الفت جگ تھیں ودھ حضورؐ والی نال دوستاں بڑا پیار کر دے
ہسدے مکھڑے نال سی سدا ملدے ایہہ سنے طرز بیان انصار کر دے
مٹھا بہت مذاق سی نال یاراں۔ دل پا نہ کدی گفتار کر دے
وسدا کبر غرور نہ وچہ گلاں مرضی نال ای گل اظہار کر دے
موتر دین جے بال انجان کوئی کدی رنج نہ نبیؐ سردار کر دے
پہلوں سدا اسلام خود نبیؐ کر دے۔ باتچہ[1] پہلوں ہی ہتھ پسار کر دے
یار بن گیا جیہڑا نبیؐ والا قدر اوس دی سدا سردار کر دے
ابوبکر صدیقؓ اوہ یار صادق قدر سدا ای نبیؐ مختار کر دے
زید اک غلام آزاد بنے سی اوہلے باپ آ عرض دربار کر دے
کسے یار تھیں کدی خطا ہوندی اوہدا کدی نہ آپؐ اظہار کر دے

ملے کوئی مصافحہ کرن اول پہلوں چھڈن تھیں ہتھ سی عار کر دے
کہندے ہین جریر جد ویکھیا میں مسکران دا سدا بیوہار کر دے
سادھن چپ نہ بیرن وچہ محفل کدی گل نہ پُر اسرار کر دے
بچے دوستاں دے پھڑ نبی لیندے ہک نال دی لاں پیار کر دے
بدی یار دی کرو نہ آپؐ کہندے ایہہ طور نے دل بیزار کر دے
عزت نال بلاوندے دوستاں نوں گلاں بہت ای نال پیار کر دے
قدر اوس دے دلے وچہ سدا رہندی جلے نال پیار اک وار کر دے
ساتھ سدا خدیجہؓ دا یاد رکھن دل حب تھیں سدا نثار کر دے
قدماں وچہ ای رہن دے پیو میرے زید آکھدا کیوں انکار کر دے
کدی کہن نہ وچہ اشاریاں وی عام طور سمجھا گفتار کر دے

[1] مصافحہ پنجابی باتچہ ہے

نفرت بھوں تھیں سدا رسول نوں سی چھوٹے آپ نوں بہت بیزار کردے
جنگ اُحد وچہ جیہڑے قصور کر گئے پیدا غم اندے لکھ انبار کردے
طعنہ تک نہ دیوندے نبی اللہ جدوں پرت دے سگوں پیار کردے
اوہ کدی قصور نہ آپ پھڑدے معافی دین دا سدا دیدار کردے
زخمی آپ ہوئے یار بہت موئے قیدی کسے نوں نہیں مہار کردے
دُور نکل گئے تسیں سی بہت یار وسرور نبیؐ اے بس گفتار کردے

بدی کے بدلے نیکی

جان لین والے ظالم دشمناں دا جیکر تھمدا نہیں او بال کردے
دنیا نبی کریمؐ دا رحم والا ڈٹھا کسے نہ سوہنا جمال کردے
جنگاں وچہ وی ہون آزاد قیدی رہندا کوئی نہ کدی بیحال کردے
دسدی عائشہ صادقہؓ ہے سانوں بدلا لین نہ کدی زوال کردے
بخشش نبیؐ دی نے جگ گھیریا سی ڈٹھا کسے نہ کدی سوال کردے
بخشش ویریاں دیناں سدا کرنی اُہدی لبھدی نہیں مثال کردے
مکے والیاں بھیڑیاں ویریاں دی بخشش ڈٹھی نہ ایسی کمال کردے
معافی معافی دا شور سی جگ اندر کوئی گل نہ ہوئی محال کردے
کردے عفو تھیں سدا سدھا حضرتؐ آیا سزا دا نہیں خیال کردے
بخشش اج دی جگ وچہ آپؐ دی اے سدا فقرا جیہڑا کمال کردے

عدل وانصاف نبوی صلعم

اندر عدل انصاف مثال ناہیں بڑے پاک اصول جنابؐ دے سن
پہلوں نبی بنوتوں بڑے منصف امن والڑے سبق انصاب دے سن
مِنّے ہوئے یہود تے مشرکاں دے حاکم آپؐ ای کل احباب دے سن
مسلمان سی قیمتی اک ساتھی ویر بڑے اس قوم خراب دے سن
کہیا سیدہ فاطمہؓ دھی تائیں جملے نبیؐ دے ایہہ خطاب دے سن
کہیا فاطمہؓ دھی جے کرے چوری ہتھ وڈھنے نال حساب دے سن
پہلوں کہیا وفات تھیں نبی اللہ قرضے لوؤ جو کسے احباب دے سن
سرور نبیؐ دے پاک اخلاق سوہنے ایہہ طرز نہ کسے جواب دے سن
بڑے ویریاں تے ڈاہڈے دوستاں وچہ کوئی فرق نہ اک حساب دے سن
جھگڑے آپؐ چکاوندے جگ والے دل کھول دیتے ایں باب دے سن
مسلم اتے یہود دو جھگڑدے نے ہوئے پیش اندر اضطراب دے سن
کیتا حق یہود دے وچہ فیصلہ سی آئے ذکر ایہہ وچہ کتاب دے سن
تیرے عمل ای آون گے کم تیرے لفظ الفتی بڑے جناب دے سن
عملاں چنگیاں تھیں بیڑے پار ہوون ایہہ حکم ای کار ثواب دے سن
جہنوں مجھ تھیں کوئی تکلیف پہنچی بدلے لین جو کسے حساب دے سن
مالک خلق عظیم[1] دا رب آکھے بدل کرم دے آپ سحاب دے سن

[1] انک لعلٰی خلق عظیم ۔ یقیناً ہم نے تجھے بڑے خلق عظیم پر بنایا ۔

Marfat.com

ادائیگی قرض اور دوستوں سے مساوات

لین دین دے وچہ معاملے دے طور لوکاں دا عجب دستور دا اے
لیناک یہودی سی کجھ قرضہ کوہی منگن دا طور مغرور دا اے
کہندا تسیں او ہاشمی بڑے بھیڑے لین دا لڑا ای نت جھور دا اے
ایہہ واقعہ ہے مدینڑے دا شاہی وقت اوہ خاص حضورؐ دا اے
نبیؐ تدوں فرماوندے عمرؓ بیلی کم ساڈا وی ایہہ قصور دا اے
قرض خواہ نوں چاہیدا کرے نرمی چنگا طرز نہ طلب غرور دا اے
پھیر قرضیوں ودھ کے رقم دِتی پیا اثر تاں نبیؐ منصور دا اے
جنگل وچہ اک وار سن نال یاراں کم سب نوں اک مزدور دا اے
نال نوکراں سدا سلوک رہندا پلا پھڑن نہ کدی قصور دا اے
کدی نبیؐ نہ جھڑکیا خواب اندر سکوں ونڈدے دان سرور دا اے
کیتے کل آزاد غلام حضرتؐ اوپر نوکراں وی سایہ نور دا اے

کدی کسے بڑائی دا رنگ یار ڈٹھا کسے نہ کدی حضورؐ دا اے
سختی نال اس آن کلام کیتی نالے اکھیاں کڈھ کے گھور دا اے
دین وچہ نہ آوندے کدی لے کے قول اوس دا ایہہ غرور دا اے
حضرت عمرؓ نوں اوس تے وٹ چڑھیا غُر ڈھدے اوس مخمور دا اے
واجب ایہہ سی دوہاں نوں تسیں کہندے ایہہ کم نہ کوئی دستور دا اے
قرضداراں دی واجب ہووندا اے نیکی نالدے حق مقدور دا اے
کلمہ پڑھ کے اوس اسلام آندا ڈھٹھا خلق تھیں قلعہ غرور دا اے
جنن لکڑیاں پاک رسولؐ جاندے ایہہ خلق دا وار بھرپور دا اے
حضرت انسؓ نے آکھدے دس ورہیاں ڈٹھا کرم میں نبی غفور دا اے
وگڑے کم تے کدی نہ برا آکھن پیار نبیؐ نوں ہر مجبور دا اے
سرور کدی نہ کسے نوں آپؐ مارن رکھن سدا خیال معذور دا اے

سخاوت و حلم نبوی صلعم

سخی جگ جہان تھیں نبیؐ بھارے خالی سائل نوں کدی نہ جان دیندے
جدوں آجاندا کجھ کسے پاسوں اوہنوں مٹھڑی نال زبان دیندے
الفت نال غریب دے فطرتی سی اوپر سدا یتیم دے جان دیندے
بڈھے اتے غریب دی کرن خاطر کمزور نوں زور تران دیندے

ہوندا کول جے نبیؐ دے کجھ نائیں اوہنوں ٹھہرن دا آپؐ فرمان دیندے
دیندے راہ خدا دچہ جو ہوندا مشکل سب دی کر آسان دیندے
بیوہ بیکساں دے دستگیر حضرتؐ اجڑ گیاں نوں تھاں ٹھکان دیندے
انا و کافل الیتیم[1] کہا تیں دا لا سدا نبی کریمؐ بیان دیندے

[1] جو یتیم سے ہمدردی کرے گا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس طرح ہو گا جیسے دو انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں اور حضورؐ نے دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھائیں (حدیث)

وَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ[1] حکم ربّ نے وِچ قرآن دیندے
اوہو ہین نے دین جھٹلان والے جیہڑے نہیں غریب کھلان دیندے
سہہ لیندے دکھ جو آپ لیندے کدی کسے نوں نہیں نقصان دیندے
کردے حق قائم دکھی عورتاں دے مرد نہیں سی سُکھہ ہنڈان دیندے
ہوئے حق محکوم دے حاکماں تے حق خادماں دے حکمران دیندے
دل پاک ہمدرد مخلوق دا سی جس نوں الفتی جوش سجان دیندے

جیہڑے نہ مسکین نوں دین کھانا نہی کدی ترغیب دلان دیندے
بھریاں ہویاں قرآن وِچ ایہہ گلاں جدھر نظر نہ لوک نادان دیندے
دُکھ ویکھ نہ سکدے کسے والا دکھی غمی نہ ہون حیران دیندے
عزت نبیؐ کراؤندے چاکراں دی نہیں آقا نوں ظلم کمان دیندے
سوہنا عجب سی قلب رسولؐ والا جس تے لوک کر جان قربان دیندے
نال بچیاں سدا پیار کردے عزت کرن دا ہور فرمان دیندے

پچھدے ویکھدے جا کے روگیاں نوں دینلے حوصلہ نہیں گھبران دیندے
سرورؐ نال جنازیاں جاوندے سن بخشوان دے دل دھیان دیندے

حیوانوں کے ساتھ ہمدردی

نہیں بندیاں نال ای ہمدردی خیال نبیؐ نوں ہر اک جان دا دی
اوپر جانوراں ظلم سن عرب اندر بھیڑا حال سی بڑا انسان دا وی
نفرت اکّی زنانی تھیں نبیؐ کیتی پتہ دسیا دوزخیں جان دا وی
کدی جانور تساں لڑاونے نہ چھڈو طرز ایہہ دکھ پہنچان دا وی
دتا حکم جا دکھ آ اوس تھاویں ایہہ کم نہیں کسے نادان دا وی
لِسّا دیکھدے جانوراں روگیاں نوں کہندے رکھو خیال اِس جان دا دی

دکھ درد چرند پرند دا سی جتھے درد سی سارے جہان دا دی
کیتے نبیؐ نے ظلم موقوف سارے چارہ ہور کیتا بخشوان دا دی
بنھ رکھدی بلّی نوں بھکیاں اوہ نالے طور سی ظلم کمان دا دی
کسے چکیا آنڈڑا آہلنے تھیں کیتا کم اُس دُکھ اپڑان دا دی
کوئی جھاڑیوں بچڑے پھڑ لیندا دیندے حکم اوہ پھیر رکھوان دا دی
ڈرو ربّ تھیں سدا غلام سرورؐ حکم نبیؐ دا ہے رحمان دا دی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی

کردے نبیؐ مہمان دی بہت داری حق رکھدے بڑا مہمان والا
ہوندی جتنی گنجائش سی گھراں اندر جتنا ہووندا کھان کھلان والا

جتھیں خدمتاں کرن رسولؐ سچے جوہر ہے جو بڑا انسان والا
اِتنے آپ مہمان حضورؐ رکھن باقی کرن خیال ونڈان والا

[1] اور یتیم کو دھتکارو نہیں ۔

رنگے ہوئے اصحاب سن خلق نبوی سوہنا پاک رسول سکھلان والا
لے جاوندے گھریں کھلان واسطے جیویں طور ہوندا میزبان والا

جیہڑا مہمان ہوندا گھریں کھان جوگا کردے فکر مہمان کھلان والا
سنے بچیاں بھکھیاں سوں جاندے ایہہ طور ہے سی مسلمان والا

اک دن بڑے مہمان حضورؐ دے نے بچ گیا اک ہور ارمان والا
نبیؐ ویکھیا پھیر اصحاب ولے کوئی دسے نہ ہور کھلان والا

طلحہ اک غریب نادار ڈٹھا بندہ کھلاسی اک ایمان والا
کہندے لے جا ایس نوں توں طلحہ کریں فکر توں ایس دے کھان والا

یار نبیؐ دا لے گیا نال اوہنوں لیا پتہ جا گھر سامان والا
بیوی آکھدی کجھ نہیں گھر دے اندر ٹکڑا نہیں ہے چھٹ لنگھان والا

دو روٹیاں بچیاں واسطے نے ہور نہیں کجھ کھان کھلان والا
کھلیا ایہہ مہمان رسولؐ اللہ جیہڑا پاک ہے نبی سبحان والا

کرو فکر نہ بچیاں میریاں دا کراں ایہناں دا جتن سلان والا
بچے اوس بہلا سلا دتے اک وخت سی ہور مہمان والا

کھاندے عرب مہمان دے نال کھانا ایہہ بھی طرز ہے سی بستان والا
کہندی کھان گے سجناں نال دوویں ڈھنگ کراں چراغ بجھان والا

مٹھے کھان تے رکھیا خوان اگے پلا ماریا ہوا اڈان والا
دتا دیوا بجھا نہیں آپ کھاندے واز آوندا منہ ہلان والا

کھاندے آپ تے بھکھا مہمان رہندا ایہہ ڈھنگ سی ادب کھلان والا
دیندے دوویں رجا مہمان تائیں فکر پڑندا نہیں سی میاں والا

طلحہ صبح نوں آئے نماز واسطے بیٹھا نبیؐ سی اوچڑی شان والا
دیکھ اوس نوں نبیؐ مسکاوندے نے پچھدے آندوں اوہ یار ایمان والا

ماں باپ فدا رسولؐ اتوں ہویا کی سبب مسکان والا
کہیا نبیؐ نے نال پیار اوس نوں راتیں تند دا طرز کھلان والا

ویکھ رات نوں سجناں طرز تیرا ہسا نکلیا پاک رحمان والا
کس دسیاں نبیؐ نوں ایہہ گلاں سوچے کوئی تے عقل ہیان والا

دتا پتہ ایہہ ساں نوں رسولؐ اللہ کیویں خوش ہوندا لامکان والا
راضی رب نوں نت کر مسلماناں قطرہ ہے جے کوئی ایمان والا

راضی رب نوں نت رسولؐ کردے مالک ہے جو سارے جہان والا
سرور پاک رسولؐ دی پاک سنت کیسے عمل ایہہ نیک گمان والا

حضور صلعم کی نرمی اور خطا پوشی

خالی کدی نہ کسے نوں جان دیندے کسے نال نہ سخت کلام کردے
نرمی نال سمجھاوندے نال الفت دل لٹنے دا انتظام کردے

سدا سخت کلامیوں نبیؐ روکن سختی منع سی خیر الانام کردے
ہے سن بہت یہود بدبخت بھالے نال دینے دے آن سلام کردے

کہندے السام[1] علیکم سی نال جلدی بد دعا والا التزام کردے
مطلب ایہہ کہ آپ نوں موت آوے ایسے بھیڑے عمل یہود عوام کردے

[1] یعنی موت آوے تم پر ؛

Marfat.com

جدوں عائشہ صادقہؓ ایہہ سُنیا بددعا نے نمک حرام کر دے
کہیا اوہناں نے تسیں ہلاک ہوندے موت تساں نوں تمام کر دے
کہیا نبیؐ نے عائشہ صادقہؓ نوں اسیں ایہہ اعلان ہاں عام کر دے
کوڑی گل پسند نہ کرے مولا سرور نبیؐ بیان امام کر دے

صادق و امین رسول کریم صلعم

صادق اتے امین رسولؐ اللہ سارے عرب دے وچ مشہور دسدے
ابوجہل وی ایہہ اقرار کردا جھوٹے آپ نہ کدی حضورؐ دسدے
نصر حرث دے پُت اعلان کر دے لوکو ایہہ کی بُرے دستور دسدے
محمدؐ تساں دے وچ بچے سی بہت چنگے چنگی عادتاں نال بھرپور دسدے
بڈھا ہوئے تے لے پیغام آئے سوہنے پاک کلام نے نور دسدے
ساحر آکھدے او تسیں یاد رکھو آپؐ ساحری تھیں بہت دُور دسدے
سچا وچ جہان دے آپؐ جیسا نہیں کوئی وی جیسے حضورؐ دسدے
جھوٹھا کدی نہ آپؐ نوں کوئی آکھے کافر کن تھیں سدا مجبور دسدے
عہد نبیؐ نے کدی نہ توڑیا سی ہوندے دکھاں تھیں خواہ رنجور دسدے
کامل خلق اخلاق رسولؐ اللہ سرورؐ اللہ دی نظر منظور دسدے

بخشش و عفو نبوی صلعم

بخشش والیاں دے خلق بڑے اُچے نہیں دسدی جدی نظیر حضرتؐ
خذ العفو[1] دا حکم خدا دیندا عمل آپؐ دے اوہدی تفسیر حضرتؐ
قطع رحمی جو کردا اے نال سوہنے صلہ رحمی کر دے دستگیر حضرتؐ
جیہڑا آپؐ نوں کدی محروم کردا کر دے مال دے اوہنوں امیر حضرتؐ
جیہڑا ظلم کماوندا آپؐ اُتے معافی نال ای کرن اسیر حضرتؐ
دیندے نبیؐ تعلیم نت معافیاں دی نیکاں واسطے سن بشیر حضرتؐ
جنگ احد وچ بن گئی جان اُتے یار آکھدے کر دتدبیر حضرتؐ
ہو جان برباد دعا منگو ویری ساڈڑے ہین بے پیر حضرتؐ
دیکھو کی جواب حضورؐ دیندے سچے رب دے پاک نذیر حضرتؐ
سانوں کرن تباہ نہیں بھیجیا اے داعی خیر دے اسی بشیر حضرت
میری قوم نوں ربا توں راہ دسیں نہیں جاندے شان قدیر حضرتؐ
کیڈا رحمتی جوش ہے قلب اندر صرف اتنی نہیں تفسیر حضرت
منگی بخشش ای ویریاں ظالماں دی کر دے اس طرح دل تسخیر حضرتؐ
اک دفعہ سی اک اعراب آیا غصے نال ہویا گلوگیر حضرتؐ
چادر گلے دے وچ پا کے کھچدا اے گویا اوس دے سن نخچیر حضرت
بدلہ لواں گے آپ فرماوندے نے کہندا آپ نوں اگوں شریر حضرتؐ
بدلہ بدی دا بد نہیں تسیں دیندے سگوں نیک ای کردتدبیر حضرت
فتح مکہ کمال سی معافیاں دا ظالم ہوئے سی کل اسیر حضرت

[1] خذ العفو معافی دو

نرمی دشمناں نال بے انت ورتی دیندے بدل نے کل تقدیر حضرت ۔ پچھے پکڑ نہ ظلم دی کجھ کردے شھول بخشدے سب تقصیر حضرت
دشمن دین دا ابو سفیان ظالم اوہدے بن گئے نے آپ بشیر حضرت ۔ کر دتے اوہنوں سردار کل معافیاں نال سرور نبی ؐ سن بدر منیر حضرت ؐ

صفت حیائی صلے اللہ علیہ وسلم

حیا نبی ؐ دی پاک اصحاب آکھن ودھ ہے سی دھیاں کنواریاں تھیں ۔ ذکر ایسا آپ ؐ خدا کردا دکھ پہنچدا لئے ؁ حیا دازیاں تھیں
عیب کرن بیان نہ نام لیکے صدقے جاویئے عادتاں ساریاں تھیں ۔ کہندے اوہناں دا حال کی ہو وسی گا گھرے رہن جو گلاں نکاریاں تھیں
رنگ دیکھیا کسے دے لیڑیاں تے کہندے سوچکے بہت لاچاریاں تھیں ۔ کوئی ایس نوں آکھدے دھو چھڈے شرم رکھدے یار دیاں یاریاں تھیں
حیا شاخ ہے بڑی ایمان والی نبی ؐ پاک دی ویکھ سرداریاں تھیں ۔ غیرت دین وچہ بہت غیور حضرت ؐ روک دیندے سی گلاں بھاریاں تھیں
ابراہیم ؓ فرزند جد فوت ہوئے سورج گہن لگا اینی واریاں تھیں ۔ گلاں کیتیاں دوستاں ایہہ مل کے لگا گرہن ہے نبی ؐ دی زاریاں تھیں
اللہ پاک دی ایہہ نشانیاں نے جڑھ وڈھدے وہم دی آریاں تھیں ۔ سرور جان قربان رسول ؐ اتوں نالے نبی ؐ والی استاکاریاں تھیں

شفقت و رحمت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شفقت رحمت دا ایڈا کمال ہے سی نہیں لبھدے لفظ بیان دے نے ۔ دینا آپ گواہی ہے پاک اللہ شاہد لفظ ایہہ پاک قرآن دے نے
رحمۃ اللعالمین ؐ دے ہوئے خطاب ؑ ہناں اے رؤف رحیم ؐ وی جاندے نے ۔ سدا امت دا آپ ؐ خیال رکھدے الفت وچہ سرشار انسان دے نے
پایا نہیں ہدایتی بھار کوئی خامی نفس والی آپ ؐ جاندے نے ۔ امت واسطے بہت دعا کیتی شاہد چن سورج اسمان دے نے
اگوں آون والا سارا حال دنیا نقشے کھچدے نال نشاندے نے ۔ ایڈا درد سی دلے بیگانیاں دا رب پاک فول فکر اس جان دے نے ؐ
الفت نال جو دوستاں کوئی کردا یاکہ ہیٹھ اوہ کسے احسان دے نے ۔ نبی ؐ کدی بھلاوندے نہیں اوہنوں رکھدے سدا اہتی احسان دے نے

۱؎ کان یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق ؕ وہ تم سے حیا کرتا ہے اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا ۔

۲؎ وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعالمین ۔ اور ہم نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے ۔

۳؎ رؤف الرحیم ۔ نہایت رحم والے ۔

۴؎ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ۔ کیا تو اپنی جان کو ہلاک کرلیگا کہ یہ کیوں ایمان نہیں لاتے ۔

Marfat.com

حضرت خدیجہؓ دی جو سہیلیاں سن تحفے سدا رہندے فکر اپڑان دے نے
شاہ حبش نے وفد جو گھلیا سی اُنھیں کم پیئے کرن مہمان دے نے
کیتی ایہناں اصحاب دی خاطراں سی ہینے عجب ایہہ طرز سکھان دے نے
آئی حاتم دی دھی وچہ قید یاں دے جدوں پاک رسولؐ ایہہ جاندے نے
ایسے سخی دی دھی نہ رہے قیدی سُہنے طور محبوب چھڈان دے نے

رہیا آخری عمر تک ہر زمانہ ایہو نقشے نبیؐ دی اُچڑی شان دے نے
خدمت کرن گو سب اصحاب کہندے کم پاک رسولؐ رحمٰن دے نے
مینڈا دل چاہندا کراں میں خدمت بلکے تاں ملدے مہربان دے نے
دیندے ایہہ فرمان رسولؐ اللہ ایہدے باپ دے کم احسان دے نے
ایہدی خاطرے کل آزاد کیتے سرور نبیؐ جو کل جہان دے نے

ترک خواہشات زندگانی

شاہی چھڈ کے ہو فقیر جاناں ایہدے وچہ نہ کوئی دشواریاں سن
دولت مال دی کرن سخاوتاں جو ونڈ دیوندے جگ نوں ساریاں سن
اکھیں رہ ماننے ہوندیاں سب چیزاں مُکھاں فطرتی جہناں بھاریاں سن
شاہی جدوں ملینے دیو چہ ہے سی گھراں وچہ نہ زینتاں ساریاں سن
گھڑا پانی دا اک سامان بدلے راتاں بھکیاں سدا گذاریاں سن
خواہش سُکھ دی ہوندی نبیؐ تائیں ایہہ تے نہیں کوئی مشکلاں بھاریاں سن
حاضر ہر شے کل اصحابؓ کردے جاناں نبیؐ اُتوں جہناں واریاں سن
غالب آئی نہ کدی وی کوئی خواہش سارے سُکھاں اُپر لتاں ماریاں سن
جیویں چھڈیاں خواہشاں اوس ویلے جدوں آن قریش کھلاریاں سن
ایہناں گلاں بھتیں تے ایہہ لگدا اے سوہنی نبیؐ والی منصبداریاں سن
مال دھن دی غرض نہ دلے اندر نہ ای حسن تے صورتاں پیاریاں سن

شاہی کردیاں وانگ فقیر رہنا اندر ایس دے بڑی خواریاں سن
ایہہ اپنا جھٹ لنگان والے گلاں ایہہ نہ ذرا پیاریاں سن
لالچ کدی نہ اوہناں دا کجھ ہویا نقد ملدیاں نہیں اُدھاریاں سن
پھوڑی منجی تے بستر انبیؐ والا چیزاں ہور نہ کوئی کھلاریاں سن
اگ کدی بلدی گھر میں نبیؐ والے ستو نال کھجور دے یاریاں سن
بیت المال بھتیں ہوندے جو چاہے بھلا دسو کہاں کوئی دشواریاں سن
اُچی نظر سی پاک رسولؐ والی نہیں خواہشاں کدی سنگاریاں سن
سُکھاں دکھاں وچہ لنگ گئی عمر ساری کی خواہشاں بھلا وچاریاں سن
تیویں اج جو رب نے بخشیاں نے نہیں کیتیاں کدی پیاریاں سن
نسبت اوہناں دی کی ہے نبیؐ اگے جو کہ خواہشاں رکھدے بھاریاں سن
سیرت پاک رسولؐ دی عجب سوہنی سرور نال خدا دی یاریاں سن

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوٹے بڑے کی عزت کرنا

نکے وڈے دی عزتاں کرن والا نبیؐ پاک نے سبق پڑھایا اے

دودھ ماں تے بھین دی کر عزت عمل کل نوں کر دکھایا اے

Marfat.com

عزت دھیاں دی کرن خود نبیؐ اللہ عزت کرن نوں وحی فرمایا اے
عزت ماں دی بڑی ہے رب کہندا بہت اوس نے دکھ اٹھایا اے
نالے کرو سلوک قریبیاں تے جو کوئی وی ساک کہلایا اے
عزت کرو گے کرسے اولاد عزت وضعدار جے تساں بنایا اے
ہر اک تھیں نیک سلوک کرنا کرم آپؐ دا جگ تے چھایا اے

ماں باپ اولاد دی کرن عزت ایسا نبیؐ نے راہ دکھلایا اے
پیراں ہیٹھ ہے ماں دے کہن جنت دو سال جس دودھ پلایا اے
عزت کرو اولاد دی نبیؐ کہندے سوہنے پاک رسولؐ سکھلایا اے
قدر ماں دا اینا بلند کیتا قدم ماں وچہ بہشت فرمایا اے
سرور پاک محبوبؐ خدا دے نے خلقت اکھاں تے جھنوں بٹھایا اے

استقلال ہمت اور بہادری

استقلال کمال تھیں نبیؐ اللہ صبر شکر تھیں وقت لنگھاوندے نے
مکے وچہ منصوبے بڑے قتل والے جدوں لوک پئے سدا کراوندے نے
ٹور دیوندے یار سب کرن ہجرت کلے آپ اوتھے رہ جاوندے نے
غار ثور وچہ تھاں نہیں نسنے دی ویری کھوج کر سراں تے آوندے نے
استقلال کمال سی نبیؐ دا اہمت دیکھنا کی فرماوندے نے
احد وچہ کمال بہادری دا نبی پاک رسولؐ دکھلاوندے نے
خطرہ وچہ ملینے جے کدی ہوندا کلے نبیؐ اودھر پہنچ جاوندے نے
اک سفر وچہ کسے درخت ہیٹھاں کلے نبیؐ اللہ سوں جاوندے نے
وار چلیا اوس تلوار والے کہندا کون ہن آن بچاوندے نے
ڈگ پئی تلوار زمین اتے نبیؐ اوہو ای پکڑ اٹھاوندے نے
چھڈ دیوندے لین نہ آپؐ بدلا۔ وار خلق دا آپؐ چلاوندے نے
دکھاں وچہ مصیبتاں بھاریاں دے استقلال جو نبیؐ دکھلاوندے نے

خوف کدی نہ دلے وچہ ویریاں دا ہمت نت ای آپؐ دکھلاوندے نے
دنے رات آزاد سن آپؐ پھردے ذرا خوف نہ دلے تے لاوندے نے
استقلال دے کم نے صبر والے ہمت والیاں تھیں بن آوندے نے
دیکھ حال مجبوریاں سب پاسے ابوبکرؓ دی جدوں گھبراوندے نے
ڈریں یار نہ رب ہے نال ساڈے اللہ پاک ہی ایہہ جتاوندے نے
نٹھے بارہ ہزار حنین اندر نبیؐ خچر نوں اگاں ودھاوندے نے
دیکھ سدا بہادری یار سارے حیرت نال ای مست ہو جاوندے نے
ویری تاڑ کے پہنچ للکار دا اے نبیؐ جاگ کے نظر اٹھاوندے نے
نبیؐ رعب تھیں آکھیا پاک اللہ ہتھ اوس دے کنب ... جاوندے نے
کہندے ہن بچائے گا کون تینوں کہندا آپؐ نت کرم کماوندے نے
دیکھ خلق کمال بہادری دا لوکی پئے اسلام لے آوندے نے
ویری ویکھ کے ہو حیران جاندے دل دہناں دے فتح ہو جاوندے نے

ا۔ اکرموا اولادکم ۔ اولاد کی عزت کرو ۔
۲۔ لا تحزن ان اللہ معنا ۔ مت خوف کر خدا ہمارے ساتھ ہے ۔

Marfat.com

نا امیدیاں کول نہ کدی پھٹکن اک دم نہ کدی گھبراوندے نے
ریلے بڑے مصیبتاں بھاریاں دے ذرہ بھر دی نہیں ہلاوندے نے
نکے طائف تے اُحد میدان اندر ریلے دکھاں دے بہت چل آوندے نے
کامیابیاں اُتے یقین کامل نبیؐ وانگ پہاڑ بن جاوندے نے
لیندے کم سامان تھیں آپؐ ہر دم پھل اللہ تے چھڈ دکھاوندے نے
ویکھے کدی نراس نہ کسے سرورؔ کامیاب تھوڑ ربّ کراوندے نے

عرض مصنف اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں

لکھدا کیویں بیان اخلاق نبویؐ واقف خلق تھیں نہیں شعور میرا
کھولاں کس طرح راز حقیقتاں دے بڈھا ہیں تے پندھ ہے دُور میرا
اے پر اتنی عرض میں کراں ایتھے ایہہ دی ہے اک بڑا قصور میرا
جو کجھ لکھیا ویریاں دشمناں نے دل بن گیا اک ناسور میرا
اے پر خلق تے حرف نہ کوئی ڈھکا ہویا ویکھ حیران شعور میرا
پاک نبیؐ دی زندگی حیب کولوں رب کرے ایہہ بحر عبور میرا
ویکھاں باب شمائل جاں ترمذی دے ٹٹ جاوندا کل غرور میرا
گلاں لکھیاں وچ اشاریاں دے بخش دیسا وہ ربّ غفور میرا
ساری زندگی خلق عظیم والی میں کمزور تے عزم مجبور میرا
ودھ جائیگی بڑی کتاب یارو جاپے حال جے وانگ معذور میرا
چوداں سو دے سال دے ویریاں دا ویر ویکھنا رہیا دستور میرا
رکھن دین اسلام تے عیب سارے جو کجھ بھیجدا ربّ غفور میرا
ملیا اوہناں نوں کوئی ثبوت ناہیں ایہہ ویکھ کے ودھے سرور میرا
خلق نبیؐ دے کل قرآن والے ہوندا پڑھ کے دل مسرور میرا
اک اک نقش محبوب رسولؐ والے دل ہو جاندا نور و نور میرا
عاجز بہت ای ربّا غلام سرورؔ بخش دیئں تو آپ قصور میرا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مصلحین عالم میں ممتاز کرنے والے امور

مصلح بہت جہان وچ آئے لکھاں ہر اک ملک تے ہر زبان اندر
حیرتناک ڈٹھی نوں کامیابی رکھی ویریاں جناں دھیان اندر
نبیاں وچ سوہنا کامیاب کامل افضل سب تھیں دین سکھلان اندر
سچی گل ہے دوستو جان سہنے سچی نبی آئے نے لکھاں جہان اندر
جس حال وچ نبیؐ نوں عرب لبھا خوبی نہیں سی کسے انسان اندر
واقف نہیں تمدنی زندگی تھیں نہ معاشری طرز دھیان اندر
بڑیاں گلاں وچ نبیؐ ممتاز ساڈے سوہنے رنگ نے آپؐ دی شان اندر
من لیا محققاں ساریاں نے ویکھو تسیں مضمون قرآن اندر
اینویں ایہہ اقرار نہیں لوک کردے بڑی بات ہے ایس بیان اندر
محمدؐ جیہا نہ کوئی رسولؐ ہویا جس دی قوم سی بہت نیوان اندر
سیاسی نہیں شعور سی وچ عرباں نہ ای مذہب تے دین پہچان اندر
نہ سی علم نہ روشنی عقل والی نہیں سی فرق انسان حیوان اندر

وکھ دِسدے وسدے باہری جگ کولوں اتحاد نہ سی عربستان اندر

پاسے ایہناں دے سبھے سدھار جو گے بدست قسور رہچان اندر

بائبل عیسائیاں کئی صدیاں آیا عرب نہ کدی ایمان اندر

نبی پاک دا جدوں ظہور ہویا نور کھلریا زمیں اسمان اندر

بُت پوجنے تھیں خالی عرب ہویا وہم رہیا نہ کسے دھیان اندر

چمکی پہلوں نہ جیدا ای قوم کوئی چمکے نور توحید ہر جان اندر

دیس دیس وچہ حق بلند کرنے اُچے دِسدے عرب ایمان اندر

دِنے کرن مجاہدے کوششاں اوہ راتیں رہن دربار رحمٰن اندر

دنیا وچہ رہندے دنیادار ناہیں لیندے لطف اوہ سدا عرفان اندر

ٹوٹے بیٹھ کے جگ نہ ٹھگدے سن بھلا کرن اوہ حدامکان اندر

دِسدے اوہ سن اوس مقام اُتے فاتح ہو گئے ہر میدان اندر

نہیں فاتح ای کوئی اوہ جگ والے لگے رہن آرام پہنچان اندر

نور علم تھیں جگ چمکا دتا رہی کسر نہ کوئی چمکان اندر

دنیا ویکھ کے ایہہ حیران ہوندی نبیؐ پاک سن وکھری شان اندر

ہیر بہت جو کرے مریض چنگے وڈا ہوندا اوہ جہان اندر

سرور پاک رسولؐ نے مست کیتے لطف آوندے واہ سبحان اندر

وڈا کرن والی ایہو گل ہے جیہے عزت دا رہا دربار رحمان اندر

فاتح آپ تے زہد دا انت ناہیں رحمت کرم ہے وکھری شان اندر

اک قوم دے وانگ نہ نظر آون جاہل حد تھیں ودھ جہان اندر

زور لایا یہودیاں بہت مدت نیکی آئی نہ کسے انسان اندر

مٹی دین حنیف دی روشنی سب پھیلے بُت سارے ریگستان اندر

تھوڑے دناں اندر کایا پلٹ دتی ایجہیڑی نہیں سی وہم گمان اندر

اینا کیتا بلند انسان تائیں اوچا ہویا نہ کدی جہان اندر

ہویا نور توحید دا جوش ایسا ہوئے مست توحید پھیلان اندر

راہب اتے درویش نہ نظر آون ودھ اوہناں تھیں دسدے شان اندر

سدا بھلا مخلوق دا منگنے نوں سجدے ریز یاں کرن ایقان اندر

علم معرفت دی اُوچی چوٹیاں تے اوچے دسدے اوہ جہان اندر

ایہہ ایمان سی نبیؐ دے رنگ والا پہنچے ہوئے سی شاہاں دی شان اندر

ڈِگی جاندیاں سلطنتاں سانبھیاں نے جیہیں ساہ نہ ہوا ن ہڑان اندر

کیتے نظم تے نسق حکومتاں نے آون جو نہ وہم گمان اندر

ویہہ سال اندر ہویا ایہہ سب کجھ وڈا معجزہ جاگ جہان اندر

وڈا اوہ طبیب نہیں کدی ہوندا دعویٰ کرے جیہڑا اُونے مان اندر

بڑا کرے سدھار جو بندیاں دا اوہو وڈا ہے زمین اسمان اندر

کوئی روگ نہ جگ دے وچہ ایسا دارو جہدا نہیں پاک قرآن اندر

کیتی ودھ اصلاح پیغمبراں تھیں سرتاج نے دین پھیلان اندر

پایا ایہہ کمال نہ کسے ہادی سرور عاجز ہے ایس بیان اندر

اِنّی رسولُ اللہِ علیکم جمیعًا یقیناً میں تم سب کی طرف رسول ہوں

آئے نبی خدا ہر قوم اندر جنہاں نور خدا چمکایا اے

اپنی قوم اندر اپنے ملک دے وچہ اوہناں آن پیغام پہنچایا اے

Marfat.com

نفس پاک کیتے اوسے قوم والے جہناں ول خدا بھجوایا اے
دِتا نور ہدایتی رب ایسا جیہڑا نبی نہ کوئی لے آیا اے
دکھو دکھریاں قوماں تے ملک وسدے قوماں وَل رسولؐ ای آیا اے
آیاں فخر اندر قوماں ایس گلوں آکھن ساڈوں ای رب وڈیایا اے
قومی بھید نے جگ تباہ کیتا رب سلسلہ تدوں مکایا اے
گھر دگھریں جیویں بلدے ہون دیوے نبیاں تویں ای نور چمکایا اے
روشن نبیؐ کیتی کائنات ساری نور نبیؐ دا انت سوایا اے
نبیاں قوماں دا بڑا سدھار کیتا قوم قوم نے شان وکھایا اے
رکھی گئی بنیاد توحید والی نبیؐ کر اتحاد وکھایا اے

اے پر محمد رسولؐ نے جگ وا ہتے اللہ پاک نے آپ فرمایا اے
گھیرا آپؐ دا جگ نوں گھیر دا اے رب آپ ایہہ شان ودھایا اے
ویلے وقت اندر ادہناں نور ربی دیس دیس دے وچ اپڑایا اے
سمجھن لگ پیاں نیچ اوہ دوجیاں نوں اوہناں کبر کر شور مچایا اے
ملک مالک دے بھئیں وقفی ہون لگی قوم قوم نوں رب ملایا اے
رات مک گئی کل اندھیر والی آفتاب دا نور تد آیا اے
رہندے جگ تائیں ہویا نور قائم روشن جگ نوں رب کرایا اے
آئے قوماں ملان نوں نبی اللہ رب آپ ایہہ کرم کمایا اے
اک قوم بنان سی کم اوکھا جوڑن قوماں نوں کم سوایا اے

قومی کل تفریق مٹان والا نبیؐ آن کے سبق پڑھایا اے
نبیاں ساریاں بھئیں ہے سی کم وڈا سرور بشر حیران کرایا اے

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نشان

ہر اک نبی آیا ملک قوم اندر اکو فطرتی شاخ سدھارنے نوں
ایہہ پاک رسولؐ نے کل شاخاں رکھیاں سامنے خوب سنوارنے نوں
خاص خلق تے عمل خود کر دسدے ویلا وقت سی جیہا نتہارنے نوں
کامل آپؐ نمونہ سن جگ اندر محل خلق دا ٹھیک اُسارنے نوں
موسیٰؑ وانگ ہمت نرمی ہارون وانگ سپہ گری داؤد للکارنے نوں
عیسےٰؑ نبی دا لبا جمال سوہنے موسےٰؑ جیہا جلال سر وارنے نوں
مست وحشیاں نوں کردے خلق اندر گھربار وچہ وقت گذارنے نوں

پہلو اک اخلاق دا ٹھیک کردے اکو آوندے خلق ابھارنے نوں
خلق کل چمکاوندے بڑے سوہنے حاجت پھیر نہ رہی نکھارنے نوں
نبیؐ پاک مخلوق سنواردے سن طوق گلاں بھئیں کل اتارنے نوں
سوہنا جگ دے کل نمونیاں بھئیں کامل نبیؐ سی ہجگدے تارنے نوں
صبر وانگ ایوبؑ تے دم عیسےٰؑ شوکت یحییٰؑ دی دسدے سے ہارنے نوں
محمدؐ پاک جمال جلال رکھدے سب دلاں بھئیں زنگ اتارنے نوں
خلق والیاں نوں میلن رب تائیں سرور ٹورے اوہ جان نثارنے نوں

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑائیوں کے نقشے

ے کماں تھیں بلن بلندیاں نے وڈا بنن نہیں کوئی آسان ہوندا
ی وڈا کہلاوندا ایس گلے اوہدا اُچڑا تاں ای شان ہوندا
سو پاک رسولؐ مقبول تائیں جس دے سامنے ہے بیابان ہوندا
باہر نہ ملک تھیں کدی جیہڑے نہ سی علم تہذیب ایمان ہوندا
یا وچہ کیتا جہناں امن قائم روشن علم تھیں سارا جہان ہوندا
وڈا ہے اتحاد جے کرن والا او دکھا کٹھڑی قوم کران ہوندا
پیو دادیاں دی خانہ جنگیاں تھیں وکھو وکھ سی ہر نادان ہوندا
رے ریت دے کھلرے نبیؐ جوڑن ہوئے انج جیوں سخت چٹان ہوندا
خطرناک جو جنگ دے حملیاں تھیں کسے پاسیوں نہیں ویران ہوندا
نام اُچڑا رب دا کرن والا اندر جگ جے بڑا انسان ہوندا
اللہ اکبر دی صدائی گونجدی اے پنج وارنت ذکر اذان ہوندا
وڈا خلق عظیم دا ہے مالک مشکل بڑا اسب خلق سکھلان ہوندا
کھلر گئی شمیم اخلاق والی ذکر خُلق دا وچہ قرآن ہوندا
فاتح کشور کشا جے بڑا ہوندا نام نبیؐ دا ورد زبان ہوندا
شاہنشاں نوں ہویا بنان والا اوہ جس دا بڑا بیان ہوندا
وڈا بیوہ یتیماں دی نوں پالنا اے دسو کون ایسا نگہبان ہوندا
دکن دا لڑکیاں مارنے تھیں ویکھو ایہہ نہیں اُچڑا شان ہوندا
جیہڑے غریب توں سود ظالم نبیؐ کہن ناہیں مسلمان ہوندا

پہلو نبیؐ نہ چھڈن وڈیائیاں دے گلاں نال نہ جگ دلان ہوندا
کڈھے پستیوں اپنی قوم جیہڑا اوچا کرن دا جہنوں دھیان ہوندا
جاہل بڑے سن عرب جہان اندر جہناں وچہ نہ خُلق احسان ہوندا
تھوڑے وقت اندر فاتح جگ ہو گئے دسدا علم تہذیب عرفان ہوندا
کرے اینا بلند جو قوم تائیں وڈا اوہ ضرور انسان ہوندا
تاں پھر عرب جیہیاں کھنڈے پنڈ نوں سدا جہناں وچہ جنگ طوفان ہوندا
سدا وچہ جدائیاں مست رہندے گل کرے جے کوئی ودہان ہوندا
وتے اوہ بنا پہاڑ وانگن جس دا بڑا ای اُچا نشان ہوندا
ایسا کرن والا وڈا جگ اندر نہیں کی عقل تے وچہ دھیان ہوندا
نبیؐ پاک نوں ایہہ وڈیائیاں نے سوکھا ایہہ نہیں کم کران ہوندا
بُت پوجنا چھڈیا بندیاں نے شرک جگ تھیں دور دفان ہوندا
مالک خُلق عظیم[1] نہ جیہا کوئی جس تے حسن احسان قربان ہوندا
مست نال خوشبو اخلاق ہوندے سوہنا جیہا نہ کوئی سلطان ہوندا
پلیا وچہ یتیمی تے بےکسی دے نہیں سی در تے بیٹھے دربان ہوندا
قائم بادشاہی کیتی جس ایسی جہنوں اج تک نہیں نقصان ہوندا
دستگیر غریباں تے بےکساں دا نہیں نبیؐ جیہا مہربان ہوندا
دولت مند دا مال ونڈان والا سچے رب دے زیر فرمان ہوندا
ایہہ جے بڑا نشان وڈیائیاں دا سود قرض دا بڑا تاوان ہوندا

[1] انک لعلی خُلقٍ عظیم۔ یقیناً تو خلق عظیم پر ہے۔

صفت پاک امینؐ دی کراں کیویں جنوں ویکھ قربان تمامؐ ان ہوندا
طاقت نام رسولؐ وچہ ہے ایسی کٹھا ہر اک جے مسلمان ہوندا
حق عورتاں دے قائم کرے جیہڑا مند اجہنا نلا سدا گذران ہوندا
نال بیویاں نیک سلوک کرنا ایہہ شان مسلم خاندان ہوندا
دتا نبیؐ منواسب ہادیاں نوں قوم قوم وچہ جدا بیان ہوندا
گلاں ایہہ ممتاز کریندیاں نے قوم قوم تے ہے احسان ہوندا
موتی وچہ اندھیریاں کرے پیدا بشر نطفیوں پاک انسان ہوندا
کڈھے قدرت ای سخت اندھیریاں تھیں نبیؐ پاک جیہڑا مہربان ہوندا
سوہنا پاک محبوبؐ خدا والا پکا جہاناں دا عہد پیمان ہوندا
دشمن نبیؐ دے نام تھیں سدا کہن قائم اج وی اے پاکستان ہوندا
حق دار وچہ جگ دے کرے سوہنا آکھن ماں دا بڑا احسان ہوندا
لیا نبیؐ بچا سی بیٹیاں نوں ذکر اوہناں دا وچہ قرآن ہوندا
نبیؐ صلح دی رکھ بنیاد دتی صلح کل یار دو مسلمان ہوندا
ہوئے دور اندھیر نے جگ اوتوں فضل رب دا جے مہمان ہوندا
نیج وچہ اندھیرے دے جمدا اے قدرت ربدی تھیں گلستان ہوندا
سرور نبیؐ دی گل نوں جو منّے مشکل کم ہے سدا آسان ہوندا

نکتہ چین اصحاب سے گذارش

نکتہ چین صاحبین لے عرض میری ہتھ بنھ جو میں سناوناں ہاں
شاعر میں ہیں کوئی ادیب بھارا ایویں ٹٹرے جوڑ بٹھاوناں ہاں
نہیں ماریاں کدی اوڈاریاں نے جوڑ سادگی نال مٹھاوناں ہاں
چنگی نہیں بناوٹی گل ایتھے اصلی نور میں کجھ جھلکاوناں ہاں
لوڑ پئی نہ مینوں مبالغے دی نال عاجزی دے لکھدا جاوناں ہاں
میری دوڑ حدیث قرآن تائیں اس تھیں اگاں نہ قدم اٹھاوناں ہاں
مطلب ہے سدھا انسان والا خالق ول مخلوق جھکاوناں ہاں
توں وی ڈھونڈھ لے گل نجیب کوئی بھلی بات میں ایہہ جتلاوناں ہاں
نقص کڈناں گل نہیں کوئی وڈی سمجھ لے میں راز سمجھاوناں ہاں
سدھی بولڑی ہے پنجاب والی جلسے وچہ میں حال سناوناں ہاں
ایہو سی حال سب رقبے یار والا سوہنا حسن میں کجھ دکھلاوناں ہاں
دنیاداراں دے حال کجھ ہور ہوندے اوہناں ول نہ نظر دوڑاوناں ہاں
جوڑ توڑ بٹھاوندے ہین شاعر میں تے ڈر ڈر فکر دوڑاوناں ہاں
ایتھے پاک جمال تے ادا ساری میں نہیں شاعری رنگ جماوناں ہاں
نیکاں واسطے نیکیاں بہت ایتھے سچی گل میں آکھ سناوناں ہاں
پاک رب ہے پاک رسولؐ اللہ نوروں نور ای پیا دکھلاوناں ہاں

راضی رب کرے سجن ایس گلوں باربار ایہہ عرض سناوناں ہاں
بس روک نے قلم غلام سرورا گاں ودھن تھیں رکدا جاوناں ہاں

ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یقیناً تمہاری زندگیوں کے لئے رسولِ کریم کی زندگی بہترین نمونہ ہے

261

شاہنامۂ اسلام (پنجابی)

حصہ اوّل و دوئم

سوانح حیات سرکارِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو احقر العباد خادمِ قوم و ملت ملک غلام سرور خاں گکھڑ ذئی مصنف جناب
شاہ
محمد رسول اللہ کا جیون چرتر و محمد صاحب کی جیونی بزبانِ ہندی ـ نماز مسلم و مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ
بزبانِ اُردو، ساکن کنجاہ ضلع گجرات پنجاب نے اہلِ پنجاب کے لئے بزبانِ پنجابی منظوم کیا۔

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور